فیوضاتِ جہانگیری

سُنن دارقطنی

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب	فتوحاتِ جہانگیری شرح سنن دارقطنی
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ	ملک محمد یونس
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	مئی 2011ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزرز
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	-/550 روپے

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے عظیم صوفی بزرگ

مخدوم احمد عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ریت ہی ریت ہے اس دل میں مسافر میرے
اور یہ صحرا تیرا نقشِ کفِ پا چاہتا ہے

محمد محی الدین
(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیئے

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداود 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ'' ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دار ابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبد اللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

ترتیب

جزو دوم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جس کی عطاء کی ہوئی ہمت اور توفیق کے نتیجے میں ہم اس کے دین کی تعلیمات کی نشر واشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو! جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں' جن کا لایا ہوا دین انسانیت کی ہدایت ورہنمائی کے لیے کافی ہے۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے تمام اہلِ بیت' آپ ﷺ کی آل' اصحاب' آپ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں!

•••———•••———•••

آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر واشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ پہلے آپ کے ادارے کو ''کتب فتاویٰ'' کی نشر واشاعت کے حوالے سے امتیازی مقام حاصل تھا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم سے آج بھی حاصل ہے۔

چند برس پیشتر جب حضرت استاذِ زمن واقف اسرارِ آیات وسنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے ادارے کی علمی سرپرستی قبول کی تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا' اب ہمیں اپنی زیادہ توجہ علمِ حدیث کی خدمت کی طرف مبذول کرنی چاہیے۔ حضرت جہانگیر کی رہنمائی وسرپرستی میں ادارہ کے انتظامیہ نے علمِ حدیث کی خدمت کے عظیم کام کا بیڑا اُٹھایا اور صرف چند برسوں کے اندر بہت سی کتب احادیث کو شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔

ان کتب میں سے اکثر کے ترجمہ وتحقیق کی خدمت حضرت جہانگیر نے سرانجام دی اور عوام وخواص نے اس خدمت کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔

•••———•••———•••

کتب احادیث کی خدمت کے اسی سلسلے کی ایک اور کڑی ''سنن دارقطنی'' کے ترجمہ وتشریح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے' جس میں سنن دارقطنی کی احادیث کی اسناد میں ذکر ہونے والے راویوں کا اجمالی تعارف بھی ہے اور ان کے حالات کے لیے اصل ماخذ کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

بعض مقامات پر مسئلے کی تحقیق کرتے ہوئے' متقدمین اہلِ علم کی آراء نقل کرتے ہوئے' اصل ماخذ میں سے اصل عربی

متن اور اس کا ترجمہ بھی ساتھ دیا گیا ہے' ہماری ناقص معلومات کے مطابق ابھی تک اُردو زبان میں کتب احادیث کی شرح کرتے ہوئے اصل عربی عبارات نقل کرنے کا اہتمام کسی نے نہیں کیا' یہ روایت بھی حضرت جہانگیر نے قائم کی ہے۔اس کے ساتھ انہوں نے بیروت سے شائع ہونے والے سنن دارقطنی کے ایک تحقیقی نسخے سے احادیث کی تخریج بھی نقل کردی ہے۔اور سب سے اہم بات یہ ہے' سنن دارقطنی اُردو زبان میں ترجمے کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔اور ہماری معلومات کے مطابق آج تک اس کتاب کی کوئی عربی شرح بھی شائع نہیں ہوئی۔اس اعتبار سے فاضل مصنف یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں' انہوں نے علمِ حدیث کے اس اہم ماخذ کو اُردو میں منتقل کرنے کے ساتھ اس کی شرح تحریر کر کے ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے' جس کے لیے ادارہ' اس کی انتظامیہ' علمِ حدیث کے اساتذہ' طلباء اور عام قارئین بجا طور پر ان کے شکر گزار ہیں۔

•••——•••——•••

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی' وہ ہم نے کردی ہے۔اب یہ آپ کا کام ہے' آپ علمِ حدیث کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور انہیں دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

ہماری درخواست ہے: آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے متن' مترجم و شارح' کے ساتھ ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین اور اس کی عظیم تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔(آمین)

ملک شبیر حسین

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ

(سوانحی خاکہ)

نام

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا نام علی بن عمر اوران کی کنیت ابوالحسن ہے۔

سلسلۂ نسب

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

اسمِ منسوب

علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ۔

آپ بغداد کے محلے ''دار قطن'' کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔

پیدائش

آپ کی پیدائش چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں 306 ہجری میں ہوئی۔

•••———•••———•••

اساتذہ ومشائخ

آپ نے درج ذیل حضرات سے احادیث کا سماع کیا:

ابوالقاسم بغوی' یحییٰ بن محمد' ابوبکر بن ابوداؤد' محمد انماطی' ابوحامد' محمد بن ہارون' علی بن عبداللہ بن مبشر' ابوعلی محمد بن سلمان مالکی' ابوعمر محمد بن یوسف اور دیگر بہت سے افراد سے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کا سماع کیا۔

تلامذہ ومسترشدین

آپ کے شاگردوں میں امام حاکم (جو مستدرک حاکم کے مصنف ہیں)' حافظ الحدیث شیخ عبدالغنی' مشہور فقیہہ ابوحامد اسفرائنی' ابونعیم اصفہانی' ابوبکر برقانی اور دیگر بہت سے حضرات شامل ہیں۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ علوم کا سمندر تھے' آپ کو مختلف علوم وفنون میں امامت کا درجہ حاصل تھا' علمِ حدیث کے حافظ تھے' علل

الحدیث اور رجال الحدیث کی بھرپور معرفت رکھتے تھے۔ فقہاء کے نظریات اور ان کے اختلاف کے ماہر تھے' تاریخ و سیرت پر دسترس رکھتے تھے' قرأت اور نحو کے امام تھے۔

•••———•••———•••

شیخ ابوذر بیان کرتے ہیں: میں نے امام حاکم سے دریافت کیا: کیا آپ نے دارقطنی جیسا (فاضل) کوئی دوسرا شخص دیکھا ہے؟ تو امام حاکم نے جواب دیا: انہوں نے خود اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا ہوگا' تو پھر بھلا میں کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

علمِ حدیث کے ماہر حافظ عبدالغنی ازدی رحمۃ اللہ علیہ جب امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی بات نقل کرتے تو یہ کہا کرتے تھے:

''ہمارے استاد صاحب نے یہ فرمایا ہے''۔

قاضی ابوطیب طبری فرماتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' تھے۔

یہی قاضی ابوطیب طبری بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا' میں نے ان کے سامنے وہ احادیث پڑھیں جو انہوں نے شرمگاہ کو چھونے (پر وضو لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں جمع کی تھیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر اس وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہاں موجود ہوتے تو وہ بھی ان احادیث سے استفادہ کرتے۔

79 برس کی بھرپور زندگی گزارنے کے بعد جمعرات کے دن 8 ذیقعدہ 385 ہجری میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی۔

سنن دار قطنی

(ایک اجمالی تعارف)

جیسا کہ سابقہ صفحات میں ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے میں علمِ حدیث' علل الحدیث اور رجال الحدیث کے بڑے ماہر تھے۔ ان کی یہ مہارت اور فضیلت ان کی شہرۂ آفاق تصنیف ''سنن دارقطنی'' کے بالاستیعاب تحقیقی مطالعے کے نتیجے میں آشکار ہوتی ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عظیم تصنیف میں مختلف موضوعات سے متعلق کم وبیش 4749 کے لگ بھگ احادیث نقل کی ہیں۔

تاہم یہ بات پیش نظر رہے' روایات کی یہ تعداد سند اور متن کے اختلاف کے ساتھ ہے' ورنہ متن کے موضوع کو سامنے رکھ کر اگر مکررات کو نکال دیا جائے' تو تعداد کافی کم رہ جاتی ہے۔

•••———•••———•••

دوسری بات یہ پیش نظر رہنی چاہیے: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں صرف وہ روایات نقل کی ہیں' جو فقہی احکام سے متعلق ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد' فضائل' تفسیر' سیرت وغیرہ سے متعلق روایات کو اس کتاب میں نقل نہیں کیا۔

•••———•••———•••

تیسری بات یہ پیش نظر رہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ صحابہ کرام کے آثار اور بعد کے زمانوں کے اہلِ علم' بطورِ خاص تابعین عظام کے فقہی اقوال بھی نقل کیے ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب یہ ہے: وہ پہلے کسی فقہی مسئلے سے متعلق باب کا عنوان قائم کرتے ہیں' پھر اس موضوع سے متعلق تمام روایات ایک ہی جگہ اسناد اور متن کے الفاظ کے اختلاف کے ہمراہ نقل کر دیتے ہیں۔

اگر کسی روایت کی سند میں کوئی ضعیف راوی ہو' تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

اگر کسی روایت میں کوئی خفیہ علت پائی جاتی ہو' یعنی وہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' حالانکہ درحقیقت وہ روایت ''موقوف'' ہو یا کسی ایک سند کے ساتھ وہ روایت ''متصل'' طور پر منقول ہو' حالانکہ درحقیقت وہ ''مرسل'' ہو' تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں فقہی موضوعات سے متعلق مرفوع' موقوف' مقطوع' صحیح' حسن' ضعیف احادیث و آثار متعدد طرق کے ساتھ نقل کر دیئے ہیں۔

•••——•••——•••

ترجمہ کرتے ہوئے ہمارے سامنے ''سنن دار قطنی'' کے دو نسخے موجود تھے۔

ان میں سے ایک نسخہ ''دارالمعرفہ'' بیروت' لبنان سے 1422 ہجری بمطابق 2001 عیسوی میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ عادل احمد عبدالموجود اور شیخ علی محمد معوض نے سرانجام دی ہے' ہم نے احادیث کی تخریج اور راویوں کا اجمالی تعارف' مختصر کمی و بیشی کے ہمراہ' اسی نسخے سے نقل کر دیا ہے۔

•••——•••——•••

سنن دار قطنی کا دوسرا نسخہ جو ہمارے پیشِ نظر ہے' یہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان سے 1424 ہجری بمطابق 2003 عیسوی میں' دو جلدوں میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق و تعلیق نگاری کی خدمت شیخ مجدی بن منصور بن سید الشوری نے سرانجام دی ہے۔ فاضل محقق نے کتاب کے آخر میں کچھ فہارس بھی شامل کی ہیں۔

اس نسخے کے مطابق سنن دار قطنی میں مذکور احادیث و آثار کی مجموعی تعداد 4790 ہے۔

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو اپنی شان کے لائق صفات سے متصف ہے' اور ان تمام صفات سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہ ہوں۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' بلکہ جملہ مخلوقات کی طرف سے بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سب سے مقرب اور اس کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ شخصیت ہیں۔

آپ کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب' اہل بیت' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے آپ کی احادیث کا علم حاصل کیا' انہیں دوسروں تک پہنچایا' ان پر عمل کیا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ہم نے علمِ حدیث کی خدمت کے جس کام کا آغاز کیا تھا' اپنے معزز قارئین کی دعاؤں کی بدولت اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے' ہم اس وقت علمِ حدیث کی اہم کتاب ''سنن دارقطنی'' کا ترجمہ اور تشریح آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس عظیم کتاب کے مؤلف چوتھی صدی ہجری کے عظیم مایۂ ناز محدث امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی ہیں۔ جن کے مرتبہ و مقام کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''المستدرک'' کے مؤلف امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری ان کے شاگردوں کی صف میں شامل ہیں۔ ہم یہ بیان کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ''سنن دارقطنی'' کا اُردو زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف ہمیں حاصل ہو رہا ہے' کیونکہ تادمِ تحریر اس کتاب کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہوا ہے۔

متن کے ترجمے کے ساتھ ہم نے احادیث کی مختصر شرح بھی تحریر کی ہے کیونکہ سنن دارقطنی میں مذکور تمام تر روایات فقہی احکام سے متعلق ہیں' اس لیے قارئین کی سہولت کے لیے یہ امر ضروری تھا کہ متن میں مذکور مسائل کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کر دی جائے۔ ویسے بھی ہماری ناقص معلومات کے مطابق سنن دارقطنی کی کوئی باقاعدہ شرح آج تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے یہ نعمت بھی ہمارے حصے میں آئی ہے۔

احادیث کی تخریج اور رجال کا تعارف ہم نے جس نسخے میں سے نقل کیا ہے' اس کی وضاحت آئندہ صفحات میں کر دی گئی ہے۔

ائمہ محدثین کی وساطت سے نبی اکرم ﷺ تک جانے والی اپنی سند حدیث ہم نے ''صحیح بخاری'' (مترجم' مطبوعہ شبیر برادرز)اور جامع ترمذی (مترجم' مطبوعہ شبیر برادرز) کے آغاز میں ذکر کر دی ہے۔

•••———•••———•••

اس کتاب کی خدمت کی تکمیل کے لیے جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم ان سب کے شکرگزار ہیں' جن میں سرِفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ ملک محمد یونس جنہوں نے مسودہ پڑھنے' متن کی تصحیح وغیرہ کے حوالے سے ہماری بہت مدد کی۔ ریحان علی' فیصل رشید جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ محترم شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرِورق ڈیزائن کیا۔ منصور صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور برادرم عرفان حسین جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی۔ اور ملک شبیر حسین جنہوں نے اشاعت کے تمام امور کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شکریہ کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ ومشائخ اور والدین کے لیے بھی ہے جن کی دعاؤں اور تربیت کے طفیل ہم اس لائق ہو سکے۔

•••———•••———•••

سب سے آخر میں قاسم پیرزادہ کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

اپنی تلاش کا سفر ختم بھی کیجئے کبھی
خواب میں چل رہے ہیں آپ' آپ بہت عجیب ہیں

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

روایات میں تعارض کی بحث

﴿از ملا احمد جیون امیٹھوی﴾

تعارض کی بحث:

بعض اوقات ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے موجود شرعی دلائل میں تعارض واقع ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں متعارض دلائل میں سے کون سا حکم ناسخ ہے؟ اور کون سا منسوخ ہے؟ ورنہ شرعی دلائل میں کسی قسم کا تعارض نہیں پایا جا سکتا اور وہ بھی اللہ کے کلام میں' کیونکہ کلام میں تعارض عیب ہے اور اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔

تعارض کی تعریف:

تعارض کا مطلب یہ ہے کہ دو دلیلیں (جو ایک دوسرے کی ضد ہوں) اس طرح سے ایک دوسرے کے مقابل آ جائیں کہ ان میں سے کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی جا سکے نہ ذات میں اور نہ ہی صفات میں ایسا ہو سکے۔

لہٰذا مفسر اور محکم کے درمیان تعارض نہیں پایا جائے گا اسی طرح عبارۃ النص اور اشارۃ النص کے درمیان بھی تعارض نہیں پایا جائے گا کیونکہ ان میں صرف ظاہری طور پر ایک دوسرے کی مخالفت ہوتی ہے ورنہ درحقیقت ان دونوں میں سے ایک کو دوسرے پر وصف کے اعتبار سے ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح مشہور حدیث اور خبر واحد حدیث کے درمیان تعارض نہیں ہوتا۔ اسی طرح کتاب اللہ کے خاص حکم اور ایسے عام حکم جس میں سے بعض افراد کو خاص کر لیا گیا ہو' درحقیقت تعارض ہوتا ہی نہیں ہے کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک قسم کو ذاتی اعتبار سے دوسری قسم پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

تعارض کیلئے یہ بات شرط ہے کہ دونوں متضاد دلائل سے دو متضاد احکام ثابت ہو رہے ہوں یعنی ایک دلیل کے ذریعے کسی چیز کی حلت ثابت ہو رہی ہو اور دوسری دلیل کے ذریعے اسی چیز کی حرمت ثابت ہو رہی ہو یہ شرط نہایت ضروری ہے البتہ یہاں اسے ضمنی طور پر الگ سے ذکر کیا گیا ہے۔

تعارض کیلئے یہ بات شرط ہے کہ مسئلے کا محل اور وقت ایک ہو لیکن دونوں دلائل کے ذریعے حکم متضاد ثابت ہوتا ہو جیسے جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ نکاح کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ عورت اس کیلئے حلال ہو جاتی ہے اور اسی نکاح کی وجہ سے اس عورت کی ماں اس کیلئے حرام ہو جاتی ہے (اب نکاح ایک ہی ہے اور اس کے ذریعے ثابت ہونے والے حکم دو ہیں یعنی حلت اور حرمت ہے لیکن ان دونوں متضاد احکام کا محل مختلف ہے یعنی حلت کے حکم کا تعلق ایک عورت کے ساتھ ہے اور حرمت کے حکم کا تعلق

دوسری عورت کے ساتھ ہے' یہ مثال محل کی تھی وقت کی مثال یہ ہے)۔

ابتداء اسلام میں شراب پینا جائز تھا بعد میں اسے حرام قرار دے دیا گیا (اب یہاں حلت اور حرمت دو متضاد حکم ہیں اور دونوں کا محل یعنی شراب نوشی ایک ہی ہے لیکن اس کے باوجود یہاں تعارض موجود نہیں ہوگا کیونکہ دونوں کا وقت ایک نہیں ہے)

اسی طرح اگر محل اور وقت ایک ہوں اور حکم ایک نہ ہو تو اسے تعارض نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات واضح ہے۔

بعض علماء نے یہاں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ حکم کے ساتھ اس کی نسبت بھی یکساں ہونی چاہئے جیسے (نکاح کی وجہ سے) بیوی شوہر کے لئے حلال ہوتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر تمام مردوں کیلئے حرام ہوتی ہے لیکن اس اختلاف کو تعارض نہیں کہا جا سکتا۔

اگر دو آیات کے درمیان بظاہر تعارض نظر آئے تو سنت کی طرف رجوع کیا جائے گا کیونکہ تعارض کی وجہ سے دونوں آیات کا حکم ساقط ہو جائے گا اس لیے اسی دلیل کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو آیات کے بعد سب سے زیادہ مستند ہو اور وہ سنت ہے ایسی صورت میں کسی تیسری آیت کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کثرت کی وجہ سے ایک دلیل کو دوسری دلیل پر ترجیح دے رہے ہیں اور یہ درست نہیں ہے۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

''(نماز میں) تم سے قرآن کا جو حصہ پڑھا جا سکے پڑھ لے لو!'' (المزمل:20)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

''جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔ (الاعراف:204)

پہلی آیت کے عمومی حکم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں مقتدی کیلئے بھی قرات کرنا فرض ہے جبکہ دوسری آیت کے خصوصی حکم سے اس کی نفی ہوتی ہے اور یہ دونوں آیات نماز ہی کے بارے میں ہیں اس لیے اس تعارض کی موجودگی میں حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''جس شخص کے آگے امام کھڑا ہو تو امام کی قرات ہی اس کیلئے کافی ہوگی۔''

سنت میں تعارض:

اگر دو حدیثوں کے درمیان تعارض آ جائے تو صحابہ کرام کے اقوال یا قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ امام فخرالاسلام بزدوی نے یہی اصول بیان کیا ہے تاہم بعض علما اس بات کے قائل ہیں کہ صحابہ کرام کے اقوال کو قیاس پر ترجیح حاصل ہوگی۔ خواہ وہ قیاس کے مطابق ہوں یا نہ ہوں بعض علماء کے نزدیک مطلق طور پر قیاس کو ترجیح حاصل ہوگی بعض علماء نے یہ رائے پیش کی ہے کہ جن مسائل کا حل قیاس کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں صحابہ کرام کے اقوال کو مقدم رکھا جائے گا اور جن مسائل کو قیاس کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے ان میں قیاس کو مقدم رکھا جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ

بعض احادیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں دو رکعت ادا کی تھیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کیا اور دو مرتبہ سجدہ کیا جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں چار رکعات ادا کی تھیں اور ان میں سے ہر ایک رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا تھا اور چار مرتبہ سجدہ کیا تھا (یہ دونوں روایات متعارض ہیں) اس لیے قیاس کی طرف رجوع کیا جائیگا اور نماز کسوف کو بھی دیگر نمازوں پر قیاس کرتے ہوئے (اس روایت کو ترجیح دی جائیگی جس میں ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدوں کا ذکر ہے)

اگر صحابہ کرام کے اقوال اور قیاس کی طرف رجوع کرنے کے بعد بھی مسئلے کا حل سامنے نہ آسکے تو ہر ایک صورت کو اس کی اصل کے مطابق لیا جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ گدھا اگر پانی میں منہ ڈال دے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ اس بارے میں احادیث مختلف ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا تھا جبکہ غالب بن فہر روایت کرتے ہیں۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی گدھوں کے علاوہ میرا تمام مال ضائع ہو چکا ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے مال میں سے جو بھی جانور موٹا تازہ ہو تم اس کا گوشت کھا سکتے ہو تو جب اس کے گوشت کے بارے میں تعارض واقع ہو گیا تو اس کے جوٹھے کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ منہ کا لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہے ایک حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے گدھے کے جوٹھے پانی کا حکم دریافت کیا گیا کہ اس کے ذریعے وضو کیا جا سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے پالتو گدھوں کو ناپاک قرار دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جوٹھا بھی ناپاک ہوگا گدھے کے جوٹھے پانی کا حکم قیاس کے ذریعے بھی واضح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسے پسینے پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح اس کو دودھ پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو کتے کے جوٹھے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کتے کا جوٹھا ناپاک ہوتا ہے اور (سابقہ زمانوں میں) انسان کو کتے سے زیادہ گدھے کی ضرورت ہوتی تھی اس طرح گدھے کے جوٹھے کو بلی کے جوٹھے پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بلی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے اور گدھے کی بہ نسبت گھر میں بلی کی آمدورفت زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جب یہ تمام دلائل باہمی طور پر متعارض ہو گئے تو اب وضو کرنے اور پانی کے استعمال کا حکم اپنی اصل پر باقی رہے گا۔

مذکورہ بالا مسئلے کا یہ حکم ہوگا کہ پانی کیونکہ اپنی اصل کے اعتبار سے پاک ہوتا ہے اس لیے گدھے کے جوٹھے پانی کو نجس قرار نہیں دیا جائے گا لہٰذا اس پانی کے ذریعے وضو کرنا واجب ہوگا۔ (جب کوئی اور پانی موجود نہ ہو) اور انسان کیونکہ اپنی اصل کے اعتبار سے بے وضو ہوتا ہے اس لیے ایسے پانی سے اس کا حدث زائل نہیں ہوگا اس لیے اسے اس وضو کے ہمراہ احتیاطاً تیمم بھی کرنا پڑے گا یہاں یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ پانی اپنی اصل کے اعتبار سے انسان کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے تیمم کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت میں آدمی کے بجائے صرف پانی کے اصل حکم کا خیال رکھا گیا ہوگا۔ یہاں یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ جب کسی مسئلے کے بارے میں حلال اور حرام دونوں حال سے نجات حاصل کی جا سکے۔ ہم اس کا جواب یہ دیں گے یہ ترجیح احتیاط کے پیش نظر دی جاتی ہے اور ہم نے یہاں احتیاط کے پیش نظر پہلے ہی یہ

فتویٰ دیا ہے کہ احتیاط کے پیشِ نظر اس پانی سے وضو بھی کر لیا جائے اور بعد میں تیمم بھی کر لیا جائے۔ گدھے کے جوٹھے پانی کو مشکوک اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی حلت یا حرمت کے بارے میں منقول دلائل میں تعارض پایا جاتا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس کا حکم ہی پتہ نہیں ہے کیونکہ اس کا حکم موجود ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی دوسرا پانی موجود نہ ہو تو اسی پانی کے ذریعے وضو کرنا واجب ہے اور اس کے ساتھ تیمم بھی کیا جائے گا۔

قیاس میں تعارض:

اگر دو طرح کے قیاس کے درمیان تعارض آ جائے تو اس تعارض کی وجہ سے وہ دونوں ساقط نہیں ہونگے کیونکہ قیاس کے بعد مزید کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ ہر چیز کو اس کی اصل پر باقی رکھا جائے جیسا کہ ضرورت کے پیشِ نظر گدھے کے جوٹھے کے حکم میں ایسا کیا گیا تھا لیکن یہ عمل ہمارے (فقہائے احناف کے) نزدیک حجت نہیں ہے اس لیے جب دو قیاسوں کے درمیان تعارض آ جائے تو مجتہد اپنے ذہن کے فیصلے کے مطابق ان دونوں میں سے کسی ایک پر عمل کر سکتا ہے یعنی مجتہد پہلے دونوں طرح کے قیاسوں میں غور و فکر کرے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور فراست کی مدد سے اس کا ذہن جس قیاس پر مطمئن ہوگا اس کے مطابق فیصلہ دیدیگا۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں دل کی گواہی شرط نہیں ہے یہی وجہ ہے اکثر مسائل میں ان کے مختلف فتاویٰ منقول ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے آئمہ میں سے کسی ایک امام کے' کسی مسئلے کے بارے میں دو فتاویٰ موجود ہوں بھی تو ان کا تعلق دو الگ زمانوں سے ہوگا لیکن کیونکہ تاریخی طور پر یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ دونوں میں پہلا فتویٰ کون سا ہے؟ تاکہ دوسرے پر عمل کیا جا سکے اسی لیے بعد میں آنیوالے فقہاء دونوں میں سے کسی ایک قول پر فتویٰ دے دیتے ہیں۔ یہ تمام بحث حقیقی تعارض کے بارے میں تھی جس کا حکم یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں متعارض دلائل ساقط ہو جائیں گے۔ تعارض کی دوسری صورت ظاہری تعارض ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اس میں ظاہری طور پر متعارض دلائل میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاتی ہے اس کی ممکنہ صورتیں درج ذیل ہیں۔

(i) یہ تعارض دلیل کی حیثیت کے حوالے سے ہوگا یعنی وہ دونوں متعارض دلیلیں مساوی حیثیت کی مالک نہیں ہونگی جیسے ان میں سے کوئی ایک خبر مشہور ہو اور دوسری خبر واحد ہو یا ان میں سے کوئی ایک (اصول فقہ کی اصطلاح کے مطابق) ''نص'' ہو اور دوسری ''ظاہر'' ہو تو ایسی صورت میں اعلیٰ کو ادنیٰ پر ترجیح دی جائے گی۔

(ii) ظاہری تعارض کا تعلق حکم کے اعتبار سے ہوگا یعنی ایک حکم کا تعلق دنیا سے ہوگا اور دوسرے کا تعلق آخرت سے ہوگا جیسے سورہ بقرہ اور سورہ مائدہ میں قسم اٹھانے سے متعلق آیات موجود ہیں۔

سورہ بقرہ 225 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کا موخذہ نہیں کرے گا بلکہ وہ تمہارے دل میں موجود نیت کا مواخذہ کرے گا''۔

اس آیت میں موجود حکم میں غموس اور منعقد دونوں نوعیت کی اقسام شامل ہیں۔ لہٰذا اس سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ ہمیں غموس میں بھی مواخذہ ہوگا جبکہ دوسری طرف سورہ المائدہ 89 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ انہی قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ کرے گا جنہیں تم نے مضبوط کیا ہے (یعنی صرف یمین منعقدہ پر مواخذہ ہوگا'')

لہٰذا اس آیت کے تحت یمین غموس لغو اقسام میں داخل ہوگی جس کا مطلب یہ ہوا کہ یمین غموس پر مواخذہ نہیں ہوگا۔

جب یہ دونوں آیتیں یمین غوس کے بارے میں تعارض کا شکار ہوگئیں تو جہاں یمین غموس پر مواخذہ ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد اخروی مواخذہ یعنی گناہ ہوگا اور جہاں یمین غموس پر مواخذہ نہ ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد دنیاوی مواخذہ یعنی قسم توڑنے کا کفارہ' نہ ہونا ہے۔ہم اس موضوع پر پہلے ہی تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔

(iii) ظاہری تعارض کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اس کا تعلق مخصوص حالت سے ہو یعنی دونوں متعارض دلائل میں سے ایک کو ایک حالت پر محمول کیا جائے اور دوسرے کو دوسری حالت پر محمول کیا جائے جیسے ارشاد باری تعالیٰ حتیٰ ''یطھرن'' میں ''ہ'' پر ''شد'' بھی پڑھی گئی ہے اور اس حرف کو ''شد'' کے بغیر بھی پڑھا گیا ہے۔آیت یہ ہے۔

''(حائضہ بیویوں کے ساتھ) اس وقت تک صحبت نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں''۔(البقرہ:222)

اس آیت میں اگر حرف ''ہ'' پر ''شد'' نہ پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب ان کے خون کی آمد منقطع ہو جائے تو خواہ انہوں نے غسل کیا ہو یا نہ کیا ہوان سے صحبت کرنا جائز ہے اگر ''ہ'' پر ''شد'' پڑھی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جب تک وہ غسل نہ کرلیں تو ان کے ساتھ صحبت کرنا جائز نہیں ہوگا۔قرات کے اس اختلاف کی وجہ سے آیت کے حکم میں تعارض آ گیا ہے اور یہ دو متعارض آیات کی مانند ہوگئی ہے اس لیے ان دونوں قراتوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی یعنی جس قرات میں ''شد'' نہیں پڑھی گئی اس سے مراد وہ صورت ہوگی جب خون کی آمد دس دن گزر جانے کے بعد منقطع ہوئی ہو کیونکہ مزید حیض کی آمد کا امکان باقی نہیں ہے لہٰذا ایسی صورت میں محض خون کی آمد منقطع ہو جانے سے ہی صحبت کرنا درست ہوگا جبکہ ''شد'' والی قرات کو ایسی صورتحال پر محمول کیا جائیگا۔جب دس دن پورے ہونے سے پہلے خون کی آمد منقطع ہو جائے تو ایسی صورت میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ شاید یہ دوبارہ خون آ جائے اس لیے خون کے انقطاع کو یقینی سمجھنے کیلئے ضروری ہوگا کہ عورت غسل کرے یا پھر خون کے انقطاع کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے تا کہ معنوی طور پر عورت کی طہارت کا حکم جاری ہو جائے۔

لیکن اس جواب پر یہ اعتراض وارد ہوگا کہ اس آیت کے اگلے حصے میں لفظ تطھرن ''شد'' کے ساتھ منقول ہے جس کا لازمی مطلب یہ ہوگا کہ دونوں صورتوں میں غسل ہی کی تاکید ہوگی اس لیے اب اس تعارض کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ''شد'' والی قرات غسل کے وجوب کے بجائے اس کے استحباب پر دلالت کرتی ہے۔

(iv) ظاہری تعارض کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ دونوں دلائل میں سے ہر ایک کو صریح طور پر مختلف زمانوں پر محمول کیا جائے۔یہ اس وقت ہوگا جب یہ پتہ نہ ہو کہ دونوں دلائل میں سے کون سا حکم پہلے موجود تھا؟ کیونکہ اگر یہ پتہ چل جائے تو پھر پہلے حکم کو منسوخ اور دوسرے کو ناسخ ماننا ضروری ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بعد میں نازل ہوا۔

''حاملہ عورتوں کی عدت (کا اختتامی وقت) وضع حمل ہے''۔(طلاق:4)
جب کہ یہ فرمان پہلے نازل ہوا تھا۔
''جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن تک عدت بسر کرے''۔(البقرہ:234)
اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی خواہ وہ عورت حاملہ ہو یا نہ ہو لیکن پہلی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حاملہ عورت کی عدت کا اختتامی وقت بچے کی پیدائش ہوگا خواہ وہ عورت طلاق یافتہ ہو یا بیوہ ہو لہٰذا ان دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے لہٰذا اجتماعی صورت میں دونوں آیات کے درمیان تعارض آ جائے گا یعنی حاملہ بیوہ کی عدت کیا ہوگی؟ ایسی صورت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ یہ ہے کہ احتیاط کے پیش نظر عورت وہ عدت بسر کرے گی جو دونوں میں سے زیادہ طویل ہو یعنی اگر بچے کی پیدائش نزدیک ہو تو عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی اور اگر بچے کی پیدائش دور ہو تو اس کی پیدائش تک عدت بسر کرے گی۔ یہ اس وقت ہوگا جب یہ پتہ نہ چل سکے کہ دونوں میں سے کون سی آیت پہلے نازل ہوئی تھی لیکن اسی صورتحال کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا فتویٰ یہ ہے کہ ایسی عورت کی عدت بچے کی پیدائش کے ساتھ ختم ہوگی وہ یہ کہا کرتے تھے کہ میں اس بارے میں مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہوں کہ سورہ طلاق کی آیت (جس میں حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش ہونے کا ذکر ہے) سورہ بقرہ کی آیت (جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہونے کا ذکر ہے) کے بعد نازل ہوئی تھی۔
لہٰذا جب یہ واضح ہو گیا کہ کون سی آیت بعد میں نازل ہوئی تھی تو اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ بعد میں نازل ہونے والی آیت نے پہلے نازل ہونے والی آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ اسی لیے ایسی صورت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ اگر مرحوم شوہر کی میت غسل کے تختے پر پڑی ہوئی ہو اور اسی دوران اس کی حاملہ بیوہ کے ہاں بچے کی پیدائش ہو جائے تو اسی وقت اس بیوہ کی عدت ختم ہو جائے گی اور اب اگر وہ چاہے تو دوسرے شخص سے نکاح کر سکے گی۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
(v) ظاہری تعارض کو ختم کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ دونوں دلائل کو دلالت کے اعتبار سے مختلف زمانوں پر محمول کیا جائے جیسے ایک ہی چیز کے بارے میں دو مختلف دلائل سامنے آ جائیں جن میں سے ایک کے ذریعے اس کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہو اور دوسری دلیل کے ذریعے مباح نہ ہونا ثابت ہوتا ہو تو مباح نہ ہونے والی دلیل کو دلالت کے اعتبار سے موخر قرار دیا جائے گا۔
اس دلالت کی صورت یہ ہوگی کہ ہر شے اپنی اصل کے اعتبار سے مباح ہوتی ہے اس لیے جب ہم حرام قرار دینے والی دلیل کو اختیار کریں گے تو اباحت ثابت کرنے والی دلیل اس اصول سے مل جائے گی کہ ہر شے اصل میں مباح ہوتی ہے لہٰذا حرمت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے ان دونوں طریقوں سے ثابت ہونے والی اباحت کو منسوخ قرار دیا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر ہم اباحت ثابت کرنے والی دلیل کو موخر قرار دیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ حرمت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے پہلے شے

کی اصل اباحت کو منسوخ قرار دیا جائے گا اور پھر اباحت ثابت کرنے والی دلیل کے ذریعے حرمت ثابت کرنے والی دلیل کو منسوخ قرار دیا جائے گا یوں ایک ہی مسئلے میں نسخ میں تکرار آ جائے گی جو عقل کے خلاف ہے۔

یہ بہت بڑا بنیادی اصول ہے جس کے ذریعے بہت سی جزئیات کا حل پیش کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ان حضرات کے موقف کے مطابق ہوگا جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر شے میں اصل اباحت ہوتی ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک ہر شے میں اصل حرمت ہوتی ہے بعض علماء اس نظریے کے قائل ہیں کہ شے کے اصل حکم کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے گی۔ یہاں تک اس کے حرام اور حلال ہونے کی دلیل سامنے آ جائے ہم نے اپنی کتاب ''تفسیرات احمدیہ'' میں اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

كتابُ الطهارة

طہارت کا بیان

قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمُّنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِالْقَادِرِ[1]، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ بِشْرَانَ[2]، قَالَ: قَالَ:

(کتاب کے راوی کہتے ہیں:) ہمارے چچا شیخ عبدالرحمٰن بن احمد نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ محمد بن عبدالملک بن بشران نے ہمیں یہ بتایا ہے: (یعنی سنن دارقطنی کو روایت کیا ہے جو آئندہ سطور میں شروع ہو رہی ہے)

1- باب حُكْمِ الْمَآءِ اِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ

باب: جب پانی میں نجاست مل جائے، تو اس کا حکم

1- حَدَّثَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيِّ الدَّارَقُطْنِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا

۱- اخرجه ابوداود (۱/۱۷) كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء، الحديث (٦٣)، والطيالسي رقم (١٩٥٤)- وابن ابي شيبة في المصنف (١/١٤٤) وعبد بن حميد في المنتخب رقم (٨١٧)، ومن طريقه ابن الجوزي في التحقيق (١/٩) رقم (٧)-.....

وابن حبان في صحيحه (٤/٥٧) رقم (١٢٤٩)، والطحاوي في مشكل الآثار (٢/٢٦٦)، والحاكم في المستدرك (١/١٣٢- ١٣٣)، والبيهقي في السنن (١/٢٦٠، ٢٦١)، وابن الجارود في المنتقى رقم (٤٥) من طرق عن ابي اسامة، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن جعفر، عن عبد الله- المكبر- عن ابن عمر، به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا جميعًا بجميع رواته ولم يخرجاه واظنهما- والله اعلم- لم يخرجاه لخلاف فيه على ابي اسامة وعلى الوليد بن كثير)- اه- وقال ابن حزم في المحلى (١/١٥١): (صحيح ثابت لا مغمز فيه)- اه-

وقد اعل هذا الحديث بعلل يمكن اجمالها في: الاضطراب في الاسناد- والاضطراب في المتن- واعلاله بالوقف-

وقد دافع عن الحديث ورد هذا العلل الحافظ ابن حجر في التلخيص (١/١٨- ٢٤) رقم (٤)، وابن الملقن في البدر المنير (٢/٨٧- ١١٤) رقم (٤)، والزيلعي في نصب الراية (١/١٠٤ وما بعدها)- والحديث طرقه كثيرة، سيوردها المصنف جميعًا ويبين الخلاف فيها-

[1] ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف بغدادی البزار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ"، "صدوق"، "ثبت" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 511ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۹/۲۹۷-۲۹۸)، والمنتظم (۹/۱۹۴)۔

[2] ابوبکر محمد بن الواعظ الامام ابی القاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران الاموری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 373ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۸/۶۰)، والمنتظم (۸/۱۷۶)۔

الْقَاضِى اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدِّلُ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ . وَقَالَ ابْنُ اَبِى السَّفَرِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ . وَقَالَ ابْنُ عَبَادَةَ مِثْلَهُ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ویرانے میں ہوتا ہے اور جس میں سے درندے اور جانور آکر پیتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

ایک روایت میں اسی کی مانند الفاظ ہیں۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے ہے۔

آپ نے بچپن میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا۔

اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کمسنی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ البتہ غزوۂ اُحد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ اُحد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد میں بھی آپ کو کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں کیا گیا تھا۔

طبقات ابن سعد (142/4) طبقات خلیفۃ (190/22) التاریخ الکبیر (2/5) الجرح والتعدیل (107/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 171 / ب) الثقات لابن حبان (209/3) المستدرک للحاکم (556/3) المعجم الکبیر للطبرانی (199/12) الاستیعاب (950/3) اسد الغابۃ (236/3) سیر اعلام النبلاء (303/3) تجرید اسماء الصحابۃ (325/1) الکاشف (100/2) الاصابۃ (107/4) التہذیب (328/5) التقریب (ص 315) الریاض المستطابۃ (ص 194) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص 79)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دینے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔
ذاتی طور پر نہایت متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔
اہل شام آپ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔لیکن اس کے باوجود آپ نے مسلمانوں کو کسی بھی قسم کے اختلاف سے بچانے کے لئے اس کو قبول نہیں کیا۔
آپ نے کبھی بھی کسی بھی فتنے سے متعلق معاملے میں شرکت نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت نہیں کی لیکن بعد میں آپ کو اپنے اس عمل پر افسوس ہوا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے دنیا میں کسی بھی بات کے معاملے میں کسی بھی چیز کی آرزو نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر باغیوں کے ساتھ لڑائی کیوں نہیں کی۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں (کہ نہ دنیا ان کی طرف جھکی اور نہ وہ دنیا کی طرف جھکے)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بکثرت حج اور عمرہ کیا کرتے تھے۔ یہ بکثرت صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم' عبداللہ' حمزہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع اور اسلم بھی شامل ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے تین ماہ بعد سن ۷۲ ہجری میں ہوا۔
نوٹ: ان سے منقول روایات جلد ہشتم میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں جگہ کی کمی کی وجہ سے ہم اس کی تفصیل نقل نہیں کر سکے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل بن سعید بن ابان، ضبی بغدادی محاملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے، یہ ''سنن'' کے مؤلف ہیں' ان کی پیدائش 235 ہجری میں ہوئی۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/ ۲۵۸-۲۶۱) المنتظم (۶/ ۳۲۷-۳۲۹)۔

○ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر بن زید بن افلح عبدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو یوسف الدورقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۱۰۸۷ (۷۸۶۶)۔

○ حماد بن اسامۃ قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الکوفی ابو اسامۃ' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق''، ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۵)۔

○ ابو عبداللہ احمد بن علی بن العلاء جوز جانی ثم بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/ ۲۴۸)، العبر (۲/۲۱۱)۔

○ احمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابوالسفر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۳) رقم (۶۰)۔

○ محمد بن عبادۃ ابن بختری اسدی العجلی باہلی، ابو عبداللہ واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۱۹) (۶۳۴۴)۔

○ شیخ الاسلام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد بن واصل بن میمون نیشاپوری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/ ۶۵، ۶۶)، المنتظم (۶/ ۲۸۶-۲۸۷)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جس باب کے تحت اس حدیث کو ذکر کیا ہے' اس کا عنوان انہوں نے یہ تجویز کیا ہے' جب کسی پانی میں نجاست مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

شریعتِ اسلامیہ کے مطابق شرعی طور پر طہارت کے حصول کا بنیادی ذریعہ پانی ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور اسی نے آسمان سے تم پر پانی نازل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کردے''۔

اس آیت میں اس آیات کی صراحت موجود ہے' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اس لیے نازل کیا ہے تاکہ وہ اس پانی کے ذریعے اہلِ ایمان کو پاک و صاف کردے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے' پانی طہارت اور پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو''۔

اس آیت کے ذریعے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طہارت کے حصول کا اصل ذریعہ پانی ہے' اگر کوئی شخص پانی نہیں پاتا تو اب اسے شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ پاک مٹی سے بھی شرعی طور پر طہارت کرسکتا ہے۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں: ہر قسم کا پانی اپنی اصل کے اعتبار سے خود بھی پاک ہوتا ہے اور دوسرے کو بھی پاک کردیتا ہے۔

صرف ابتدائی زمانے کے فقہاء میں سے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: سمندر کا پانی مطلق طور پر پاک نہیں ہوتا۔

لیکن اس کے برخلاف نبی اکرم ﷺ کی حدیث موجود ہے' جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے جب سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اس کا پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے''۔

اس بات پر بھی تمام اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' کوئی چیز اگر پانی میں مل جائے اور وہ اس پانی کے ذائقے' رنگ یا بو کو تبدیل کردے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا بھی جائز نہیں ہے اور غسل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں بھی تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے: اگر پانی زیادہ مقدار میں موجود ہو اور پھر اس میں کوئی ایسی نجاست گر جائے جو اس پانی کی کسی صفت کو تبدیل نہ کرے لیکن وہ نجاست نظر آ رہی ہو' تو یہ نجاست اس پانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' یعنی اس پانی کے صاف والے حصے کے ساتھ آدمی وضو یا غسل کرسکتا ہے۔

یہاں فقہاء کے درمیان کچھ اختلاف پایا جاتا ہے' اگر پانی میں نجاست مل گئی ہو اور اس نے پانی کی کسی صفت کو تبدیل نہ کیا ہو' تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ایسا پانی پاک شمار ہوگا خواہ اس پانی کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہو۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں'

جبکہ بعض اصحاب ظواہر نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بعض دیگر فقہاء نے پانی کی کم مقدار اور زیادہ مقدار کے درمیان حکم کے فرق کی وضاحت کی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اگر پانی کی مقدار کم ہوگی تو ایسا پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر اس کی مقدار زیادہ ہوگی تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

یہاں فقہاء کے درمیان پھر یہ اختلاف سامنے آتا ہے' آپ کتنی مقدار کے پانی کو کم قرار دیں گے اور کتنی مقدار سے زیادہ پانی کو زیادہ قرار دیا جائے گا؟

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مقدار یہ مقرر کی ہے: اگر پانی کے ایک طرف والے حصے میں پانی کو حرکت دی جائے تو

اس حرکت کا اثر دوسری طرف ظاہر نہیں ہونا چاہیے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب پکی مٹی کے بنے ہوئے دو مٹکوں میں آنے والے پانی جتنی مقدار ہو تو نجاست اسے ناپاک نہیں کرے گی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں جو روایات نقل کی ہیں ان کے ذریعے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہ ہے: وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید میں دلائل نقل کریں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں کم و بیش چالیس روایات نقل کی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب پانی دو قلّے ہو اور اس میں نجاست شامل ہو جائے تو وہ پانی کو ناپاک نہیں کرتی ہے۔

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں احناف نے یہ بات بیان کی ہے: سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے: حدیث میں لفظ دو قلّے یعنی پکی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوا ہے اس گھڑے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم جاری نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا''۔

اس بارے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں ان میں ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب کا نفس مضمون یہی ہے ''ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر پانی کی مقدار دو قلّے ہو تو اس میں نجاست شامل ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا اگر کسی جگہ پر دو قلّے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

2- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ ۔ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ۔

هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِنْ بَيْنِهِمْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ۔

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں سے جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومحمد، عبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ بن اسد قرشی مطلبی نیشاپوری علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق''،''ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 305ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۶۶-۱۶۸)،العبر (۲/۱۲۹)۔

○ اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی ابومحمد بن راھویہ مروزی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''،''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 238ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:تقریب التہذیب از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۴) رقم (۳۷۴)۔

○ احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درھم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 340ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۴۰۷-۴۱۰)،المنتظم (۶/۳۷۱)۔

۴-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۷) کتاب الطهارة' باب ما ينجس الماء' الحديث (۶۳)' وابن الجارود رقم (۴۴)' وابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۴) رقم (۹۶)' وابن حبان في صحيحه (۴/۶۳) رقم (۱۲۵۳) وهو في الموارد رقم (۱۱۷)' والحاكم (۱/۱۴۴)' والبيهقي (۱/۲۶۰'۲۶۱)-

وقد سال ابن ابي حاتم عنه اباه؛ وقال ابو حاتم: (محمد بن عباد بن جعفر ثقة' ومحمد بن جعفر بن الزبير ثقة- والحديث لمحمد بن جعفر بن الزبير اشبه)- اه-

○ ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر بغدادی الحربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۳۵۶-۳۶۴)، المنتظم (۶/۳-۷)۔

○ ابوعبدالرحمٰن احمد بن جعفر کوفی وکیعی، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۰/۵۷۴-۵۷۵)، "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴/۵۸-۵۹)۔

○ جعفر بن محمد بن احمد بن الحاکم واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 353ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/۳۰)، العبر (۲/۲۹۷)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبۃ ابراہیم بن عثمان واسطی الاصل، ابوبکر بن ابوشیبۃ کوفی، یہ ثقہ ہیں۔ حافظ، صاحب تصانیف یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۴۵) رقم (۵۸۹)۔

○ قاضی ابوحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیویہ نیشاپوری ثم مصری شافعی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/۱۶۰،۱۶۱)، العبر (۲/۳۴۲)۔

○ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابوعبدالرحمٰن نسائی، یہ "سنن نسائی" کے مؤلف ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 303ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶) رقم (۵۷)، "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۲۵-۱۳۳)، المنتظم (۶/۱۳۱-۱۳۲)۔

○ ہناد بن السری بن مصعب بن ابوبکر بن شبر تمیمی الدارمی ابوالسری کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تہذیب الکمال (۳۰/۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳) (۶۶۰۳)، "تقریب التہذیب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۲۱) رقم (۱۱۳)، "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۱/۴۶۶)۔

○ حسین بن حریث بن حسن بن ثابت بن قطبۃ خزاعی ابوعمار مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ"، قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۷۵) (۳۵۲)، والتہذیب (۲/۳۵۸) رقم (۱۳۰۳)، "سیر اعلام النبلاء" از حافظ شمس الدین ذہبی

(۴۰۰/۱۱)۔

○ محمد بن مخلد بن حفص ابوعبداللہ الدوری ثم بغدادی عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۲۵۶/۱۵، ۲۵۷) (۱۰۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۰/۳-۳۱۱)۔

○ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی ابوداود، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''، ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۱) (۴۱۰)۔

○ محمد بن العلاء بن کریب ابوکریب ہمدانی کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۳۹۴/۱۱-۳۹۶)، العبر (۴۵۳/۱)۔

•••———•••———•••

3- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ وَتَابَعَهُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ .وَتَابَعَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ وَيَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ وَابْنُ كَرَامَةَ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيْرَازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا نَحْوَهُ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں' ہوتو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 324ھ

میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیراعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۲۶-۲۵/۱۵) (۱۳)، العبر (۲۰۳/۲)۔

○ عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ قرشی الحمیدی کی ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۵/۱) (۳۰۵)۔

○ محمد بن حسان بن فیروز شیبانی الازرق ابوجعفر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۴/۲) (۱۳۲)۔

○ یعیش بن جہم، عن عبداللہ بن نمیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۸۷/۷) (۹۸۵۰)۔

○ محمد بن عثمان بن کرامۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256 میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۰/۲) رقم (۵۲۱)۔

○ احمد بن الفرات بن خالد ضبی ابومسعود رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۸۸)۔

○ محمد بن الفضیل بن العباس بن حجاج بلخی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات لابن حبان (۱۲۳/۹)۔

○ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبدویہ بن موسیٰ بن بیان ابوبکر البزار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 354ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ 'خطیب بغدادی'' (۴۵۸/۵) (۲۹۹۵)۔

○ بشر بن موسیٰ بن صالح ابوعلی اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 288ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹۰،۸۹،۸۸/۷) رقم (۳۵۲۵)۔

•••———•••———•••

4- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ ح وَاَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ حَدَّثَنَا يَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ بِالْحَدِيْثَةِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ .

وَقَالَ يَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

★★ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے پانی پیتے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: درندے اور جانور۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن العباس بن عمر بن مہران بن فیروز بن سعید ابوعلی وراق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'') (۳۰۰/۶) (۳۳۳۹)۔

○ عثمان بن بکر ابوالقاسم سکری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۹۶/۱۱) (۲۰۷۷)۔

•••———•••———•••

5- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ .

★★ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

6- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ وَقَالَ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے یہ الفاظ ہیں: جانور اور درندے (یعنی لفظ جانور پہلے

منقول ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن محمد بن فضل بن جابر ابوالعباس الزیات، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۶/۶) (۳۴۴۰)۔

○ علی بن شعیب بن عدی السمسار البزار بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸/۲) (۳۵۳)۔

7- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَنِيُّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى وَالرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا اَوْ خَبَثًا.

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو' تو وہ نجس نہیں ہوتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ناپاک نہیں ہوتا)''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوابراہیم اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل بن عمرو بن مسلم مزنی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 264 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۴۹۲/۱۲-۴۹۵)، العبر (۲۸/۲)۔

○ ربیع بن سلیمان بن عبد جبار المرادی ابومحمد مصری المؤذن صاحب شافعی۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ اس وقت ان کی 96 برس تھی۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۵/۱) (۴۳)۔

۷ اخرجه الشافعي في مسنده (۲۱/۱) رقم (۳۶- ترتيب السند) وفي الام (۱۸/۱) كتاب الطهارة، باب الماء الراكد-

•••——•••——•••

8-حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الدَّرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن علی بن اسماعیل ابوحفص قطان المعروف بالدربی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 327ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۹/۱۱)(۵۹۶۳)۔

•••——•••——•••

9-حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ وَرَاَيْتُهُ فِيْ كِتَابٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . وَذَكَرَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْخَصِيْبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ فَاتَّفَقَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ وَيَعِيْشُ بْنُ الْجَهْمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

۹- اخرجه البيهقي في السنن (۲٦۱/۱) كتاب الطهارة: باب الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث رقم (۳)-

الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْخَصِيبِ وَاَبُو مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ وَتَابَعَهُمُ الشَّافِعِيُّ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ .وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِىْ اَوَّلِ الْكِتَابِ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ اُسَامَةَ فِىْ اِسْنَادِهٖ اَحْبَبْنَا اَنْ نَعْلَمَ مَنْ اَتٰى بِالصَّوَابِ فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا شُعَيْبَ بْنَ اَيُّوبَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَلَى الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ فَصَحَّ الْقَوْلَانِ جَمِيعًا عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ وَصَحَّ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ فَكَانَ اَبُو اُسَامَةَ مَرَّةً يُحَدِّثُ بِهٖ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَرَّةً يُحَدِّثُ بِهٖ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ - فَاَمَّا حَدِيثُ شُعَيْبِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الرَّجُلَيْنِ جَمِيعًا .

★★ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

○ احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان، =علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 332ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۳۴۰-۳۵۵)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۴-۲۲)۔

○ ابوجعفر احمد بن عبد الحمید بن خالد حارثی کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۲/۵۰۸) (۱۸۸)۔

○ ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی شافعی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام دارقطنی فرماتے ہیں' یہ ''ثقہ'' اور ''مامون'' ہیں۔ان کی پیدائش 201ھ میں ہوئی اور ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۵۴۵-۵۴۷)، العبر (۲/۱۰۳)۔

○ حسین بن علی بن اسود عجلی ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے لیکن یہ روایت نقل کرتے ہوئے بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں اور مستند نہیں سمجھے جاتے۔امام ابوداؤد نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۷)(۳۷۲)۔

○ جعفر بن محمد بن مغلس ابوالقاسم، : امام دارقطنی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۲۱۱)۔

○ علی ابن محمد بن ابوخصیب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے لیکن ، بعض اوقات غلطی کرتے ہیں۔ راویوں کے دسویں طبقے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۳)(۴۰۵)۔

•••——•••——•••

10- فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس میں سے درندے اور جانور پیتے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

——◆——◆——◆——

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد صیدلانی، : امام طبرانی نے ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۳۷)(۲۵۶۱)۔

•••——•••——•••

11- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۱۰- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۶۰) كتاب الطهارة، باب الفرق بين القليل الذي ينجس- من طريق الدار قطني به، وانظر الحديث رقم (۱)-

۱۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۶۱) من طريق الدارقطني به وانظر تخريج الحديث رقم (۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن حسین بن اسحاق ابوالعباس ضریر رازی، یہ ''ثقہ'' اور حافظ ہیں۔ ان کا انتقال رمضان کے مہینے میں 399ھ میں ''رے'' (تہران) میں ہوا۔

•••———•••———•••

12- وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيِّ فَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّازِيُّ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

13- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر محمد بن علی بن سہل انصاری بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے انہیں ''لین'' قرار دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے: مجھے اُمید ہے ان سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کا انتقال 293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۱۶/۱۳) (۲۵۶)۔

○ حسن بن علی بن عبدالصمد بن یونس بن مہران، ابوسعید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 308ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۷۸/۷) (۳۹۰۷)۔

۱۲- تقدم برقم (۱)' من طریق ابی اسامة عن الولید' عن محمد بن جعفر' عن عبد اللّٰه' عن ابیه-

○ عباد بن صہیب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۸) (۴۱۲۷)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۵) (۱۴۷۱)۔

•••———•••———•••

14- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ .

قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ وَسَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ تَفْسِيرُ الْقُلَّتَيْنِ يَعْنِي الْجَرَّتَيْنِ الْكِبَارَ .وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ عبید اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی ویران جگہ پر ہو اور اس میں سے جانور اور درندے پانی پیتے ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

ابن عرفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم نامی راوی کو ''قلے'' کی وضاحت کرتے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد دو بڑے مٹکے ہے۔

۱۴-اخرجه ابو داؤد (۱۷/۱) كتاب الطهارة' باب ماينجس الماء' الحديث رقم (٦٤)' والترمذي (۹۷/۱) كتاب الطهارة' باب (٥٠)' الحديث رقم (٦٧)' وابن ماجه (۱۷۲/۱) كتاب الطهارة' باب مقدار الماء الذي لا ينجس' الحديث (٥١٧)' والدارمي (۱۵۲/۱)' واحمد (۲۷/۲)' وابن ابي شيبة (۱٤٤/۱)' وابي يعلى (٤٣٨/٩) رقم (٥٥٩٠)' والطحاوي في شرح المعاني (۱٥/۱)' والبيهقي في الكبرى (۲٦١/۱)' والبغوي في شرح السنة (٥٨/٢)' وابن الجوزي في التحقيق (٩/۱) رقم (٢)-

وقد صرح ابن اسحاق بالتحديث عند الدارقطني رقم (١٥)-

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن نوح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۳۴)(۱۸)۔ و''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۲۴)۔

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک ہمدانی، ابوالقاسم کوفی، انہیں 'صدوق' قرار دیا گیا ہے۔ یہ دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258 ھ میں ہوا۔ مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۱)(۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد المحاربی ابومحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم یہ بعض اوقات رُوایت نقل کرتے ہوئے تدلیس کرجاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 295 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۷)(۱۱۰۲)۔

○ عبداللہ بن جعفر بن احمد خشیش ابوالعباس صیرفی، امام دارقطنی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 318 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۲۸)(۵۰۴۴)۔

○ یوسف بن موسیٰ بن راشد قطان ابویعقوب کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۳)(۴۵۸)۔

○ جریر بن عبدالحمید بن قرط، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 188 ھ میں ہوا' اس وقت ان کی عمر 71 برس تھی بعض روایات کے مطابق یہ عمر کے آخری حصے میں وہم کا شکار ہوگئے تھے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۷)(۵۶)۔

○ احمد بن عبداللہ بن محمد ابوبکر النحاس، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۲۹،۲۳۰)(۱۹۳۶)۔

○ حسن بن عرفۃ بن یزید عبدی ابوعلی بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان

کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۸)(۲۸۹)۔

○ عبدۃ بن سلیمان کلابی ابومحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 87ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰)(۱۴۱۷)۔

○ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن عوف زہری ابواسحاق مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ البتہ ان پر تنقید بھی کی گئی ہے' لیکن وہ غیر واضح ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵)(۲۰۲)۔

○ حماد بن سلمۃ بن دینار بصری ابوسلمۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' آخری عمر میں ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۷)(۵۴۲)۔

○ یزید بن زریع، بصری ابومعاویۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ اور ثبت'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۶۴)(۲۵۰)۔

○ عبداللہ بن المبارک مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' (یہ مشہور صوفی عبداللہ بن مبارک ہیں جن کا تذکرہ داتا صاحب نے کشف المحجوب میں کیا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتگان کی صف میں شامل ہیں' اور صحاح ستہ کے تمام مؤلفین ان کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔) ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵)(۵۸۳)۔

○ عبداللہ بن نمیر، ہمدانی ابوہشام کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۷)(۶۹۸)۔

○ عبدالرحیم بن سلیمان کنانی طائی ابوعلی الاشل مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۴)(۱۱۷۵)۔

○ محمد بن خازم، ابومعاویۃ ضریر کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتے تھے البتہ اعمش کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں انہیں سب سے زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے۔ یہ بچپن

میں نابینا ہوگئے تھے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان پر یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۵۷) رقم (۱۶۷)۔

○ یزید بن ہارون بن زاذان، سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوخالد واسطی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۲)(۳۴۰)۔

○ اسماعیل بن عیاش بن سلیم العنسی، ابوعتبۃ حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا' بعض اوقات یہ اختلاط کا شکار ہو جاتے تھے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۳)(۵۴۱)۔

○ احمد بن خالد بن موسیٰ وہبی کندی ابوسعید، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴)(۳۳)۔

○ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ابوعبداللہ کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ حافظ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ البتہ بعض اوقات تدلیس کر دیتے ہیں' ان کا انتقال 161ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۱)(۳۱۲)۔

○ سعید بن زید بن درہم ازدی جہضمی ابوحسن بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ البتہ یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۶)(۱۶۹)۔

○ زائدۃ بن قدامۃ ثقفی ابوصلت کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۶)۔

•••——•••——•••

15- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنْتَابُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ سے ایک شخص نے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا تھا' جو کسی ویران جگہ پر ہوتا ہے' جس میں سے جانور اور درندے پیتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن احمد بن عبداللہ بن یزید ابوعمرو الدقاق المعروف بابن السماک، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ربیع الاوّل 344ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۰۲،۳۰۳) (۶۰۹۲)،المیزان (۵/۴۱) (۵۴۹۲)۔

○ علی بن ابراہیم بن عبدالمجید واسطی الیشکری ابوحسین، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 274ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱) (۹۱)،الخلاصۃ (۲/۲۴۲) (۴۹۴۱)۔

○ محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی ہذلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔البتہ یحییٰ بن معین ؒ نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱) (۷۴۷)۔

16- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شَاهِينٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن کامل بن خلف بن شجرۃ بن منصور بن کعب بن یزید ابوبکر قاضی، امام دارقطنی سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ''تساہل'' کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے حافظے کے حوالے سے ایسی روایات بیان کر دیتے ہیں جو ان کے پاس تحریری طور پر موجود نہیں ہوتی ہیں۔ان کی خود پسندی نے انہیں ہلاکت کا شکار کر دیا۔ان کا انتقال 350ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۵۷-۳۵۹) (۲۲۰۹)۔

○ احمد بن سعید بن شاہین ابوالعباس، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال

293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۴۱)(۱۸۴۹)۔

○ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، نزیل بغداد، کاتب الواقدی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۳)(۲۴۴)۔

○ محمد بن عمر بن واقد اسلمی، واقدی، مدنی قاضی نزیل بغداد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ اگرچہ یہ بہت بڑے عالم مانے جاتے ہیں۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۴) (۵٦۷)۔

•••——•••——•••

17– حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علی بن ولید جعفی کوفی مقری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۷)(۳۷٦)۔

•••——•••——•••

18– حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلِيْبِ يُلْقَى فِيْهِ الْجِيَفُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْكِلَابُ وَالدَّوَابُّ فَقَالَ مَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . كَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالْمَحْفُوْظُ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے کنویں کے

بارے میں دریافت کیا گیا جس میں مردار ڈال دیئے جاتے ہیں اور جس میں سے کتے اور دیگر جانور پانی پیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبد العزیز بن محمد بن دینار ابو القاسم فارسی البزار، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 341ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۳۹-۲۴۰) (۵۹۸۵)۔

○ محمد بن اسماعیل بن یوسف سلمی ابو اسماعیل ترمذی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۵) رقم (۵۴)۔

○ محمد بن وہب بن سعید بن عطیۃ دمشقی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۶) (۷۹۷)۔

○ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن حارث بن زہرۃ بن کلاب قرشی زہری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے علم و فضل اور جلالتِ شان پر محدثین کا اتفاق ہے۔ یہ چوتھے طبقے کے اکابر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا انتقال 125ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۷) (۷۰۲)۔

19- وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ اللَّبَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِذٰلِكَ .وَرَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَانَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قُوَّةٌ لِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . وَخَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ

۱۹- اخرجه ابن حبان في الثقات (۸/۴۷۶-۴۷۷)

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا اَيْضًا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

تاہم بعض راویوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن خزیمۃ ابومحمد الباوردی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۷۹/۹) (۴۹۵۶)۔

○ علی بن سلمۃ بن عقبۃ قرشی لبقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷/۲) (۳۴۷)۔

○ عبدالوہاب بن عطاء الخفاف ابونصر عجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔البتہ بعض اوقات یہ روایت نقل کرتے ہوئے غلطی کرجاتے ہیں۔بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ تدلیس کردیتے ہیں۔ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۸/۱) (۱۴۰۶)۔

○ حماد بن زید بن درہم ازدی جہضمی ابواسماعیل بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۷/۱) (۵۴۱)۔

○ عاصم بن منذر بن زبیر بن عوام اسدی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۶/۱) (۲۹)۔

○ ابوبکر بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۸/۱) رقم (۵۸)۔

○ اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم اسدی موالاھم ابوبشر بصری، المعروف بابن علیۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۵)(۴۷۶)۔

•••———•••———•••

20- فَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ فَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيْهِ مَقْرَاةُ مَاءٍ فِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ اَتَوَضَّاُ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ.

★★ عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: میں عبیداللہ بن عبداللہ کے ہمراہ ایک باغ میں داخل ہوا' جس میں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی تھی تو عبیداللہ بن عبداللہ نے اس سے وضو کر لیا' میں نے ان سے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ اس کے اندر ایک مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہے' تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے بتایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جب پانی دو قلے ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین قلے ہو جائے تو اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن صباح زعفرانی ابوعلی بغدادی، : یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۰)(۳۱۵)۔

○ حسن بن سفیان بن عامر بن عبدالعزیز بن نعمان بن عطاء، ابوالعباس شیبانی خراسانی نسوی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: حسن بن سفیان اپنے زمانے کے' خراسان کے سب سے بڑے محدث' فقیہ اور ادیب تھے۔ ان کا انتقال 303ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۱۵۷-۱۶۰)(۹۲)، العبر (۲/۱۲۴-۱۲۵)، المیزان (۱/۴۹۲-۴۹۳)۔

۲۰-اخرجہ ابو داؤد (۱/۱۷) کتاب الطہارۃ باب ما ینجس الماء' الحدیث رقم (۶۵)' وابن ماجہ (۱/۱۷۲) کتاب الطہارۃ باب مقدار الماء الذي لا ینجس' الحدیث (۵۱۸)' وابن الجارود رقم (۴۶)' والطیالسي رقم (۱۹۵۴)' وابن المنذر في الاوسط (۱/۲۷۰) رقم (۱۸۹)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۶)' والبیہقي في الکبریٰ (۱/۲۶۲)۔

○ ابراہیم بن حجاج بن زید السامی، ابواسحاق بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ وہم میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳)(۱۸۶)۔

○ ہدبۃ ابن خالد بن اسود قیسی ابوخالد بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔البتہ امام نسائی نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 230ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۵) (۵۲)۔

○ احمد بن نصر بن طالب، ابوطالب،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام دارقطنی نے انہیں اپنا استاد قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۸۲،۱۸۳)(۲۶۲۹)، ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۶۸) (۳۵)، شذرات الذھب (۲/۲۹۸)۔

○ کامل بن طلحہ جحدری ابویحییٰ بصری نزیل بغداد،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۱)(۱)۔

○ عفان بن مسلم بن عبداللہ باہلی ابوعثمان صفار بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔بعض اوقات وہم کا شکار ہوجاتے ہیں اور روایت کے کسی لفظ کے بارے میں شک ذکر کرتے ہیں۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۲/۲۵)(۲۲۶)۔

○ یعقوب بن اسحاق بن زید حضرمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد مقری نحوی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۵)(۳۷۲)۔

○ بشر بن سری ابوعمرو افوہ، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان پر یہ الزام ہے کہ یہ جہمیوں کے سے عقائد رکھتے تھے تاہم بعد میں انہوں نے توبہ کرلی تھی۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۹)(۵۶)۔

○ علاء بن عبد جبار انصاری ولاھم عطار بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲/۲)(۸۲۵)۔

○ موسیٰ بن اسماعیل منقری، ابوسلمۃ تبوذکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ثبت'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۰/۲)(۱۴۳۱)۔

○ عبیداللہ بن محمد ابن عائشۃ، حفص بن عمر بن موسیٰ بن عبیداللہ بن معمر قرشی تیمی ،ان کی نسبت عائشہ بنت طلحہ کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ ان کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان پر یہ الزام ہے کہ یہ قدریوں کے سے عقائد رکھتے تھے۔تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ان کا راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 228ھ میں ہوا۔

•••———•••———•••

20/2- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ اَوْ ثَلَاثًا . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَّكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالُوْا فِيْهِ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا . حَدَّثَنَا بِهٖ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ. وَاَخْبَرَنَا بِهِ الْقَاضِيْ اَبُوْ طَاهِرِ بْنُ نَصْرٍ وَّدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِذٰلِكَ وَرَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَكِّيُّ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالُوْا فِيْهِ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ . وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَوْ ثَلَاثًا .

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس سند میں یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔

''راوی کو شک ہے' یا شاید تین قلے''۔

یہی روایت ایک اور شخص کے ہمراہ بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ تین قلے ہو جائے''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے جس میں بعض راویوں سے یہ بات منقول ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ (ان راویوں نے یہ بت نقل نہیں کی۔ راوی کو شک ہے شاید تین قلے ہو جائے)۔

21- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا فِيْ بُسْتَانٍ لَنَا اَوْ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ

الصَّلَاةُ فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلٰى مَقْرًى فِى الْبُسْتَانِ فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ فَقُلْتُ أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ هٰذَا الْجِلْدُ فَقَالَ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ.

★★ عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم ایک باغ میں موجود تھے۔ راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں: وہ ہمارا تھا یا شاید یہ الفاظ ہیں وہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ کا تھا' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو عبداللہ اُٹھے' اور باغ میں موجود حوض کے پاس گئے اور اس سے وضو کرنا شروع کر دیا' حالانکہ اس حوض میں اونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی' میں نے کہا: آپ اس سے وضو کر رہے ہیں' اس میں کھال پڑی ہوئی ہے تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

22- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِىُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى ح حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيرَازِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِىِّ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ قَوْلِ عَفَّانَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ.

★★ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ'' ناپاک نہیں ہوتا''۔

23- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا مُوسٰى وَابْنُ عَائِشَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ'' ناپاک نہیں ہوتا''۔

24- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَرَأْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ.

★★ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

۲۴- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۸۰) رقم (۲٦٦)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن بحر ابوعبداللہ فارسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 335ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۰/۲)(۴۴۷)۔

○ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن عباد صنعانی دبری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۴۱۶/۱۳)(۲۰۳)، العبر (۷۴/۲)، المیزان (۱۸۱/۱-۱۸۲)۔

○ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع، ابوبکر حمیری، صنعانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ علمِ حدیث کی مشہور کتاب ''مصنف عبدالرزاق'' کے مؤلف ہیں۔ یمن میں اپنے زمانے کے علمِ حدیث کے استاد ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین ان کے بالواسطہ شاگردوں کی صف میں شامل ہیں۔ احمد عجلی یہ کہتے ہیں: ''ہے ان کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا'' ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۶۳/۹-۵۸۰)، العبر (۳۶۰/۱)، میزان الاعتدال (۶۰۹/۲)۔

○ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ الاسلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۵) ت (۲۴۳)۔

○ ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر قرشی العدوی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق ہے۔ انہوں نے اپنے پردادا کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ متصل نہیں سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۹/۲)(۶۴)۔

•••———•••———•••

25- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَائِدَةَ . وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ

۲۵-اخرجه البيهقي في السنن (۲۶۲/۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہیں' جبکہ بعض میں ''موقوف'' حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو محمد عبداللہ بن حسین بن جابر بغدادی مصیصی ثغری بزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ روایات کے الفاظ میں تقلیب کرتے تھے اور سرقہ کے مرتکب ہوتے تھے۔ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو وہ مستند تسلیم نہیں کی جائے گی۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۳/۱/۳۰۷، ۳۰۸) (۱۴۱)، المیزان (۲/۴۰۸)۔

○ محمد بن کثیر بن ابوعطاء ثقفی صنعانی، ابویوسف،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لیکن یہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔ ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 210ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۳) رقم (۶۵۳)۔

○ لیث بن ابوسلیم بن زنیم،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ البتہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں ''متروک'' قرار دیا گیا۔ ان کا راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۸) ○ ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۸/۱۳۶) (۱۲)۔

○ مجاہد بن جبر، ابوحجاج مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی،: یہ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگردِ خاص ہیں۔ علمِ تفسیر کے امام سمجھے جاتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۹) (۹۲۲)۔

•••——•••——•••

26 حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

۲۶- اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۶۲) من طريق الدارقطني به موقوفاً-

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے **"موقوف"** حدیث کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن شاکر صائغ ابومحمد بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔علم حدیث کے بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ان کا راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 279ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۲)(۹۶)۔

○ معاویہ بن عمرو بن مہلب بن عمرو ازدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے طبقے نویں سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۰)(۱۲۳۸)۔

•••——•••——•••

27 حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِى رِزْمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ الْقِلَالُ الْخَوَابِى الْعِظَامُ.

★★ عاصم کہتے ہیں: روایات کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''القلال'' سے مراد ''بڑے مٹکے'' ہیں۔
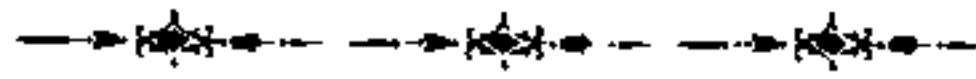
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابورزمہ، یشکری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا راویوں کے نویں طبقے سے تعلق ہے۔ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۹)(۱۲۱۹)۔

•••——•••——•••

28- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ يَحْيٰى بْنَ عُقَيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَحْيٰى بْنَ يَعْمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا

۲۷—اخرجه البيهقي في السنن (۱/ ۲٦٤)-

۲۸—اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲٦۲) كتاب الطهارة باب قدر القلتين' من طريق الدارقطني به' ولم يذكر فيه قول ابن عباس' وقد ساقه في سننه ايضا (۱/ ۲٦۲) كتاب الطهارة باب الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس ما لم يتغير-

كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا وَّلَا بَاْسًا . فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ قِلَالُ هَجَرَ قَالَ قِلَالُ هَجَرَ . فَاَظُنُّ اَنَّ كُلَّ قُلَّةٍ تَاْخُذُ فَرَقَيْنِ .

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنِىْ لُوطٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ.

★★ یحییٰ بن عقیل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا اور (اسے استعمال کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد یحییٰ بن عقیل سے دریافت کیا' اس سے مراد ''ہجر'' کے مٹکے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد ہجر کے مٹکے ہیں' تو میں نے یہ اندازہ لگایا: ایک قلہ دو ''فرق'' کے برابر ہوتا ہے۔

مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جب پانی دو قلے یا اس سے زیادہ ہو' تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن تمیم ابوحمید مصیصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا راویوں کے گیارھویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۶)۔

○ حجاج بن محمد مصیصی اعور ابومحمد ترمذی الاصل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ لیکن آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ ان کا راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۴)(۱۶۱)۔

○ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ بعض اوقات تدلیس بھی کر دیتے ہیں اور ارسال بھی کر دیتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۲۴) رقم (۴۲۲۱)۔

○ یحییٰ بن عقیل خزاعی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے ان کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التھذیب (۳۱/۴۷۳) (۶۸۸۷)۔

○ یحییٰ بن یعمر بصری ابوسلیمان، قاضی مرو: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۵۳/۳۲) (۶۹۵۲)۔

○ عمرو بن عبداللہ ہمدانی ابواسحاق السبیعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳/۲) (۶۲۳)۔

•••——•••——•••

29- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَمَّا رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فِى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَوَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا' تو اس کے پھل ''ہجر'' کے مٹکوں کی طرح بڑے بڑے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے' اس کی جڑ میں سے دو نہریں نکل رہی تھیں' جو ظاہری تھیں اور دو نہریں تھیں جو باطنی تھیں' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: باطنی نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

۲۹- اخرجه البخاري (٦/ ٤٤٥-٤٤٧) كتاب بدء الخلق، حديث (٣٢٠٧)، واطرافه في (٣٣٩٣، ٣٤٣٠، ٣٨٨٧)- مسلم (١/٤٨٦-٤٨٨) كتاب الايمان، باب: الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٢٥٩/١٦٢)، فذكر القلال دون ان يذكر هجر، واحمد (٤/٢٠٧-٢٠٨)، والبيهقي (١/٢٦٥) كتاب الطهارة باب: (قدر القلتين)-

واخرجه الطبراني (٢/١٣١) دون ذكر القلال، والحاكم (١/٨١)-

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد، ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي، ثم قال الحاكم: وله شاهد غريب من حديث شعبة، عن قتادة، عن انس صحيح الاسناد ولم يخرجاه ثم اخرجه، فذكر طرفا من حديث المعراج، ثم قال: قلت لشيخنا: ابي عبد الله: لم لم يخرجا هذا الحديث؟

قال: لان انس بن مالك لم يسمعه من النبي صلى الله عليه وسلم انما سمعه من مالك بن صعصعة- قال الحاكم: ثم نظرت فاذا الاحرف التي سمعها من مالك بن صعصعة غير هذه- وليعلم طالب هذا العلم ان حديث المعراج قد سمع انس بعضه من النبي صلى الله عليه وسلم، وبعضه من ابي ذر الغفاري، وبعضه من مالك بن صعصعة غير هذه، وبعضه من ابي هريرة)- اهـ-

قلت: قد بينا ان الشيخين اخرجه الحديث من رواية انس عن مالك بن ابي صعصعة-

ولتمام الفائدة اقول: ان السبب الذي جعل الدارقطني - رحمه الله- اورد هذا الحديث هنا! كانه اراد ان يقول: ان القلة هي كقلال هجر، والدليل على ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم لما وصف لهم نبق سدرة المنتهى، وصفها لهم بقلال هجر، لعلمهم بها ولانها هي المشهورة لديهم، فعلم انه ان اطلقها فانما اراد بها قلال هجر، وقد ذكر هذا الدليل. بناء على ان ما ورد من وصفها في احاديث المياه بقلال هجر احاديث لا تثبت عند التحقيق- اهـ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن راشد ازدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعروۃ بصری نزیل الیمن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۶)(۱۳۸۴)۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:
انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔
آپ کا تعلق خزرج قبیلے کی شاخ ''بنوعدی بن نجار'' سے ہے۔
آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں اور اس نسبت پر بہت فخر کیا کرتے تھے۔
آپ کی کنیت ''ابوحمزہ'' تھی۔ یہ کنیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔ اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' ''حمزہ'' ایک سبزی کا نام تھا جسے یہ کھاتے نہیں تھے۔
ان کی والدہ سیّدہ اُمّ سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا ہیں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔
بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ ورس لگایا کرتے تھے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لمبے بال رکھے ہوئے تھے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دس برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔
ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا دی تھی
(اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اولاد میں برکت پیدا کرے) تو ان کا ایک باغ تھا جہاں سال میں دو مرتبہ پھل لگا کرتے تھے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابن سیرین' حمید طویل' ثابت بنانی' قتادہ' حسن بصری' زہری

طبقات ابن سعد (22/6) طبقات خلیفۃ (ص 133/71) التاریخ الکبیر (434/1) الجرح والتعدیل (276/2) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (306/2) الاستیعاب (133/1) اسد الغابۃ (118/1) تہذیب الکمال (266/3) تجرید اسماء الصحابۃ (23/1) الاصابۃ (56/1) التہذیب (369/1) التقریب ص 113)

اور دیگر بہت سے افراد شامل ہیں۔

ان کے پاس نبی اکرم ﷺ کا ایک عصاء مبارک بھی تھا۔ جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے یہ وصیت کی' وہ عصاء بھی میرے ساتھ دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہ عصاء ان کے پہلو میں رکھ دیا گیا۔

بعض حضرات کے بیان کے مطابق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۱ ہجری میں ہوا جبکہ بعض روایات میں ۹۲ ہجری اور ۹۰ ہجری کا ذکر بھی ملتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انتقال کے وقت ان کی عمر ۱۶۳ برس تھی۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ۱۱۰ برس تھی۔ بعض نے ۱۰۷ برس کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض نے ۹۰ برس کا تذکرہ کیا ہے اور بعض نے کچھ اس سے کم اور زیادہ کا تذکرہ کیا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہی ہے کہ ان کی عمر ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

بصرہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔

•••——•••——•••

30- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُلْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَسَارَ لَيْلاً فَمَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ جَالِسٍ عِنْدَ مَقْرَاةٍ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ اَوَلَغَتِ السِّبَاعُ اللَّيْلَةَ فِيْ مَقْرَاتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ لاَ تُخْبِرْهُ هٰذَا مُكَلَّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر پر تشریف لے گئے' آپ رات بھر چلتے رہے' آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو تالاب کے کنارے بیٹھا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے تالاب والے شخص! کیا تمہارے اس تالاب میں گزشتہ رات درندوں نے پانی پیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اے تالاب کے مالک! تم اسے اس بارے میں نہ بتاؤ' یہ شخص احتیاط پسند ہے' ان درندوں نے جو پی لیا وہ ان کا ہوا اور جو باقی بچ گیا' وہ ہمیں مشروب کے طور پر مل گیا۔

——————

۳۰- في اسناده ايوب بن خالد الجهني' ابو عثمان الحراني: ضعيف- وقد اخرج ابن ماجه (۱۷۳/۱) كتاب الطهارة' باب: الحياض' حديث (۵۱۹) والبيهقي (۲۵۸/۱) كتاب الطهارة' باب: الماء الكثير لا ينجس بنجاسة تحدث فيه مالم يتغير- كلاهما من طريق عبد الرحمن بن اسلم' عن ابيه' عن عطاء بن يسار' عن ابي سعيد الخدري- رضي الله عنه- ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الحياض التي بين مكة والمدينة تردها السباع والكلاب والحمر' وعن الطهارة منها؟ فقال: لها ما حملت في بطونها' ولنا ما غبر طهور) ولهذا لفظ ابن ماجه ولفظ البيهقي بنحوه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن صالح ابومحمد سبیعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 371ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۷۲/۷)(۳۷۶۰)۔

○ علی بن حسن بن ہارون بن عبدالجبار بن زید بلدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 400ھ کے بعد ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۳۸۹/۱)(بلدی)۔

○ ایوب بن خالد جہنی ابوعثمان حرانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۱)(۶۹۵)۔

○ محمد بن علوان، امام ابوحاتم نے الجرح والتعدیل (۴۹/۸) میں انہیں (مجھول) قرار دیا ہے۔: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۶۲/۶)(۷۹۶۵)۔

○ نافع ابوعبداللہ مدنی مولی ابن عمر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۶/۲)(۳۰)۔

31- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خطاب بن قاسم حرانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۴/۱)(۱۳۲)۔

○ عبدالکریم بن مالک جزری ابوسعید مولی بنی امیۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۶/۱)(۱۲۸۳)۔

32- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ السَّلُوْلِيُّ اَبُوْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اَهْلُ الْعِلْمِ يَكْتُبُوْنَ مَا لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ وَاَهْلُ الْاَهْوَاءِ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا مَا لَهُمْ.

☆☆ وکیع کہتے ہیں: اہلِ علم ہر چیز کو نوٹ کرتے ہیں' خواہ وہ ان کے حق میں ہوتی ہے' یا حق میں نہیں ہوتی ہے۔ اور بدعتی لوگ صرف اسی چیز کو نوٹ کرتے ہیں' جوان کے حق میں ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وکیع بن جراح بن ملیح الرواسی، ابوسفیان کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 297ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۱/۲)(۴۰)۔

33- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ اَبِیْ زَائِدَةَ يَقُوْلُ كِتَابَةُ الْحَدِيْثِ خَيْرٌ مِّنْ مَّوْضِعِهٖ.

یحییٰ بن ابوزائدہ فرماتے ہیں: حدیث نوٹ نہ کرنے سے' نوٹ کر لینا زیادہ بہتر ہے۔

34- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ وَبَرْهَانُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الدِّيْنَوَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً فَاِنَّهٗ لَا يَحْمِلُ الْخَبَثَ . كَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَّوَهِمَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَكَانَ ضَعِيْفًا كَثِيْرَ الْخَطَاِ وَخَالَفَهٗ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ رَوَوْهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ قَوْلِهٖ لَمْ يُجَاوِزْهُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب پانی چالیس قلے کی حد تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ تاہم اس کی سند میں وہم پایا جاتا ہے۔

ایک اور راوی نے اس روایت کو دوسری سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۳۴- اخرجه البيهقي (۲۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب الفرق بين القليل الذي ينجس والكثير الذي لا ينجس ما لم يتغير-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن منکدر سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:
''اس سے زیادہ نہ ہو''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوۂ اُحد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۷ غزوات میں شرکت کی ہے۔

جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔

آخری عمر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔

بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے' سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔

آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہ' ابوعمرو بن دینار' ابوزبیر مکی' عطاء' مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات خلیفۃ (ص 78 99) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (228/3) الجمھرۃ لابن حزم (ص 354) الاستیعاب (205/1) اسد الغابۃ (271/1) تجرید اسماء الصحابۃ (63/1) الاصابۃ (201/1) التہذیب (9/2) التقریب (ص 132)

طبقات خلیفۃ (ص 94) التاریخ الکبیر (167/2) الجرح والتعدیل (356/2) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 30/ب) الثقات لابن حبان (43/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (219/3) الاستیعاب (200/1) اسد الغابۃ (275/1) تہذیب الکمال (368/4) تجرید اسماء الصحابۃ (64/1) الاصابۃ (203/1) التہذیب (12/2) التقریب (ص 133) المغنی لمحمد طاھر (ص 144) الریاض المستطابۃ (ص 42) بقی ابن مخلد ومقدمۃ مسندہ (ص 136)

طبقات ابن سعد (88/7) طبقات خلیفۃ (ص 102) التاریخ الکبیر (207/2) الجرح والتعدیل (492/2) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 34/ب) الثقات لابن حبان (51/3) المستدرک للحاکم (564/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 1 ق 121/ا) الاستیعاب (219/1) اسد الغابۃ (307/1) سیر اعلام النبلاء (189/3) تجرید اسماء الصحابۃ (73/1) الکاشف (122/1) الاصابۃ (222/1) التہذیب (42/2) التقریب (ص 136) الریاض المستطابۃ ص 44)

مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدۃ ہمدانی، ابوسعید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۷) (۶۳)۔

○ ابوحسین عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بغدادی الطستی الوکیل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 346ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۵۵۵-۵۵۶)۔

○ محمد بن بکیر، ابن واصل بغدادی ابوحسن نزدیل اصبھان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ لیکن یہ غلطی کر جاتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۸) (۸۳)۔

○ قاسم بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب، العمری مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کذاب قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۸) (۲۶)۔

○ محمد بن منکدر بن عبداللہ بن الہدیر، تیمی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۰) (۷۳۶)۔

•••———•••———•••

35- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يَنْجُسْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

۳۵- اخرجه ابن جرير الطبري في تهذيب الآثار رقم (۱۰۸۹) من طريق روح بن القاسم' به- واخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱۴۴)' وابو عبيد في الطهور رقم (۱۷۰)' والعقيلي في الضعفاء (۳/ ۴۷۲)' والبيهقي (۱/ ۲۶۲)' وابن المنذر في الاوسط (۱/ ۲۶۴)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ عمر بن میسرۃ قواریری ابوسعید بصری، نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۷)(۱۴۸۹)۔

○ روح بن قاسم تمیمی عنبری ابوغیاث، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (۱/۲۴۵)(۱۲۲)۔

•••———•••———•••

36- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَأَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو' تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن بختری، حسانی، ابوعبد اللہ واسطی نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۴)(۴۵)۔

○ فضل بن دکین، کوفی تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الاحول ابونعیم الملائی، یہ امام بخاری کے استاد ہیں۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۰)(۳۴)۔

37- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ سَوَاءً.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۷- رواه البيهقي (۱/۲۶۲)- وانظر الحديث رقم (۳۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح بن عبدالرحمٰن ابوعلی صفار النحری صاحب مبرد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 341ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکراحمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۶)(۳۳۴۴)۔

○ احمد بن منصور بن سیار البغدادالرمادی ابوبکر،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۲/۱)(۳۲۵)۔

38- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو کوئی بھی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی ابوعی بن ابوربیع جرجانی نزیل بغداد،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۲/۱)(۳۲۵)۔

•••——•••——•••

39- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يَنْجُسْ .اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

☆☆ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: جب پانی چالیس قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا' یا شاید اسی کی مانند کوئی لفظ انہوں نے بیان کیا ہے۔

40- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ

۳۹-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۱٤٤)، وابن جرير في تهذيب الآثار رقم (۱۰۹۰)، والعقيلي في الضعفاء الكبير (۳/ ٤۷۳)، والبيهقي في السنن (۱/ ۲٦۲)-

۴۰-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۱۷۱)-

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ اَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا . كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ رَوَوْهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالُوا اَرْبَعِينَ غَرْبًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اَرْبَعِينَ دَلْوًا .سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ كَذَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوہریرہ اپنے والد (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کا یہ قول نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں:

''جب پانی چالیس قلے کی مقدار تک پہنچ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض روایات میں ''چالیس بڑے ڈول'' کا لفظ استعمال ہوا ہے' بعض روایات میں ''چالیس چھوٹے ڈول'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(یعنی یہ لفظ ''قلے'' کی جگہ استعمال ہوا ہے۔)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن معروف مروزی ابوعلی خزاز ضریر نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳/۲)(۲۵)۔

○ عبداللہ بن لھیعۃ، ابن عقبۃ حضرمی ابوعبدالرحمٰن مصری قاضی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 174ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۴/۱)(۵۷۴)

○ یزید بن ابوحبیب مصری ابورجاء، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۳/۲)(۲۳۷)۔

○ سلیمان بن سنان مزنی مدنی نزیل مصر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۱)(۴۴۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن ابوہریرۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ شیخ ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸۲/۵)۔

2- باب الْمَآءِ الْمُتَغَيِّرِ

باب: وہ پانی جو تبدیل ہو چکا ہو

41- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ السَّرَّاجِ حَدَّثَنَا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَاءُ طَهُورٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ أَوْ عَلَى طَعْمِهِ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پانی پاک کرنے والی چیز ہے ماسوائے اس پانی کے جس کی بو یا ذائقے پر (ناپاک چیز) غالب آ جائے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سراج بن عبداللہ ابوحسن،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 308ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۱/۴۳۱-۴۳۳) (۶۳۲۳)۔

○ عیسیٰ بن خالد خراسانی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۲۷۵) (۱۵۲۵)۔

○ مروان بن محمد بن حسان اسدی دمشقی طاطری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۹) (۱۰۲۴)۔

○ رشدین، ابن سعد بن مفلح مھری، ابوحجاج مصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 188ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۱) (۹۲)۔

○ معاویۃ بن صالح بن حدیر، حضرمی ابوعمرو او ابوعمرو او ابوعبدالرحمٰن حمصی قاضی الاندلس،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۹) (۱۲۳۲)۔

○ راشد بن سعد مقرائی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے

۴۱- اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۱/۲۵۹-۲۶۰)؛ نحوه وقد ضعف الحديث ابن الملقن في البدر المنير (۲/۷۶)؛ والحافظ في التلخيص (۱/۱۶)؛ وكذا الزيلعي في نصب الراية (۱/۹۵)-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۰/۱)(۳)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت مختلف روایات نقل کی ہیں' جس میں سے بعض احادیث ہیں' بعض تابعین کے اقوال ہیں اور بعض آثار ہیں۔ ان روایات میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر پانی میں کوئی چیز مل جاتی ہے اور وہ پانی کے رنگ' بو یا ذائقے کو تبدیل کر دیتی ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اگر پانی میں کوئی نجاست گر جاتی ہے تو اب سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جائے گا' وہ پانی ٹھہرا ہوا ہے یا بہہ رہا ہے؟ یا پھر بعض حصہ ٹھہرا ہوا ہے اور بعض حصہ بہہ رہا ہے؟

اگر وہ پانی ٹھہرا ہوا ہو' تو پھر آپ نجاست کا جائزہ لیں گے۔ اگر وہ کوئی ایسی نجاست ہو جو پانی میں حل ہو سکتی ہو' جیسے پیشاب ہو یا کوئی ایسا مردار ہو جس کا خون یا غلاظت بہہ سکتی ہو' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا' اگر وہ نجاست پانی کی کسی ایک صفت کو تبدیل کر دیتی ہے' یعنی وہ صفت ذائقہ بھی ہو سکتی ہے' رنگ بھی ہو سکتا ہے اور بو بھی ہو سکتی ہے' تو ایسی صورت میں وہ پانی ناپاک شمار ہوگا۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے ماسوائے اس چیز کے جو پانی کے ذائقے یا بو کو تبدیل کر دے''۔

اس حدیث میں اگرچہ صرف ذائقے اور بو کا لفظ استعمال ہوتا ہے لیکن فقہاء نے رنگ کو بھی اس پر قیاس کیا ہے' کیونکہ یہ بھی پانی کے بنیادی اوصاف میں سے ایک ہے۔ جس طرح ذائقہ اور بو پانی کے اوصاف میں سے ایک ہے' ہم اس سے پہلے بھی یہ بات بیان کر چکے ہیں' اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے: جب نجاست پانی کے ذائقے' رنگ یا بو کو تبدیل کر دے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا یا طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

•••——•••——•••

42- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَحْوَصِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ اِلَّا مَا غَيَّرَ طَعْمَهُ اَوْ رِيْحَهُ . لَمْ يُجَاوِزْ بِهِ رَاشِدٌ وَّاَسْنَدَهُ الْغَضِيْضِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ.

☆☆ حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

۴۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۶۰/۱) كتاب الطهارة' باب نجاسة الماء الكثير اذا غيرته النجاسة' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱۶/۱)' وابن ابي حاتم في العلل (۴۴/۱)' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۸۰/۱) رقم (۲۶۴)۔

''پانی کوکوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے جو چیز اس کے ذائقے یا بوکو تبدیل کر دیں''۔
مذکورہ روایت راشد بن سعد تک منقول ہے' تاہم غضیضی نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن حسن بن اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ ابوعلی المعروف بابن صواف، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 359ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۲۸۹)(۱۴۰)۔

○ حامد بن محمد بن شعیب بن زہیر ابوالعباس بلخی مودب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 309ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۱۶۹-۱۷۰) رقم (۴۲۸۰)۔

○ سریج بن نعمان بن مروان جوہری ابوحسن بغدادی،علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۸۵)(۶۲)۔

43- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْغَضِيضِيُّ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو الْحَجَّاجِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ اَوْ طَعْمَهُ ۔ لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَالصَّوَابُ فِي قَوْلِ رَاشِدٍ ۔

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانی کوکوئی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے اس چیز کے جو اس پانی کی بو اور ذائقے کو تبدیل کر دے۔

اس روایت کو ''مرفوع'' کے طور پر صرف رشدین بن سعد نے نقل کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہے' صحیح یہ ہے' یہ راشد بن سعد کے قول پر منقول ہے۔

۴۳- اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۷٤) كتاب الطهارة وسننها' باب الحياض الحديث (۵۲۱)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۵۹)' (۱/ ۲۵۹-۲۶۰) كتاب الطهارة' باب نجاسة الماء الكثير اذا غيرته نجاسة- والطبراني في الكبير (۷/ ۱۲۳) رقم (۷۵۰۳)-

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ (ابوامامہ باہلی)

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:

صدی بن عجلان بن حارث۔ بعض حضرات نے صدی بن عجلان بن وہب بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ''ابوامامہ بن باہلی'' ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ باہلہ کی شاخ سہم سے ہے۔ تاہم یہ ان کنیت ''ابوامامہ باہلی'' سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے شام کے شہر حمص میں رہائش اختیار کی تھی۔

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: شام میں صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔

تاہم دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: شام میں انتقال کرنے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالعباس احمد بن علی بن مسلم الابار، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳، ۴۴۳، ۴۴۴) (۲۱۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۶/۴-۳۰۷)، العبر (۸۵/۲-۸۶)۔

○ محمد بن یوسف بن صباح الغضیضی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۲/۳) (۱۵۱۳)۔

•••——•••——•••

44- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ اَبُوْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

٤٤- وقع في اسناده (محمد بن موسى الحرشي) وهو تحريف، فانه (محمد بن موسى الحرشي) فانه هو الذي يروي عن فضيل بن سليمان النميري كما في تهذيب الكمال (٢٢/ ٤٧٤)، وكذا ايضا ذكره ابن الملقن في البدر المنير (٢/ ٧٥). والحديث عزاه ابن الملقن الى (قاسم بن اصبغ وحسن اسناده، وللحديث شواهد من حديث جابر وابن عباس وعائشة. ينظر تخريجها في تلخيص الحبير والبدر المنير.

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو

آپ انصار کے خاندان بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' بعض لوگوں نے ابویحییٰ بیان کی ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال 88 ہجری میں 96 برس کی عمر میں ہوا۔

بعض حضرات کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال 91 ہجری میں 100 برس کی عمر میں ہوا۔

مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔

ابوحاجر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (یعنی پھر کوئی صحابی باقی نہیں رہے گا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام ابوحسن علی بن احمد بن عبدالعزیز جرجانی محتسب: انہوں نے امام فربری سے ''صحیح بخاری'' روایت کی ہے۔ جبکہ امام حاکم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال 366ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/ ۲۴۷) (۱۷۳)۔

○ محمد بن موسیٰ بن نفیع الحرشی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱) (۷۴۸)۔

○ فضیل بن سلیمان النمیری، ابوسلیمان بصری علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۲) (۶۳)۔

○ سلمۃ بن دینار ابوحازم اعرج الاثور التمار مدنی قاضی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۶) (۳۶۰)۔

•••———•••———•••

45- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ. مُرْسَلٌ. وَوَقَفَهُ اَبُو اُسَامَةَ عَلٰى رَاشِدٍ.

☆☆ راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ماسوائے اس چیز کے جس کی بو یا ذائقہ اس پانی پر غالب آ جائے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور ابواسامہ نامی راوی نے اسے راشد بن سعد تک ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

46- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ وَّرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَا اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ رِيْحَهُ اَوْ طَعْمَهُ.

☆☆ ابوعون راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی' ماسوائے اس چیز کے' جو پانی کی بو یا اس کے ذائقے کو تبدیل کر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر عنبری بغدادی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۳۳،۳۴) (۱۹)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۸۲-۸۳)۔ المنتظم (۵/۷۷)۔

○ محمد بن عبیداللہ بن ابوسعید ابوعون ثقفی کوفی اعور، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۷)(۴۹۲)۔

•••———•••———•••

47- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ كُلُّهُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

☆☆ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

۴۵- رواه البيهقي في الكبرى (۱/۲۶۰) كتاب الطهارة، باب الماء الكثير اذا غيرته النجاسة-

۴۷- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۵۹) كتاب الطهارة باب الماء الكثير لا ينجس بنجاسة-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے۔جن کا اِجمالی تعارف درج ذیل ہے:

حضرت سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ

سعید بن میتب ابن حزن بن ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمران ابومحمد القرشی المخزومی، عالم اہل المدینۃ،

انہوں نے حضرت عمر کی زیارت کی ہے۔اور حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سیّدہ اُم سلمہؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباس اور دیگر صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

ادریس بن صبیح-اسامۃ بن زید اللیثی-اسماعیل بن امیۃ-بشیر-عبد الرحمٰن بن حرملۃ-عبد الرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن-عبدالکریم الجزری-عبدالمجید بن سہیل-عبیداللہ بن سلیمان العبدی-عثمان بن حکیم-عطاء الخراسانی-عقبۃ - ابن حریث-علی بن جدعان-علی بن نفیل الحرانی-عمارۃ بن عبداللہ ابن طعمۃ-عمرو بن شعیب-عمرو بن دینار-عمرو بن مرۃ-عمرو بن مسلم اللیثی-غیلان بن جریر-القاسم بن عاصم-ابنہ محمد بن سعید-قتادۃ-محمد بن صفوان-محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبۃ-ابوجعفر بن علی-محمد بن عمرو بن عطاء-الزہری-ابن المنکدر-معبد ابن ہرمز-معمر بن ابوحبیبۃ-موسیٰ بن وردان-میسرۃ الاشجعی-... بن مہران-ابوسہیل نافع بن مالک- الزہری-قتادۃ-عمرو بن دینار-یحیٰ بن سعید الانصاری-بکیر بن الاشج-داود بن ابوہند-سعد بن ابراہیم-علی بن زید بن جدعان-شریک بن ابونمر-عبدالرحمٰن بن حرملۃ

آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔آپ قریش سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ اپنے وقت کے مدینہ منورہ کے جلیل القدر عالم تھے۔

آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرسل احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت میتب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ ان کی احادیث بخاری ومسلم میں موجود ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ' حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ان کی روایات صحیح مسلم میں منقول ہیں۔

* طبقات ابن سعد 5/119 ، طبقات خلیفۃ ت 2096، تاریخ البخاری 3/510 ، المعارف 437، المعرفۃ والتاریخ 1/468 ، الجرح والتعدیل القسم الاول المجلد الثانی 59، الحلیۃ 2/161 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 57، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 219-فیات الاعیان 2/375 ، تہذیب الکمال ص 505، تاریخ الاسلام 4/ 4 و 188، تذکرۃ الحفاظ 1/51 ، العبر 1/110 ، تذہیب التہذیب 2/ 28 آ، البدایۃ والنہایۃ 9/99 ، غایۃ النہایۃ ت 1354، تہذیب التہذیب 4/84 ، النجوم الزاہرۃ 1/228 ، طبقات الحفاظ للسیوطی 17، خلاصۃ تذہیب التہذیب 143، شذرات الذہب 1/ 102.

انہوں نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں۔ وہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ چاروں سند میں موجود ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بکثرت لوگوں نے احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔

قتادہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے بڑا عالم اور کوئی نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق تابعین میں سعید بن مسیب سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔ وہ میرے نزدیک سب سے جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب سعید بن مسیب فتویٰ دیتے تھے۔ اس وقت بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیات تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: اپنے زمانے میں سعید بن مسیب فتویٰ دینے میں مقدم تھے۔

سعید بن مسیب کا انتقال ۹۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن عیسیٰ بن بختری ابوبکر بزاز یعرف بالجراب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۲۹۳-۲۹۴)(۷۵۹۷)۔

○ ہشیم، ابن قاسم بن دینار السمی ابومعاویۃ بن ابوخازم، واسطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۰)(۱۰۳)۔

○ داؤد بن ابوھند قشیری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوبکر او ابومحمد بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۵)(۴۵)۔

○ سعید بن مسیب بن حزن بن ابووہب بن عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۵،۳۰۶)(۲۶۰)۔

•••———•••———•••

48- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِى ابْنَ

اَبِیْ شَیْبَۃَ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ سَاَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِیَاضِ تَلِغُ فِیْهَا الْكِلَابُ فَقَالَ اُنْزِلَ الْمَاءُ طَهُوْرًا لاَ یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ.

☆☆ داؤد بن ابوہند بیان کرتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب سے کنویں اور ایسے حوض کے بارے میں دریافت کیا جس میں سے کتے بھی پی لیتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: پانی تو پاک چیز کے طور پر نازل کیا گیا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وقع فی (ط): (محمد) والصواب ما اثبتناه وقد تقدمت الترجمۃ۔ ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۱۱،۳۰۳)(۲۰۹۲)۔

○ یحییٰ بن ابوطالب جعفر بن الزبرقان، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۱/۷)(۹۵۵۵)۔

49- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْفَارِسِیُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْمَاءَ طَهُوْرًا فَلَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ .

☆☆ داؤد' سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک چیز کے طور پر نازل کیا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

50- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّیَّاتُ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ کَرَامَۃَ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْقُرَظِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَهِیَ یُلْقٰی فِیْهَا الْمَحِیْضُ وَالنَّتْنُ

۴۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۳۲/۱) رقم (۱۵۱۸) قال: حدثنا ابن علية به كما ذكره المصنف. ومن طريق المصنف اخرجه البيهقي (۲۵۹/۱)-

۵۰- اخرجه ابو داؤد (۵۵/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في بئر بضاعة' الحديث (۶۷)' والشافعي في المسند (۲۱/۱) كتاب الطهارة' باب في المياه' الحديث (۳۵)' وابو داؤد الطيالسي (۲۹۲)' واحمد (۳۱/۳) في مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' والترمذي (۹۵/۱): كتاب الطهارة' باب ماجاء ان الماء لا ينجسه شيء' الحديث (۶۶)' والنسائي (۱۷۴/۱): كتاب المياه' باب ذكر بئر بضاعة' وابن الجارود ص (۲۷) باب في طهارة الماء' الحديث (۴۷)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱۱/۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۲۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب الماء الكثير لا ينجس بنجاسة-

وَقَالَ يُوْسُفُ وَالْجِيَفُ وَقَالُوْا وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ .

وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ ابْنِ اَبِىْ عَوْنٍ .وَقَالَ يُوْسُفُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ ''بضاعہ'' کنویں سے وضوکر لیتے ہیں' حالانکہ اس میں حائضہ عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مردار'' ڈالا جاتا ہے۔

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کتے کا گوشت ڈال دیا جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

حدیث کے یہ الفاظ ابن ابوعون نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ کے مطابق ہیں۔

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (ابوسعید خدری)

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بن حنان بن عبید بن ثعلبہ بن امجد (یہ امجد نامی صاحب کا نام خدرہ ہے) بن اوس بن حارث بن خزرج۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوسعید خدری'' ہے۔

یہ مشہور اور فاضل صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔

آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔

انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ غزوات میں شرکت کی تھی۔

صحابہ کرام میں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

تابعین میں سے ابوسلمہ' عبیداللہ بن عبداللہ' عطاء بن یسار' ابوامامہ بن سہل اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

''بضاعہ'' کے کنوئیں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ علامہ جزری فرماتے ہیں: ''بضاعہ'' مدینہ منورہ میں موجود ایک معروف کنویں کا نام ہے' عام طور پر اس لفظ میں حرف ''ب'' پر پیش پڑھی جاتی ہے' البتہ بعض حضرات نے اس پر ''زبر'' بھی پڑھی ہے۔ اس طرح بعض حضرات نے ''ض'' کی جگہ ''ص'' نقل کیا ہے۔[1]

صاحب ہدایہ بیان کرتے ہیں:

''بضاعہ'' ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی بہتا ہوا باغات میں جایا کرتا تھا' اور بہتے ہوئے پانی کا حکم یہ ہے: اگر اس میں نجاست گر بھی گئی ہو' تو اس پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہوتا ہے' بشرطیکہ اس نجاست کا اثر پانی میں موجود نہ ہو' کیونکہ پانی کے بہاؤ کے ساتھ وہ نجاست ایک جگہ پر ٹھہر نہیں سکتی' اور یہاں نجاست کے اثر سے مراد اس کی بو' ذائقہ یا رنگ ہے۔

بہتے ہوئے پانی سے مراد یہ ہے: جسے تکرار کے ساتھ استعمال نہ کیا جا سکے' کیونکہ جسے پہلے استعمال کیا گیا ہوگا' وہ تو بہہ کے آگے جا چکا ہوگا' اور دوبارہ استعمال ہونے والا پانی مختلف ہوگا۔[2]

•••——•••——•••

51- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُقَالُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يُسْتَقَى الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِىَ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَىْءٌ .

خَالَفَهٗ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ قَالَهٗ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' جب آپ سے یہ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ ''بضاعہ'' کے کنویں سے پانی پیتے ہیں' حالانکہ اس میں کتوں کا گوشت' حیض والی عورتوں کے کپڑے اور لوگوں کی گندگی ڈال دی جاتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

---

[1] النہایہ فی غریب الاثر از ابن اثیر جزری صفحہ 469/1

[2] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی' کتاب الطہارۃ

۵۱- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۸) كتاب الطهارة باب ما جاء في بئر بضاعة الحديث (٦٧)، واحمد في مسنده (٣/٨٦)، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١/١١)، والطيالسي رقم (٢١٩٩)، والبيهقي في سننه (١/٢٥٦) كتاب الطهارة، باب الماء القليل ينجس بنجاسة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن معاویۃ بن مالج، ابوجعفر بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۱۶)۔

○ محمد بن سلمۃ بن عبد اللہ باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) حرانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۶)(۲۶۵)۔

○ سلیط ابن ایوب بن حکم انصاری' مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۹)(۳۹۵)۔

•••———•••———•••

52- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَرِدُ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو مکہ مکرمہ اور مدینہ کے راستے میں مختلف جگہ پر آتے ہیں' آپ کو بتایا گیا: کتے اور درندے ان حوضوں سے پانی پیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیٹ میں جو کچھ وہ ڈال لیتے ہیں وہ ان کا ہوا اور جو بچ جائے وہ ہمارے پینے کے قابل ہے اور صاف ہے۔

————

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن المستورد' یہ ابوسیار کے نام سے معروف ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۲۷)(۲۹۳۹)۔

اخرجه البيهقي (۱/۲۵۸) كتاب الطهارة باب الماء الكثير لا ينجس بجاسة تحدث فيه ما لم يتغير' وعزاه الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۳۶) الى ابن ماجه-

○ احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن السرح، ابوالطاہر مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 62ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳/۱)(۹۷)۔

○ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، العدوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 255ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۰/۱)(۹۴۱)۔

○ زید بن اسلم العدوی، مولی عمر، ابوعبد اللہ، او ابواسامۃ، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 182ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۲/۱)(۱۵۷)۔

○ عطاء بن یسار ہلالی، ابومحمد مدنی، مولی میمونۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 94ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳/۲)(۲۰۴)۔

•••———•••———•••

53- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى سَلِيطُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ اِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ بِئْرِ بَنِى سَاعِدَةَ وَهِىَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا مَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ کے لیے ''بضاعہ'' نامی کنویں سے پانی لایا جاتا ہے' جو ''بنوساعدہ'' کا کنواں ہے' اس کنویں میں حیض والی عورتوں کے کپڑے' کتوں کا گوشت اور لوگوں کی گندگی ڈالی جاتی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے' اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن صالح بن علی بن سیار علی بن ابوطالب بن ابویعلیٰ ابوبکر ازدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 324ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر

احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۸/۱) رقم (۱۸۵)

○ محمد بن شوکر بن رافع بن شداد، ابوجعفر طوسی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۲/۵)(۲۸۷۰)۔

○ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری ابویوسف، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۴/۲)(۳۶۹)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ العوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۶۲/۶)(۷۵۸۹)۔

•••——•••——•••

54- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

55- حَدَّثَنَا اَبُوْ ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ

اَنَّهٗ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِىَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا الْمَحِيْضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم لوگ بضاعہ نامی کنویں سے وضوء کرلیا کریں؟ جس میں حیض والی عورتوں کے کپڑے' کتوں کا گوشت اور گندگی ڈال دی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمٰن، ابوذر الزدی المعروف باابن الباغندی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۶/۵)(۲۴۷۹)۔

○ العباس بن العباس بن محمد بن عبداللہ بن مغیرۃ، ابوحسین جوہری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۱۵۷)(۶۶۳۴)۔

○ عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، ابوفضل بغدادی، قاضی اصبھان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۳)(۱۴۴۹)۔

○ عبداللہ بن ابوسلمۃ الماجشون، تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۰)(۳۵۴)۔

•••——•••——•••

56- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

57- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِىُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيَى الْاَسْلَمِىِّ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِىَّ يَقُوْلُ

شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بضاعہ'' کنویں کا پانی پیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید بن سلیمان بن مباح۔ ابوحامد حضرمی المعروف بالبعرانی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۵۸)(۱۴۶۶)۔

○ محمد بن زیاد بن عبیداللہ الزیادی، ابوعبداللہ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۵۷- اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۲)۔

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۱)(۲۲۳)۔

○ محمد بن ابویحییٰ الاسلمی، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴۳۵)۔

•••——•••——•••

58- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَيَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما مَرَّا بِحَوْضٍ فَقَالَ عَمْرٌو يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ اَتَرِدُ عَلٰى حَوْضِكَ هٰذَا السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

☆☆ ابوسعید اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک حوض کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے حوض کے مالک! کیا تمہارے اس حوض پر درندے بھی آ کر پانی پیتے ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! تم ہمیں اس بارے میں نہ بتاؤ (کیونکہ اس طرح کے حوض سے پانی پینے کے لیے) کبھی ہم درندوں کے بعد آ جاتے ہیں اور کبھی وہ ہمارے بعد آ جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سعید بن فروخ، تیمی، ابوسعید قطان بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۸)(۷۲)۔

○ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی، ابوعبداللہ، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۰) ت (ر)۔

○ ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۵۸- اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۲۳-۲۴) كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' الحديث (۱۴) ومن طريقه عبد الرزاق في المصنف (۱/۷۶) (۲۵۰)' والبيهقي (۱/ ۲۵۰) كتاب الطهارة' باب: سور سائر الحيوانات سوى الكلب والخنزير-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۰/۲)(۶۳)۔

○ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابوبلتعہ، ابومحمد او ابوبکر مدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۲/۲)(۱۱۷)۔

•••——•••——•••

3- باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے پانی سے وضو کرنا

59- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثُونَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كُنَّا بِالشَّامِ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا الْمَآءِ مَا رَاَيْتُ مَاءً عَذْبًا وَلَامَاءَ سَمَاءٍ اَطْيَبَ مِنْهُ .قَالَ قُلْتُ جِئْتُ بِهِ مِنْ بَيْتِ هٰذِهِ الْعَجُوْزِ النَّصْرَانِيَّةِ فَلَمَّا تَوَضَّاَ اَتَاهَا فَقَالَ اَيَّتُهَا الْعَجُوْزُ اَسْلِمِيْ تَسْلَمِيْ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْحَقِّ .قَالَ فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَّاَنَا اَمُوْتُ الْاٰنَ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم لوگ شام میں تھے تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانی لے کر آیا' انہوں نے اس پانی سے وضو کرلیا اور پھر دریافت کیا: تم یہ پانی کہاں سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اس سے زیادہ میٹھا اور اس سے زیادہ صاف کوئی آسمانی پانی بھی نہیں دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں اسے ایک بوڑھی عیسائی عورت کے گھر سے لے کر آیا ہوں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کرلیا تو آپ اس خاتون کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے بوڑھی خاتون! تم اسلام قبول کرلو' سلامت رہو گی' اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو اس کے بال ثغامہ (پھولوں کی طرح سفید) تھے' وہ بوڑھی عورت بولی: اب تو میں مرنے والی ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا!

۵۹- اخرجه الشافعي في الام (۵۶/۱) كتاب الطهارة' باب ماء النصراني والوضوء منه' ومن طريقه البيهقي في الكبرٰى (۳۲/۱)' كتاب الطهارة' باب التطهر في اواني المشركين اذا لم يعلم نجاسة' وفي المعرفة (۱۴۸/۱) كتاب الطهارة' باب الآنية' الحديث (۱۴۰)-

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل کا تعلق قریش کی شاخ ''بنو عدی'' سے ہے۔
آپ کی کنیت ''ابو حفص'' ہے۔
ایک روایت کے مطابق وہ ہشام بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس روایت کی بنیاد پر ابوجہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں تھا۔ جبکہ پہلی روایت کی بنیاد پر آپ کی والدہ ابوجہل کی چچازاد بہن تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حرب حجار کے چار برس بعد پیدا ہوا۔
اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے معزز سرداروں میں ہوتا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ قریش کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی آپس میں لڑائی ہوتی تھی یا کسی دوسری قوم کے ساتھ جنگ درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا کرتے تھے مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اس وقت ان سے پہلے ۳۹ مردوں اور خواتین نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر ان کی تعداد ۴۰ ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر نازل ہوئے۔

''اے نبی! تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں وہ کافی ہیں''۔

مؤرخین نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں پوشیدگی کی زندگی بسر کر رہے تھے وہاں آپ نے یہ دعا کی تھی۔

''اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل) میں سے جو تجھے پسندیدہ ہو' اسے اسلام کی دولت سے نواز کر اسلام کو غلبہ عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کی بہن اور ان کے بہنوئی اسلام قبول کر چکے تھے اور انہی کی قرأت سن کر اور متاثر ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے علم کے مطابق تمام مہاجرین نے چھپ چھپا کر ہجرت کی تھی لیکن عمر بن خطاب وہ فرد ہیں کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار گردن میں لٹکائی' کمان کندھے پر رکھی' تیر ہاتھ میں لیے' لمبا نیزہ ہاتھ میں پکڑ کر خانہ کعبہ کے پاس آئے۔ قریش کے عمائدین خانہ کعبہ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت شان کے ساتھ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر اطمینان سے نماز پڑھی۔ پھر ہر ایک کی چوپال کے پاس گئے اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اسے روئے' اس کا بیٹا اس پر ماتم کرے' اس

کی بیوی بیوہ ہو جائے' اسے چاہئے کہ شہر سے باہر آ کر مجھے روک لے۔

دیگر روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں جن میں سے بعض روایات امام بخاری نے با قاعدہ عنوان کے تحت نقل کی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

بعض روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ اور پانچ دن تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ذوالحج کی ۲۶ تاریخ کو سن ۲۳ ہجری میں صبح کی نماز میں آپ کو زخمی کیا گیا اور اگلے برس محرم کی یکم تاریخ سن ۲۴ ہجری میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کو ایک ایرانی غلام ابولؤلؤ فیروز نے زخمی کیا تھا۔

آپ کی شہادت کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

شعراء نے آپ کے انتقال پر مرثیے کہے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مرثیے کے اشعار یہ ہیں:

''وہ تین لوگ جن کے فضائل ظاہر ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔ وہ تروتازہ رہے۔ ان کو ان کے پروردگار نے جب ظاہر کیا تو کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں حضرات کے فضائل کا انکار کرے۔ یہ تینوں اپنی زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے اور مرنے کے بعد بھی ان کی قبریں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں''۔

واقدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ چمکتے ہوئے سفید رنگ کے مالک تھے۔ جن میں سرخی غالب تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مہران بوشنجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۰/۱) (۲۷۷)۔

○ سفیان بن عیینہ بن ابوعمران میمون ہلالی، ابومحمد، کوفی، ثم مکی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 198 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۲/۱) (۳۱۸)۔

•••——•••——•••

60- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ اَتَاهَا فَقَالَ اَيَّتُهَا الْعَجُوزُ اَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ مُحَمَّدًا

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ وَّاَنَا اَمُوْتُ الْاٰنَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

☆☆ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیسائی عورت کے گھر سے وضو کیا' پھر آپ اس خاتون کے پاس گئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے بڑی بی! اسلام قبول کرلو' تم سلامت رہو گی' اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ اس عورت نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو (اس کے بال ثغامہ پھول کی طرح سفید) تھے' اس بوڑھی عورت نے کہا: اب تو میں مرنے والی ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم صفار، ابوبکر بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۹/۱)(۱۷۲)۔

4- باب الْبِئْرِ اِذَا وَقَعَ فِيهَا حَيَوَانٌ

باب: جب کنویں میں کوئی جانور گر جائے

61- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ اَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ يَعْنِي فَمَاتَ فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاُخْرِجَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنْزَحَ - قَالَ - فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ فَاَمَرَ بِهَا فَدُسِمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک حبشی زم زم کے کنویں میں گر گیا' یعنی گر کے مر گیا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اس کی لاش کو باہر نکالا گیا اور کنویں کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ ہدایت دی کہ اُسے صاف کر دیا جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لیکن چشمے کا پانی لوگوں کے قابو میں نہیں آیا' وہ رکن (حجر اسود) کی طرف سے آ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں ہدایت کی: وہ پوری طرح سے کپڑوں کے ذریعے بند کیا جائے' یہاں تک کہ وہ مکمل بند ہو جائے' جب لوگوں نے اُسے بند کیا تو پھر اس میں سے پانی باہر نکل آیا۔

٦١- اخرجه البيهقي في الكبرى (٢٦٦/١) كتاب الطهارة' باب ما جاء في نزح زمزم' وفي المعرفة (٢٢٢/١) كتاب الطهارة' باب نزح زمزم وغيرها من الآبار رقم (٤٠٥)-

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' ہے۔آپ قبیلہ قریش کی شاخ ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

آپ کی والدہ سیّدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ''حبر الامۃ'' (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔جنگِ جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' حضرت علی رضی اللہ عنہ ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات ابن سعد 365/2 طبقات خلیفة (ص 3/126/189) التاریخ الکبیر (3/5) الجرح والتعدیل (116/5) معجم الصحابة للبغوی (ق173/ب) الثقات لابن حبان (207/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (ج 2 ق 17/ا) الاستیعاب (933/3) اسد الغابة (186/3) سیر اعلام النبلاء (331/3) تجرید اسماء الصحابة (320/1) الکاشف (90/2) الاصابة (90/4) التہذیب (276/5) التقریب (ص309) الریاض المستطابة (ص198) بقی بن مخلد و مقدمة مسنده (ص80)

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔

تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور کریب' ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح' مجاہد' ابن ابی ملیکہ' عمرو بن دینار' عبید بن عمیر' سعید بن مسیب' محمد عبیداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار' عروہ بن زبیر' ابوزبیر' محمد بن کعب' طاؤس' وہب بن منبیہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ''طائف'' میں ہوا۔

آپ کی نمازِ جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہو گیا ہے''۔

مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن مثنی بن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری بصری، قاضی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۰/۲)(۴۱۰)۔

○ ہشام بن حسان ازدی القردوسی، ابوعبداللہ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۲)(۷۶)۔

○ محمد بن سیرین انصاری، ابوبکر بن ابوعمرۃ، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۹/۲)(۲۹۵)۔

•••—•••—•••

62- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي

الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ غُلَامًا وَقَعَ فِي بِئْرِ زَمْزَمَ فَنُزِحَتْ.

✿✿ حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک لڑکا زم زم کے کنویں میں گر گیا تو اس کا سارا پانی نکالا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن محمد بن حاتم الدوری، ابوفضل بغدادی، خوارزمی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 271ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۹) (۱۶۱)۔

○ قبیصۃ بن عقبۃ بن محمد بن سفیان السوائی، ابوعمار کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۲۲) (۷۵)۔

○ جابر بن یزید بن حارث الجعفی ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۳) (۱۷)۔

•••——•••——•••

63- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ كُلُّ نَفْسٍ سَائِلَةٍ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهَا وَلٰكِنْ رُخِّصَ فِي الْخُنْفَسَاءِ وَالْعَقْرَبِ وَالْجَرَادِ وَالْجُدْجُدِ اِذَا وَقَعْنَ فِي الرِّكَاءِ فَلَا بَاْسَ بِهِ .

قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَدْ ذَكَرَ الْوَزَغَةَ .

✿✿ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ہر وہ جاندار جس کا خون بہتا ہو (اگر وہ کنویں میں گر جائے) تو اس کنویں کے پانی سے وضو نہیں کیا جائے گا' البتہ خنفساء' بچھو' ٹڈی' جھینگر' اگر کنویں میں گر جاتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی ایسے کنویں کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے)

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے' انہوں نے گرگٹ کا بھی ذکر کیا تھا۔

٦٢- اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (١٧/١): حدثنا حسين بن نصر: ثنا الفريابي: ثنا سفيان: اخبرنا جابر: عن ابي الطفيل: فذكره: وذكره البيهقي في الكبرٰى (٢٦٦/١) وفي المعرفته (١/ ٣٢٤)-

٦٣- و الطحاوي في شرح المعاني (١٧/١) وذكره ابن المنذر في الاوسط (١/ ٢٧٥)-

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ذکر کیا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعمران، ابراہیم بن یزید بن قیس ابن الاسود بن عمرو بن ربیعۃ بن ذہل بن سعد بن مالک بن النخع، نخعی، الیمانی ثم الکوفی،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث روایت کی ہیں:

مسروق-علقمۃ بن قیس-عبیدۃ سلمانی-ابو زرعۃ بجلی-خیثمۃ بن عبدالرحمٰن-ربیع بن خثیم-ابو شعثاء محاربی-سہم بن منجاب-سوید بن غفلۃ-قاضی شریح-شریح ابن ارطاۃ-ابومعمر عبد اللہ بن سخبرۃ-عبید بن نضیلۃ-عمارۃ بن عمیر-ابوعبیدۃ بن عبد اللہ-ابوعبدالرحمٰن سلمی-ان کے ماموں عبد الرحمٰن بن یزید-ہمام بن الحارث-اور ان کے علاوہ دیگر اکابر تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

حکم بن عتیبۃ-عمرو بن مرۃ-حماد بن ابوسلیمان-سماک بن حرب-مغیرۃ بن مقسم-ابومعشر بن زیاد بن کلیب-ابوحصین عثمان بن عاصم-منصور بن معتمر-عبیدۃ بن معتب-ابراہیم بن مہاجر-حارث عکلی-سلیمان الاعمش-ابن عون-شباک الضبی-شعیب بن حبحاب-عبیدۃ بن معتب-عطاء ابن سائب-عبد الرحمٰن بن ابوشعثاء محاربی-عبد اللہ بن شبرمۃ-علی بن مدرک-فضیل بن عمرو فقیمی-ہشام بن عائذ اسدی-واصل بن حیان احدب-زبید یامی-محمد بن خالد ضبی-محمد ابن سوقۃ-یزید بن ابوزیاد-ابوحمزۃ الاعور میمون-اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔

آپ اپنے وقت کے جلیل القدر امام اور حافظ ہیں۔آپ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ہمارے علم کے مطابق آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی بھی ایک حدیث کا سماع نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے زمانے میں کوفہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ جب یہ کم سن تھے اس وقت یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن ان کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ کی کتابوں میں ان کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے احادیث روایت کرنا موجود ہیں لیکن علم الحدیث کے ماہرین نے انہیں متصل تسلیم نہیں کیا۔ اگرچہ علم الحدیث کے ماہرین ان کا شمار تابعین میں کرتے ہیں

*طبقات ابن سعد 6/270، طبقات خلیفۃ ت 1140، تاریخ البخاری 1/333، المعارف 463، المعرفۃ والتاریخ 2/100 و 604، الجرح والتعدل القسم الاول من المجلد الاول 144، الحلیۃ 4/219، طبقات الفقہاء للشیرازی 82، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 104، فیات الاعیان 1/25، تہذیب الکمال ص 68، تذکرۃ الحفاظ 1/69، تاریخ الاسلام 3/335، العبر 1/113، تذہیب التہذیب 1/45 آ، البدایۃ والنہایۃ 9/140، غایۃ النہایۃ ت 125، تہذیب التہذیب 1/177، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 29، خلاصۃ تذہیب التہذیب 23شذرات الذہب 1/111.

لیکن یہ اکابر تابعین میں سے نہیں ہیں۔

آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم کی سب سے زیادہ ماہر تھے۔ بہت بلند شان کے مالک تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بکثرت روایات کرنے والے تھے۔ فقیہ النفس تھے۔

اپنے زمانے میں یہ اور امام شعبی اہل کوفہ کے مفتی تھے۔

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی کی نقل کردہ ''مراسیل'' میرے نزدیک شعبی کی نقل کردہ ''مراسیل'' سے زیادہ محبوب ہیں۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: کیا تم لوگ مجھ سے فتویٰ طلب کرتے ہو جبکہ تمہارے درمیان ابراہیم نخعی موجود ہیں۔

ان کے بارے میں منقول ہے: یہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: ابراہیم نخعی کا انتقال حجاج کے مرنے کے چار یا شاید پانچ ماہ بعد ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۰ برس کے لگ بھگ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبدالمجید قرشی بسری بصری، یلقب حمدان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۶/۲)(۹۷۲)۔

○ محمد بن جعفر مدنی بصری المعروف بغندر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۱/۲)(۱۰۸)۔

○ شعبۃ بن حجاج بن الورد عتکی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو بسطام واسطی ثم بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱)(۶۷)۔

○ مغیرۃ بن مقسم -بکسر المیم- (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو ہشام کوفی، الاعمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۶۶)(۶۸۹۹)۔

○ ابراہیم بن یزید بن قیس بن اسود النخعی، ابو عمران کوفی فقیہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:
''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸) (۲۷۲)۔

•••———•••———•••

5- باب فِیْ مَآءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کا پانی

64- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْحُبَابِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ الْخَیَّاطُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الْبَحْرَ حَلَالٌ مَیْتَتُهُ طَهُوْرٌ مَاؤُهُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک کرنے والا ہے۔

———

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوۂ اُحد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۷ غزوات

٦٤- في اسناد (مبارك بن فضالة)، قال الحافظ في التقريب (٢/ ٢٢٧): (صدوق يدلس ويسوي)، والحديث من هذه الطريق ذكره ابن الملقن في البدر (٢/ ٢٣) وقال: (مبارك هذا كان يدلس ايضا وضعفه احمد والنسائي)- اه- وسياتي حديث جابر هذا من طريق عنه كما في (٦٥)، (٦٦)-

طبقات ابن سعد (7/ 88) طبقات خليفة (ص 102) التاريخ الكبير (2/ 207) الجرح والتعديل (2/ 492) معجم الصحابة للبغوي (ق 34/ ب) الثقات لابن حبان (3/ 51) المستدرك للحاكم (3/ 564) معرفة الصحابة لابي نعيم (ج 1 ق 121/ ا) الاستيعاب (1/ 219) اسد الغابة (1/ 307) سير اعلام النبلاء (3/ 189) تجريد اسماء الصحابة (1/ 73) الكاشف (1/ 122) الاصابة (1/ 222) التهذيب (2/ 42) التقريب (ص 136) الرياض المستطابة (ص 44)

میں شرکت کی ہے۔
جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔
آخری عمر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔
یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔
بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے' سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔
آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہ' ابوعمرو بن دینار' ابوزبیر مکی' عطاء' مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔
مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بن احمد بن الحباب، ابوالقاسم بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۸)(۶۴۲۲)۔

○ احمد بن ابوعمران، ابوالعباس بغدادی الخیاط۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۴۲)(۲۵۷۵)۔

○ سہل بن تمام بن بزیع، السعدی بصری، ابوعمرو، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۵)(۵۴۹)۔

○ مبارک بن فضالۃ، ابوفضالۃ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 166ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۷)(۹۰۴)۔

○ محمد بن مسلم بن تدرس، اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزبیر مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 126ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۷)(۶۹۷)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف احادیث و آثار نقل کیے ہیں' جن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے: سمندر کے پانی کے

ذریعے وضو اور غسل کیا جا سکتا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''موطأ امام محمد'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(سمندر کا) پانی پاک ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے''۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں: ہم اسے اختیار کرتے ہیں' سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے' جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

علامہ عبدالحیٔ لکھنوی اس کی شرح میں یہ بات تحریر کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے' اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جن میں سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے۔ (جامع ترمذی 100/1)

•••———•••———•••

65- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهٗ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بن واثق، ابوحسین اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔

٦٥ اخرجه الحاكم (١٤٢/١) والطبراني في الكبير (١٨٦/٢-١٨٧) برقم (١٧٥٩)-

○ محمد بن علی بن شعیب بن عدی بن ھمام، ابوبکر سمسار، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶۶/۳) رقم (۱۰۳۳)۔

○ حسن بن بشر بن سلم، ہمدانی او بجلی، ابوعلی کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۳/۱) (۲۴۸)۔

○ معافی بن عمران ازدی، فہمی، ابومسعود موصلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 285ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۸/۲) (۱۲۱۵)۔

•••——•••——•••

66- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ وَالْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ - وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

لَفْظُ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ وَّخَالَفَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ - وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ - وَلَيْسَ بِالْقَوِىِّ فَاَسْنَدَهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَعَلَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

روایت کے یہ الفاظ فضل بن زیاد نامی راوی سے منقول ہیں' ایک اور سند میں یہ روایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن اسماعیل، ابوبکر مقری ادمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 327ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۸۹/۴) (۲۲۷۵)۔

۶۶- اخرجه احمد (۳۷۳/۳) ومن طريقه ابن ماجه (۱۳۷/۱) كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بماء البحر' حديث (۳۸۸) وابن خزيمة (۵۹/۱) حديث (۱۱۲) وابن حبان (۵۱/۴) كتاب الطهارة' باب: المياه' حديث (۱۲۴۴)-

○ فضل بن سہل بن ابراہیم اعرج، بغدادی، اصلہ من خراسان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۰/۲)(۳۷)۔

○ فضل بن زیاد قطان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۶۳/۱۲)(۶۷۹۷)۔

○ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بن ہلال بن ادشیبانی مروزی، نزیل بغداد، ابوعبداللہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴/۱)(۱۱۰)۔

○ ابوالقاسم بن ابوالزناد مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۳/۲)(۲)۔

○ اسحاق بن حازم، وقیل: ابن ابوحازم، بزاز مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷/۱)(۳۹۱)۔

○ فی (ا): عبداللہ۔

○ عبیداللہ بن مقسم، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۹/۱)(۱۵۱۱)۔

○ عمر بن شبۃ، ابن عبید بن زید النمیری، ابوزید ابن ابومعاذ، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷/۲)(۴۵۲)۔

•••——•••——•••

67- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ اَبُوْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۶۷- وعزاه في البدر المنير للدارقطني من طريق عبد العزيز بهذا الاسناد' ثم قال: وعبد العزيز هذا احد المتروكين' وقال يحيى: ليس بثقة' وقال البخاري: لا يكتب حديثه- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال الترمذي والدارقطني: ضعيف- وقال ابن حبان: يروي المناكير عن المشاهير- ثم رواه الدارقطني موقوفًا على ابي بكر الصديق-

عَوْفٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ الزَّيَّاتِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عثمان (ابوبکر صدیق) رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے آپ کے والد عثمان بن عامر ابوقحافہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ جبکہ آپ کہ خود ابوبکر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی ساتھی تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں بہت سے افراد نے اسلام قبول کیا۔ جن میں حضرت عثمان غنی کا نام نمایاں ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ذاتی مال میں سے ان غلام مسلمانوں کو رہائی دلائی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے آقا تکالیف دیا کرتے تھے۔ ان میں نمایاں نام حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہم نے اس کا بدلہ اسے دے دیا' سوائے ابوبکر کے' اس کی کی ہوئی بھلائیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں دے گا''۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔

طبقات ابن سعد (169/3) طبقات خلیفة (ص 17) التاریخ الصغیر للبخاری (57/1) الثقات للعجلی (ص 491) الجرح والتعدیل (111/5) معجم الصحابة للبغوی (ق 168 / ب) المستدرک (61/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (159/1) اسد الغابة (205/3) تجرید اسماء الصحابة (323/1) تذکرة الحفاظ (2/1) الکاشف (97/2) الاصابة (101/4) التهذیب (315/5) التقریب (ص/313) الریاض المستطابة (ص 140)

آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت آپ ہی مسلمانوں کی امامت کرتے رہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال 13 ہجری میں ہوا اور آپ کو نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف

○ محمد بن یحییٰ بن علی بن عبد الحمید الکنانی، ابوغسان مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۸)(۸۱۳)۔

○ عبد العزیز بن عمران بن عبد العزیز بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری، مدنی، الاعوج، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 197 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)(۱۲۴۲)۔

○ اسحاق بن حازم الزیات، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجامع فی الجرح والتعدیل (۱/۶۲)(۲۹۳)۔

○ وہب بن کیسان، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابونعیم مدنی، المعلم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۹)(۱۲۴)۔

•••——•••——•••

68- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

☆☆ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

۶۸- اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۲۳۸) وابن حبان في المجروحين (۲/۱۲۹)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمرو بن ربال، ابن ابراہیم الربالی، الرقاشی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۸۸)۔

○ عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب، العمری، مدنی، ابوعثمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 142ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۷)۔

•••——•••——•••

69- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

★★ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی پرورش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی۔ آپ

تہذیب التہذیب (4/211-213) والتقریب (ص402)وتذھیب تہذیب الکمال (2/250) والاصابۃ (4/269-271) وطبقات ابن سعد (2/5'54 '4/296)والتاریخ الکبیر (6/359) والاستیعاب (3/197-225) والاستبصار (ص 390) والریاض المستطابۃ (ص163) وتاریخ بغداد (1/133) والازمنۃ التاریخ الاسلامی (1/773) والبدایۃ والنہایہ (7/223-224) وتذکرۃ (1/10) والتاریخ لابن معین (2/49) ومروج الذھب (2/358) والتبصرۃ والتذکرۃ (1/26) والشذرات (1/49) والزھد لوکیع (1014) وطبقات الشیرازی (ص41) والتحفۃ اللطیفۃ (3/226) والعبر (ص524) والریاض النضرۃ (1/201) وتاریخ الخلفاء (6/191)وتجرید اسماء الصحابۃ (1/392) والتاریخ الصغیر (5/435) والجرح والتعدیل (6/191) وتاریخ الاسلام (3/8) وبقی بن مخلد (105) وتنقیح فہوم الاثر (ص110'367) وصفۃ الصفوۃ (1/308) وغایۃ النہایۃ (1/546) ومعرفۃ القراء الکبار (1/30) والاعلام (4/295) وحلیۃ الاولیاء (2/971) وطبقات الحفاظ (ص4)

۶۹- اخرجہ الحاکم (۱/۱۴۲-۱۴۳)۔

کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوحسن'' اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ نے دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے یہ فرمایا تھا:

''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ مفسرین کے بیان کے مطابق قرآن کی بعض آیات کا شانِ نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بعض احادیث بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت، ذہانت عربوں میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ منتخب کیا گیا۔

آپ نے 21 رمضان المبارک سن 40 ہجری میں جامِ شہادت نوش کیا۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

مشہور مؤرخ حافظ ابونعیم اصفہانی، مدینہ منورہ کے رہنے والے، عبادت و ریاضت کے حوالے سے مشہور تابعین کا تعارف کرواتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) علی بن حسین اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، وہ عبادت گزاروں کی زینت تھے، حقیقی عبادت گزار اور نہایت سخی تھے''۔

اصفہانی ان کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

''امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو وضو اور نماز کے دوران ان پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی، ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ میں کس (عظیم پروردگار) کی بارگاہ میں کھڑا ہونے اور مناجات کرنے لگا ہوں؟''

امام ابن شہاب زہری کے بارے میں منقول ہے: وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے رو پڑتے تھے اور یہ فرماتے تھے: وہ ''عبادت گزاروں کی زینت'' ہیں۔

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، رات کے وقت روٹیوں کی بوری اپنی پشت پر لاد کے صدقہ کرنے لے جاتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

''خفیہ طور پر دیا جانے والا صدقہ پروردگار کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے''۔

شیبہ بن نعامہ بیان کرتے ہیں، جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ پتہ چلا کہ وہ مدینہ منورہ کے ایک سو

گھرانوں کو (صدقہ کے طور پر) خوراک فراہم کرتے تھے۔

جریر نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: جب امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور انہیں غسل دیا جانے لگا تو لوگوں کو ان کی پشت پر سیاہ رنگ کے نشان نظر آئے انہوں نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آٹے کی ان بوریوں کو اٹھانے کی وجہ سے ہیں جنہیں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی پشت پر لاد کر مدینہ منورہ کے غریبوں تک پہنچاتے تھے

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے پاس آئے انہوں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں کچھ کلام کیا۔ جب وہ لوگ اپنی بات کر کے فارغ ہو گئے تو میں نے دریافت کیا:[1]

کیا' آپ مجھے بتائیں گے؟ کیا آپ ہی وہ لوگ ہیں (جن کے بارے میں آیت ہے؟)

''پہلے ہجرت کرنے والے وہ لوگ جنہیں ان کے علاقے اور اموال (زمینوں) سے نکال دیا گیا۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضا (حاصل کرنا) چاہتے ہیں' انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مدد کی' یہی لوگ سچے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! (اس سے مراد ہم لوگ نہیں ہیں)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس سے مراد تم لوگ ہوں (جن کا ذکر اس آیت میں ہے؟)

''جنہوں نے' ان سے پہلے' اس جگہ (مدینہ منورہ) اور ایمان کو اپنا ٹھکانا بنا لیا۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کی طرف آتے ہیں' اور یہ اپنے سینوں میں اس کی حاجت نہیں پاتے' جو انہیں دیا گیا۔ اور یہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں' اگرچہ انہیں خود اس چیز کی ضرورت ہو' اور جسے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا' وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں''۔

(ان عراقیوں نے) جواب دیا: جی نہیں! اس سے مراد ہم نہیں ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ تمہارا ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی تعلق نہیں ہے اور اب میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' تم لوگ ان افراد میں بھی شامل نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے' اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی' جو ہم سے پہلے اسلام لا چکے ہیں' اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا جو ایمان لا چکے ہیں' اے ہمارے پروردگار! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے''۔

[1] ہجویری' علی بن عثمان' ''کشف المحجوب'' (مترجم) صفحہ ۱۱۴' مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور

(پھر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اب تم یہاں سے نکل جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں (برباد) کرے۔

خلف بن حوشب بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اے اہل کوفہ کے گروہ! ہمارے ساتھ وہ محبت رکھو جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور ہمیں ہمارے حق سے بلند نہ کرو۔''

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کی بکثرت گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تو صرف ایک صاحبزادے لاپتہ ہوئے تھے۔ اور وہ اتنا روتے رہے کہ ان کی بینائی رخصت ہوگئی حالانکہ انہیں یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ صاحبزادے فوت ہو چکے ہیں (یا نہیں؟) جبکہ میں نے اپنے خاندان کے چودہ افراد کو ایک ہی موقعہ پر شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو' کہ ان کا دکھ میرے دل سے ختم ہو جائے گا؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسین بن عبد الملک، ابوجعفر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' -۴/۹۷)۔

•••——•••——•••

70- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْمُثَنّٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَّمَاؤُهٗ طَهُوْرٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق بن جعفر، وقیل: محمد بن اسحاق بن محمد ابوبکر الصاغانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثبت'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۲۴۰)۔

○ حکم بن موسیٰ بن ابوزہیر بغدادی، ابوصالح، قنطری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا

۷۰- اخرجه الحاکم (۱/۱۴۳)-

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۳)۔

○ ہقل، ابن زیاد سکسکی، دمشقی، ایک قول کے مطابق یہ ان کا لقب ہے اور ان کا نام محمد' یا شاید عبداللہ ہے۔ یہ امام اوزاعی کے سیکرٹری تھے۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 279ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۱)۔

○ مثنی بن صباح، الیمنی، الابناوی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 149ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۸)۔

○ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 118ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۲)۔

○ شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۳)۔

•••——•••——•••

71- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ مَآءِ الْبَحْرِ قَالَ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ ۔ اَبَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر کے پانی کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

اس روایت کا راوی ابان بن ابوعیاش ''متروک الحدیث'' ہے۔

——————

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن علی بن عبداللہ بن مبشر واسطی: ان کا انتقال 324ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

71- رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۹٤) رقم (۳۲۰)-

''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵)۔

○ محمد بن حرب واسطی النشائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۹)۔

○ ابان بن ابوعیاش، فیروز بصری، ابواسماعیل عبدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۱/۳۱)۔

72- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

73- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ . كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے۔

راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' ہے۔ آپ قبیلہ قریش کی شاخ ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

آپ کی والدہ سیدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

۷۳- اخرجه الحاکم (۱/۱۴۰)۔

ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ''حبر الامۃ'' (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔

انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی:

''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔ جنگِ جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' حضرت علی رضی اللہ عنہ ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔

تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور کریب ' ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح ' مجاہد ' ابن ابی ملیکہ ' عمرو بن دینار ' عبید بن عمیر ' سعید بن مسیب ' محمد عبیداللہ بن عبداللہ ' سلیمان بن یسار ' عروہ بن زبیر ' ابوزبیر ' محمد بن کعب ' طاؤس ' وہب بن منبہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔

طبقات ابن سعد (365/2)طبقات خلیفہ (ص 189/126/3) التاریخ الکبیر (3/5) الجرح والتعدیل (116/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق173 / ب) الثقات لابن حبان (207/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 2ق 17 / ا) الاستیعاب (933/3) اسد الغابۃ (186/3) سیر اعلام النبلاء (331/3) تجرید اسماء الصحابۃ (320/1)الکاشف (90/2) الاصابۃ (90/4) التہذیب (276/5) التقریب (ص309)الریاض المستطابۃ (ص198) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص80)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ''طائف'' میں ہوا۔
آپ کی نمازِ جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔
جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہو گیا ہے''۔
مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن العباس بن مجاهد ابوبکر مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 324ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۴/۵)(۲۵۸۰)۔

○ ابراہیم بن راشد بن سلیمان، ابواسحاق الادمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۴/۶)۔

○ یزید بن حمید الضبعی، ابوالتیاح، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۳/۲)۔

○ موسیٰ بن سلمۃ بن محبق - ہذلی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۳/۲)۔

•••——•••——•••

74- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلَا طَهَّرَهُ اللّٰهُ .
اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جسے سمندر کا پانی پاک نہیں کر سکتا' اللہ تعالیٰ

۷۴- اخرجه البيهقي (۴/۱) كتاب الطهارة، باب: التطهير بماء البحر۔

بھی اُسے پاک نہ کرے۔

اس حدیث کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن المرزبان بن سابور بن ساھنشاہ البغوی الاصل بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 317ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۱۱)۔

○ محمد بن حمید بن حیان رازی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۵۶)۔

○ ابراہیم بن مختار تمیمی، ابواسماعیل رازی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 182ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳)۔

○ عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز بن مروان اموی، ابومحمد، مدنی، نزیل الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)۔

75- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ ذُكِرَ لِي اَنَّ رِجَالاً يَغْتَسِلُوْنَ مِنَ الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ عَلَيْنَا الْغُسْلُ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِهِ وَمَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلاَ طَهَّرَهُ اللّٰهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' کچھ لوگ بحر اخضر میں نہانے کے بعد یہ کہتے ہیں: ہم پر یہ لازم ہے' ہم دوسرے پانی سے بھی نہالیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) جس شخص کو سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اُسے پاک نہ کرے۔

۷۵-تقدم في (۷٤) من حديث ابي هريرة مرفوعاً-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن عمرو القیسی، ابوعامر، العقدی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۱/۱)۔

○ سلیمان بن بلال تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابومحمد وابوایوب مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)۔

○ عمرو بن ابوعمرو، میسرۃ، مولی المطلب، مدنی، ابوعثمان،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵/۲)۔

○ عکرمۃ بن عبد اللہ، مولی ابن عباس، اصلہ بربری، یہ ثقہ ہیں۔ ثبت، عالم بالتفسیر، لم یثبت تکذیبہ عن ابن عمر: یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰/۲)۔

•••———•••———•••

76- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ الْمَحَامِلِيُّ وَاَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ اَبِىْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَآءِ

٧٦- اخرجه مالك (٢٢/١) كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء الحديث (١٢)، والشافعي في (١٦/١) كتاب الطهارة، ومحمد بن الحسن في الموطا (٤٢): كتاب الطهارة: باب الوضوء بماء البحر، الحديث (٤٦) وابن ابي شيبة (١٣١/١) كتاب الطهارات، باب من رخص في الوضوء وبماء البحر، واحمد (٣٦١/٢)، والدارمي (١٨٦/١) كتاب الطهارة، باب الوضوء من ماء البحر، والبخاري في التاريخ الكبير (٤٧٨/٣)، وابو داؤد (٦٤/١) كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، الحديث (٨٣)، والترمذي (١٠٠/١-١٠١) كتاب الطهارة باب ما جاء في ماء البحر انه طهور، الحديث (٦٩)، والنسائي (١٧٦/١) كتاب الطهارة باب الوضوء بماء البحر، وابن ماجه (١٣٦/١) كتاب الطهارة باب الوضوء بماء البحر، الحديث (٣٨٦)، وابن خزيمة (٥٩/١) كتاب الطهارة باب الرخصة في الغسل والوضوء من ماء البحر، الحديث (١١١)، وابن حبان في (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) كتاب الطهارة، باب ما جاء في الماء، الحديث (١١٩)، وابن الجارود ص (٢٥) باب في طهارة الماء، والقدر الذى ينجس الماء والذي لا ينجس، والحاكم (١٤٠/١-١٤١) كتاب الطهارة، والبيهقي في (٣/١) كتاب الطهارة، باب التطهير بماء البحر- وفي (معرفة السنن والآثار) (١٥٠/١-١٥١)-

الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ الْقَعْنَبِيِّ وَاخْتَصَرَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں' اگر ہم اس سے وضو کرلیں تو خود پیاسے رہ جائیں گے' کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسماعیل بن محمد سہمی ابوحذافہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان عنبری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسعید بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 298ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۹)۔

○ عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب، قعنبی حارثی، ابوعبدالرحمٰن بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۱)۔

○ صفوان بن سلیم مدنی، ابوعبداللہ زہری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۶۸)۔

○ سعید بن سلمۃ بن ابوالحسام، العدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمرو مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۷)۔

○ مغیرۃ بن ابوبردۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 105ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۲۶۸)۔

77- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبِطِّيخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن منصور، ابواسماعیل شیبانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۳۱)۔

○ سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ تیمی دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۷)۔

○ محمد بن غزوان، قال ابوزرعۃ: منکر الحدیث، وقال ابن حبان: یقلب الاخبار، ویرفع الموقوف، لایحل الاحتجاج بہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۲۹۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابوعمرو الاوزاعی، ابوعمرو، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۳)۔

○ یحییٰ بن ابوکثیر طائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابونصر الیمامی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۶)۔

78- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدَامِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ أَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا اس سے وضو کرلیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن ربیعۃ بن القدامی مصیصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۰/۴) (۴۵۴۹)۔

•••——•••——•••

79 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَّمَاؤُهُ طَهُوْرٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن حماد، ابوفضل رملی القلانسی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۰۸/۱۴)۔

•••——•••——•••

6- باب كُلِّ طَعَامٍ وَّقَعَتْ فِيْهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ

باب: جس کھانے میں ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے جس میں خون نہیں ہوتا

80 - حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْاَخْيَلِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ

۷۹- نقله ابن الملقن في البدر (۳۱/۲-۳۲) عن المصنف، وقال: (ابن عياش هذا: هو اسماعيل ابو عتبة الحمصي ليس بالقوي، وحديثه عن الحجازيين ضعيف بخلاف الشاميين، والمثنى بن الصباح مكي، فتكون هذه الطريقة ضعيفة)- اهـ- ثم قال: والاعتماد انما هو على الطريق الاول، وهذه متابعة له)- اهـ- والطريق الاول هو الذي تقدم رقم (۷۰)-

۸۰- اخرجه ابن عدي في الكامل (۱۲۴۳/۲)، والبيهقي في الكبرى (۲۵۳/۱) كتاب الطهارة، باب (ما لا نفس له سائلة اذا مات في الماء القليل)-

سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا سَلْمَانُ كُلُّ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ وَّقَعَتْ فِيْهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ فَمَاتَتْ فِيْهِ فَهُوَ حَلَالٌ اَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَوُضُوْؤُهُ . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ بَقِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے سلمان! ہر وہ کھانا یا مشروب جس میں کوئی ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے' جس کا خون نہیں ہوتا' اور وہ کھانے کی چیز میں مر جائے تو اسے کھانا اور پینا کیڑا اور اس پانی سے وضو کرنا حلال ہو گا۔

اس روایت کو سعید بن ابوسعید زبیدی کے حوالے سے صرف بقیہ نے نقل کیا ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے اور یہ ''خیر'' کے لقب سے مشہور ہیں۔

ایک مرتبہ لوگوں نے ان سے ان کا نسب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں ابن اسلام ہوں۔ یہ اصل میں ایران کے شہر رام ہرمز کے رہنے والے تھے۔ بعض لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اصفہان کے شہر کے رہنے والے تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کا نام کچھ اور تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں: میرے والد ایک زمیندار تھے۔ ہم آگ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میرے والد نے کسی کام کے سلسلے میں زمینوں پر بھیجا۔ راستے میں میرا گزر ایک گرجے کے پاس سے ہوا۔ وہاں لوگ عبادت کر رہے تھے۔ مجھے ان کا طریقہ عبادت پسند آیا۔ میں نے یہ سوچا کہ ان کا دین ہمارے دین کے مقابلے میں بہتر ہے۔ میں اس دن ان کے ساتھ رہا۔ شام کو جب واپس آیا تو والد صاحب نے دریافت کیا۔ تم کہاں رہ گئے تھے۔ زمینوں پر کیوں نہیں گئے تو میں نے انہیں بتایا کہ میں ایک گرجے میں چلا گیا تھا۔ مجھے ان لوگوں کا دین پسند آیا۔ میرا یہ خیال ہے کہ ان کا دین ہمارے دین کے مقابلے میں بہتر ہے تو میرے والد نے مجھے بیڑیاں ڈال کر قید کر دیا۔ پھر میں کسی طرح وہاں سے جان چھڑوا کر گرجے والوں کے پاس آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے مذہب کی اصل شام میں ہے تم وہاں پر چلے جاؤ! وہاں تمہیں ہمارے مذہب کا بڑا عالم مل جائے گا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں وہاں سے شام چلا گیا۔ میں نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا۔ مجھے ایک بڑے پادری کے بارے میں بتایا گیا۔ میں اس کے ساتھ رہنے لگ پڑا۔ وہ شخص ایک بددیانت شخص تھا۔ وہ شخص لوگوں کو صدقہ کرنے کے لئے کہتا تھا اور لوگ جو صدقے کے طور پر دیتے تھے وہ اسے اپنے پاس رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ

اس نے سونے اور چاندی کے سات مٹکے بھر لئے تھے۔ جب وہ مر گیا تو میں نے لوگوں کو اس کی حقیقت کے بارے میں بتایا۔ لوگ مجھے لے کر اسی جگہ پر آئے جہاں اس نے مال دفن کیا ہوا تھا۔ جب واقعی وہاں سے مال نکلا تو لوگوں نے اس پادری کو دفن نہیں کیا بلکہ سنگسار کیا اور اس کی جگہ ایک دین دار شخص کو اپنا پیشوا مقرر کر دیا۔ وہ دین دار شخص مجھ سے محبت کرنے لگا۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے مجھے بتایا تم یہاں سے فلاں جگہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں عیسائیت کا ایک بڑا عالم مل جائے گا۔ تم اس کے ساتھ رہنا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں وہاں سے اس جگہ آ گیا۔ وہاں اس بڑے پادری کے پاس گیا۔ اس کے ساتھ رہا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ تم یہاں سے عموریہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بڑا پادری مل جائے گا۔ میں وہاں سے عموریہ چلا گیا۔

وہاں کے پادری کے پاس کافی عرصہ رہا۔ اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے کہا کہ تم مجھے ایک بڑے اور نیک پادری کے بارے میں بتاؤ۔ اس شخص نے جواب دیا۔ میرے علم کے مطابق اب ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو ہمارے جیسی حالت پر ہو۔ البتہ نبی آخر الزماں کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کریں گے۔ کھجوروں کی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے آئیں گے۔ ان کی واضح نشانیاں ہوں گی۔ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ صدقہ قبول نہیں کریں گے۔ تحفہ قبول کر لیا کریں گے۔ ہو سکے تو تم ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اس پادری کا انتقال ہو گیا۔

میرے پاس کچھ بکریاں اور بھیڑیں تھیں۔ بنو کلب قبیلے کا ایک قافلہ وہاں سے گزرا تو میں نے ان سے کہا: تم لوگ مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ میں معاوضے کے طور پر اپنی بکریاں اور گائے تمہیں دیتا ہوں۔ وہ لوگ مجھے اپنے ساتھ لے کر وادی قرہ کے اندر آ گئے اور مجھے ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ کھجوروں کے درخت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں اپنی منزل کے قریب پہنچ چکا ہوں۔ پھر اس یہودی نے مجھے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہ شخص مجھے لے کر مدینہ آ گیا اور مدینہ منورہ کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہی میری منزل ہے۔ میں اس شخص کے پاس کھجوروں کے باغ میں کام کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کر دیا لیکن مجھے اس کا پتہ نہیں چلا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ نے ایک محلے میں قیام کیا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا کھجوریں اتار رہا تھا۔ اسی دوران میرے مالک کا بھتیجا وہاں آیا اور بولا: چچا جان! فلاں قبیلے کے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں۔ میں ان کے پاس سے ہو کر آ رہا ہوں۔ انہوں نے مکہ سے آنے والے ایک شخص کے گرد ہجوم کیا ہوا ہے' وہ مکہ والا شخص خود کو نبی کہتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں یہ سن کر خوش ہو گیا اور کانپنے لگا۔ یہاں تک کہ یہ قریب تھا کہ میں درخت سے نیچے گر جاتا۔ میں جلدی سے درخت سے نیچے اترا اور اس سے پوچھا: تم نے یہ کیا بات بتائی ہے۔ میرے مالک نے مجھے ایک مکا مارا اور بولا: تمہیں اس سے کیا مطلب ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنا کام کرتا رہا۔ یہاں تک کہ شام ہو گئی اور میں کچھ کھجوریں لے کر نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب بھی موجود تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: میرے پاس کچھ کھجوریں ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں انہیں صدقہ کردوں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھیوں کو بھی کھجوروں کی ضرورت ہے تو میں یہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور اپنے اصحاب کو ہدایت کی کہ وہ ان کھجوروں کو کھالیں (کیونکہ یہ صدقے کی کھجوریں تھیں) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ ایک نشانی تو ظاہر ہوگئی (یعنی یہ نبی صدقہ استعمال نہیں کرتے)۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں وہاں سے واپس آ گیا۔ اگلے دن میں پھر کچھ کھجوریں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میں آپ کو ایک نیک بزرگ سمجھتا ہوں اور آپ کے لئے تحفہ لایا ہوں۔ یہ صدقہ نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے خود بھی ان کھجوروں کو کھایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا دوسری نشانی بھی ظاہر ہوگئی۔ (نبی اکرم ﷺ تحفہ قبول کر لیتے ہیں)۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں وہاں سے واپس آ گیا۔ پھر ایک دن مجھے ایک جنازے میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ نبی اکرم ﷺ بھی اس میں شامل تھے۔ آپ کے گرد آپ کے اصحاب تھے۔ میں آپ کے قریب آیا اور آپ کی پشت کی طرف آنے لگا تا کہ آپ کی مہر نبوت کی زیارت کرسکوں۔ آپ کو میرے ارادے کا اندازہ ہوگیا۔ آپ نے اپنی چادر سرکائی تو میں نے آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھ لی۔ میں نے اسے بوسہ دیا اور رونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا۔ میں نے آپ کو پورا واقعہ سنایا۔

(حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اے ابن عباس! جس طرح میں تمہیں یہ واقعہ سنا رہا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم اپنے آقا کے ساتھ کتابت کرلو۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آقا سے کتابت کرنے کے لئے کہا۔ یہاں تک کہ اس نے یہ شرط پیش کی کہ میں انہیں تین سو درخت لگا کر دوں گا اور چالیس اوقیہ سونا ادا کروں گا۔ جب یہ طے پایا تو میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم اپنے بھائی کی درخت لگانے میں مدد کرو۔ اس طرح تین سو درخت لگا دیئے گئے۔ جب سونے کی ادائیگی کی باری آئی تو ایک شخص سونے کا ایک انڈہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو اسے کسی کان میں سے ملا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ یہ سلمان کو دے دو۔ میں نے اس کے ذریعے اپنا کتابت کا معاوضہ ادا کیا اور آزاد ہوگیا۔

ابوطفیل نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سونے کا انڈہ مجھے عنایت کر کے میری مدد کی تھی۔ اگر میں اس انڈے کو احد پہاڑ کے برابر وزن کرتا تو وہ اس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا۔

غلام ہونے کی وجہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ آپ نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی اور غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ آپ ہی نے دیا تھا۔ جو ایرانیوں کا جنگ کرنے کا مخصوص انداز ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور حضرت ابودرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے (علی، عمار اور سلمان)۔

غزوۂ خندق کے موقع پر جب خندق کھودنے کا موقع آیا تو کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تکنیکی طور پر اس کام سے واقف تھے۔ اس لیے وہ زیادہ بہتر طریقے سے خندق کھودرہے تھے۔ اس پر مہاجرین اور انصار کے درمیان (ہنسی مذاق کے طور پر) اختلاف ہوگیا۔ مہاجرین نے کہا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تعلق ہمارے ساتھ ہے اور انصار نے کہا: ان کا تعلق ہمارے ساتھ ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: سلمان ہم میں سے ہے۔ یعنی اہل بیت میں سے ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

اس کے علاوہ تابعین کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخر میں ہوا۔ یہ سن ۳۵ ہجری کی بات ہے۔ بعض کے بیان کے مطابق آپ کا سن وفات ۳۱ ہجری بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالغافر بن سلامۃ بن احمد بن عبدالغافر بن سلامۃ بن ازھر، ابوہاشم الحضومی: یہ ثقہ ہیں، ان کا انتقال 265ھ میں ہوا۔

○ یحییٰ بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار قرشپ، حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲/۳۵۳)(۱۳۰)۔

○ بقیۃ بن ولید بن صائد بن کعب الکلاعی، ابوتحمد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 197ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۱۰۵)(۱۰۸)۔

○ سعید بن عبدالجبار، زبیدی، ابوعثمان حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۲۹۹)(۲۰۳)۔

○ بشر بن منصور السلیمی، ابومحمد ازدی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۱)(۷٦)۔

○ علی بن زید بن عبد اللہ بن زہیر بن عبد اللہ بن جدعان، تیمی، بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷)(۳۴۲)۔

○ محمد بن حمید بن سہیل بن اسماعیل بن شداد، ابوبکر مخرمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 361ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲٦۴)(۷۳۴)۔

○ احمد بن ابوالاخیل سلفی حمصی: ان کی کنیت ابواحمد تھی۔ بغداد آ کر انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے غری روایات نقل کی تھی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' (۴/۱۲۸)(۱۸۰۵)

توضیح مسئلہ:

''تحفۃ الفقہاء'' کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

مردار نجاستوں کی دو بنیادی اقسام ہیں۔

ان میں سے بعض وہ مردار ہوتے ہیں' جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا' ہمارے نزدیک یہ نجس نہیں ہوتے۔ اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے' جیسا کہ ہم آگے چل کر اس کا تذکرہ کریں گے۔

دوسری قسم یہ ہے: جس مردار میں بہنے والا خون موجود ہو' اس بارے میں ہم یہ کہتے ہیں' اس بارے میں کوئی اختلاف موجود نہیں ہے' ہر وہ جزء جس میں بہنے والا خون موجود ہو' جیسے گوشت' چربی اور کھال وغیرہ تو یہ نجس ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر یہ پانی میں مل جائیں گے تو پانی ناپاک ہو جائے گا' کیونکہ ان میں خون ملا ہوا ہوتا ہے۔

یہاں اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان تجویز کیا ہے: جب کسی کھانے کی چیز میں کوئی ایسا جانور یا پرندہ گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو' تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس باب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' جس میں واضح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے' جب بھی کسی کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی ایسا جانور یا پرندہ گر جائے جس کا خون نہ بہتا ہو اور وہ اس چیز میں گر کر مر جائے تو اس چیز کو کھانا حلال ہوتا ہے' پینا حلال ہوتا ہے' اس کے ذریعے وضو کیا جا سکتا ہے۔

تاہم اس حدیث میں باقاعدہ وضاحت نہیں کی گئی۔ اس کی تائید میں دوسری روایت وہ شامل کر سکتے ہیں' جسے امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے مکمل طور پر اس میں ڈبو دے' پھر اسے پھینکے کیونکہ اس مکھی

کے ایک پَر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے''۔ (حدیث:5544' صحیح بخاری)

شمس الائمہ سرخسی کا بیان:

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں: اگر برتن میں مکھی وغیرہ کوئی ایسا پرندہ گر جائے جس کا بہتا ہوا خون نہ ہو' تو ہمارے نزدیک وہ اس برتن (موجود) کو فاسد نہیں کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ اسے فاسد کر دے گا ماسوائے اس جانور یا حشرات الارض کے جو پیدا ہی اس چیز میں ہو' جیسے سرکے کا کیڑا ہوتا ہے' وہ اگر اس میں مرجاتا ہے تو سرکہ خراب نہیں ہوگا۔ اسی طرح پھلوں کے کیڑے اگر پھل کے اندر مرجاتے ہیں' تو وہ پھل خراب نہیں ہوگا' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تمہارے لیے مردار کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ اس بات پر نص ہے' ہر مردار نجس ہوتا ہے' تو جب وہ مرنے کی وجہ سے خود نجس ہوگا تو جس چیز میں وہ مرجائے گا' وہ بھی نجس ہو جائے گی۔ البتہ ضرورت کے پیش نظر اس چیز کو جائز قرار دیا جائے گا جس میں وہ مردار پیدا ہوتا ہے' کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے' لہٰذا یہ معاف شمار ہوگا۔

اس کے مقابلے میں احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث پیش کی ہے' جسے ہم سابقہ سطور میں نقل کر چکے ہیں[1]

شیخ ابن قدامہ کی وضاحت

مشہور حنبلی فقیہ امام موفق الدین ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں: عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں: ایسا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ شیخ ابن منذر فرماتے ہیں:

''میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے''۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس بارے میں دو اقوال منقول ہیں' ان کا ایک قول یہ ہے: اگر وہ پانی تھوڑی مقدار میں ہو' تو اس (مچھر' مکھی وغیرہ کے مرنے کی وجہ سے) ناپاک ہو جائے گا۔

ان کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے (یہی حکم ہوگا)' یہ حکم قیاس کے مطابق ہے۔

جبکہ دوسرا قول یہ ہے: ایسا پانی ناپاک نہیں ہوگا اور لوگوں کے لیے اسی میں بہتری ہے۔

اس کے بعد امام ابن قدامہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں وہی حدیث پیش کی ہے' جسے ہم سابقہ سطور میں امام بخاری کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں' جس کے بعد امام ابن قدامہ نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

پھر حضرت سلمان فارسی سے منقول روایت نقل کی ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کے ساتھ یہ وضاحت بھی کی ہے'

[1] مبسوط سرخسی' صفحہ 49' جلد نمبر 1

امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

7- بَاب الْمَآءِ الْمُسَخَّنِ

باب: گرم کیا گیا پانی

81- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ مَاءٌ فِىْ قُمْقُمَةٍ وَّيَغْتَسِلُ بِهِ .

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے ایک مٹکے میں پانی گرم کیا جاتا تھا' وہ اس پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن غراب، ابوحسن المحاربی، کوفی، :امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۵/۱۲)(۶۴۱۸)۔

○ ہشام بن سعد مدنی، ابوعباد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۲)(۸۱)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اثر نقل کیا ہے' انہوں نے گرم پانی کے ساتھ غسل کیا تھا۔

شیخ ابن قدامہ کی توضیح:

امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: گرم کیے گئے پانی سے غسل کرنا مکروہ نہیں ہے' البتہ اگر وہ اتنا زیادہ گرم ہو کہ اس کی گرمی کی وجہ سے آدمی اچھی طرح وضو نہ کر سکے تو حکم مختلف ہوگا۔ گرم کیے گئے پانی کے ساتھ وضو (یا غسل) کے جواز کے قائلین میں حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت انس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اہلِ حجاز اور اہلِ عراق بھی اسی بات کے قائل ہیں' صرف مجاہد کا اس بارے میں مؤقف مختلف ہے۔

۸۱- اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۶/۱) كتاب الطهارة' باب التطهر بالماء المسخن من طريق المصنف به-

امام ابن قدامہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت بھی نقل کی ہے: ایک مرتبہ وہ ''جحفہ'' کے مقام پر حمام میں تشریف لے گئے تھے (اور حمام میں عام طور پر گرم پانی ہوا کرتا ہے)۔

اس کے بعد امام ابن قدامہ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے: نبی اکرم ﷺ کی سواری تیار کرنے والے صحابی حضرت شریق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں شریک تھا) مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں نے لکڑیاں اکٹھی کیں اور ان کے ذریعے پانی گرم کیا' پھر میں نے اس پانی کے ساتھ غسل کیا' جب میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو آپ نے میرے اس عمل کو غلط قرار نہیں دیا''۔

ہمیں اس حدیث کے کسی دوسرے حوالے کا پتا نہیں چلا' لیکن اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ کے سامنے گرم کیے گئے پانی سے غسل کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس بات کا انکار نہیں کیا۔ (المغنی 45/1)

•••——•••——•••

82- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ سَخَّنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ .

غَرِيْبٌ جِدًّا .خَالِدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' اس دوران میں نے دھوپ میں کچھ پانی گرم کیا تھا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گوری! ایسا نہ کیا کرو' کیونکہ اس کے نتیجے میں برص ہو سکتا ہے۔

یہ روایت انتہائی ''غریب'' ہے' اس کا راوی خالد بن اسماعیل ''متروک'' ہے۔

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ کا نام عائشہ ہے۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی محبوب ترین زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

۸۲-اخرجه البيهقي (٦/١) كتاب الطهارة' باب كراهية التطهير بالماء المشمس- وابن عدي في الكامل (٩١٢/٣)' وعزاه ابن الملقن في البدر المنير (٦/٢) الى ابي نعيم في كتاب (الطب)-

نبی اکرم ﷺ بعض اوقات آپ کو"حمیرا" (گوری) کہا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لیے ان کی نسبت سے وہ "اُمّ عبداللہ" کی کنیت اختیار کرتی تھیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب تھا اور ان کی کنیت "ام رومان رضی اللہ عنہا" تھی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بعثت کے ۴ برس بعد شوال المکرّم کے مہینے میں پیدا ہوئی تھیں۔

اعلانِ نبوت کے دسویں برس نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ تاہم ان کی رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم وفضل کے اعتبار سے نمایاں حیثیت کی مالک ہیں۔

آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔

اس کے علاوہ آپ نے بہت سے معاملات میں دیگر صحابہ کرام سے اختلاف کر کے اپنی رائے پیش کی ہے اور بعد میں آنے والے حضرات نے ان کی رائے کا احترام بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم الانساب' تاریخ اور علم طب کی بھی بڑی ماہر تھیں۔

نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مخصوص باری کا دن تھا اور آپ ﷺ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی برأت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئی تھیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۵۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انتقال کیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۶۷ برس تھی۔

ان کی وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت مدینہ منورہ کے قائم مقام گورنر تھے' انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعدان بن نصر بن منصور، ابوعثمان ثقفی البزار: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹/۲۰۵) (۴۷۸۳)۔

○ خالد بن اسماعیل بن ولید مخزومی، ابوولید: امام دارقطنی نے ان کا تذکرہ ضعفاء ومتروکین میں کیا ہے۔

○ ہشام بن عروۃ بن زبیر بن عوام اسدی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۹/۲)(۹۲)۔

○ عروۃ بن زبیر بن عوام بن خویلد اسدی، ابوعبداللہ مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 94ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۲)(۱۵۷)۔

توضیح مسئلہ:

اس روایت میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے' جس پانی کو دھوپ میں رکھ کے گرم کیا گیا ہو' اس کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کا حکم کیا ہوگا؟

حدیث کے الفاظ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: ایسا کرنا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کے نتیجے میں بیماری پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

شیخ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں:

''جس پانی کو دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو' اس کے ساتھ طہارت حاصل کرنا مکروہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا مکروہ ہوگا جسے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیا گیا ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں: میں صرف اسے طبی حوالے سے مکروہ قرار دیتا ہوں کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ایسے پانی کے نتیجے میں برص پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے''۔[1]

•••——•••——•••

83- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْسَمُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَتَوَضَّاَ بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ اَوْ يُغْتَسَلَ بِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ يُورِثُ الْبَرَصَ . عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْسَمُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . وَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ فُلَيْحٍ غَيْرُهٗ وَلَا يَصِحُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' ایسے پانی کے ذریعے وضو کیا جائے جسے دھوپ میں رکھا گیا ہو' یا اس کے ذریعے غسل کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس کے نتیجہ میں برص ہوسکتا ہے۔

---

[1] المغنی از موفق الدین ابن قدامہ حنبلی 46/1

۸۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۷/۱) كتاب الطهارة باب كراهية التطهير بالماء المشمس-

اس روایت کا راوی عمر بن محمد اعسم منکرالحدیث ہے۔
اس روایت کو اس کے علاوہ اور کسی نے بھی فلیح سے نقل نہیں کیا ہے۔ اور زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن الفتح، ابوابکر القلانسی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 333ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۱۶۷) (۱۲۱۲)۔

○ عمرو بن محمد بن حسن، الزمن المعروف بالاعسم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۲۰۴) (۶۶۶۳)۔

○ فلیح بن سلیمان بن ابومغیرۃ خزاعی، الاسلمی، ابویحییٰ مدنی، یہ ''صدوق'' ہیں لیکن بکثرت غلطیاں کرتے ہیں۔ ان کا انتقال 168ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' (۴/۱۱۴)

84- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ .

☆☆ حسان بن ازہر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دھوپ میں گرم کیے گئے پانی سے غسل نہ کرو' کیونکہ اس کے نتیجہ میں برص پیدا ہوسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن رشید، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الخوارزمی نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۱) (۱۰)۔

○ صفوان بن عمرو بن ہرم سکسکی ابوعمرو حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

۸۴- رواہ ایضا البیہقی (۶/۱) کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ التطہیر بالماء المشمس-

راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۶۸)(۱۰۹)۔

•••——•••——•••

8- باب الْمَآءِ يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ

باب: وہ پانی جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو

85- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَنْ اُمِّ هَانِءٍ اَنَّهَا كَرِهَتْ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِالْمَآءِ الَّذِىْ يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ.

☆☆ سیّدہ اُمِ ہانی ﷞ کے بارے میں یہ منقول ہے: انہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے' ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ربیع، ابوعلی بجلی البورانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۳۰۷)(۳۸۲۴)۔

○ ابراہیم بن محمد بن حارث بن اسماء بن خارجۃ بن حفص بن حذیفۃ الفزاری الامام، ابواسحاق، یہ''ثقہ'' ہیں۔ آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔

•••——•••——•••

9- باب تَاْوِيْلِ (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ)

باب: (ارشادِ باری تعالیٰ:) ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو'' کی تفسیر

86- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

۸۵-اخرجه البيهقي (۱/۸) كتاب الطهارة: باب التطهير بالماء الذي خالطه طاهر لم يغلب عليه-

۸۶-اخرجه مالك في الموطا (۱/۲۱) كتاب الطهارة باب وضوء النائم اذا قام الى الصلوة: حديث (۱۰)، ومن طريقه الطبري في تفسيره (۴/۴۵۲) رقم (۱۱۳۲۲)، (۱۱۳۲۳)، والبيهقي في سننه (۱/۱۱۷) كتاب الطهارة: باب الوضوء من النوم- وقد ذكره السيوطي في الدر (۲/۴۶۳)-

(اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلاۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوھَکُمْ) قَالَ یَعْنِیْ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو لو''۔

زید بن اسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے جب تم نیند سے بیدار ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم ابواسحاق ازدی، مولی آل جریر بن حازم۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا۔

○ عباس بن یزید بن حبیب البحرانی، بصری، یلقب عباسویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۰)(۱۶۶)۔

○ بشر بن عمر بن حکم زہرانی، ازدی، ابومحمد بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۰)(۶۸)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سابقہ روایت کے متن میں قرآن مجید کی جس آیت کی تفسیر میں شیخ زید بن اسلم کا بیان نقل کیا ہے' اسی آیت کے بارے میں مشہور مفسر حافظ ابوالفدا ءعماد الدین ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ابن کثیر کی وضاحت:

قال کثیرون من السلف فی قوله: ﴿اذا قمتم الی الصلاة﴾ : یعنی وانتم محدثون وقال آخرون: اذا قمتم من النوم الی الصلاة و کلاهما قریب وقال آخرون: بل المعنی اعم من ذلك فالآية آمرة بالوضوء عند القيام الی الصلاة ولكن هو فی حق المحدث واجب وفی حق المتطهر ندب وقد قيل: ان الامر بالوضوء لكل صلاة كان واجبا فی ابتداء الاسلام ثم نسخ وقال الامام احمد بن حنبل: حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم يتوضا عند كل صلاة فلما كان يوم الفتح توضا ومسح علی خفيه وصلی الصلوات بوضوء واحد فقال له عمر: يارسول الله انك فعلت شيئا لم تكن تفعله قال ﴿انی عمدا فعلته يا عمر﴾ وهكذا رواه مسلم واهل السنن

من حدیث سفیان الثوری عن علقمة بن مرثد ووقع فی سنن ابن ماجه عن سفیان عن محارب بن دثار بدل علقمة بن مرثد کلاهما عن سلیمان بن بریدة به وقال ترمذی: حسن صحیح۔[1]

بہت سے اسلاف نے یہ بات بیان کی ہے' اس سے مراد یہ ہے: جب تم بے وضو حالت میں ہو اور نماز کے لیے اُٹھنے لگو' جب کہ بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' جب تم نیند سے بیدار ہونے لگو اور نماز پڑھنے لگو (اس وقت وضو کرو) اور یہ دونوں مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا مفہوم اس سے عام ہے کیونکہ آیت میں نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جبکہ بے وضو شخص کے حق میں وضو کرنا واجب ہے' اور جو شخص پہلے سے باوضو ہو' اس کے حق میں وضو کرنا مستحب ہے۔

ایک روایت یہ بھی ہے: ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہوا کرتا تھا' پھر بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کا بیان نقل کیا ہے' وہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے' فتح مکہ کے موقع پر آپ نے وضو کیا اور وضو کے دوران دونوں موزوں پر مسح کر لیا' پھر اس کے بعد آپ نے ایک ہی وضو کے ذریعے کئی نمازیں ادا کیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا عمل کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے''۔

ابن کثیر لکھتے ہیں: امام مسلم اور اصحابِ سنن نے اس روایت کو اسی طرح سفیان ثوری کے حوالے سے علقمہ سے نقل کیا ہے' جبکہ سنن ابن ماجہ میں یہ روایت سفیان کے حوالے سے محارب سے منقول ہے' وہاں علقمہ کی جگہ محارب کا ذکر ہوا ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمان بن بریدہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام ترمذی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

علامہ آلوسی کی وضاحت:

آیت کے اسی حصے کے بارے میں علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی نے یہ بات بیان کی ہے:

﴿اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصلاة﴾ ای اذا اردتم القیام الیها والاشتغال بها ، فعبر عن ارادة الفعل بالفعل المسبب عنها مجازاً ، وفائدته الایجاز والتنبیه علی ان من اراد العبادة ینبغی ان یبادر الیها بحیث لا ینفك الفعل عن الارادة ، وقیل: یجوز ان یکون المراد اذا قصدتم الصلاة ، فعبر عن احد لازمی الشیء بلازمه

[1] تفسیر القرآن العظیم از حافظ ابن کثیر (زیرآیت سورۃ المائدہ:۶)

الآخر .وظاهر الآية يوجب الوضوء على كل قائم الى الصلاة وان لم يكن محدثاً نظراً الى عموم¹

''اس سے مراد یہ ہے: جب تم نماز کے لیے اُٹھنے کا ارادہ کرو اور جب تم نماز میں مشغول ہونے کا ارادہ کرو (اس وقت وضو کرو)۔ تو یہاں فعل کے ارادے کو فعل سے تعبیر کیا گیا ہے' کیونکہ وہ ارادہ اس فعل کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے اور ایسا مجازی طور پر ہوا ہے''۔

اس کا فائدہ یہ ہے: اس میں ایجاز پایا جاتا ہے' اور اس بات پر تنبیہ ہے' جو شخص عبادت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اسے چاہیے کہ وہ تیزی سے اس کی طرف جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے' کوئی بھی فعل ارادے سے عاری نہیں ہوتا۔

ایک قول یہ بھی ہے: یہاں یہ بھی ہو سکتا ہے' اس سے مراد یہ ہو' جب تم نماز کا قصد کرو (اس وقت وضو کرو) تو یہاں شے کے دو لوازمات میں سے ایک لازم کے ذریعے' دوسرے لازم کو مراد لیا گیا ہے۔

آیت سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے' نماز کے لیے اُٹھنے والے ہر شخص پر وضو کرنا لازم ہے خواہ وہ پہلے سے باوضو ہو' کیونکہ عموم کا تقاضا یہی ہے''۔

•••——•••——•••

87- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) قَالَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن اسلم کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو''۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:

اس سے مراد یہ ہے: جب تم نیند سے بیدار ہو (تو وضو کرو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم، ابومحمد الخواص المعروف بالخلدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ صوفیاء کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۶/۷)(۳۷۱۵)، سیر اعلام النبلاء (۵۵۸/۱۵)(۳۴۳)۔

○ حسن بن علی بن شبیب، ابوعلی المعمری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 295ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

¹ تفسیر روح المعانی از شہاب الدین آلوسی (زیر آیت سورۃ المائدہ: ٦

بغدادی'' (۷/۳۶۹)(۳۸۹۲)۔

○ ولید بن مسلم، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالعباس دمشقی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۶)(۸۹)۔

•••——•••——•••

10- باب الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ السِّوَاكِ

باب: جس پانی میں مسواک رکھی گئی ہو' اس سے وضو کرنا

88- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ اَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ السِّوَاكِ .

☆☆ قیس' حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کرتے تھے' وہ اس پانی سے وضو کرلیں جس میں مسواک رکھی گئی ہو۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ۔

آپ کی کنیت ''ابوعمرو'' ہے اور بعض حضرات کے بیان کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہے۔

آپ کو قبیلہ بجیلہ کی نسبت کی وجہ سے ''بَجَلِی'' کہا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا تعلق یمن سے ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔

یہ بہت وجیہہ وشکیل آدمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے: یہ اس امت کے حضرت یوسف

۸۸- اخرجه البيهقي (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة: باب: بصاق الانسان ومخاطه- وعلقه البخاري (۱/۳۹٤) كتاب الوضوء: باب: استعمال فضل وضوء الناس-

طبقات ابن سعد (22/6)طبقات خليفة (ص 116 138) التاريخ الكبير (211/2) الجرح والتعديل (502/2) معجم الصحابة(ق 44/1) الثقات لابن حبان (54/3) المستدرك للحاكم(464/3)معرفة الصحابة لابي نعيم (ج 1ق 132/ب) اسد الغابة(333/1) سير اعلام النبلاء (530/2) تجريد اسماء الصحابة (82/1) الكاشف(126/1) الاصابة(242/1) التهذيب(73/2)التقريب (ص 139) الرياض المستطابة (ص46) بقي بن مخلد ومقدمة مسنده (ص83)

علیہ السلام ہیں۔

یہ اپنی قوم کے سردار تھے جب یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کی عزت افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عزت افزائی کیا کرو۔

انہوں نے عراق کی مختلف لڑائیوں میں' جیسے قادسیہ وغیرہ میں' بہت سی نمایاں کارنامے انجام دیئے۔

بعد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے آئے تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے سنِ وفات کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ایک بیان کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا اور دوسری روایت کے مطابق آپ کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محشر بن معدان، ابواسحاق الکاتب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۴/۶)(۳۲۳۹)۔

○ اسماعیل بن ابوخالد الاحمسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بجلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸/۱)(۵۰۳)۔

○ قیس بن ابوحازم بجلی، ابوعبداللہ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صحابی ہیں۔ان کا انتقال 90ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۷/۲)(۱۳۲)۔

توضیح مسئلہ:

امام بخاری نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اثر کو صحیح بخاری میں ترجمۃ الباب میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے' یعنی اس کی سند نقل نہیں کی ہے۔

وامر جریر بن عبد اللہ اھلہ ان یتوضؤوا بفضل سواکہ

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ان کی مسواک سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرلیں''۔[1]

[1] صحیح بخاری' از امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری' کتاب الوضو' باب استعمال فضل وضوء الناس' ۸۰/۱

ابن حجر کی وضاحت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ مذکورہ بالا اثر کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

هذا الاثر وصله بن ابی شيبة والدارقطنی وغيرهما من طريق قيس بن ابی حازم عنه وفی بعض طرقه كان جرير يستاك ويغمس راس سواكه فی الماء ثم يقول لاهله توضؤوا بفضله لا يرى به باسا وهذه الرواية مبنية للمراد وظن بن التين وغيره ان المراد بفضل سواكه الماء الذی ينتقع فيه العود من الاراك وغيره ليلين فقالوا يحمل على انه لم يغير الماء وانما اراد البخاری ان صنيعه ذلك لا يغير الماء وكذا مجرد الاستعمال لا يغير الماء فلا يمتنع التطهر به وقد صححه الدارقطنی بلفظ كان يقول لاهله توضؤوا من هذا الذی ادخل فيه سواكی وقد روی مرفوعا اخرجه الدارقطنی من حديث انس ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يتوضا بفضل سواكه وسنده ضعيف وذكر ابو طالب فی مسائله عن احمد انه ساله عن معنى هذا الحديث فقال كان يدخل السواك فی الاناء ويستاك فاذا فرغ توضا من ذلك الماء وقد استشكل ايراد البخاری له فی هذا الباب المعقود لطهارة الماء المستعمل واجيب بانه ثبت ان السواك مطهر للفم فاذا خالط الماء ثم حصل الوضوء بذلك الماء كان فيه استعمال للمستعمل فی الطهارة[1]

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن شیبہ نے اس ''اثر'' کو ''موصول'' روایت کے طور پر قیس بن ابوحازم سے نقل کیا ہے۔

بعض روایات میں یہ منقول ہے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ مسواک کرنے کے بعد مسواک کا کنارا پانی میں ڈبو دیتے تھے اور پھر اپنی اہلیہ سے کہتے تھے: (یا اپنے گھر والوں سے یہ کہتے تھے:) تم لوگ اس پانی سے وضو کرلو۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس کے بعد علامہ حجر عسقلانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ (یا اہل خانہ) کو یہ کہتے تھے: تم لوگ اس پانی سے وضو کرلو جس میں میں نے پانی مسواک ڈال دی تھی''۔

جبکہ یہی بات مرفوع روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی نقل کیا ہے۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسواک سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو کرلیا کرتے تھے''۔

(ابن حجر کہتے ہیں:) اس کی سند ضعیف ہے۔

شیخ ابوطالب نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو مسائل ذکر کیے ہیں' ان میں انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے مفہوم کے بارے میں دریافت کیا تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا:

---

[1] فتح الباری' از حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی' مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' رقم الحدیث: ۱۳۷۹

''آپ ﷺ اپنی مسواک کو برتن میں ڈال دیتے تھے' پھر بعد میں آپ اس مسواک کے ذریعے مسواک کر لیتے تھے' اس سے فارغ ہونے کے بعد اسی برتن کے پانی کے ذریعے وضو بھی کر لیتے تھے''۔

علامہ عینی کی وضاحت:

اسی روایت کے بارے میں حافظ بدرالدین محمود عینی یہ فرماتے ہیں:

والمراد من فضل الوضوء يحتمل ان يكون ما يبقى فى الظرف بعد الفراغ من الوضوء ويحتمل ان يراد به الماء الذى يتقاطر عن اعضاء المتوضىء وهو الماء الذى يقول له الفقهاء الماء المستعمل واختلف الفقهاء فيه فعن ابى حنيفة ثلاث روايات فروى عنه ابويوسف انه نجس مخفف وروى الحسن بن زياد انه نجس مغلظ وروى محمد بن الحسن وزفر وعافية قاضي انه طاهر غير طهور وهو اختيار المحققين من مشايخ ما وراء النهر وفى ﴿المحيط﴾ وهو الاشهر الاقيس وقال فى ﴿المفيد﴾ وهو الصحيح وقال الاسبيجابى وعليه الفتوى وقال قاضيخان ورواية التغليظ رواية شاذة غير ماخوذ بها وبه يرد على ابن حزم قوله الصحيح عن ابى حنيفة نجاسته وقال عبد الحميد قاضي ارجو ان لا تثبت رواية النجاسة فيه عن ابى حنيفة وعند مالك طاهر وطهور وهو قول النخعي والحسن البصرى والزهرى والثورى وابى ثور وعند الشافعي طاهر غير طهور وهو قوله الجديد وعند زفر ان كان مستعمله طاهرا فهو طاهر وطهور وان محدثا فهو طاهر غير طهور[1]

''یہاں وضو کے بچے ہوئے پانی سے مراد یہ بھی ہوسکتا ہے' وضو سے فارغ ہونے کے بعد برتن میں جو پانی رہ گیا ہے اور یہاں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے' اس سے مراد وہ پانی ہو جو وضو کرنے والے شخص کے اعضاء سے گرتا ہے اور یہ وہی پانی ہے جسے فقہاء ''آبِ مستعمل'' کہتے ہیں۔

اس بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے' اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تین طرح کی روایات منقول ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہ روایت نقل کی ہے' ایسا پانی خفیف طور پر نجس ہوگا۔

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے' ایسا پانی غلیظ طور پر نجس ہوگا۔

اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ' امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

''ایسا پانی پاک ہوگا' البتہ اسے وضو کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا''۔

''ماوراء النہر'' کے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

''المحیط'' نامی کتاب میں یہ تحریر ہے: یہ روایت مشہور بھی ہے اور قیاس کے مطابق بھی ہے۔

''المفید'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہ روایت درست ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود عینی' صفحہ ۳/۷۳

''شیخ اسبیجابی'' نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی قول پر دیا جاتا ہے۔
علامہ قاضی خان یہ فرماتے ہیں: غلیظ طور پر نجس ہونے کی روایت شاذ ہے اور اسے اختیار نہیں کیا گیا۔
علامہ ابن حزم نے جو یہ بات کہی ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح طور پر یہ بات منقول ہے' یہ پانی نجس ہوتا ہے۔
ابن حزم کا یہ بیان درست شمار نہیں ہوگا۔
شیخ عبدالحمید قاضی نے یہ بات بیان کی ہے: میں یہ سمجھتا ہوں' اس بارے میں اس پانی کے نجس ہونے کی روایت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا پانی ہوتا ہے اور اس کے ذریعے وضو بھی کیا جا سکتا ہے۔
امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا پانی پاک ہوتا ہے' البتہ اس کے ذریعے وضو نہیں کیا جا سکتا اور یہ رائے انہوں نے بعد میں اختیار کی تھی۔
امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس شخص نے باوضو حالت میں اسے استعمال کیا تھا تو یہ پانی پاک ہوگا اور اس کے ذریعے کوئی دوسرا بھی وضو کر سکتا ہے' لیکن اگر اس نے بے وضو حالت میں اسے استعمال کیا تھا تو یہ پانی پاک شمار ہوگا' البتہ اس کے ذریعے وضو نہیں کیا جا سکتا۔

•••———•••———•••

89- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ كَانَ جَرِيرٌ يَقُوْلُ لاَهْلِهِ تَوَضَّئُوا مِنْ هٰذَا الَّذِىْ اُدْخِلُ فِيْهِ سِوَاكِى .
هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.
☆☆ قیس بیان کرتے ہیں: حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) اپنے اہل خانہ کو یہ ہدایت کرتے تھے: تم اس پانی سے وضو کر لو جس میں' میں نے مسواک رکھی تھی۔
اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

90- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ .

۹۰- اخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۱۶/۱۱) من طريق الدارقطني لهذا' وهو اسناد ضعيف' لضعف مسلم بن كيسان الاعور' وضعفه ابن الملقن في البدر (۲۰۷/۲) وانظر الحديث التالي-

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن صلت بن عبد اللہ بن مخرمۃ بن المطلب بن عبد مناف قرشی المطلبی ابویعقوب مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تعجیل المنفعۃ (۱/۵۸۵) (۳۷۸)۔

○ سلیمان بن مہران اسدی الکاھلی، ابومحمد کوفی الاعمش، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۱) (۵۰۰)۔

○ مسلم بن کیسان-ضبی ابوعبد اللہ کوفی اعور۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۲۶)۔

91- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَیَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن عیسیٰ بن عبد الوہاب بن ابوحیۃ، ابوالقاسم وراق الجاحظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۸) (۵۶۹۵)۔

○ اسحاق بن ابواسرائیل ابراہیم بن کامجرا ابویعقوب مروزی، نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۵) (۳۸۰)۔

۹۱- اخرجه ابو يعلى (۷/۸۶) برقم (۱۲۶۵) من طريق يوسف بن خالد بهذا الاسناد' وخالد تركوه' وكذبه ابن معين' وكان من فقهاء الحنفية' والتقريب (۲/۲۸۰)' والحديث اخرجه البزار (۱/۱۴۴) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بفضل السواك' حديث (۲۷۴) بنحوه من طريق خالد بن يوسف قال: ثنا ابي' ثنا الاعمش' عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضا بفضل سواكه- قال البزار: رواه سعد بن الصلت' عن الاعمش' عن مسلم' قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/۲۲۱): رواه البزار' والاعمش لم يسمع من انس-

○ یوسف بن خالد بن عمیر السمتی ابوخالد بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۰)(۴۳۱)۔

•••——•••——•••

11- باب اَوَانِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ

باب: سونے اور چاندی کے برتن

92- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَاکِھِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ مَسَرَّۃَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِیُّ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ اَوْ اِنَاءٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ ۔اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص سونے یا چاندی کے

۹۲- اخرجه الطبراني في (الصغير) (۱/۲۰٤) من طريق العلاء بن برد بن سنان' عن ابيه' عن نافع' عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من شرب في اناء من ذهب او اناء من فضة فانما يجرجر في بطنه نار جهنم) قال الطبراني: لم يروه عن برد الا ابنه العلاء- قال الهيثمي في المجمع (٥/٧٠): رواه الطبراني في الصغير والاوسط' وفيه العلاء بن برد بن سنان ضعفه احمد- والحديث اخرجه البيهقي (۱/۲۸-۲۹) من طرق اخرى عن ابن عمر' وللحديث شواهد من حديث ام سلمة وعائشة وابن عباس رضي الله عنهم جميعا-

فاما حديث ام سلمة: فاخرجه مالك (۲/۹۲٤) كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم باب النهي عن الشراب في آنية الفضة حديث (۱۱)' والبخاري (۱۰/۹۸)' كتاب الاشربة: باب آنية الفضة' حديث (٥٦٣٤)' ومسلم (۳/۱٦۳٥)' كتاب اللباس والزينة' باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة' حديث (۱)' وابن ماجه (۲/۱۱۳۰) كتاب الاشربة' باب الشرب في آنية الفضة' حديث (۳٤۱۳)' والدارمي (۲/۱۲۱) كتاب الاشربة' باب الشراب في المفضض' واحمد (٦/ ۳۰۱' ۳۰۲' ۳۰٤' ۳۰٦)' والطيالسي (۱٦۰۱)' كلهم من طريق نافع' عن زيد بن عبد الله بن عمر' عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي بكر' عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (الذي يشرب في آنية الفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم)-

واما حديث عائشة فاخرجه ابن ماجه (۲/۱۱۳۰) كتاب الاشربة' باب الشرب في آنية الفضة' حديث (۳٤۱٥)' واحمد (۹۸٦) من طريق نافع' عن امراة ابن عمر' عن عائشة' عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من شرب في اناء فضة فكانما يجرجر في بطنه نار جهنم)- قال البوصيري في (الزوائد) (۳/۱۱۰): هذا اسناد صحيح رجاله ثقات-

واما حديث ابن عباس فاخرجه ابو يعلى (٥/۱۰۱-۱۰۲) رقم (۲۷۱۱) من طريق محمد بن يحيى ثنا سليم بن مسلم المكي' ثنا نصر بن عربي' عن عكرمة' عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الذي يشرب في آنية الذهب والفضة انما يجرجر في بطنه نارا- وقال الهيثمي في (المجمع) (٥-۸۰): رواه ابو يعلى والطبراني في الثلاثة' وفيه محمد بن يحيى بن ابي سمينة وثقه ابو حاتم وابن حبان وغيرهما' وفيه كلام لا يضر' وبقية رجاله ثقات- قلت: ومحمد ابن يحي ليس في اسناد الطبراني' فقد اخرجه في (الصغير) (۱/۱۱٥) من طريق محمد بن بحر' ثنا سليم بن مسلم' به وقال: تفرد به محمد بن بحر- قلت: وفيه نظر فقد رواه محمد بن يحيى ايضا' كما تقدم-

برتن میں' یا کسی ایسے برتن میں' جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو' کچھ پیےگا' تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرے گا۔اس کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن اسحاق بن یزید بن نصر بن مہران ابوالقاسم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲۴/۱۰)۔

○ یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن مہران مدنی، مولی بنی نوفل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۷)(۱۶۷)۔

توضیح مسئلہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے جو مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے' اس کا بنیادی حکم سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت کو ثابت کرنا ہے' اس بارے میں فقہاء کے جزوی اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

علامہ ابن عبدالبر کی وضاحت:

واختلف العلماء فی جواز اتخاذ اوانی الفضة بعد اجماعهم علی انه لا یجوز استعمالها لشرب ولا غیره

فقالت طائفة یجوز اتخاذها کما یجوز اتخاذ الحریر والدیباج ولکنها لا یستعمل شیء منها وتزکی ان اتخذت

وقال الجمهور من العلماء انه لا یجوز اتخاذها ولا استعمالها ومن اتخذها کان عاصیا باتخاذها

قال ابوعمرو معلوم ان من اتخذها لا یسلم من بیعها او استعمالها لانها لیست ماکولة ولا مشروبة فلا فائدة فیها غیر استعماله فکذلك لا یجوز اتخاذها عند جماعة الفقهاء وجمهور العلماء

وکلهم مجمعون علی ایجاب الزکاة فیها علی متخذها اذا بلغت النصاب من الذهب او الفضة

اس بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے: سونے اور چاندی کے برتن کھانے پینے کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے' تاہم اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' کوئی شخص ویسے ہی اپنے پاس یہ برتن رکھ سکتا ہے یا نہیں رکھ سکتا؟

اہلِ علم کے ایک گروہ نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی ویسے اپنے پاس یہ برتن رکھ سکتا ہے جس طرح مرد کے لیے ریشم اور دیباج پہننا حرام ہے' لیکن وہ اپنے پاس اس کپڑے کو رکھ سکتا ہے' وہ انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔

جمہور اہلِ علم نے یہ رائے بیان کی ہے: سونے اور چاندی کے برتنوں کو اپنے پاس رکھنا اور استعمال کرنا دونوں ہی جائز نہیں ہیں' اور جو شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا' وہ انہیں اپنے پاس رکھنے کی وجہ سے گناہ گار شمار ہو گا۔

شیخ ابن عبدالبراندلسی فرماتے ہیں: یہ بات تو طے ہے' جو شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا وہ یا تو انہیں فروخت کرے گا یا استعمال کرے گا' کیونکہ اگر ان میں کچھ کھایا بھی نہیں جائے گا اور پیا بھی نہیں جائے گا تو پھر انہیں اپنے پاس رکھنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے' فائدہ صرف انہیں استعمال کرنے میں ہی ہے' اس لیے فقہاء کے نزدیک ان برتنوں کو اپنے پاس رکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

البتہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' اگر کوئی شخص اپنے پاس سونے چاندی کے برتن رکھ لیتا ہے اور ان کی مقدار زکوٰۃ کے شرعی نصاب تک پہنچ جاتی ہے تو ان برتنوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔[1]

علامہ عینی کی وضاحت:

اس حکم سے متعلق حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی نے بھی یہ بات بیان کی ہے:

واما السبعة التی نهانا عنها فاولها آنية الفضة والنهی فيه تحريم و كذلك الآنية الذهب بل هی اشد قال اصحابنا لا يجوز استعماله آنية الذهب والفضة للرجال والنساء لما فی حديث حذيفة عند الجماعة ولا تشربوا فی آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا فی صحافها الحديث قالوا وعلی هذا المجمرة والملعقة والمدهن والميل والمكحلة والمرآة ونحو ذلك فيستوی فی ذلك الرجال والنساء لعموم النهی وعليه الاجماع ويجوز الشرب فی الاناء المفضض والجلوس علی السرير المفضض اذا كان يتقی موضع الفضة ای يتقی فمه ذلك وقيل يتقی اخذه باليد وقال ابويوسف يكره وقول محمد مضطرب ويجوز التجمل بالاوانی من الذهب والفضة بشرط ان لا يريد به التفاخر والتكاثر لان فيه اظهار نعم الله تعالی[2]

"وہ ساتویں چیز جس سے ہمیں منع کیا گیا ہے وہ چاندی کے برتن ہیں اور یہ ممانعت "تحریم" کے طور پر ہے اور سونے سے بنے ہوئے برتن کا بھی یہی حکم ہے' بلکہ اس کی ممانعت زیادہ شدید ہے۔

ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے' سونے اور چاندی کے بنے ہوئے برتنوں کو استعمال کرنا مردوں اور خواتین کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے' کیونکہ محدثین نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

---

[1] الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار' از حافظ ابوعمرو یوسف بن عبداللہ بن عبدالبراندلسی مالکی' مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ

[2] عمدۃ القاری' از حافظ بدرالدین محمود عینی' ۱۱/۸

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیو نہیں اور ان سے بنے ہوئے پیالوں میں کھاؤ نہیں''۔

علماء نے یہ بات بیان کی ہے' انگیٹھی' تیل کی شیشی' سرمہ دانی' شیشے وغیرہ کسی بھی چیز میں سونے کا استعمال جائز نہیں ہے اور اس بارے میں مردوں اور خواتین کا حکم برابر ہے' کیونکہ یہ ممانعت عمومی اعتبار سے ہے' اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

جہاں تک ایسے برتن کا تعلق ہے جس پر چاندی سے کام ہوا ہو یا ایسے پلنگ کا تعلق ہے جس پر چاندی سے نقش و نگار بنائے گئے ہوں تو اس بارے میں یہ کہا گیا ہے: جس جگہ چاندی لگی ہوئی ہو' اگر اس جگہ کو استعمال کرنے سے بچا جا سکتا ہے (یعنی پینے کے برتن میں وہاں منہ نہیں لگایا جاتا اور بیٹھتے ہوئے اس چاندی پر نہیں بیٹھا جاتا) تو پھر اس کی اجازت ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی مکروہ (یعنی حرام) قرار دیا ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس بارے میں مضطرب طور پر منقول ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں کو آرائش کے طور پر گھر میں رکھنا جائز ہے' لیکن اس کے لیے شرط ہے' یہ فخر (یعنی تکبر) کے اظہار کے طور پر نہ ہو' اس کی وجہ یہ ہے: اس طرح انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کرتا ہے۔

•••——•••——•••

93- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِيْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لَنَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى عَنْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اَنْ يُشْرَبَ فِيْهَا وَاَنْ يُؤْكَلَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ.

☆☆ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں اور میرے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یا اس میں کچھ کھایا جائے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی' میثرہ' ریشمی کپڑے (ریشم کی مختلف اقسام ہیں) کو استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب، ابو محمد ہاشمی بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۴/۵۰) (۲۸۳)۔

۹۳- اخرجہ البیہقی فی الکبریٰ (۱/۲۸) من طریق الدارقطنی بہذا الاسناد' وفی اسنادہ مسلم بن حاتم الانصاری صدوق ربما وہم' کما فی التقریب (۲/۲۴۴)-

○ مسلم بن حاتم انصاری، ابوحاتم بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۴/۲)(۱۰۷۵)۔

○ عبدالکبیر بن عبدالمجید بن عبید اللہ بصری، ابوبکر الحنفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۵/۱)(۱۲۷۶)۔

○ یونس بن ابواسحاق سبیعی، ابواسرائیل کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۴/۲)(۴۷۱)۔

○ ابوبردۃ بن ابوموسیٰ اشعری، : ایک قول کے مطابق ان کا نام ''عامر'' ہے۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴/۲)(۷)۔

•••———•••———•••

12- باب تَطْهِيرِ الدِّبَاغِ

باب: چمڑے کو پاک کرنا

94 -حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يُوْنُسَ وَعُقَيْلٍ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ . قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا . زَادَ عُقَيْلٌ اَوَلَيْسَ

۹۴- اخرجه مالك (۴۹۸/۲) كتاب الصيد: باب ما جاء في جلود الميتة، الحديث (۱۶)، والشافعي (۲۷/۱) كتاب الطهارة: الباب الثالث في الآنية والدباغ، الحديث (۵۹)، واحمد (۳۲۹/۱)، والدارمي (۸۶/۲): كتاب الاضاحي: باب الاستمتاع بجلود الميتة، والبخاري (۳۵۵/۳) كتاب الزكاة: باب الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۴۹۲)، ومسلم (۲۷۶/۱) كتاب الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، الحديث (۱۰۱/ ۳۶۳)، وابو داؤد (۳۶۶/۴) كتاب اللباس: باب في اهب الميتة، الحديث (۴۱۲۱)، والنسائي (۱۷۲/۷) كتاب الفرع والعتيرة: باب جلود الميتة، وابن ماجه (۱۱۹۳/۲) كتاب اللباس باب لبس جلود الميتة اذا دبغت، الحديث (۳۶۱۰)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۴۶۹/۱) كتاب الصلوٰة: باب دباغ الميتة، وفي (مشكل الآثار) (۴۹۷/۱)، والبيهقي (۱۵/۱) كتاب الطهارة: باب طهارة جلد الميتة بالدبغ، وابو عوانة (۲۱۱/۱)، وابن عبد البر في (التمهيد) (۱۵۴/۴) من حديث الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن ابن عباس۔

فِی الْمَآءِ وَالدِّبَاغِ مَا یُطَهِّرُهَا . وَقَالَ ابْنُ هَانِءٍ اَوَلَیْسَ فِی الْمَآءِ وَالْقَرَظِ مَا یُطَهِّرُهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانا حرام ہے۔

عقیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''کیا پانی اور دباغت کے ذریعے اسے پاک نہیں کیا جاسکتا''۔

ابن ہانی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''کیا پانی اور کیکر کی چھال کے ذریعہ اسے پاک نہیں کیا جاسکتا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحامد بن ہارون بن عبداللہ بن حمید حضرمی بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۵)(۱۲)۔

○ محمد بن سہل بن عسکر، تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر البخاری، نزیل بغداد، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱٦۷) (۲۸۴)۔

○ عمرو بن ربیع بن طارق کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۰)(۵۸۱)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۳)(۲۲)۔

○ یونس بن زید بن ابوالنجاد ایلی ابوزید مولی آل ابی سفیان، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸٦)(۴۹٦)۔

○ عقیل ابن خالد بن عقیل ایلی :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 144ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹)(۲۶۹)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، ابوعبد اللہ مدنی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 94ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۵)(۱۴۶۹)۔

○ ابراہیم بن ہانی، ابواسحاق نیشاپوری، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 265ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۰۴)(۳۲۶۱)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع سے متعلق روایات نقل کی ہیں' جب کسی جانور کی کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ کھال استعمال کے لیے پاک ہو جاتی ہے۔

ابن رشد کا بیان:

مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد بیان کرتے ہیں:

مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: مردار کی کھال کو استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ اس کی دباغت ہوئی ہو یا دباغت نہ ہوئی ہو۔

دوسرے گروہ کی رائے اس سے مختلف ہے' وہ اس بات کے قائل ہیں: مردار کی کھال کو استعمال کیا نہیں جا سکتا' خواہ دباغت ہوئی ہو یا دباغت نہ ہوئی ہو۔

تیسرا فریق اس بات کا قائل ہے: دباغت شدہ اور دباغت کے بغیر کھال کے استعمال کے حکم کے بارے میں فرق ہوگا۔
یہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: دباغت کے نتیجے میں کھال پاک ہو جاتی ہے (یعنی اسے استعمال کیا جا سکتا ہے)۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں' ایک روایت کے مطابق ان کا بھی وہی مؤقف ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے' جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کے نزدیک دباغت کے ذریعے بھی کھال پاک نہیں ہوتی ہے' البتہ اس سے خشک چیزیں بنائی جا سکتی ہیں۔

جن حضرات نے دباغت کو کھال کے پاک ہونے کا ذریعہ قرار دیا ہے' ان کے نزدیک یہ حکم ان جانوروں کے ساتھ

مخصوص ہوگا جنہیں شرعی طور پر ذبح کیا جاتا ہے یعنی جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔

جن جانوروں کو ذبح نہیں کیا جاتا (یعنی جن کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے) دباغت کے ذریعے اُن کی کھال پاک ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ اس بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: دباغت کے ذریعے وہی کھال پاک ہوتی ہے جو اس جانور کی ہو جس کا گوشت کھانا جائز ہوتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: خنزیر کے علاوہ تمام جانوروں کی کھال دباغت کے نتیجے میں پاک ہو جاتی ہے۔

اہلِ علم کے اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے: اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث منقول ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب جانور کی کھال کی دباغت کر دی جائے تو اس سے مطلقاً نفع حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ عمل مباح ہے۔ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ جانور کے پاس سے گزرے تو آپ نے دریافت کیا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے''۔

اس کے برعکس حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ مردار سے نفع حاصل نہ کرو نہ اس کی کھال سے اور نہ ہی اس کی ہڈیوں سے''۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ کے وصال ظاہری سے ایک سال پہلے کا ہے۔

جبکہ بعض احادیث میں یہ بات مذکور ہے: دباغت کے بعد کھال کو استعمال کیا جا سکتا ہے البتہ دباغت سے پہلے اس کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کھال کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے''۔

ان اہلِ علم کے درمیان اختلاف کی بنیادی وجہ ان تینوں روایات کا آپس میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت کے مطابق جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے جس کھال کی دباغت کر لی گئی ہو اور جس کی نہ کی گئی ہو ان دونوں کا حکم مختلف ہوگا۔

دوسرے فریق نے نسخ کے پہلو کو ترجیح دی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات کو ناسخ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں اس بات کی تصریح موجود ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

تیسرے فریق نے ترجیح کے پہلو کو اختیار کیا ہے انہوں نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے۔

وہ یہ سمجھتے ہیں: اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث پر اضافہ ہے اور حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے ذریعے دباغت سے پہلے نفع حاصل کرنے کی حرمت ثابت نہیں ہوتی' کیونکہ نفع حاصل کرنا اور چیز ہے جبکہ طہارت دوسری چیز ہے۔

•••———•••———•••

95- حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ زَادَ عُقَيْلٌ فِي حَدِيثِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا وَالدِّبَاغ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم عقیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا پانی اور کیکر کی چھال کے ذریعے دباغت کرکے اسے پاک نہیں کیا جا سکتا''۔

96- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ. قَالُوا أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَفَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ. قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيِّتَةِ أَكْلُهَا.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے' آپ نے دریافت کیا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے: یہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: ان لوگوں نے اس کی کھال اتار کر اس کو دباغت کرکے اس سے فائدہ کیوں نہیں اُٹھایا' لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: مردار کو کھانا حرام ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار عطار بصری، ابوبکر، نزیل مکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۶/۱)(۷۹۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، ابویحییٰ، مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۱/۲)(۴۲۱)۔

•••———•••———•••

97- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ اِمْلَاءً وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَقُرِءَ عَلٰى ابْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِشَاةٍ دَاجِنٍ لِبَعْضِ اَهْلِهِ قَدْ نَفَقَتْ فَقَالَ اَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِجِلْدِهَا . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا .

وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اِنَّ دِبَاغَهُ ذَكَاتُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ محترمہ کی پالتو بکری کے پاس سے گزرے جو مرچکی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے۔

ابن صاعد کی نقل کردہ روایت میں کچھ لفظی اختلاف ہے (یعنی ضمیر مجرور متصل واحد مؤنث غائب کی بجائے واحد مذکر غائب منقول ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن نیروز، ابوبکر الانماطی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۴۰۸)(۳۸۹)۔

○ ابوعتبہ احمد بن الفرج بن سلیمان کندی حمصی، الملقب بالحجازی المؤذن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۲/۵۸۴)(۲۲۱)۔

○ محمد بن ولید بن عامر زبیدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 149ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۵)(۷۹۱)۔

98- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ وَاَبُوْ سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ لَحْمُهَا وَدِبَاغُ اِهَابِهَا طَهُوْرُهَا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس کا گوشت حرام ہے' اس کی کھال کو دباغت کے ذریعے پاک کیا جاسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم، ابوعثمان المقدمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۸/۴)(۲۲۹۴)۔

○ محمد بن کثیر عبدی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۳/۲)(۶۵۴)۔

○ سلیمان بن کثیر عبدی، بصری، ابوداود، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 133ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۹/۱)(۴۸۳)۔

99- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا وَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ عَلَيْكُمْ لَحْمُهَا وَرُخِّصَ لَكُمْ فِيْ مَسْكِهَا .

هٰذِهِ اَسَانِيْدُ صِحَاحٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کی کھال (کو استعمال کرنے) کی اجازت دی گئی ہے''۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہلال بن العلاء بن ہلال بن عمر، باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعمر الرقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۴/۲)(۶۴۱)۔

○ عبداللہ بن جعفر بن غیلان ابوعبدالرحمٰن قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، یہ ثقہ ہیں۔ یہ دسویں طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۶) (۲۳۰)۔

○ عبید اللہ بن عمرو بن ابوولید اسدی، ابووہب الرقی مولی بنی اسد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 180ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۳۶/۱۹) (۳۶۷۱)۔

○ اسحاق بن راشد جزری، ابوسلیمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۰) (۵۷)۔

•••——•••——•••

100- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ اَلَّا نَزَعْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری کے مالک سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کو کیوں نہیں اتارا؟ تم اس کی دباغت کرتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبدالاعلیٰ بن میسرۃ صدفی، ابوموسیٰ مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۵) (۴۸۱)۔

○ اسامۃ بن زید لیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزید مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۱۰۰- اخرجه الحميدي (۱/۲۲۹-۲۳۰) برقم (٤٩١)' واحمد (۱/۲۲۷' ۲۷۷' ۳۷۲)- ومسلم (۲/۲۸۸) كتاب الحيض' باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ' حديث (۱۰۲/۳٦۳' ۱۰٤/۳٦٥)' والترمذي (٤/۲۲۰-۲۲۱) كتاب اللباس' باب من جاء في جلود الميتة اذا دبغت' والنسائي (۷/۱۷۲) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' حديث (٤۲۳۸)- والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/٤٦۹)- والبيهقي (۱/۱٦) كتاب الطهارة' باب طهارة جلد الميتة بالدبغ' وعبد الرزاق (۱/٦۲-٦۳) كتاب الطهارة' باب جلود الميتة اذا دبغت' حديث (۱۸۷) كلهم من طريق عطاء عن ابن عباس' رضي الله عنه-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳)(۳۵۸)۔

○ عطاء بن ابورباح قرشی و(یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 114ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲)(۱۹۰)۔

•••———•••———•••

101– حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ دَاجِنَةً لِمَيْمُوْنَةَ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا اَلَا دَبَغْتُمُوْهُ فَاِنَّهُ ذَكَاةٌ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پالتو بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے' اس کی دباغت کرو' کیونکہ اس طرح وہ پاک ہو جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم، عبدی، ابومحمد نیشاپوری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۳)(۸۷۶)۔

○ یحییٰ بن سعد بن ابان بن سعید بن العاص، اموی، ابوایوب کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۸)(۶۹)۔

○ مسدد بن مسرہد بن مسربل بن مستورد اسدی، بصری، ابوحسن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴۲)(۱۰۵۲)۔

•••———•••———•••

۱۰۱–تقدم برقم (۱۰۰) وقد ورد الحديث من طريق عطاء عن ابن عباس عن ميمونة: اخرجه واحمد (۶/۳۲۹)- ومسلم (۲/۲۸۸) كتاب الحيض باب: طهارة جلود الميتة بالدباغ حديث (۱۰۳/۳٦٤) والنسائي (۷/۱۷۲) كتاب الفرع والعتيرة باب جلود الميتة حديث (٤۲۳۷) وعبد الرزاق في (مصنفه) (۱/٦۳) كتاب الطهارة باب جلود الميتة اذا دبغت حديث (۱۸۸) وابن حبان في صحيحه (٤/٩٩) كتاب الطهارة باب: جلود الميتة حديث (۱۲۸۳) والبيهقي (۱/۲۳) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/٤٦۹)-

102- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا . قَالَ اِبْرَاهِيمُ وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُونَ ذَكَاةُ الصُّوفِ غَسْلُهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مردار کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے: اس کی دباغت کی جائے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرات فرمایا کرتے تھے:

''اون کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے: اُسے دھولیا جائے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد بن احمد بن سعید، ابوعثمان البیع ، یہ ثقہ ہیں' ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۶/۹)(۴۷۰۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن یونس بن محمد الرقی، ابومحمد السراج، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 246ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۳/۱)(۱۱۶۳)۔

○ شریک بن عبداللہ النخعی کوفی، قاضی بواسط ثم الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 178ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱)(۶۴)۔

○ الاسود بن یزید بن قیس النخعی، ابوعمرو او ابوعبدالرحمٰن، مخضرم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 75ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۷/۱)(۵۷۹)۔

۱۰۲- اخرجه النسائي (۷/ ۱۷٤) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' من طرق عن شريك' عن الاعمش' عن ابراهيم' عن الاسود' عن عائشة' به- واخرجه احمد (٦/ ١٥٤' ١٥٥)' والنسائي (٧/ ١٧٤) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' والطحاوي في شرح المعاني (١/ ٤٧٠)' وابن حبان (٤/ ١٠٥)(١٢٩٠) من طريق الحسين بن محمد المروذي' عن شريك' عن الاعمش' عن عمارة' عن الاسود' عن عائشة' وياتي عند المصنف رقم (١٠٣)' ورواه النسائي (٧/ ١٧٤)' والطحاوي (١/ ٤٧٠) من طريق اسرائيل' عن الاعمش' عن ابراهيم' عن الاسود' به- واخرجه الطحاوي (١/ ٤٧٠) من طريق عمر بن حفص بن غياث' عن ابيه' عن الاعمش قال حدثنا اصحابنا' عن عائشة- ورواه الدارقطني رقم (١٢٠)' والبيهقي (١/ ٢١) كتاب الطهارة' باب اشتراط الدباغ في طهارة جلد ما لا يؤكل لحمه وان ذكي- ورواه الطحاوي (١/ ٤٧٠) من طريق جرير بن عبد الحميد' عن منصور' عن ابراهيم' عن الاسود' به- ورواه الطبراني في (الصغير) (١/ ١٨٩-١٩٠)' من طريق محمد بن مسلم الطائفي' عن عبد الرحمن ابن القاسم' عن ابيه' عن عائشة-

103- خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمَرْوَرُوذِيُّ عَنْ شَرِيكٍ فَقَالَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا .

حَدَّثَنَاهُ ابْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَيْثَمَةَ عَنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: اس کی دباغت کرنا ہی اسے پاک کرنا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن عمیر تیمی، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۰) (۴۷۷)۔

○ احمد بن ابوخیثمۃ زہیر بن حرب بن شداد، یہ ''ثقہ'' ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۱/۴۹۲)، وتذکرۃ الحفاظ (۲/۵۹۶)۔

104- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَتْهَا اَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَفَرٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا . قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ .

☆☆ عالیہ بنت سبیع بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' وہ لوگ اپنی بھیڑ بکری کو اس طرح کھینچ رہے تھے جیسے (مردار) گدھے کو کھینچا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کی کھال حاصل کرلو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے عرض کی: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی اور کیکر کے پتے اسے پاک کردیں گے۔

۱۰۴- اخرجه احمد (۶/۳۳۲-۳۳۴) وابو داؤد (۴/۶۶-۶۷)؛ كتاب اللباس: باب في اهب الميتة؛ حديث (۴۱۲۶)؛ والنسائي (۷/۱۷۴ ۱۷۵) كتاب الفرع والعتيرة: باب ما يدبغ به جلود الميتة؛ حديث (۴۲۴۸)- والمزي في تهذيب الكمال (۱۵/۵۰۷) في ترجمة عبد الله بن مالك بن حذافة؛ وابن حبان (۴/۱۰۶) كتاب الطهارة: باب جلود الميتة؛ حديث (۱۲۹۱)؛ والبيهقي (۱/۱۹) كتاب الطهارة: باب وقوع الدباغ بالقراظ اوما يقوم مقامه؛ والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۴۷۰-۴۷۱) كلهم من طريق كثير بن فرقد بهذا الاسناد وقد تحرف عبد الله بن حذافة الى عبيد الله هنا عند الدارقطني وفي بعض المصادر؛ وصوابه: (عبد الله بن مالك بن حذافة) كذا في تهذيب الكمال (۱۵/۵۰۷)-

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی پہلی شادی مذکور بن عمرو ثقفی سے ہوئی۔ ان سے علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری شادی ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا تو اس کے بعد ذی قعدہ کے مہینے میں ۷ ہجری میں عمرہ کے سفر کے دوران مکہ مکرمہ کے راستے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شادی تھی اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ محترمہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ''سرف'' میں ان کے ساتھ شادی کی تھی اور اتفاق یہ ہے کہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا۔ مشہور روایات کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن حارث بن یعقوب انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابوایوب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 175ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۷)(۵۵۵)۔

○ لیث بن سعد بن عبدالرحمٰن فہمی، ابوحارث، مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۸)۔

○ کثیر بن فرقد، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۳)(۲۱)۔

○ عبد اللہ بن مالک بن حذافہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التهذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۴)(۵۷۷)۔

•••——•••——•••

105- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ مَا عِنْدِي مَاءٌ إِلَّا فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ .فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا . قَالَتْ بَلَى .قَالَ

فَاِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا.

☆☆ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون سے پانی طلب کیا تو اس نے عرض کی: میرے پاس جو پانی ہے وہ ایک ایسے مشکیزے میں ہے جو ایک مردہ (جانور) کا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس (کی کھال) کی دباغت نہیں کر لی تھی؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کے نتیجے میں یہ پاک ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ہیثم بن عثمان، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن محمد بن ہیثم، عبدی، ابومحمد، بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۸)(۷۱۵)۔

○ معاذ بن ہشام بن ابوعبداللہ الدستوائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۷)(۱۲۱۱)۔

○ ہشام ابی عبداللہ سنبر ابوبکر بصری الدستوائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳۴۹)۔

○ حسن بن ابوحسن بصری انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمۃ (۱۲۳۷)۔

○ جون ابن قتادۃ بن اعور بن ساعدۃ تمیمی ثم السعدی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمۃ (۹۹۳)۔

۱۰۵- اخرجه احمد (۳/۴۷۶)، (۵/۶۰۷)، وابو داؤد (۴/۶٦)، کتاب (اللباس)، باب في اهب الميتة، حديث (۴۱۲۵)، والنسائي (۷/۱۷۳-۱۷۴)، کتاب الفرع والعتيرة، باب: جلود الميتة، حديث (۴۲۴۳)، والحاكم (۴/۱۴۱)، وابن حبان (۱۰/۳۸۱) کتاب السير، باب الخلافة والامارة، حديث ۴۵۲۲)، والبيهقي (۱/۱۷) کتاب الطهارة، باب طهارة جلد الميتة بالدبغ، والطبراني في (الكبير) (۷/۵۳) برقم (٦۳۴۰-٦۳۴۳)، والطحاوي (۱/۴۷۱)- كلهم من طرق عن سلمة بن المحبق- قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي-

106- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا وَقَالَ دِبَاغُ الْاَدِيمِ ذَكَاتُهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''چمڑے کو دباغت کرنے سے وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن الجارود، ابوداود الطیالسی، بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱) رقم (۴۲۸)۔

107- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی دباغت ہی اسے پاک کر دیتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالملک بن مروان واسطی، ابوجعفر الدقیقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص۸۷۳ (۶۱۴۱)۔

○ بکر بن بکار القیسی، ابوعمرو بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۷۵) (۷۴۴)۔

108- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَالْحَوْضِيُّ وَمُوْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا

وَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن حارث بن سخبرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۵۸) (۱۴۲۱)۔

○ ہمام بن یحیٰی بن دینار العوذی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ او ابوبکر بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۲۴) (۷۳۱۹)۔

•••——•••——•••

109- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دِبَاغُ كُلِّ اِهَابٍ طَهُوْرُهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کھال دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے''۔

۱۰۹- اخرجه مالك (۴۹۸/۲) كتاب الصيد' باب ما جاء في جلود الميتة' الحديث (۱۷)' والشافعي في (المسند) (۲۶/۱)' كتاب الطهارة الباب الثالث في الآنية والدباغة' الحديث (۵۸)' واحمد (۲۱۹/۱)' والدارمي (۸۶/۲): كتاب الاضاحي باب الاستمتاع بجلود الميتة' ومسلم (۲۷۷/۱) كتاب الحيض' باب طهارة جلود الميتة بالدباغ' الحديث (۱۰۵/ ۳۶۶)' وابو داؤد (۳۶۷/۴) كتاب اللباس' باب في اهب الميتة' الحديث (۴۱۲۳)' والترمذي (۲۲۱/۴) كتاب اللباس باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت' الحديث (۱۷۲۸)' والنسائي (۱۷۳/۷) كتاب الفرع والعتيرة' باب جلود الميتة' وابن ماجه (۱۱۹۳/۲) كتاب اللباس' باب لبس جلود الميتة اذا دبغت' الحديث (۳۶۰۹)' وابن الجارود ص (۲۹۵)' باب ما جاء في الاطعمة' الحديث (۸۷۴)' والطحاوي (۴۶۹/۱) كتاب الصلوة' باب دباغ الميتة عند لفظان: (ايما اهاب دبغ فقد طهر)' والطبراني في (الصغير) (۲۳۹/۱)' والبيهقي (۲۰/۱) كتاب الطهارة' باب اشتراط الدباغ في طهارة جلد ما لا يوكل لحمه وان ذكي' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص۱۱۷)' والبغوي في شرح السنة (۲۹۲/۱) من طرق عن ابن وعلة' عن ابن عباس' به' وله الفاظ مختلفة- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکار بن الریان ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبداللہ بغدادی، الرصافی۔ یہ ثقہ ہیں۔ دسویں طبقے سے تعلق ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ التقریب (۱۱۲۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن وعلۃ مصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۴)(۴۰۶۶)۔

•••——•••——•••

110- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب چمڑے کی دباغت کر لی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید الدراوردی، ابومحمد جہنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۵)(۴۱۲۷)۔

•••——•••——•••

111- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِیُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّی حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَافِرٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الْهُذَلِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ)
قَالَ الطَّاعِمُ الْاٰكِلُ فَاَمَّا السِّنُّ وَالْقَرْنُ وَالْعَظْمُ وَالصُّوْفُ وَالشَّعْرُ وَالْوَبَرُ وَالْعَصَبُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ لِاَنَّهٗ يُغْسَلُ .

۱۱۱- اخرجه البيهقي (۱/ ۲۴) كتاب الطهارة' باب: المنع من الانتفاع بشعر الميتة' وذكره السيوطي في الدر (۳/ ۱۴۵) نحوه' وعزاه الى ابن ابي حاتم وابن المنذر-

وَقَالَ شَبَابَةُ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَهُوَ اللَّحْمُ فَاَمَّا الْجِلْدُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالشَّعَرُ وَالصُّوْفُ فَهُوَ حَلَالٌ .

اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''تم یہ فرمادو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے' اس میں' میں ایسی کسی چیز کو نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام قرار دی گئی ہو''۔

اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: یہاں طاعم (کھانے والے) سے مراد کھانے والا شخص ہے' جہاں تک دانت' سینگ' ہڈی' اُون' بال' وبر' کا تعلق ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ انہیں دھولیا جاتا ہے۔

شبابہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''مردار کی وہ چیز حرام ہوتی ہے' جسے کھایا جاتا ہے اور وہ چیز گوشت ہے جہاں تک کھال' ہڈی' دانت' بال' اُون کا تعلق ہے' تو انہیں (دوسرے کاموں کے لیے) استعمال کرنا جائز ہے''۔

اس روایت کا راوی ابوبکر ہذلی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شبابۃ بن سوار مدائنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۹)۔

○ ابوبکر ہذلی، امام بخاری نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۲۰)(۱۰۵۹)۔

○ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان، ابوبکر الازرق تنوخی الکاتب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۱/۱۴) (۷۶۴۴) :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۲۸۹/۱۵)، والمنتظم (۳۲۵/۶)۔

○ اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابویعقوب تنوخی۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۲۱۴) وترجمۃ فی ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۳۶۶)، وسیر اعلام النبلاء (۱۲/۴۸۹)۔

○ زافر بن سلیمان ابوسلیمان الایادی القوھستانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۹۰)۔

•••——•••——•••

112- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَيْرُوتَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ السَّفْرِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ

لَا بَاْسَ بِمَسْكِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَ وَلَا بَاْسَ بِصُوْفِهَا وَشَعْرِهَا وَقُرُوْنِهَا اِذَا غُسِلَ بِالْمَآءِ .

يُوْسُفُ بْنُ السَّفْرِ مَتْرُوْكٌ وَّلَمْ يَاْتِ بِهٖ غَيْرُهٗ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مردار کی کھال کی دباغت کر لی جائے تو پھر اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کی اُون' اس کے بال' اس کے سینگ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جب انہیں پانی کے ذریعہ دھولیا جائے۔

اس روایت کا راوی یوسف بن سفر' متروک ہے اور اس سے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ (یا اس روایت کو صرف اسی نے نقل کیا ہے)۔

—————

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

اُم المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''ہند'' ہے۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ''بنومخزوم'' سے ہے۔

آپ کے والد ابوامیہ' مکہ کے مشہور صاحب حیثیت شخص تھے۔

۱۱۲- اخرجه البيهقي (۱/۲٤) كتاب الطهارة، باب: المنع من الانتفاع بشعر الميتة-

سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی جو "ابوسلمہ" کی کنیت سے مشہور ہیں۔
ایک روایت کے مطابق یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں۔
سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔
سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ انہوں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور پھر مکہ مکرمہ آ گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔
بعض سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے جانے والی پہلی خاتون ہیں۔
آپ کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔
اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۴ ہجری میں شوال کے مہینے میں سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔
مؤرخین اور سیرت نگاروں نے سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت اور سمجھداری کے مختلف واقعات نقل کیے ہیں۔
سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۳ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر کم و بیش ۸۴ برس تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عبد الکریم بن یزید بن سعید، ابوطلحہ الفزاری بصری المعروف بالوساوسی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 320ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۵/۵۷)(۲۴۲۳)۔

○ یوسف بن السفر، ابوالفیض، کاتب لاوزاعی، الشامی امام بخاری نے انہیں متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ عامل حدیث (۸۵۴)(التاریخ الکبیر ۸/ ۳۸۷) علل الحدیث (۸۵۴)۔

•••——•••——•••

113- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِی بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ یوسف بن سفر کے حوالے سے منقول ہے۔

○ اسماعیل بن فضل بن موسیٰ بن مسمار بن ہانی، ابوبکر البلخی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 286ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۶/۲۹۰)(۳۳۱۹)۔

•••——•••——•••

114- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَاَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ .

عَبْدُ الْجَبَّارِ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردار کا گوشت (کھانے) کو حرام قرار دیا ہے جہاں تک اس کی کھال اس کے بال اور اُون کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی ''عبدالجبار'' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن اسماعیل بن فضل، ابوعبداللہ ایلی حافظ۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۷۷)(۱۰۵۴)۔

○ محمد بن آدم بن سلیمان جہنی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۴)(۵۷۵۶)۔

○ عبدالجبار بن مسلم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۴۰)(۴۷۵۰)۔

---

115 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَابِدُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَوْ زَيْنَبَ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ مَيْمُوْنَةَ مَاتَتْ شَاةٌ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَمْتِعُ بِهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ فَقَالَ طَهُوْرُ الْاَدِيْمِ دِبَاغُهٗ .

وَقَالَ غَيْرُهٗ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ.

۱۱۴- تقدم تخريجه برقم (۱۱۱) من طريق ابي بكر الهذلي' عن الزهري' بنحوه-

۱۱۵- عزاه ابن الملقن في البدر المنير (۲/۴۳۲) الى البيهقي' ولم اجده في السنن الكبرى' ثم قال: (ورواه الطبراني من هذا الطريق وفيه: (لتستمتعي باهابها) ثم قال: (لم يرو هذا الحديث عن شعبة الا عباد بن تفرد به يحيى بن ايوب)- قلت: (ولا يضر تفرده بذلك' لانه ثقة ثبت' مخرج حديثه في الصحيح) اه- وانظر: تخريج حديث ميمونة المتقدم في الحديث (۱۰۱)-

★★ ہزیل بن شرحبیل' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' یا ان دونوں کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کو استعمال کیوں نہیں کرتے؟ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے کیسے استعمال کر سکتے ہیں' یہ تو مردار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کے ذریعے چمڑہ پاک ہو جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ سے منقول ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں: ہماری ایک بکری تھی جو مرگئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب المقابری بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۵۰)(۷۵۶۲)۔

○ عباد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابوصفرۃ ازدی مہلبی، ابومعاویہ بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۱)(۳۱۴۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس الاوردی کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷۳)(۳۸۴۷)۔

116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي هَوْذَةَ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

(قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ)

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْمَيْتَةِ حَلَالٌ اِلَّا مَا اُكِلَ مِنْهَا فَاَمَّا الْجِلْدُ وَالْقَرْنُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوْفُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ فَكُلُّ هٰذَا حَلَالٌ لِاَنَّهُ لَا يُذَكّٰى .

اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوْكٌ.

★★ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ فرمادو! میری طرف جو چیز وحی کی گئی ہے اس میں' میں نے یہ چیز نہیں پائی جو اس کے کھانے والے کے لیے حرام ہو''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مردار کی ہر چیز حلال ہے ماسوائے اس چیز کے جو کھائی جاتی ہے' جہاں تک کھال' سینگ' بال' اون' دانت' ہڈی کا تعلق ہے' تو یہ سب حلال ہیں' کیونکہ انہیں ذبح نہیں کیا جاتا۔

اس روایت کا راوی ابوبکر ہذلی ''متروک'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حرب بن عبدالرحمٰن جندیسابوری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۱) (۴۷۳۶)۔

117- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ .

هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جس کھال کی دباغت کر دی جائے' وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۱۱۷- نقله الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۱٦) عن المصنف' ونقل قوله: (اسناد حسن) ساكتا عليه' وذكره الذهبي في الميزان (٦/٢٦١) في ترجمة محمد بن عقيل الخزاعي - وقال فيه: (شيخ نيسابوري معروف لا باس به الا انه تفرد بهذا)' ثم ذكر له هذا الحديث كانه ينكره عليه-

والحديث: رواه المصنف رقم (۱۱۹)' وابن شاهين في الناسخ والمنسوخ رقم (١٦٠- بتحقيقنا) من طريق القاسم' عن عبد الله' عن عبد الله بن دينار' عن عبد الله بن عمر' مرفوعاً- وقد عزاه ابن الملقن في البدر المنير (٢/ ٤٢٤) للطبراني' ونقل فيه قول الطبراني (القاسم ضعيف) ثم قال: وهو كما قال- ولم اجده عند الطبراني فالله اعلم- قال ابن الملقن (٢/ ٤٢٤): (رواه الحافظ ابو احمد الحاكم في الكنى من حديث حفص بن قيس الخراساني' عن نافع' عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (جلود الميتة دباغها) يعني طهورها' ثم قال: (ابو سهل هذا في حديثه بعض المناكير)' وقال: (ولا اعرف لعبد الله بن عمر بن الخطاب في هذا الباب حديثا ولا رواية من مخرج يعتمد عليه' بل كل ما روي عنه فيه واه غير محفوظ)- اه-

اس کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عقیل ابن خویلد بن معاویہ خزاعی، نیشاپوری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۹) (۶۱۸۶)۔

○ حفص بن عبداللہ بن راشد سلمی، ابوعمرو نیشاپوری یہ وہاں کے قاضی تھے :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۷) (۱۴۱۷)۔

○ ابراہیم بن طہمان خراسانی، ابوسعید، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 168ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۹) (۱۹۱)۔

•••———•••———•••

118- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ مَرْدَانْشَاهْ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

قَالَ دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طَهُوْرُهَا .

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مردار کی کھال کی دباغت کر دینا اس کو پاک کر دیتا ہے''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

۱۱۸-قال ابن الملقن في البدر المنير (۲/۴۲۲): (رواه الطبراني من طريق الواقدي، وهو مكشوف الحال)- اه- قلت: لم اجده عند الطبراني في الكبير، ولا ذكره صاحب مجمع الزوائد، فليراجع. والحديث عزاه الحافظ في التلخيص (۱/۸۲) الى (تاريخ نيسابور) والى (الكنى) للحاكم ابي احمد-

زید بن ثابت بن ضحاک بن زید عمرو بن عبد بن اوف بن غنم بن مالک بن نجار۔
آپ کا تعلق انصار کے قبیلے بنو خزرج کی شاخ ''بنو نجار'' سے ہے۔
جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۱ برس تھی۔
جنگ بیاض کے موقع پر ان کی عمر ۶ سال تھی۔ ان کے والد اس جنگ میں مارے گئے تھے۔
غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شریک نہیں کیا گیا۔
البتہ غزوۂ اُحد میں انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کرنے کا موقع نہیں ملا۔
انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔
یہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھا کر لا رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔
غزوۂ تبوک کے موقع پر بنو مالک بن نجار کا علم ایک صحابی کے پاس تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے وہ علم لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔
حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت پہنچی ہے تو آپ نے (علم واپس لے لیا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن قرآن کو ہر چیز پر فوقیت حاصل ہے اور زید تم سے زیادہ قرآن کا عالم ہے۔
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبینِ وحی میں کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں غیر ملکی سربراہوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں خطوط آیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔
حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عبرانی زبان سیکھی اور وہ ان خطوط کا ترجمہ کر کے نبی اکرم ﷺ کو سنایا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ ان خطوط کا ترجمہ عبرانی میں کر کے ان لوگوں کو بھجوایا کرتے تھے۔
ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ دو مرتبہ حبشہ جاتے ہوئے اور ایک مرتبہ جب وہ شام تشریف لے گئے تھے۔
اسی طرح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حج کے لئے جاتے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر کرتے تھے۔

طبقات ابن سعد (358/2) طبقات خلیفة (ص 89) التاریخ الکبیر (380/3) المعرفة والتاریخ (300/1، 383) الجرح والتعدیل (558/3) معجم الصحابة للبغوی (ق 105 / ب) الثقات لابن حبان (135/3) المعجم الکبیر للطبرانی (111/5) المستدرک للحاکم (421/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (ج 1 ق 252 / ب) الاستیعاب (537/2) اسد الغابة (278/2) سیر اعلام النبلاء (426/2) تجرید اسماء الصحابة (197/1) الکاشف (264/1) الاصابة (22/3) التہذیب (399/3) التقریب (ص 222) بقی بن مخلد و مقدمة مسنده (ص 83) الریاض المستطابة (ص 84)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے: آپ علم وراثت میں سب سے بڑے عالم تھے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ''زید تم میں سب سے زیادہ علم وراثت کا علم رکھتا ہے''۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔
حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مختلف اقوال میں ۴۱' ۴۲' ۴۵' ۵۱' ۵۲' ۵۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن محمد، ابویعقوب صفار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۳۷۴)(۳۴۰۴)۔

○ معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن ابوکعب، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۲)(۶۷۸۶)۔

○ عطاء بن ابومسلم، ابوعثمان خراسانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۷۹)(۴۶۳۳)۔

•••———•••———•••

119- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ عَلٰى شَاةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهِ . قَالُوْا مَيْتَةٌ .قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِدْبِغُوْا اِهَابَهَا فَاِنَّ دِبَاغَهُ طَهُوْرُهُ . اَلْقَاسِمُ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے' آپ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی کھال کی دباغت کرو' کیونکہ اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔
اس روایت کا راوی قاسم ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن حبیش بن احمد بن عیسیٰ بن خاقان ابوحسین الناقد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 359ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی

المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۸۶)(۱۰۷۱)۔

○ احمد بن قاسم بن مساور، ابوجعفر جوہری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 293ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۴۹)(۲۱۹۰)۔

○ سوید بن سعید بن سہل ہروی الاصل ثم الحدثانی، ابومحمد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳)(۲۷۰۵)۔

○ عبداللہ بن دینار العدوی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن مدنی مولی ابن عمر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 127ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۴)(۳۳۲۰)۔

•••——•••——•••

120- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ طَهُوْرُ كُلِّ اَدِيْمٍ دِبَاغُهٗ .
هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے' اس کی دباغت کر لی جائے۔
اس کی سند ''حسن'' ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہیثم بن مہلب، ابواسحاق بلدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۰۶)(۳۲۶۳)۔

○ علی بن عیاش الالہانی حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۲)(۴۳۱۳)۔

○ محمد بن مطرف بن داؤد لیثی، ابوغسان، مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۱۲)۔

•••———•••———•••

121- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى الطَّبَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ لَهَا شَاةٌ تَحْتَلِبُهَا فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الشَّاةُ . قَالُوْا مَاتَتْ .قَالَ اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا . قُلْنَا اِنَّهَا مَيْتَةٌ .فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ دِبَاغَهَا يُحِلُّ كَمَا يُحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ .

تَفَرَّدَ بِهٖ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

★★ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کی ایک بکری تھی جس کا وہ دودھ دوہ لیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بکری نظر نہیں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: بکری کہاں ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: وہ مرگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی کھال سے نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی: وہ تو مردار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کردیتی ہے' جس طرح سرکہ' شراب کو حلال کردیتا ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں فرج بن فضالہ منفرد ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن یوسف، ابوبکر راقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۷)(۱۶۲۸)۔

○ محمد بن عیسیٰ بن نجیح بغدادی، ابوجعفر ابن طباع بغدادی نزیل اذنۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸۶، ۸۸۷)(۶۲۵۰)۔

○ فرج بن فضالۃ بن نعمان تنوخی، ابوفضالۃ شامی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 177ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۰)(۵۳۱۸)۔

۱۲۱- اخرجه البيهقي (۶/۳۷-۳۸) كتاب الرهن' باب: ذكر الخبر الذي ورد فيه خل الخمر- وابن عدي في الكامل (۶/۲۰۵۴)' وفي اسناده فرج بن فضالة ضعيف' كما في التقريب (۲/۱۰۸)' والحديث ضعفه البيهقي ايضاً-

○ عمرۃ بنت عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارۃ انصاریۃ، مدنیۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ سے پہلے ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۶۵)(۸۷۴۲)۔

•••———•••———•••

122- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغَلِّسٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَمْتِعُوْا بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا كَانَ اَوْ رَمَادًا اَوْ مِلْحًا اَوْ مَا كَانَ بَعْدَ اَنْ تُرِيْدَ صَلَاحَهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردہ جانور کی کھال استعمال کرو' اس کی مٹی' راکھ یا نمک یا کسی بھی چیز کے ذریعے دباغت کر لی گئی ہو یا (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں:) یا جس چیز کے (ذریعے دباغت کر لینے) کے بعد وہ استعمال کے قابل ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن المغلس، ابوعبداللہ البزار، : ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۰۴)(۲۵۰۵)۔

○ احمد بن ازھر بن منیع، ابوالازھر عبدی، نیشاپوری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵)(۵)۔

○ معروف بن حسان، قال ابن عدی: منکر الحدیث: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۶۷)(۸۶۱۰)۔

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زراۃ ہمدانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۱۸)(۴۹۲۷)۔

۱۲۲- اخرجه البيهقي (۲۰/۱) كتاب الطهارة' باب: وقوع الدباغ بالقرظ او ما يقوم مقامه- من طريق احمد بن الازهر بن خالد البلخي باسناد الدارقطني ومتنه- واخرجه مالك (۴۹۸/۲) كتاب (الصيد)' باب: ما جاء في جلود الميتة' حديث (۱۸) عن يزيد بن عبد الله بن قسيط' عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان' عن امه' عن عائشة...... فذكره بنحوه- ومن طريقه احمد (۷۳/۶' ۱۰۴' ۱۴۸' ۱۵۳)' وابو داؤد (۶۶/۴) كتاب اللباس' باب: في اهب الميتة' حديث (۴۱۲۴)' والنسائي (۱۷۶/۷) كتاب الفرع والعتيرة' باب الرخصة في الاستمتاع بجلود الميتة اذا دبغت' حديث (۴۲۵۲) الا انه قال: (محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان' عن ابيه)' وابن ماجه (۱۱۹۴/۲) كتاب اللباس باب: لبس جلود الميتة اذا دبغت' حديث (۳۶۱۲)- والدارمي (۸۶/۲) كتاب الاضاحي' باب: الاستمتاع بجلود الميتة-

○ معاذۃ بنت عبداللہ العدویۃ، ام الصہباء بصریۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۷۲)(۸۷۸۲)۔

•••——•••——•••

13- باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِمَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ

باب: نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا دونوں ہاتھ دھونا

123- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيّ الْقَطَّانُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۲۳-اخرجه مسلم (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة' باب: كراهة غمس المتوضیء وغيره يده' وابو عوانة (۱/۲٦۳)' واحمد (۲/٤٥٥)' وابن خزيمة (۱/۷٥) رقم (۱٤٥)' وابن حبان (۱۰٦۱' ۱۰٦۲-الاحسان)' والدارقطني (۱/٤۹) كتاب الطهارة: باب غسل اليدين لمن استيقظ من نومه حديث (۱)' والبيهقي (۱/٤٦) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل اليدين' كلهم من طريق خالد الحذاء بهذا الاسناد- وهذا الحديث مشهور من حديث ابي هريرة' وقد رواه عن ابي هريرة جماعة كثيرة من اصحابه-

الطريق الاول: اخرجه مالك (۱/۲۱) كتاب الطهارة' باب وضوء النائم اذا قام من نومه' حديث (۹)' والبخاري (۱/۲٦۳) كتاب الوضوء' باب الاستجمار وترا' حديث (۱٦۲)' ومسلم (۱/۲۳۳) كتاب الطهارة' باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده حديث (۸۸/۲۷۸)' والشافعي (۱/۳۹- الام) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل الوضوء' وفي المسند (۱/۲۹-۳۰) كتاب الطهارة' باب في صفة الوضوء حديث (٦۸' ٦۹' ۷۰)' واحمد (۲/٤٦٥)' والحميدي (۲/٤۳۲) رقم (۹٥۲)' وابن حبان (۱۰٦۰-الاحسان) وابن المنذر في (الاوسط) (۱/۱٤۳) حديث (۳٥)' وابو عوانة (۱/۲٦۳) كتاب الطهارة' باب ايجاب غسل اليدين' والبيهقي (۱/٤٥) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء' والبغوي في (شرح السنة (۱/۳۰۲-بتحقيقنا)' كلهم من طريق ابي الزناد' عن الاعرج' عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه' فليغسل يديه قبل ان يدخلهما في وضوئه فان احدكم لا يدري: اين باتت يده؟)-

الطريق الثاني: اخرجه مسلم (۱/۲۳٤) كتاب الطهارة' باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده حديث (۸۸/۲۷۸)' وابو عوانة (۱/۲٦۳) كتاب الطهارة' باب ايجاب غسل اليدين ثلاثا على المستيقظ' والنسائي (۱/٦) كتاب الطهارة' باب تاويل قوله - عزوجل - (اذا قمتم الى الصلوة)' والدارمي: (۱/۱۹٦) كتاب الطهارة: باب اذا استيقظ احدكم من نومه' وابن ابي شيبة (۱/۹۸)' والشافعي (۱/۲۹) كتاب الطهارة: باب في صفة الوضوء حديث (٦۷)' واحمد (۲/۲٤۱)' والحميدي (۲/٤۳۲-٤۳۳) رقم (۹٥۱)' وابن خزيمة (۱/٥۲) برقم (۹۹)' وابو يعلى (۱۰/ ۲۷۲) برقم (٥۹٦۱)' وابن حبان (۱۰٥۹- الاحسان)' وابن الجارود في (المنتقى رقم (۹)' وابن عدي في (الكامل) (۱/۱۹٤)' والبيهقي (۱/٤٥) كتاب الطهارة' باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۳۰۲- بتحقيقنا)' كلهم من طريق الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في وضوئه حتى يغسلها ثلاثاً' فان احدكم لا يدري: اين باتت يده؟) وقد توبع الزهري' تابعه محمد بن عمرو-

اخرجه احمد (۲/۲۸۲)' وابن ابي شيبة (۱/۹۸)' وابو يعلى (۱۰/۲۰۷ ۳۷۸) رقم (٥۹۷۲)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۳۳٦) رقم (۲۷۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۲) كتاب الطهارة' باب سور الكلب' من طريق محمد بن عمرو' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة' قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (اذا قام احدكم من النوم فليفرغ على يده من وضوئه فانه لا يدري: اين باتت يداه)

وقد رواه الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة معا عن ابي هريرة اخرجه الترمذي (۱۰/۳٦) كتاب الطهارة' باب اذا استيقظ احدكم من منامه' حديث (۲٤)' وابن ماجه (۱/۱۳۸)' كتاب الطهارة' باب الرجل يستيقظ من منامه' حديث (۳۹۳)' و ابن جميع في (معجم شيوخه) (ص۳٤۱' ۳٤۲) رقم (۳۳۳)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۱/۳۰۰)' كلهم من طريق الاوزاعي' عن الزهري' عن سعيد بن المسيب وابي سلمة' عن ابي هريرة' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

في الاناء حتى يفرغ عليها مرتين او ثلاثا؛ فانه لا يدرى: اين باتت يده!)- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

الطريق الثالث: اخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده، حديث (٢٧٨/٨٧) وابو عوانة (١/٢٦٤)، والنسائي (١/٢١٥) كتاب الغسل باب الامر بالوضوء من النوم، واحمد (٢/٢٦٥) وابو عبيد في (كتاب الطهور) رقم (٢٨١) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٢) كتاب الطهارة، باب سور الكلب، من طريق الزهري، عن سعيد ابن المسيب، عن ابي هريرة، به-

الطريق الرابع: اخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده، حديث (٢٧٨/٨٨) واحمد (٢/٢٩٥، ٥٠٧) من طريق هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن ابي هريرة، به-

الطريق الخامس: اخرجه ابو داؤد (١/٧٦) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء، حديث (١٠٤)، واحمد (٢/٢٥٣) وابو عوانة (١/٢٦٤)، وابو داؤد الطيالسي (١/٥١، ٥٢-منحة) رقم (١٧٠) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٢) كتاب الطهارة، باب سور الكلب، وابن عدي في (الكامل) (٣/٢٩٤)، والسهمي في (تاريخ جرجان) (ص ١٣٨) وابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (٢/٢٢٢-٢٢٣) والبيهقي (١/٤٧) كتاب الطهارة، باب صفة غسل اليدين، من طرق عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاث مرات فانه لا يدري: اين باتت يده!)-

واخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده، حديث (٢٧٨/٨٧) وابو عوانة (١/٢٦٤) واحمد (٢/٤٧١)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٢٢) والبيهقي (١/٤٥) كتاب الطهارة، باب التكرار في غسل اليدين، وابو داؤد (١/٧٦) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء حديث (١٠٣) من طريق الاعمش عن ابي صالح وابي رزين، عن ابي هريرة بمثل حديث ابي صالح وحده-

الطريق السادس: اخرجه ابو داؤد (١/٧٨) كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الاناء، حديث (١٠٥) وابن حبان (١٠٥٨-الاحسان) والبيهقي (١/٤٦) كتاب الطهارة، باب التكرار في غسل اليدين، كلهم من طريق معاوية بن صالح، عن ابي مريم، عن ابي هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا، فان احدكم لا يدري: اين باتت يده، او اين باتت تطوف يده) لفظ الدارقطني وقال: وهذا اسناد حسن- قال الحافظ في (التلخيص) (١/٢٤): قال ابن منده: وهذه الزيادة رواتها ثقات ولا اراها محفوظة- وسياتي هذا الطريق عن المصنف رقم (١٣٦)-

الطريق السابع: اخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي يده حديث (٢٧٨/٧٨)، واحمد (٢/٣١٦) وابو عوانة (١/٢٦٤) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن ابي هريرة، به-

الطريق الثامن: اخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي يده حديث (٢٧٨/٨٧)، وابو عوانة (١/٢٦٤) واحمد (٢/٤٠٣) وابو يعلى (١٠/٢٥٦، ٢٥٧) رقم (٥٨٦٣)، والبيهقي (١/٤٧) كتاب الطهارة، باب صفة غسل اليدين، من طريق ابي الزبير، عن جابر ان ابا هريرة اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من منامه فليفرغ على يديه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما، فانه لا يدري فيم باتت يده!)-

الطريق التاسع: اخرجه مسلم (١/٢٣٣-٢٣٤) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده، حديث (٢٧٨/٨٨) واحمد (٢/٢٧١) وابو عوانة (١/٢٦٤) كلهم من طريق ابن جريج، عن زياد، عن ثابت: مولى عبد الرحمن بن زيد، عن ابي هريرة، به-

الطريق العاشر: اخرجه احمد (٢/٥٠٠) من طريق محمد بن اسحاق، عن موسى بن يسار، عن ابي هريرة، به-

الطريق الحادي عشر: اخرجه مسلم (١/٢٣٣) كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي وغيره يده، حديث (٢٧٨/٨٨) وابو عوانة (١/٢٦٤) والبيهقي (١/٤٥) كتاب الطهارة، باب غسل اليدين قبل ادخالهما في الاناء، من طريق عبد الرحمن بن يعقوب، عن ابي هريرة، به- وللحديث طرق اخرى عند مسلم (١/٢٣٣) من طريق ثابت: مولى عبد الرحمن بن زيد، عن ابي هريرة- وعند ابن عدي في (الكامل) (٦/٢٧٤) من طريق معلى بن الفضل، ثنا الربيع بن صبيح، عن الحسن، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا ثم ليتوضا فان غمس يده في الاناء قبل ان يغسلها فليهرق ذلك الماء)- قال ابن عدي: قوله في هذا المتن: (فليهرق ذلك الماء) منكر لا يحفظ- وقال في ترجمة معلى: وفي بعض رواياته نكرة-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِیْ اِنَائِهِ اَوْ فِیْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهُ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنا ہاتھ کسی برتن میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وضو کے پانی میں داخل نہ کرے جب تک ان ہاتھوں کو تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن مہران، ابوالمنازل، الحذاء،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۲)(۱۶۹۰)۔

○ عبداللہ بن شقیق عقیلی، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۵)(۳۴۰۶)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے اس میں وضو کے پانی میں ہاتھ دھوئے بغیر داخل کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے لیکن اس مسئلے کی جزئیات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء کے اس اختلاف کو درج ذیل الفاظ میں واضح کیا ہے:

شیخ ابن عبدالبر کی وضاحت:

واما قوله في الحديث ﴿فليغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه﴾ فان اكثر اهل العلم ذهبوا الى ان ذلك ندب لا ايجاب وسنة لا فرض

وكان مالك يستحب لكل من كان على غير وضوء سواء قام من نوم او غيره ان يغسل يده قبل ان يدخلها في وضوئه

وروى اشهب عنه في ذلك تاكيدا واستحبابا وروى بن وهب وبن نافع عن مالك في المتوضء يخرج منه ريح لحدثان وضوئه ويده طاهرة قال يغسل يده قبل ان يدخلها في الاناء احب الى

قال بن وهب وقد كان قبل ذلك يقول ان كانت يده طاهرة فلا باس ان يدخلها في الوضوء قبل ان يغسلها

ثم قال احب الی ان یغسل یده اذا احدث قبل ان یدخلها فی وضوئه وان کانت طاهرة

وذکر بن عبد الحکم عنه قال من استیقظ من نومه او مس فرجه او کان جنبا او امراة حائضا فادخل احدهم یده فی وضوئه فلیس ذلک یضره کان الماء قلیلا او کثیرا الا ان یکون فی یده نجاسة

قال ولا یدخل احدهم یده فی وضوء قبل ان یغسلها

قال ابوعمر الفقهاء علی هذا کلهم یستحبون ذلک ویامرون به

فان ادخل احد یده بعد قیامه من نومه فی وضوئه قبل ان یغسلها ویده نظیفة لا نجاسة فیها فلا شیء علیه ولا یضر ذلک وضوءه

وقد ذکرنا فی ﴿التمهید﴾ عن جماعة من الصحابة والتابعین انهم کانوا یتوضؤون من المطاهر

وفی ذلک ما یدلک علی ان ادخال الید السالمة من الاذی فی اناء الوضوء لا یضره ذلک

وقد کان الحسن البصری فیما روی عنه اشعث الحمرانی یقول اذا استیقظ احدکم من النوم فغمس یده فی الاناء قبل ان یغسلها اهراق ذلک الماء

والی هذا ذهب اهل الظاهر فلم یجیزوا الوضوء به لانه عندهم ماء منهی عن استعماله لان عندهم المنهی عنه لا معنی له الا هذا کانه قال فلا یدخل یده فان فعل لم یتوضا بذلک الماء[1]

وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولینے کا حکم اکثر فقہاء کے نزدیک استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے ایسا کرنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' ہر وہ شخص جو بے وضو ہو' وہ وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھ دھوئے گا اور ایسا کرنا مستحب ہوگا' خواہ وہ شخص نیند سے بیدار ہوا ہو یا ویسے ہی بیدار ہو۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص نیند سے بیدار ہوا ہو' یا اس نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہو' یا کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو' یا عورت حیض کی حالت میں ہو اور پھر ان میں سے کوئی اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے برتن میں داخل کرلے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا' خواہ وہ پانی کم مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں ہو' البتہ اگر ان کے ہاتھ پر نجاست لگی ہوئی ہو' تو حکم مختلف ہوگا' کیونکہ نجاست لگے ہونے کی وجہ سے پانی ناپاک ہوجائے گا۔

علامہ ابن عبدالبر نے یہ بات بیان کی ہے: بہت سے صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ حضرات وضو کے بڑے برتنوں کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے اور یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے' جس ہاتھ پر نجاست نہ لگی ہوئی ہو' اسے وضو کے پانی میں داخل کرنے پر پانی سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

[1] الاستذکار فی معرفة مذاہب علماء الامصار' از حافظ ابوعمر و یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر اندلسی مالکی' مطبوعہ دارالکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھ کو دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل کر لے تو ایسے پانی کو بہا دیا جائے گا''۔

اصحابِ ظواہر نے یہ بات بیان کی ہے: اگر ہاتھ دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل کر دیا جائے تو ایسے پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: ان کے نزدیک ایسا پانی عمومی طور پر ممنوع اور ناقابلِ استعمال ہوگا۔

علامہ عینی کی وضاحت:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

ان اول الحديث يقتضي وجوب الغسل للنهي عن ادخال اليد في الاناء قبل الغسل و آخره يقتضي استحباب الغسل للتعليل بقوله فانه لا يدري اين باتت يده يعني في مكان طاهر من بدنه او نجس فلما انتفى الوجوب لمانع في التعليل المنصوص ثبتت السنية لانها دون الوجوب وقال خطابي الامر فيه امر استحباب لا امر ايجاب وذلك لانه قد علقه بالشك والامر المضمن بالشك لا يكون واجبا واصل الماء الطهارة وكذلك بدن الانسان واذا ثبتت الطهارة يقينا لم تزل بامر مشكوك فيه قلت مذهب عامة اهل العلم ان ذلك على الاستحباب وله ان يغمس يده في الاناء قبل غسلها وان الماء طاهر ما لم يتيقن نجاسة يده وممن روى عنه ذلك عبيدة وابن سيرين وابراهيم النخعي وسعيد بن جبير وسالم والبراء بن عازب والاعمش فيما ذكره البخاري وقال ابن المنذر قال احمد اذا انتبه من النوم فادخل يده في الاناء قبل الغسل اعجب الى ان يريق ذلك الماء اذا كان من نوم الليل ولا يهراق في قول عطاء ومالك والاوزاعي والشافعي وابي عبيدة واختلفوا في المستيقظ من النوم بالنهار فقال الحسن البصري نوم النهار ونوم الليل واحد في غمس اليد وسهل احمد في نوم النهار ونهى عن ذلك اذا قام من نوم الليل قال ابوبكر وغسل اليدين من ابتداء الوضوء ليس بفرض وذهب داؤد طبري الى ايجاب ذلك [1]

اس حدیث کے آغاز میں یہ حکم دیا گیا ہے' ہاتھ کو دھونے سے پہلے وضو کے پانی میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔

یہ حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے' وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے ہاتھ کو دھونا واجب ہے' جبکہ حدیث کے آخری حصے میں یہ بات بیان کی گئی ہے' اس حکم کی علت یہ ہے: وہ شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟

یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے: وضو کے پانی میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے اسے دھو لینا مستحب ہوگا۔

علامہ خطابی نے بھی یہی بات بیان کی ہے' یہاں پر ''امر'' کا صیغہ استحباب کے طور پر ہے' وجوب ثابت کرنے کے لیے نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شک کے ساتھ معلق کیا ہے' اور جو حکم شک کے ساتھ معلق ہو' وہ واجب نہیں ہوتا' اور اپنی اصل کے اعتبار سے پانی بھی پاک ہوتا ہے اور انسان کا پورا جسم بھی پاک ہوتا ہے تو جب طہارت یقینی طور پر ثابت ہو گی تو یہ کسی مشکوک امر کی وجہ سے زائل نہیں ہو گی۔

---

[1] عمدۃ القاری از حافظ بدرالدین محمود عینی

(علامہ عینی کہتے ہیں:) عام اہلِ علم کا مذہب بھی یہی ہے' یہ حکم استحباب کے طور پر ہے اور آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے' وہ ہاتھ کو دھونے سے قبل برتن میں داخل کر لے' اور پانی اس وقت تک پاک شمار ہوگا' جب تک آدمی کے ہاتھ پر نجاست لگنے کا یقین نہ ہو۔

جن حضرات سے یہ بات منقول ہے' ان میں حضرت براء بن عازب' حضرت عبیدہ' ابن سیرین' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سالم' اعمش اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

امام احمد نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کر لے تو میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' وہ اس پانی کو بہا دے جبکہ وہ شخص رات کی نیند سے بیدار ہوا ہو۔

البتہ عطاء بن ابی رباح' امام مالک' امام وزاعی' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعبیدہ کے نزدیک ایسے پانی کو بہایا نہیں جائے گا۔

دن کے وقت نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں:

''دن کی نیند اور رات کی نیند کا حکم یکساں ہوگا''۔

جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دن کی نیند میں یہ حکم نہیں ہوگا۔

شیخ ابوبکر نے یہ بات بیان کی ہے:

وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ دھونا فرض نہیں ہے جبکہ داؤد ظاہری نے اسے واجب قرار دیا ہے۔

علامہ نووی کی وضاحت:

صحیح مسلم میں مذکور اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واعلم ان الواجب في ازالة النجاسة الانقاء فان كانت النجاسة حكمية وهي التي لا تشاهد بالعين كالبول ونحوه وجب غسلها مرة ولا تجب الزيادة ولكن يستحب الغسل ثانية وثالثة لقوله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا وقد تقدم بيانه واما اذا كانت النجاسة عينية كالدم وغيره فلا بد من ازالة عينها ويستحب غسلها بعد زوال العين ثانية وثالثة وهل يشترط عصر الثوب اذا غسله فيه وجهان الاصح انه لا يشترط واذا غسل النجاسة العينية فبقي لونها لم يضره بل قد حصلت الطهارة وان بقي طعمها فالثوب نجس فلا بد من ازالة الطعم وان بقيت الرائحة ففيه قولان للشافعي اصحهما يطهر والثاني لا يطهر والله اعلم[1]

[1] الحاشيه للنووي على صحيح مسلم'

یہ بات جان لیں نجاست کے ازالے کے لیے صفائی کرنا لازم ہے اگر وہ کوئی ایسی نجاست ہو جو حکمی ہو یعنی جسے آنکھ کے ذریعے دیکھا نہ جا سکے' جیسے پیشاب وغیرہ تو اب اُسے ایک مرتبہ دھونا لازم ہوگا' مزید دھونا لازم نہیں ہوگا' البتہ دوسری یا تیسری مرتبہ دھونے کو مستحب قرار دیا جائے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں اُس وقت تک نہ ڈالے جب تک اُسے تین مرتبہ دھو نہ لے''۔

اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

البتہ اگر وہ نجاست ایسی ہو جو (خشک ہو جانے کے بعد بھی) آنکھ کے ذریعے دیکھی جا سکے' جیسے خون وغیرہ تو اب اُس نظر آنے والی نجاست کو زائل کرنا لازم ہوگا' اور اس کے زائل ہو جانے کے بعد اُس (جسم کے حصے یا کپڑے) کو دوسری یا تیسری مرتبہ دھونا مستحب ہوگا۔

جب ایسے کسی کپڑے کو دھویا جائے تو اسے نچوڑنا بھی شرط ہوگا؟ اس بارے میں دو آراء ہیں۔ درست رائے یہ ہے کہ یہ بات شرط نہیں ہے۔

جب نظر آنے والی نجاست کو دھولیا جائے اور اُس کا رنگ باقی رہ جائے تو یہ چیز نقصان دہ نہیں ہوگی بلکہ طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن اگر اُس کا ذائقہ باقی ہو تو کپڑا ناپاک شمار ہوگا۔ اور اس ذائقے کو زائل کرنا ضروری ہوگا۔ اگر اس نجاست کی بو باقی ہو تو اس بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دو قول منقول ہیں۔ زیادہ فصیح قول یہ ہے کہ وہ کپڑا پاک شمار ہوگا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ پاک نہیں ہوگا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••——•••——•••

124- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَاَرَادَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنَّهُ لاَ يَدْرِى اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلاَعَلٰى مَا وَضَعَهَا .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وضو کرنا چاہے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے' جب تک اسے دھو نہ لے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا' اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ اور اس نے اسے کہاں رکھا تھا؟

اس کی سند ''حسن'' ہے۔

۱۲۴- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۳۹) کتاب الطهارة' باب الرجل يستيقظ من منامه حديث (۳۹۵)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۴۵۰) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۶۴): هذا اسناد صحيح' رجاله ثقات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن العباس بن ابی مہران، ابوعلی مقری رازی: ان کا انتقال 89ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۳۹۷) (۳۹۳۵)۔

○ محمد بن نوح بن میمون بن عبد الحمید بن ابوالرجال، : ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۲۲) (۱۴۲۵)۔

○ زیاد بن عبد اللہ بن الطفیل العامری، البکائی، ابومحمد کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۶) (۲۰۹۶)۔

○ عبد الملک بن ابوسلیمان میسرة العرزمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳) (۴۲۱۲)۔

•••——•••——•••

125- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَجَابِرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ اَوْ اَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْضًا فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَتَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْضًا .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۱۲۵- اخرجه ابن ماجه(۱/۱۳۹) كتاب الطهارة' باب الامر بغسل اليدين ثلاثا حديث (۳۹۴) وابن خزيمة (۱/۷۵) رقم (۱۴۶)' والبيهقي (۱/۴۶) كتاب الطهارة' باب: التكرار في غسل اليدين كلهم من طريق ابن وهب بهذا الاسناد- وقال البو صيري في (الزوائد) (۱/۱۶۴): هذا اسناد صحيح على شرط مسلم رواه الدارقطني في سننه' وقال: اسناد حسن' وللحديث شاهد- ايضا- منحديث عائشة- رضي الله عنها- اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱/۵۱-منحة) رقم (۱۶۹) حدثنا ابن ابي ذئب' حدثني من سمع ابا سلمة يحدث عن عائشة' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (من استيقظ من منامه فلا يغمس يده في طهوره حتى يفرغ على يده ثلاث غرفات)' ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك حتى يفرغ على يده ثلاثا- قال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/۶۲) رقم (۱۶۲): سئل ابو زرعة عن حديث رواه ابن ابي ذئب عمن سمع ابا سلمة بن عبد الرحمن يحدث عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم : (اذا استيقظ احدكم من النوم' فليغرف على يده ثلاث غرفات قبل ان يدخلها في وضوئه' فانه لا يدري حيث باتت يده)- ورواه الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث فقال ابو زرعة: هذا عندي وهم' يعني: حديث ابن ابي ذئب-

ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک نہ ڈالے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کے وقت کہاں رہا ہے یا اس کے ہاتھ نے کہاں کا طواف کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ شخص حوض سے وضو کرنا چاہ رہا ہو (تو پھر بھی اسے ایسا کرنا پڑے گا)؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکری ماری اور بولے: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث سنا رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو' آپ کا کیا خیال ہے' اگر اس نے حوض سے وضو کرنا ہو؟''

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب بن مسلم مصری، وہبی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴)(۶۷)۔

○ جابر بن اسماعیل حضرمی، ابوعباد مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۹۱)(۸۷۲)۔

126- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ بِنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ اِمْلَاءً وَّاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ اَوْ اَيْنَ بَاتَتْ تَطُوْفُ يَدُهٗ ۔

وَهٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ اَيْضًا ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے' جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے' کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ یا اس کا ہاتھ رات بھر کہاں گھومتا رہا ہے؟

یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بحر بن نصر بن سابق حولانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، ابوعبداللہ: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 267ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۶۳)(۶۴۵)۔

○ ابومریم انصاری ابوالخصومی: ان کے نام عبدالرحمٰن بن ماعز ہے اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۲۰۴)(۸۴۲۳)۔

14- باب النِّيَّةِ

باب: نیت کا بیان

127- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَجَعْفَرُ بْنُ

۱۲۷-اخرجه البخاري (۹/۱) كتاب بدء الوحي' باب كيف كان بدء الوحي؟ حديث (۱)' (۱۹۰/۵) كتاب العتق' باب الخطا والنسيان' حديث (۲۵۲۹)' (۲۶۷/۷) كتاب مناقب الانصار' باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه الى المدينة' حديث (۳۸۹۸)' (۱۷/۹) كتاب النكاح' باب من هاجر او عمل خيرًا لتزوج امراة' فله ما نوى' حديث (۵۰۷۰)' (۵۸۰/۱۱) كتاب الايمان والنذور' باب النية في الايمان حديث (۶۶۸۹)' (۳۴۲/۱۲-۳۴۳) كتاب الحيل باب من ترك الحيل' حديث (۶۹۵۳)' ومسلم (۱۵۱۵/۳) كتاب الامارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم : (انما الاعمال بالنيات)' حديث (۱۹۰۷/۱۵۵)' وابو داؤد (۶۵۱/۲) كتاب الطلاق' باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث (۲۲۰۱)' والنسائي (۵۸/۱-۵۹) كتاب الطهارة' باب النية في الوضوء' والترمذي (۱۷۹/۴) كتاب فضائل الجهاد' باب ما جاء فيمن يقاتل رياء' حديث (۱۶۴۷)' وابن ماجه (۱۴۱۳/۲) كتاب الزهد' باب النية' حديث (۴۲۲۷)' واحمد (۲۵/۱' ۴۳)' الحميدي (۱۶/۱-۱۷) رقم (۲۸)' وابو داؤد الطيالسي(۲۷/۲-منحة) رقم (۱۹۹۷)' وابن خزيمة (۷۳/۱-۷۴) رقم (۱۴۲)' وابن حبان (۲۸۸' ۲۸۹-الاحسان)' وابن الجارود ف (المنتقى) رقم (۶۴)' وابن المبارك في الزهد (ص ۶۲' ۶۳)' وابن ابي عاصم في (الزهد) (ص ۱۰۱) رقم (۲۰۶)' وهناد بن السري في (الزهد) (۴۴۱/۲) رقم (۸۷۱)' ووكيع في (الزهد) رقم (۳۵۱)' وابن المنذر في (الاوسط) (۳۶۹/۱)' وابن ابي حاتم في (مقدمة الجرح والتعديل) ص ۲۱۳' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۹۶/۳) كتاب الطلاق' باب طلاق المكره' وابو نعيم في(حلية الاولياء) (۴۲/۸)' وفي (تاريخ اصبهان) (۱۱۵/۲' ۲۲۷)' وابن عساكر في (تاريخ دمشق) (۴۰۲/۱-تهذيب)' والقضاعي في (مسند الشهاب) (۱۱۷۱' ۱۱۷۲' ۱۱۷۳)' وابن حزم في (المحلى) (۷۳/۱)' والبيهقي (۴۱/۱) كتاب الطهارة' باب النية في الطهارة' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۲/۱)' وا(شعب الايمان) (۳۳۶/۵) رقم (۶۸۳۷)' وا(الاعتقاد) رقم (۲۵۴)' وفي (الزهد الكبير) (ص ۱۲۲) رقم (۲۴۱)' وفي (الآداب) رقم (۱۱۲۸)' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲۴۴/۴' ۱۵۲/۶' ۲۴۵/۹-۲۴۶)' والقاضي عياض في (الالماع) (ص ۵۴-۵۵) باب ما يلزم من اخلاص النية في طلب الحديث وانتقاد ما يوخذ عنه' وابن جميع في (معجم شيوخه) (ص ۱۱۷) رقم (۶۶)' والبغوي في (شرح السنة) (۵۱/۱-بتحقيقنا) والرافعي في (تاريخ قزوين) (۷۷/۴)' والنووي في (الاذكار) (ص ۳۲)' والذهبي في (تذكرة الحفاظ) (۲/ ۷۷۴)' والحافظ ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲۴۲/۲' ۲۴۳) كلهم من طريق يحيى بن سعيد' عن محمد بن ابراهيم التيمي' عن علقمة بن وقاص' عن عمر بن الخطاب-

قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح - اه-

وقال ابو نعيم: هذا الحديث من صحاح الاحاديث وعيونها - اه- وقال ابن عساكر: هذا حديث صحيح (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَوْنٍ وَّاللَّفْظُ لِيَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ.

من حديث امير المومنين ابي حفص عمر بن الخطاب وثابت من حديث علقمة بن وقاص الليثي لم يروه عنه غير ابي عبد الله: محمد بن ابراهيم التيمي واشتهر عنه برواية ابي سعد يحي بن سعيد بن قيس الانصاري المدني القاضي وهو ممن انفرد به كل واحد من هو لا. عن صاحبه- ورواه عن يحيى العدد الكثير والجم الغفير- اه-

قال الحافظ في (التلخيص) (١/٥٥): وقال الحافظ ابو سعيد محمد بن علي الخشاب: رواه عن يحيى بن سعيد نحو من مائتين وخمسين انساناً- وقال الحافظ ابو موسى: سمعت عبد الجليل ابن احمد في المذاكرة يقول: قال ابو اسماعيل الهروي عبد الله بن محمد الانصاري: كتبت هذا الحديث عن سبعمائة نفر من اصحاب يحيى بن سعيد - قلت -اي: الحافظ- تتبعته من الكتب والاجزاء حتى مررت على اكثر من ثلاثة آلاف جزء فما استطعت ان اكمل له سبعين طريقا- وقال البزار والخطابي وابو علي بن السكن ومحمد بن عتاب وابن الجوزي وغيرهم: انه لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم الا عن عمر بن الخطاب...... اه-

قلت: وقد روى هذا الحديث غير يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (٣/١٣٦) من طريق الربيع بن زياد: ابو عمرو الضبي عن محمد بن عمرو عن محمد بن ابراهيم التيمي عن علقمة بن وقاص عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرى ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه)- قال ابن عدي: وهذا الاصل فيه يحيى بن سعيد الانصاري عن محمد بن ابراهيم وقد رواه عن يحيى ائمة الناس واما عن محمد بن عمرو عن محمد بن ابراهيم لم يروه عنه غير الربيع بن زياد وقد روى الربيع بن زياد عن غير محمد بن عمرو من اهل المدينة باحاديث لا يتابع عليها- اه-

وفي الباب عن جماعة من الصحابة وهم: ابو سعيد الخدري وانس بن مالك وعلي بن ابي طالب وابو هريرة وهزال بن يزيد الاسلمي-

١-حديث ابي سعيد الخدري: اخرجه الخليلي في (الارشاد) (١/٢٣٣) والدارقطني في (غرائب مالك) والحاكم في (تاريخ نيسابور) كما في (تخريج احاديث المختصر) لابن حجر (٢/٢٤٧-٢٤٨) وابو نعيم في (الحلية) (٦/٣٤٢) والقضاعي في (مسند الشهاب) (١٧٧٣) كلهم من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (انما الاعمال بالنيات ولكل امرى ما نوى فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه)قال الخليلي: وعبد المجيد قد اخطا في هذا الحديث الذي يرويه عن مالك في الحديث الذي يرويه مالك والخلق عن يحيى بن سعيد الانصاري وهو غير محفوظ من حديث زيد بن اسلم بوجه- اه- وقال الدارقطني: تفرد به عبد المجيد عن مالك- اه- وقال ابو نعيم: غريب من حديث مالك عن زيد تفرد به عبد المجيد ومشهوره وصحيحه ما في الموطا: مالك عن يحيى بن سعيد ا- ه- وقد حكم ببطلان هذا الطريق ابو حاتم الرازي فقال ولده في (العلل) (١/١٣١) رقم (٣٦٢): سئل ابي عن حديث رواه نوح بن حبيب عن عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد عن مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم (انما الاعمال بالنيات)؟ قال ابي: هذا حديث باطل لا اصل له انما هو مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي عن علقمة بن وقاص عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم اه-

وقد اخرجه الحافظ ابن حجر في (تخريج المختصر) (٢/٢٤٧) من طريق عبد المجيد بن عبد العزيز عن مالك عن زيد به- وقال: هذا حديث غريب من هذا الوجه- وقال -ايضاً-: وعبد المجيد وثقه احمد وابن معين والنسائي وتكلم فيه ابو حاتم والدارقطني وقيل: ان هذا مما اخطا فيه على مالك والمحفوظ عن مالك عن يحيى بن سعيد بالسند المعروف المتقدم)- اه- قلت: وقد حاول بعضهم الصاق الخطا بنوح بن حبيب الراوي عن عبد المجيد كالبزار مثلا- فقال الزيلعي في (نصب الراية) (١/٣٠٢): وقال -يعني البزار- في مسند الخدري حديث روى عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

☆☆ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیت پر ہے' اور ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی' جس شخص نے ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف کی ہوگی' اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی' اور جس شخص نے ہجرت دنیا کے لیے کی تھی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لیے کی تھی تاکہ وہ اس سے شادی کر لیتا تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کی طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن عون بن جعفر بن عمرو بن حریث مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۰۰) (۹۵۶)۔

○ یحیٰی بن سعید بن قیس انصاری، مدنی، ابوسعید قاضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 144ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص((۱۰۵۶)) (۷۶۰۹)۔

(الاعمال بالنية) اخطافيه نوح بن حبيب' ولم يتابع عليه' وليس له اصل عن ابي سعيد ا-ھ-

قلت: وفي كلام البزار نظر- اما ان الحديث ليس له اصل عن ابي سعيد فهذا صواب' اما الصاقه الخطا بنوح بن حبيب' ودعواه انه تفرد به ولم يتابع عليه فهذا الخطا- فقد توبع نوح بن حبيب على هذا الحديث تابعه اثنان وهما: ابراهيم بن محمد بن مروان بن هشام عند الدارقطني في (غرائب مالك) وعلي بن الحسن الذهلي عند الحاكم في (تاريخ نيسابور) - ينظر: (تخريج المختصر) لابن حجر (۲/۲۴۷-۲۴۸) ومنه تعلم ان نوحا لم يتفرد به بل تابعه اثنان وان الذي تفرد به هو عبد المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد' وهو الذي اخطا في الحديث-

۲-حديث انس بن مالك: اخرجه ابن عساكر في اماليه' كما في (تخريج المختصر) لابن حجر (۲/۲۴۶)' وقال الحافظ: وفي سنده ضعف- وقال الحافظ العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه ابن عساكر من رواية يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم' عن انس بن مالك' وقال: هذا حديث غريب جدا' والمحفوظ حديث عمر-

۳-حديث ابي هريرة: قال العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه الرشيد العطار في بعض تخاريجه وهو وهم ايضا- وقال ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۶): اخرجه الرشيد العطار في فوائده بسند ضعيف-

۴-حديث علي بن ابي طالب: قال الحافظ العراقي في (طرح التثريب) (۲/۴): رواه محمد ابن ياسر الجياني في نسخة منطريق اهل البيت اسنادها ضعيف- وقال الحافظ ابن حجر في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۶): اخرجه ابو علي بن الاشعث' وهو واه جدا-

۵-حديث هزال بن يزيد الاسلمي: اخرجه الحاكم في (تاريخ نيسابور)' كما في (تخريج احاديث المختصر) (۲/۲۴۸) في ترجمة ابي بكر: محمد بن احمد بن بالويه' من طريق محمد ابن يونس' عن روح بن عبادة' عن شعبة' عن محمد بن المنكدر' عن ابن هزال' عن ابيه' عن النبي صلى الله عليه وسلم ...... فذكره- قال الحاكم: ذكرته لابي علي الحافظ فانكره جدا وقال لي: قل لابي بكر لا يحدث به بعد هذا- اه- قال الحافظ: محمد بن يونس شيخه هو الكديمي' وهو معروف بالضعف والمحفوظ بالسند المذكور قصة ماعز فلعله دخل عليه حديث في حديث- وهزال هو: ابن يزيد الاسلمي وهو صحابي معروف' واسم ابنه: نعيم وهو مختلف في صحبته ا-ھ- قلت: مما سبق يتبين ان حديث: (انما الاعمال بالنيات) لم يصح الا من حديث عمر-

توضیح مسئلہ:

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''صحیح بخاری'' کے بالکل آغاز میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی اہمیت کے پیش نظر صحیح بخاری کے عظیم شارح حافظ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے متن سے متعلق فقہاء کے اختلاف پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ جس میں سے چند ایک مباحث درج ذیل ہیں:

استنباط الاحکام﴾ وهو على وجوه الاول احتجت الائمة الثلاثة به فى وجوب النية فى الوضوء والغسل فقالوا التقدير فيه صحة الاعمال بالنيات والالف واللام فيه لاستغراق الجنس فيدخل فيه جميع الاعمال من الصوم والصلاة والزكاة والحج والوضوء وغير ذلك مما يطلب فيه النية عملا بالعموم ويدخل فيه ايضا الطلاق والعتاق لان النية اذا قارنت الكناية كانت كالصريح وقال النووى تقديره انما الاعمال تحسب اذا كانت بنية ولا تحسب اذا كانت بلا نية وفيه دليل على ان الطهارة وسائر العبادات لا تصح الا بنية وقال خطابى قوله انما الاعمال بالنيات لم يرد به اعيان الاعمال لانها حاصلة حسا وعيانا بغير نية وانما معناه ان صحة احكام الاعمال فى حق الدين انما تقع بالنية وان النية هى الفاصلة بين ما يصح وما لا يصح وكلمة انما عاملة بركنيها ايجابا ونفيا فهى تثبت الشىء وتنفى ما عداه فدلالتها ان العبادة اذا صحبتها النية صحت واذا لم تصحبها لم تصح ومقتضى حق العموم فيها يوجب ان لا يصح عمل من الاعمال الدينية اقوالها وافعالها فرضها ونفلها قليلها وكثيرها الا بنية وقال البيضاوى الحديث متروك الظاهر لان الذوات غير منتفية والمراد به نفى احكامها كالصحة والفضيلة والحمل على نفى الصحة اولى لانه اشبه بنفى الشىء نفسه ولان اللفظ يدل بالتصريح على نفى الذات وبالتبع على نفى جميع الصفات فلما منع الدليل دلالته على نفى الذات بقى دلالته على نفى جميع الصفات وقال الطيبى كل من الاعمال والنيات جمع محلى باللام الاستغراقية فاما ان يحملا على عرف اللغة فيكون الاستغراق حقيقيا او على عرف الشرع وحينئذ اما ان يراد بالاعمال الواجبات والمندوبات والمباحات وبالنيات الاخلاص والرياء او ان يراد بالاعمال الواجبات وما لا يصح الا بالنية كالصلاة لا سبيل الى اللغوى لانه ما بعث الا لبيان الشرع فكيف يتصدى لما لا جدوى له فيه فحينئذ يحمل انما الاعمال بالنيات على ما اتفق عليه اصحابنا اى ما الاعمال محسوبة لشىء من الاشياء كالشروع فيها والتلبس بها الا بالنيات وما خلا عنها لم يعتد بها فان قيل لم خصصت متعلق الخبر والظاهر العموم كمستقر او حاصل فالجواب انه حينئذ يكون بيانا للغة لا اثباتا لحكم الشرع وقد سبق بطلانه ويحمل انما لكل امرىء ما نوى على ما تثمره النيات من القبول والرد والثواب والعقاب ففهم من الاول انما الاعمال لا تكون محسوبة ومسقطة للقضاء الا اذا كانت مقرونة بالنيات ومن الثانى ان النيات انما تكون مقبولة اذا كانت مقرونة بالاخلاص انتهى

وذهب ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد وزفر والثوری والاوزاعی والحسن بن حی ومالك فی رواية الی ان الوضوء لا يحتاج الی نية وكذلك الغسل وزاد الاوزاعی والحسن التيمم وقال عطاء ومجاهد لا يحتاج صيام رمضان الی نية الا ان يكون مسافرا او مريضا وقالوا التقدير فيه كمال الاعمال بالنيات او ثوابها او نحو ذلك لانه الذی يطرد فان كثيرا من الاعمال يوجد ويعتبر شرعا بدونها ولان اضمار الثواب متفق عليه

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

احکام کا استنباط:

یہ کئی حوالوں سے ہے۔ آئمہ ثلاثہ نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے وضو اور غسل میں نیت کرنا واجب ہے۔

ان حضرات کا یہ کہنا ہے اصل عبارت یہ ہوگی' اعمال کی صحت کا مدار نیت پر ہے' اس میں استعمال ہونے والے ''ال'' کو استغراق جنس کے لئے سمجھا جائے گا۔ اس لیے اس میں تمام اعمال جیسے روزہ' نماز' زکوۃ' حج' وضو وغیرہ شامل ہوں گے۔ جن میں نیت مطلوب ہوتی ہے' کیونکہ عموم پایا جارہا ہے۔ نیز اس میں طلاق دینا اور غلام کو آزاد کرنا بھی شامل ہوگا۔ کیونکہ جب نیت ''کنایہ'' کے ساتھ مل جاتی ہے تو وہ کنایہ ''صریح'' کی مانند ہوجاتا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: اصل عبارت یہ ہوگی: اعمال کو شمار کیا جائے گا جب نیت ہوگی اور جب وہ نیت کے بغیر ہوں گے تو ان کو شمار نہیں کیا جائے گا' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' طہارت اور دیگر تمام عبادات صرف نیت کے ساتھ ہی درست شمار ہوتی ہیں۔

شیخ خطابی فرماتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ ''اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے'' میں اعمال سے مراد فی نفسہٖ اعمال نہیں ہیں' کیونکہ وہ نیت کے بغیر حسی اور مشاہداتی طور پر حاصل ہوجاتے ہیں' بلکہ یہاں مراد یہ ہے: دین کے حوالے سے اعمال کے حکم کا صحیح ہونا نیت کے ذریعے ہی واقع ہوتا ہے اور نیت ہی وہ بنیادی چیز ہے جو درست اور نادرست کے درمیان حد فاصل قائم کرتی ہے' اور لفظ ''انما'' اپنے دونوں ارکان پر ایجاب یا نفی کے حوالے سے عمل کرتا ہے تو یہ ان کے علاوہ ہر چیز کو ثابت کردیتے ہیں یا ہر چیز کی نفی کردیتے ہیں' تو یہ اس مفہوم پر دلالت کرے گا' عبادت کے ساتھ جب نیت موجود نہیں ہوگی تو عبادت درست نہیں ہوگی' اس میں عموم کے مفہوم کا بنیادی تقاضا یہ ہے: اس بات کو لازم کرے کہ دینی اعمال' خواہ وہ قولی ہوں' ان کا تعلق فعل سے ہو' وہ فرض ہوں' نفل ہوں' تھوڑے ہوں' زیادہ ہوں (ہر حال میں) وہ صرف نیت کے ساتھ ہی درست شمار ہوں گے۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں:

حدیث کا ظاہر متروک ہے (یعنی اسے مراد نہیں لیا جاتا) کیونکہ یہاں اعمال کے وجود کی نفی نہیں کی جارہی بلکہ ان کے حکم کی نفی کی جارہی ہے یعنی ان کی صحت اور فضیلت (کی نفی مراد لی جاسکتی ہے)۔

اور یہاں (روایت کے الفاظ کو) صحت کی نفی پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے' کیونکہ یہ چیز کے وجود کی نفی سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے: لفظ صراحت کے ساتھ ذات کی نفی کر رہا ہے اور ثانوی طور پر تمام صفات کی نفی کر رہا ہے تو جب دلیل کی بنیاد پر اس کا ذات کی نفی پر دلالت کرنا ممنوع شمار ہوگا تو صرف یہ صورت باقی رہ جائے گی' وہ تمام صفات کی نفی پر دلالت کرے۔

شیخ طیبی فرماتے ہیں:

(روایت کے الفاظ میں) نیت اور اعمال ان دونوں الفاظ کو''ل'' استغراق کے ذریعے آراستہ کیا گیا ہے' اب یا تو انہیں زبان کے محاورے پر محمول کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے استغراقی حقیقی شمار ہوگا یا پھر اسے شریعت کے عرف پر محمول کیا جائے گا۔

اس صورت میں اعمال سے مراد واجب' مستحب اور مباح اعمال ہوں گے اور نیت سے مراد' اخلاص والی نیت' یا ر ذری والی نیت ہوگی' یا پھر یہ ہوسکتا ہے' اعمال سے مراد واجب (یعنی فرض) اعمال ہوں جو نیت کے بغیر درست نہیں ہوتے۔ جیسے نماز پڑھنا ہے۔

اب یہاں لغوی مفہوم مراد لینے کی کوئی صورت نہیں بنتی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو شرعی احکام بیان کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے تو آپ ﷺ کسی ایسی چیز کے درپے کیسے ہوسکتے ہیں جس کے ساتھ آپ کا واسطہ نہیں ہے۔

اس لئے حدیث کے الفاظ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' کو جیسا کہ ہمارے اصحاب اس بات پر متفق ہیں' اس مفہوم پر محمول کیا جائے گا' اعمال اسی وقت شمار ہوں گے جب ان میں نیت موجود ہوگی' جیسے کسی بھی فعل کا آغاز کرنا اور اسے سرانجام دینا' اور نیت کے بغیر انہیں شمار نہیں کیا جائے گا۔

اگر یہاں یہ سوال کیا جائے: آپ نے خبر کے متعلق کو مخصوص کیوں کیا ہے؟ کیونکہ ظاہر تو عموم کا تقاضا کرتا ہے' جیسے مستقر اور حاصل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے: یہ اس صورت میں لغوی مفہوم واضح کرنے کے لیے ہوگا۔ شرعی حکم کے اثبات کے لیے نہیں ہوگا' لیکن اس کا بطلان ثابت ہو چکا ہے۔

تو اب اسے اس مفہوم پر محمول کیا جائے گا' ہر شخص نے جو نیت کی ہوگی اسے وہی ملے گا' یعنی جو نیت کا ثمرہ ہوتا ہے' جیسے قبول ہونا' مسترد ہونا' ثواب ملنا' سزا ہونا۔

تو پہلی صورت میں یہ مفہوم سامنے آئے گا' اعمال اسی وقت قابل اعتبار شمار ہوں گے جب ان کے ساتھ نیت بھی موجود ہوگی۔

دوسرے مفہوم کے اعتبار سے یہ مطلب سامنے آئے گا' نیت اسی وقت مقبول ہوگی جب اس کے ساتھ اخلاص بھی موجود ہوگا۔

امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف' امام محمد بن حسن شیبانی' امام زفر' امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام حسن بن حیّ اور ایک روایت

کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: وضو کے لیے نیت شرط نہیں ہے جبکہ غسل کا بھی یہی حکم ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام حسن بن حیّ کے نزدیک تیمم میں بھی نیت شرط نہیں ہے۔

عطاء اور مجاہد یہ فرماتے ہیں: رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے بھی نیت شرط نہیں ہے۔ البتہ اگر انسان بیمار ہو یا مسافر ہو (تو ایسی صورت میں اس پر روزہ فرض نہیں ہوتا۔ اب اگر اس حالت میں وہ روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے) نیت کرنا شرط ہوگا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: عبارت کا مطلب یہ ہوگا: اعمال صرف نیت کے ساتھ کامل ہوتے ہیں' یا یہ مطلب ہوگا: ان کا ثواب نیت کی بنیاد پر ملتا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مفہوم مراد ہوگا' کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو الگ ہوتی ہے' کیونکہ بہت سے اعمال ایسے ہوتے ہیں جو نیت کے بغیر پائے جاتے ہیں اور شرعی طور پر ان کا اعتبار کیا جاتا ہے' اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' یہاں ثواب محذوف تسلیم کرنے کی صورت میں اتفاق پایا جائے گا۔

•••———•••———•••

128- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَبِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ أَلْقُوا هَذَا وَاقْبَلُوا هَذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ إِنَّ هَذَا كَانَ لِغَيْرِي وَلَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهِي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کچھ صحیفے لائے جائیں گے' جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی' انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: انہیں پرے کر دو! تو فرشتے عرض کریں گے: ہمیں تیری عزت کی قسم! ہمیں تو ان میں صرف بھلائی نظر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' یہ سب کام دوسروں کے لیے تھے' آج کے دن میں صرف وہی عمل قبول کروں گا' جو صرف میری رضا کے لیے کیا گیا تھا۔

———

۱۲۸- اخرجه البيهقي في (شعب الايمان) (٥/ ٣٣٥- ٣٣٦)' حديث (٦٨٣٦)' والعقيلي (١/ ٢١٨- ٢١٩) في ترجمة الحارث بن غسان' والذهبي في الميزان من طريق العقيلي (٢/ ١٧٧)' والطبراني في (الاوسط)' كما في مجمع البحرين (٤٧٩٠) كلهم من طريق الحارث ابن غسان بهذا الاسناد- قال العقيلي: فلا يتابع عليه بهذا الاسناد' وقد حدث هذا الشيخ بمناكير- وقال الذهبي في (الميزان): الحارث بن غسان عن ابي عمران الجوني مجهولان- والحديث اخرجه الطبراني في (الاوسط)' كما في مجمع البحرين (٨/ ١٠٢) برقم (٤٧٨٩) من طريق الحارث بن عبيد ابو قدامة' عن ابي عمران الجوني عن انس -رضي الله عنه- به بنحوه- قال الهيثمي في (المجمع) (١٠/ ٢٥٤): رواه الطبراني في (الاوسط) باسنادين' ورجال احدهما رجال الصحيح- وقال المنذري في (الترغيب والترهيب) (١/ ٨٩): رواه البزار والطبراني باسنادين' رواة احدهما رواة الصحيح' والبيهقي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس بن منذر حنظلی، ابوحاتم رازی: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۴) (۵۷۵۵)۔

○ عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۲۳) (۳۴۷۲)۔

○ حارث بن غسان مزنی: یہ راوی مجہول ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۸۵) (۳۹۳)۔

○ عبدالملک بن حبیب ازدی او کندی، بصری، ابوعمران الجونی، : یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۲۱) (۴۲۰۰)۔

•••——•••——•••

129- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّنْدَلِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ وَغَيْرُهُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ اَشْرَكَ مَعِي شَرِيكًا فَهُوَ لِشَرِيكِي يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَخْلِصُوا اَعْمَالَكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبَلُ اِلاَّ مَا اُخْلِصَ لَهُ وَلاَتَقُولُوا هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَاِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَلاَتَقُولُوا هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوهِكُمْ فَاِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

☆☆ حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے: میں شریک سے پاک ہوں تو جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک کرے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لیے ہوگا (یعنی اسی سے وہ شخص اپنے بدلے کا طلبگار رہو)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے لوگو! اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرلو! کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرے گا جو خالص اس کے لیے ہو' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔

۱۲۹- اخرجه البزار (۲۵۶۷- كشف)' والاصبهاني في الترغيب (۹۷)' والبيهقي في الشعب (۵/۳۳۶) رقم (۶۸۳۶) قال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۲۴): (رواه البزار عن شيخه ابراهيم بن مجشر' وثقه ابن حبان وغيره' وفيه ضعف' وبقية رجاله رجال الصحيح - اه - قال المنذري في الترغيب (۱/۶۱): (رواه البزار باسناد لا باس به' والبيهقي لكن الضحاك بن قيس مختلف في صحبته-

اس کی وجہ یہ ہے: وہ رشتے داری کے حوالے سے ہوگا' اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور تم یہ بھی نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ تمہاری وجہ سے ہے' کیونکہ وہ تمہاری وجہ سے ہی ہوگا' اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن یعقوب، ابوفضل الصندلی،: ان کا انتقال 318ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۱/۷)(۳۶۸۶)۔

○ عبیدۃ بن حمید کوفی، ابوعبدالرحمٰن المعروف بالحذاء تیمی۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۵۴)(۴۴۴۰)۔

○ عبدالعزیز بن رفیع ابوعبداللہ مکی، نزیل الکوفۃ: یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۱۲)(۴۱۲۳)۔

○ تمیم بن طرفۃ طائی، مسلی: یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۸۲)(۸۱۰)۔

15- باب الْاِغْتِسَالِ فِى الْمَآءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا

130- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ مَوْلٰى بَنِىْ زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ . فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ تَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص جب جنبی ہو' تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ راوی نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! پھر وہ کیا کرے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پانی حاصل کر لے (اور ایک طرف ہو کر غسل کرے)۔

اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بکیر بن عبداللہ بن اشج، مولی بنی مخزوم، ابوعبداللہ اور ابویوسف مدنی، نزیل مصر: یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے

۱۳۰-اخرجه مسلم (۱/۲۳٦) كتاب الطهارة: باب النهي عن البول في الماء الراكد' حديث (۲۸۲) وابو عوانة (۱/۲۷٦) والنسائي (۱/۱۲٤-۱۲٥) كتاب الطهارة: باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم' وابن ماجه (۱/۱۹۸) كتاب الطهارة' حديث (٦۰٥) وابو عبيد في كتاب الطهور (ص۲٥٥) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (٥٦) وابن خزيمة (۱/٤۹-٥۰) وابن حبان (۱۲٤۹- الاحسان) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱٤) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۲۳۷) كتاب الطهارة' باب الدليل على انه ياخذ كل عضو ماء جديداً- كلهم منطريق ابن وهب بهذاالاسناد- وللحديث طرق اخرى عن ابي هريرة-رضي الله عنه-

واخرجه مسلم (۱/۲۳٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۹٥/۲۸۲) واحمد (۲/۳٦۲٬ ٤۹۲) وابو داؤد (۱/٥٦) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (٦۹) والنسائي (۱/۱۷٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم' والدارمي (۱/۱٥۲) كتاب الطهارة' وابو عوانة (۱/۲۷٦) وعبد الرزاق (۱/۱۸۹) رقم (۳۰۰) وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۲۲۳) والحميدي (۲/٤۲۹) رقم (۹٦۹) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (٥٤) وابو يعلى (۱۰/٤٦۱-٤٦۲) رقم (٦۰۷٦) وابن خزيمة (۱/٥۰) رقم (٦٦) وابن حبان (۱۲٤۸-الاحسان) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱٤) كتاب الطهارة' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰٥) والبيهقي (۱/۹۷) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد' وابن حزم في (المحلى) (۱/۱۳۹)- كلهم من طريق محمد بن سيرين' عن ابي هريرة' عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضا منه)-

واخرجه مسلم (۱/۲۳٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۹٦/۲۸۲) وابو عوانة (۱/۲۷٦) وعبد الرزاق (۱/۸۹) رقم (۲۹۹) واحمد (۲/۳۱٦) والترمذي (۱/۱۰۰) كتاب الطهارة' باب كراهية البول في الماء الراكد' حديث (٦۸) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (٥٤) والبيهقي (۱/۹۷) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۳۷٤- بتحقيقنا) من طريق همام بن منبه' عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا يبال في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه)-

واخرجه احمد (۲/٤۳۳) وابو داؤد (۱/٦٦) كتاب (الطهارة) باب البول في الماء الراكد حديث (۷۰) وابن ماجه (۱/۱۲٤) كتاب الطهارة' باب النهي عن البول في الماء الراكد حديث (۳٤٤) وابن ابي شيبة (۱/۱٤۱) وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۲۲۳) وابن حبان (۱۲٥٤- الاحسان) والبيهقي (۱/۲۳۸) من طريق عجلان' عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من جنابة) واخرجه البخاري (۱/۳٤٦) كتاب الوضوء' باب البول في الماء الدائم' حديث (۲۳۹) والنسائي (۱/۱۹۷) كتاب الغسل والتيمم' باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم' وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۲۲۲- ۲۲۳) من طريق ابي الزناد' عن الاعرج' عن ابي هريرة' واخرجه احمد (۲/۳٤٦) من طريق حميد بن عبد الرحمن' عن ابي هريرة واخرجه (۲/۲٥۹) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰٥) من طريق خلاس' عن ابي هريرة واخرجه (۲/۲٥۹) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۰/۱۰٥) من طريق خلاس' عن ابي هريرة- واخرجه ابن خزيمة رقم (۹٤) وابن حبان (۱۲٥٦- الاحسان) من طريق عطاء بن ميناء' عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضا منه او يشرب)-

واخرجه العقيلي في (الضعفاء) (۱/۲٤۲) من طريق الحسن بن محمد' ثنا محمد بن عمرو' عن ابي سلمة' عن ابي هريرة قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء الراكد- وقال العقيلي: الحسن بن محمد منكر الحديث...... والحديث غير محفوظ لا يتابع عليه' وقد سدف عن ابي هريرة باسناد صحيح-

تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۷۷)(۷٦۸)۔

○ ابوالسائب انصاری، مدنی، مولی عبد اللہ بن ہشام بن زھرۃ: ان کا نام عبداللہ بن سائب ہے۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۵۱)(۸۱۷۴)۔

توضیح مسئلہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واما احكام المسالة فقال العلماء من اصحابنا وغيرهم يكره الاغتسال فى الماء الراكد قليلا كان او كثيرا وكذا يكره الاغتسال فى العين الجارية قال الشافعى رحمه الله تعالى فى البويطى اكره للجنب ان يغتسل فى البئر معينة كانت او دائمة وفى الماء الراكد الذى لا يجرى قال الشافعى وسواء قليل الراكد وكثيره اكره الاغتسال فيه هذا نصه وكذا صرح اصحابنا وغيرهم بمعناه وهذا كله على كراهة التنزيه لا التحريم واذا اغتسل فيه من الجنابة فهل يصير الماء مستعملا فيه تفصيل معروف عند اصحابنا وهو انه ان كان الماء قلتين فصاعدا لم يصر مستعملا ولو اغتسل فيه جماعات فى اوقات متكررات واما اذا كان الماء دون القلتين فان انغمس فيه الجنب بغير نية ثم لما صار تحت الماء نوى ارتفعت جنابته وصار الماء مستعملا وان نزل فيه الى ركبتيه مثلا ثم نوى قبل انغماس باقيه صار الماء فى الحال مستعملا بالنسبة الى غيره وارتفعت الجنابة عن ذلك القدر المنغمس بلا خلاف وارتفعت ايضا عن القدر الباقى اذا تمم انغماسه على المذهب الصحيح المختار المنصوص المشهور لان الماء انما يصير مستعملا بالنسبة الى المتطهر اذا انفصل عنه وقال ابو عبد الله الخضرى من اصحابنا وهو بكسر الخاء واسكان الضاد المعجمتين لا يرتفع عن باقيه والصواب الاول وهذا اذا تمم الانغماس من غير انفصاله فلو انفصل ثم عاد اليه لم يجزئه ما يغسله به بعد ذلك بلا خلاف ولو انغمس رجلان تحت الماء الناقص عن قلتين ان تصورا ثم نويا دفعة واحدة ارتفعت جنابتهما وصار الماء مستعملا فان نوى احدهما قبل الآخر ارتفعت جنابة الناوى وصار الماء مستعملا بالنسبة الى رفيقه فلا ترتفع جنابته على المذهب الصحيح المشهور وفيه وجه شاذ انها ترتفع وان نزلا فيه الى ركبتيهما فنويا ارتفعت جنابتهما عن ذلك القدر وصار مستعملا فلا ترتفع عن باقيهما الا على الوجه الشاذ والله اعلم[1]

ہمارے علماء نے اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

1۔ الحاشیہ الصحیح مسلم للنووی 189/3

''ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ پانی تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' اسی طرح بہتے ہوئے چشمے میں غسل کرنا بھی مکروہ ہے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک جنبی شخص کا کنویں میں غسل کرنا مکروہ ہے' خواہ اس کا پانی بہتا ہو یا کھڑا رہتا ہو' اسی طرح وہ ٹھہرا ہوا پانی جو بہتا نہ ہو' اس میں بھی (جنبی شخص کا غسل کرنا) مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حکم برابر ہے خواہ وہ ٹھہرا ہوا پانی تھوڑا ہو یا زیادہ ہو' میں اس میں غسل کرنے کو مکروہ قرار دوں گا۔

یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح ہے' اسی طرح ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) اور دیگر (مسالک کے فقہاء) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

لیکن یہ سب کراہت تنزیہی پر محمول ہوگا' کراہت تحریمی پر محمول نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص ایسے پانی میں غسل جنابت کر لیتا ہو' تو کیا وہ پانی ''مستعمل'' ہو جائے گا؟

اس بارے میں کچھ تفصیل ہے۔

اگر وہ پانی دو قلے یا اس سے زیادہ ہو' تو وہ مستعمل نہیں ہوگا' خواہ اس میں کئی لوگ مختلف اوقات میں غسل جنابت کر لیں۔

اگر پانی دو قلے سے کم ہو اور جنبی شخص نیت کے بغیر اُس میں داخل ہو جائے اور پھر پانی میں داخل ہو جانے کے بعد وہ غسل کی نیت کرے تو اس کی جنابت ختم ہو جائے گی اور پانی مستعمل ہو جائے گا۔

لیکن اگر وہ اپنے گھٹنوں تک اس پانی میں اترتا ہے' پھر مکمل طور پر اس میں داخل ہونے سے پہلے نیت کر لیتا ہے تو پانی اسی وقت مستعمل ہو جائے گا' کیونکہ اب اس کی نیت دوسری طرف ہوگئی ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اس نے جتنا حصہ پانی میں داخل کیا تھا' اس سے جنابت ختم ہو جائے گی۔

صحیح یہ ہے' اس کے بقیہ جسم سے بھی جنابت ختم ہو جائے گی' اگر وہ مکمل طور پر اس میں داخل ہو جاتا ہے' صحیح اور مختار قول یہی ہے' اس کی وجہ یہ ہے' پانی اس وقت مستعمل ہوگا جب اس کی نسبت طہارت حاصل کرنے والے کی طرف کی جائے گی' اس وقت جب وہ پانی اس طہارت حاصل کرنے والے سے جدا ہو جائے۔

اگر دو افراد ایک ساتھ ایسے پانی میں داخل ہوتے ہیں جو دو قلے سے کم ہو اور ان دونوں نے کوئی نیت نہیں کی لیکن پھر داخل ہونے کے بعد وہ دونوں نیت کر لیتے ہیں اور ان دونوں کی نیت ایک ساتھ ہوتی ہے تو ان دونوں کی جنابت ختم ہو جائے گی' البتہ پانی مستعمل ہو جائے گا' لیکن اگر ان میں سے ایک دوسرے سے پہلے نیت کر لیتا ہے تو جس نے نیت کی تھی' اس کی جنابت ختم ہو جائے گی اور اس دوسرے شخص کے لیے وہ پانی مستعمل شمار ہوگا' جس کے ذریعے طہارت حاصل نہیں کی جا سکتی' اس لیے صحیح قول کے مطابق دوسرے شخص کی جنابت ختم نہیں ہوگی۔

البتہ ایک شاذ قول یہ بھی ہے' اس کی بھی جنابت ختم ہو جائے گی۔

•••——•••——•••

16- باب اسْتِعْمَالِ الرَّجُلِ فَضْلَ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ

باب: مرد کا عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

131- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَارِثَةُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِى اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَتَطَهَّرُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے: ہم ایک ہی برتن سے طہارت حاصل کر لیا کرتے تھے۔

——✦——✦——✦——

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن ایوب بن زیاد بغدادی، ابوہاشم، طوسی الاصل، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۴۳) (۲۰۶۷)۔

○ زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدۃ الوادعی، ابوزائدۃ کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۳۹) (۲۰۴۱)۔

○ عبیدۃ بن حمید : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴۷)۔

○ شجاع بن ولید بن قیس السکونی، ابوبدر کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

۱۳۱- اخرجه البخاري (۱/ ۳۷۲) كتاب الغسل' باب هل يدخل الجنب يده في الاناء قبل ان يغسلها' الحديث (۲۶۱) وليس عنده: (من الجنابة)' وانما هي عند مسلم' ومسلم (۱/ ۲۵۶) كتاب الحيض' باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة' الحديث (۴۵/ ۳۲۱)' وابو داؤد (۱/ ۶۷-۶۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة رقم (۷۷)' والنسائي (۱/ ۱۲۸-۱۲۹) كتاب الطهارة' باب ذكر اغتسال الرجل والمراة من اناء واحد رقم (۲۳۲' ۲۳۳' ۲۳۴' ۲۳۵)' والترمذي (۴/ ۲۰۵) كتاب اللباس' باب ما جاء في الجمة واتخاذ الشعر' رقم (۱۷۵۵)' وابن ماجه (۱/ ۱۳۳) كتاب الطهارة' باب الرجل والمراة يغتسلان من اناء واحد' حديث (۳۷۶)' واحمد (۶/ ۱۹۲)' والطيالسي (۱/ ۴۲) رقم (۱۱۶)' والحميدي (۱۵۹)' وابو عوانة (۱/ ۲۳۳-۲۳۴)' وابن خزيمة (۲۵۰)' وابن حبان (۱۰۹۷) من طرق كثيرة عن عائشة-

راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۳۲) (۲۷۶۵)۔

○ حارثہ بن ابورجال انصاری ثم نجاری مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 149ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۱۵) (۱۰۶۹)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور فقیہ حافظ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يقول لا باس ان يغتسل بفضل المراة ما لم تكن حائضا او جنبا

قال ابوعمر هذا معنى قد اختلفت فيه الآثار واختلفت فيه ايضا فقهاء الامصار

قال الوليد بن مسلم سمعت الاوزاعي يقول لا باس بفضل وضوء المراة الا ان تكون حائضا او جنبا

قال الوليد وقال مالك والليث بن سعد يتوضا به اذا لم يجد غيره ولا يتيمم

وفي هذه المسالة للسلف خمسة اقوال

احدها قول بن عمر هذا وبه قال الاوزاعي وروى ذلك عن الحسن والشعبى رواه هشيم وغيره عن يونس عن الحسن

وقال اسماعيل بن ابى خالد سالت الشعبى عن فضل وضوء الحائض والجنب فنهى ان يتوضا به

والثانى الكراهية ان يتوضا الرجل بفضل المراة وان تتوضا المراة بفضل الرجل

رواه داؤد بن عبد الله الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى قال لقيت رجلا صحب النبى -عليه السلام- ما صحبه ابوهريرة اربع سنين فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل الرجل بفضل المراة ولا تغتسل المراة بفضله

هكذا رواه ابوخيثمة زهير بن معاوية عن داؤد بن عبد الله الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى

ورواه ابوعوانة عن داؤد الاودى عن حميد بن عبد الرحمن الحميرى عن ابى هريرة فاخطا فيه

وروى عبد العزيز بن المختار عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس ان النبى -عليه السلام- نهى ان يتوضا الرجل بفضل المراة والمراة بفضل الرجل ولكن ليشرعا جميعا

وقد روى سليمان التيمى عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبى -عليه السلام- نهى ان يغتسل الرجل

والمراة من اناء واحد

والوجه الثالث الكراهية ان يتوضا الرجل بفاضل طهور المراة والترخيص فى ان تتطهر المراة بفضل طهور الرجل

ورواه شعبة عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس عن النبى عليه السلام

ورواه سليمان التيمى عن ابى حاجب عن رجل من اصحاب النبى عن النبى عليه السلام ورواه شعبة عن عاصم الاحول وهو عاصم بن سليمان عن ابى حاجب عن الحكم الغفارى عن النبى عليه السلام

واسم ابى حاجب سوادة بن عاصم

وهو قول الحسن وسعيد بن المسيب رواه قتادة عنهما

وروى الوليد بن مسلم قال اخبرنى سالم انه سمع الحسن يقول اكره الوضوء بفضل المراة حائضا كانت او غير حائض

والقول الرابع انهما اذا شرعا جميعا فى التطهر فلا باس به واذا خلت المراة بالطهور فلا خير فى ان يتوضا بفضل طهورها

روى ذلك عن جويرية زوج النبى عليه السلام

ورواه الشيبانى عن عكرمة

ورواه الاوزاعى عن عطاء

وهو قول احمد بن حنبل

قال الاثرم قلت لابى عبد الله -يعنى احمد بن حنبل -فضل وضوء المراة فقال اذا خلت به تتوضا منه انما الذى رخص فيه ان يتوضا معا جميعا

وذكر حديث الحكم بن عمرو الغفارى فقال هو يرجع الى ان الكراهة اذا خلت به المراة قيل له فالمراة تتوضا بفضل الرجل قال اما الرجل فلا باس به انما كرهت المراة

وجاء عن عطاء انه قال لا يصلح للرجل ان يغتسل بماء اغتسلت به المراة الا ان يشرعا فيه جميعا

ذكره دحيم عن محمد بن شعيب عن الاوزاعى ومعاوية بن سلام عن عطاء

وذكره عبيد الله بن موسى عن زكريا عن الشعبى قال لا يغتسل الرجلان جميعا اذا اجنبا والرجل والمراة يغتسلان جميعا

وهذا غريب عجيب

والقول الخامس انه لا باس ان يتطهر كل واحد منهما بفضل طهور صاحبه شرعا جميعا او خلا كل واحد منهما به

وعلى هذا القول فقهاء الامصار وجمهور العلماء والآثار فى معناه متواترة

فمنها حديث بن عباس ان امراة من نساء النبى -عليه السلام -اغتسلت من الجنابة راى رسول الله ان يغتسل من فضلها فاخبرته انها اغتسلت منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿الماء لا ينجسه شىء﴾

وروى عكرمة عن بن عباس من طرق كثيرة ومنهم من يجعله عن بن عباس

عن ميمونة ومنهم من قال فيه بعض ازواج النبى عليه السلام

وروى بن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابى الشعثاء جابر بن زيد عن بن عباس ان ميمونة اخبرته انها كانت تغتسل هى والنبى -عليه السلام -من اناء واحد -هو الفرق -من الجنابة

ولحديث عائشة طرق متواترة منهم من يقول فيه يشرعان فيه جميعا

ومنهم من يقول فيه وهما جنبان

وروى ايضا حديث عائشة من طرق سعيد بن المسيب وعكرمة ومعاذة العدوية كلهم عن عائشة بمعنى واحد

وروى ابوسلمة بن عبد الرحمن عن ام سلمة مثله قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة

وروى من حديث على بن ابى طالب وجابر بن عبد الله وانس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل هو وبعض نسائه من اناء واحد

وروى عن ام صبية الجهنية -وهى خولة بنت قيس -انها قالت اختلفت يدى ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اناء واحد

ومن حديث ام هانىء قالت اغتسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة من اناء واحد

وقال بن عمر كان الرجال والنساء يتوضؤون من اناء واحد فى زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وقال بن عباس لا باس ان تتوضا بفضلها وتتوضا بفضلك وكان يقول هن الطف بنانا واطيب ريحا

وقال الزهرى تتوضا بفضلها كما تتوضا بفضلك

وقال مالك لا باس بذلك حائضا كانت او جنبا

وقال الشافعى لا باس ان يتوضا بفضل الحائض والجنب لان النبى -عليه السلام -اغتسل هو وعائشة من اناء واحد فكل واحد منهما مغتسل بفضل وضوء صاحبه وليست الحيضة فى اليد وليس المؤمن بنجس وانما هو متعبد بان يمس الماء فى بعض حالاته دون بعض

الاستذکار فی معرفۃ مذاہب علماء الامصار، باب جامع غسل الجنابۃ 297/1

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں:
''اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی عورت کے (وضو یا غسل) کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لے بشرطیکہ وہ عورت حائضہ نہ ہو یا جنابت کی حالت میں نہ ہو''۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں آثار مختلف ہیں اور اس بارے میں فقہاء نے اختلاف بھی کیا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ عورت حیض یا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام لیث بن سعد یہ بیان فرماتے ہیں: اگر آدمی کو عورت کے بچے ہوئے پانی کے علاوہ اور کوئی پانی نہیں ملتا تو وہ اسی پانی کے ذریعے وضو کر لے گا اور وہ تیمم نہیں کرے گا۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت یا جنبی شخص کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کیا جائے گا۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے مرد کا عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا اور عورت کا مرد کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔

بعض محدثین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی مرد کسی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا کوئی عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں: مرد کا عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے البتہ عورت مرد کے وضو کے پانی سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے اگر مرد اور عورت ایک ساتھ وضو کرنا شروع کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عورت پہلے وضو کر لیتی ہے تو اب مرد اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کرے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات بیان کی ہے اگر عورت پہلے کسی پانی سے وضو کر لیتی ہے تو اب مرد اس کے ذریعے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس بارے میں جو اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے: وہ دونوں ایک ساتھ وضو کر لیں۔

پانچواں قول یہ ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے مرد یا عورت میں سے کوئی ایک دوسرے کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو (یا غسل) کر سکتا ہے خواہ وہ دونوں ایک ساتھ (وضو یا غسل کرنا) شروع کریں یا ان دونوں میں سے کوئی ایک پہلے کر لے اور دوسرا بعد میں کرے۔

اکثر فقہاء اور اہلِ علم نے اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

اور اس بات کی تائید اُس حدیث سے بھی ہو جاتی ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ نے غسل جنابت کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل

کرنے لگے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی (کہ وہ اس پانی سے پہلے ہی غسل کر چکی ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی"۔

یہی روایت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اور اسی نوعیت کی روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختلف حوالوں سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں، بیوی) ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم عورت کے (وضو سے) بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرلو یا وہ تمہارے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر لے۔

زہری نے بھی یہ بات بیان کی ہے، تم اس (عورت) کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر سکتے ہو اور وہ تمہارے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر سکتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو یا جنابت کی حالت میں ہو۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے، کوئی شخص حیض والی عورت یا جنابت کی حالت والی عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کر لے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے، آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن میں وضو کر لیتے تھے، تو گویا ان میں سے ہر ایک دوسرے کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے ذریعے غسل کرتا تھا، ویسے بھی حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا اور مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ یہ امر تعبدی ہے کہ بعض صورتوں میں پانی استعمال کرنا پڑتا ہے اور بعض میں نہیں کرنا پڑتا ہے۔

•••——•••——•••

132- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ

لَقَدْ رَاَيْتُنِى اَتَوَضَّاُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل سدوسی، ابونعمان بصری، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۸۹) (۶۲۶۶)۔

○ عبید بن عمیر بن قتادۃ لیثی، ابوعاصم مکی۔ امام مسلم نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہی پیدا ہوئے تھے۔

•••———•••———•••

133- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ حَرْبٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ اَجْنَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فِيْهَا فَضْلَةٌ فَجَآءَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَغْتَسِلُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ فَقَالَ الْمَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ . فَاغْتَسَلَ مِنْهُ . اخْتُلِفَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى سِمَاكٍ وَّلَمْ يَقُلْ فِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ غَيْرُ شَرِيْكٍ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں نے ایک برتن سے غسل کرلیا اور اس میں کچھ پانی بچ گیا' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ اس سے غسل کرنے لگے تو میں نے عرض کی: میں نے اس برتن سے غسل کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس برتن سے غسل کرلیا۔

اس روایت میں سماط نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے اور اس میں صرف شریک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن احمد بن ہیثم بن خالد، ابوحسن البزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۲۰) (۶۱۲۹)۔

۱۳۳- اخرجه احمد (۶/۳۳۰)' وابو داؤد (۱/۵۵-۵۶) كتاب الطهارة' باب الماء يجنب' الحديث (۶۸)' والترمذي (۱/۹۴) كتاب الطهارة' باب الرخصة في فضل طهور المراة' الحديث (۶۵)' والنسائي (۱/۱۷۳) كتاب المياه باب (۱)' وابن ماجه (۱/۱۳۲) كتاب الطهارة' باب الرخصة بفضل وضوء المراة' الحديث (۳۷۰)' عن ابن عباس..... فذكره نحو هذه القصة' قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح)' وصححه ابن خزيمة برقم (۱۰۹)-

وقال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۳): سالت ابا زرعة عن حديث رواه سفيان' عن سماك' عن عكرمة' عن ابن عباس' ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم اغتسلت من جنابة' فجاء النبي فقالت له' فتوضا بفضلها' وقال: (الماء لا ينجسه شيء)- ورواه شريك' عن سماك' عن عكرمة' عن ابن عباس' عن ميمونة! فقال: الصحيح عن ابن عباس' عن النبي صلى الله عليه وسلم بلا ميمونة !- وللحديث شاهد من حديث ابن عباس بنحو حديث ميمونة- وانظر: تخريج الحديث (۱۳۷)-

○ عیسیٰ بن موسیٰ بن ابوحرب، ابویحییٰ صفار بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 267ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۱۶۵)(۵۸۶۳)۔

○ یحییٰ بن ابوبکیر، الکرمانی، کوفی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۵۰)(۷۵۶۶)۔

○ سماک ابن حرب بن اوس بن خالد الذھلی البکری کوفی، ابومغیرۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۲)(۵۱۹)۔

•••——•••——•••

134- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ .

تَابَعَهُ اَيُّوْبُ وَمَالِكٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّغَيْرُهُمْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳٤-اخرجه مالك في (الموطا) (۱/ ۲٤) كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' حديث (۱۵) عن نافع' عنه' به نحوه- ومن طريق مالك اخرجه البخاري (۱/ ۲۹۹) كتاب الوضوء' باب: وضوء الرجل مع امراته وفضل وضوء امراته' وتوضا عمر بالحميم ومن بيت نصرانية' حديث (۱۹۳)' وابو داؤد (۱/ ۲۰) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۷۹)- والنسائي (۱/ ۵۷) كتاب الطهارة وسننها' باب: الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد' حديث (۲۸۱)- والشافعي (۱/ ۲۳) كتاب الطهارة' باب: في المياه' حديث (٤۱)- وابن حبان (٤/ ۷٦) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۱۲٦۵)- والبيهقي (۱/ ۱۹۰) كتاب الطهارة' باب: فضل المحدث-

واخرجه احمد (۲/ ۱۰۳)' وابو داؤد (۱/ ۲۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۸۰)' وابن خزيمة (۱/ ٦۳) برقم (۱۲۱)' وابن حبان (٤/ ۷۵) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۱۲٦٤) وابن الجارود (۱/ ٦۱) برقم (۵۸)' والبيهقي (۱/ ۱۹۰) كتاب الطهارة' باب فضل المحدث- كلهم من طريق عبيد الله باسناد الدارقطني' واخرجه ابو داؤد (۷۹)' وابن خزيمة (۱/ ۱۰۲-۱۰۳) (۲۰۵)' والبيهقي (۱/ ۱۹۰) كلهم من طرق' عن نافع' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن محمد بن کثیر عجلی، ابوہشام الرفاعی، کوفی، قاضی المدائن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۹) (۶۴۴۲)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابوخالد الاحمر کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۰۶) (۲۵۶۲)۔

•••——•••——•••

135- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ عِلْمِىْ وَالَّذِىْ يَسْكُنُ عَلٰى بَالِىْ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان، ابوسعید بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۹) (۱۰۷)۔

○ روح بن عبادۃ بن العلاء بن حسان القیسی، ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۲۹) (۱۹۷۳)۔

۱۳۵- اخرجه احمد (۱/۳۶۶)، ومسلم (۱/۲۵۷) كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، الحديث (۴۸/۳۲۳)، والبيهقي (۱/۱۸۸)؛ كتاب الطهارة، باب في فضل الجنب، من حديث ابن جريج، عن عمرو بن دينار، قال: اكبر علمي، والذي يخطر على بالي ان ابا الشعثاء اخبرني، ان ابن عباس اخبره: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بفضل ميمونة)- والحديث اخرجه ابن خزيمة (۱/۵۷) رقم (۱۰۸)، وانظر: تخريج الحديث (۱۳۲)-

○ جابر بن زید ازدی، الیحمدی، ابوالشعثاء، الجوفی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۳۳۴)(۸۶۶)

•••———•••———•••

136- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ .
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔
اس کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن مخلد بن قتیبہ بن عبداللہ ازدی، ابواحمد بن زنجویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۷۶) (۱۵۶۷)۔

•••———•••———•••

137- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ .
وَقَالَ الرَّمَادِيُّ تَوَضَّأَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیا تھا۔
رمادی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جنابت کی حالت میں پانی سے وضو کیا تھا' اس کے بچے ہوئے پانی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تھا۔

۱۳۶- اخرجه احمد (۱/۳٦٦)' والبيهقي (۱/۱۸۸)' وابن خزيمة (۱/۵۷) رقم (۱۰۸) من طريق عبد الرزاق' به' وانظر: الحديث السابق-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن اخزم طائی نبہانی ابوطالب بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۰)(۲۱۲۶)۔

•••——•••——•••

138- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ شَرَابِهَا.

قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ .

اَبُوْ حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ وَّغَزْوَانُ بْنُ حُجَيْرٍ السَّدُوْسِيُّ عَنْهُ مَوْقُوْفًا مِّنْ قَوْلِ الْحَكَمِ غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عورت کے پینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے (وضو کرے)۔

شعبہ نامی راوی یہ بات بیان کرتے ہیں: سلیمان تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوحاجب نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔

۱۳۸—اخرجه ابو داؤد (۱/ ۶۳) كتاب الطهارة' باب: النهي عن الوضوء بفضل المراة' الحديث (۸۲)' والترمذي (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة' باب: في كراهية فضل طهور المراة' الحديث (٦٤)' والطيالسي ص (۱۷٦)' والحديث (۱۲۵۲)' واحمد (٥/ ٦٦)' والبخاري في التاريخ الكبير (٤/ ۱۸٥)' والنسائي (۱/ ۱۷۹): كتاب المياه' باب النهي عن فضل وضوء المراة' وابن ماجه (۱/ ۱۳۲) كتاب الطهارة' باب النهي عن فضل وضوء المراة' الحديث (۳۷۳)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲٤) كتاب الطهارة' باب سور بني آدم' والبيهقي (۱/ ۱۹۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النهي عن فضل المحدث' وابن حبان (۲۲٤—موارد الظمآن) كتاب الطهارة' باب فضل طهور المراة' كلهم من رواية شعبة' عن عاصم الاحول قال: سمعت ابا حاجب يحدث عن الحكم بن عمرو الغفاري به' وقال الترمذي: هذا حديث حسن' وصححه ابن حبان-

وقال البيهقي في السنن (۱/ ۱۹۳): (وبلغني عن الترمذي انه قال: سالت محمدا — يعني: البخاري — عن هذا الحديث! فقال: ليس بصحيح)' ثم اسند عن الدارقطني انه قال: (اختلف فيه' فرواه عمران بن حدير' وغزوان بن جرير السدوسي عنه موقوفاً من قول الحكم غير مرفوع الى النبي صلى الله عليه وسلم ' ما ما ذكره البيهقي عن الترمذي فهو في (علله الكبير) (ص٤٠)-

ابوحاجب نامی راوی کا نام سوادہ بن عاصم ہے' ان کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے' بعض راویوں نے اسے حکم کے قول کے طور پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' روایت کے طور نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن سلیمان الاحول، ابوعبدالرحمٰن بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۷۱) (۳۰۷۷)۔

○ سوادۃ بن عاصم عنزی ابوحاجب بصری :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۲۲) (۲۶۹۶)۔

139- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنْبَاَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي خَوْلَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَخْتَلِفُ يَدُهَا وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَتَوَضَّاُ هِيَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں:) ان کا ہاتھ اور نبی اکرم ﷺ کا دستِ مبارک ایک ہی برتن میں آگے پیچھے داخل ہوتے تھے' وہ اور نبی اکرم ﷺ (ایک ساتھ) وضو کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن حباب ابوحسین عکلی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱) (۲۱۳۶)۔

○ خارجۃ بن عبداللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت انصاری، ابوزید مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۱۳۹- اخرجه احمد (۶/۳۶۶، ۳۶۷)' وابو داؤد (۱/۲۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' حديث (۷۸)' وابن ماجه (۱/۱۳۵) كتاب الطهارة' باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد' حديث (۳۸۲)- والبخاري في (الادب المفرد) (۱۰۶۲)' والبيهقي في (السنن) (۱/۱۹۰) كتاب الطهارة' باب: فضل المحدث كلهم عنها' به- وخولة بنت قيس هي: ام حبيبة-

''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۸۳) (۱۶۲۱)۔

○ سالم بن سرج ابونعمان مدنی:، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹، ۳۶۰) (۲۱۸۷)۔

17- باب الْإِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کا بیان

140- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْزِءُ بِهِ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَدْبِرَهَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ وَلَا رَجِيعٌ۔

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی مشرک نے ان کا مذاق اُڑاتے ہوئے ان سے یہ کہا: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے' آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ رفع حاجت کے طریقے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے رسول نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے' ہم استنجاء کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء نہ کریں اور تین پتھروں سے کم کے ذریعہ استنجاء نہ کریں' ان پتھروں میں کوئی ہڈی یا مینگنی نہیں ہونی چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 83ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۴۰- اخرجه الطيالسي ص (۹۱)' الحديث (٦٥٤)' واحمد (٥/ ٤٣٧، ٤٣٩)' ومسلم (١/ ٢٢٣): كتاب الطهارة' باب الاستطابة' الحديث (٥٧/ ٢٦٢)' وابو داؤد (١/ ١٧) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (٧)' والترمذي (١/ ٢٤) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة' الحديث (١٦) وابن ماجه (١/ ١١٥) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة' الحديث (٣١٦)' وابن الجارود (ص: ٢٠) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة للغائط والبول والاستنجاء' الحديث (٢٩)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/ ١٢٢) كتاب الطهارة' باب الاستجمار بالعظام' والبيهقي (١/ ١٠٢)' كتاب الطهارة' باب وجوب الاستنجاء بثلاثة احجار۔

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۴)(۴۷۰)۔

توضیح مسئلہ:

لفظ''استنجاء'' کا مطلب اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں سے نکلنے والی چیز کو زائل (صاف) کرنا ہے' اس مقام سے جہاں سے وہ نکلی ہے' خواہ یہ عمل پانی کے ذریعے کیا جائے یا پتھر کے ذریعے یا ان کی مانند کسی بھی اور چیز کے ذریعے کیا جائے۔

استنجاء کو''استطابہ''(پاکیزگی حاصل کرنا) بھی کہا جاتا ہے' بالکل اسی طرح جیسے اسے''استجمار'' بھی کہا جاتا ہے' البتہ لفظ استجمار پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے' جن کے ذریعے انسان مخرج سے نجاست کو صاف کر دیتا ہے (یہ لفظ''استجمار' لفظ''جمار'' سے ماخوذ ہے' جو چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں)۔

استنجاء کو''استطابہ''اس لیے کہتے ہیں' کیونکہ اس عمل کے نتیجے میں انسان کی طبیعت پاک صاف اور ہلکی پھلکی ہو جاتی ہے۔

اس عمل کو''استنجاء''اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لفظ''نجوت الشجرۃ'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب درخت کو کاٹنا ہے' کیونکہ اس عمل کے ذریعے نجاست کو اس کے مقام سے الگ کر دیا جاتا ہے (اس لیے اسے استنجاء کا نام دیا گیا ہے)۔

استنجاء کرنے میں اصلی طریقہ یہ ہے: وہ پانی کے ذریعے کیا جائے' جہاں تک پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ہم سے پہلے کی اُمتوں میں بھی مشروع تھا۔

یہ بات روایت کی گئی ہے' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا تھا۔

لیکن اسلامی شریعت میں چونکہ آسانی اور نرمی کا پہلو پایا جاتا ہے' اس لیے شریعت نے یہ حکم دیا ہے' پتھر وغیرہ کے ذریعہ بھی استنجاء کیا جا سکتا ہے۔

استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہ کرے' اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے' یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(استنجاء کرنے کے لیے) جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مسند احمد' سنن بیہقی' ابن حبان)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو' تو اسے پانی کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ''سبیلین'' سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء کرنا یا پتھر کے ذریعے انہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب' پاخانہ' مذی وغیرہ شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
''اور ناپاکی سے لاتعلق رہو''۔
یہاں ''امر'' کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔
اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے' اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہو گا' خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے''۔
حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی کی تحقیق:

اس موضوع سے متعلق امام ابو جعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں' انہیں نقل کرنے کے بعد امام طحاوی یہ تحریر فرماتے ہیں:

''کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں' جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔
بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اتنے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے' خواہ وہ تین ہوں' یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں' طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو' تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔
ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاقت تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے' اُس میں اِس بات کا احتمال پایا جاتا ہے' طاق تعداد استعمال کرنا استحباب کے طور پر ہو' ایسا نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے' وہ پاک ہی نہ ہو' اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو' جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے' وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔
تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے' اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے' وہ طاق تعداد میں کرے' جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی

(تیلی) وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے اسے (خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے) اور جو شخص زبان کے ذریعے مَل کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اُسے وہ نگل لینی چاہیے جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے جو شخص قضائے حاجت کرنے کے لیے آئے اُسے پردہ کر لینا چاہیے یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اُسے ٹیلہ ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھیلتا ہے''۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

(امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ طاق تعداد کے استحباب کے طور پر ہے یہ لازم نہیں ہے اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک مینگنی ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے مینگنی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (مینگنی) ناپاک ہوتی ہیں''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے' کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' وہاں ایسی صورتِ حال تھی' کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کے آس پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ ﷺ کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی' وہ آپ ﷺ کو پتھر لا کر دے۔

پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کی خدمت میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے مینگنی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے' جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔ اور آپ ﷺ ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیتے' وہ آپ ﷺ کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں' تو آپ ﷺ کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے: آپ ﷺ نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

روایات کے مفہوم کی تصحیح کے حوالے سے اس بارے میں یہ بحث تھی۔

(امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں:) اب ہم قیاس کے اعتبار سے اس مسئلے کا جائزہ لیتے ہیں' ہم نے یہ بات دیکھی: پاخانہ یا پیشاب جب ان دونوں کو پانی کے ذریعے ایک مرتبہ دھولیا جائے اور اس ایک مرتبہ دھونے کے نتیجے میں ان دونوں کا اثر یا ان کی بو ختم ہو جائے اور اس کا کوئی بھی اثر باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک شمار ہوتی ہے' لیکن اگر ان کا اثر زائل نہ ہو' تو اس مقام کو دوسری مرتبہ دھونے کی ضرورت پیش آتی ہے' اگر دوسری مرتبہ دھونے کے ساتھ نجاست صاف ہو جاتی ہے تو اس کے ذریعے انسان پاک ہو جائے گا' بالکل اسی طرح جس طرح ایک مرتبہ دھونے سے بھی پاک ہو سکتا ہے' لیکن اگر دو مرتبہ دھونے سے بھی وہ نجاست زائل نہیں ہوتی تو اب اس کے بعد پھر اسے دھونے کی ضرورت پیش آئے گی' جب تک وہ نجاست صاف نہیں ہو جاتی۔ اس لیے پتھروں کے استعمال کے ذریعے بھی وہی مقصد حاصل کیا جاتا ہے جو پانی کے استعمال کے ذریعے سے حاصل کیا جاتا ہے' جس طرح دھونے میں کوئی متعین مقدار نہیں ہے' اس طرح پتھروں کے استعمال میں بھی کوئی متعین مقدار نہیں ہونی چاہیے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہڈی یا مینگنی کے ذریعے سے پاکیزگی حاصل کرنے سے منع کیا ہے۔

اس کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

''ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے' ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء کریں''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور صحابی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مینگنی یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کیا جائے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں بعض دیگر روایات نقل کی ہیں' ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے' ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے سے اس لیے منع فرمایا ہے' کیونکہ یہ جنات کی خوراک ہے' آپ ﷺ نے اس حوالے سے منع نہیں کیا' ہڈی کے

ذریعے استنجاء کرنے سے انسان پاک نہیں ہوتا' بالکل اسی طرح جس طرح پتھر کے ذریعے استنجاء کرنے سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔

ہڈی کے ذریعے استنجاء کر کے بھی انسان پاک ہو جاتا ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔

•••——•••——•••

141 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن ربیع بن حمید بن مالک بن سحیم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۸۵) (۲۳۳۰)۔

•••——•••——•••

142 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا نَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ. قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ لَيَنْهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ اَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ.

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ مشرکین نے ان سے یہ کہا: ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے' آپ کے آقا نے آپ کو ہر طرح کی بات کی تعلیم دی ہے' یہاں تک کہ آپ کو استنجاء کرنے کے طریقے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم میں سے کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے' اور آپ نے ہمیں مینگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص تین پتھروں سے کم (پتھروں کے ذریعے) استنجاء نہ کرے۔

اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سنان بن اسد بن حبان ابوجعفر قطان واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰) (۴۴)۔

○ منصور بن المعتمر بن عبداللہ سلمی، ابوعتاب کوفی، ''ثقہ'' یہ اعمش کے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ انتقال 132 ہجری میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۷۳) (۶۹۵۶)۔

•••——•••——•••

143- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ابْنُ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ لِحَاجَتِهٖ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَاِنَّهَا تُجْزِئُهٗ .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ تین پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے' ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا''۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوحازم سلمۃ بن دینار مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 184ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۱) (۵۹۳۷)۔

○ مسلم بن قرط مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'

۱۴۳-اخرجہ احمد (۱۰۸/۶)' وابو داؤد (۳۷/۱)' کتاب الطہارۃ' الحدیث (۴۰)' والنسائی (۴۱/۱-۴۲) کتاب الطہارۃ' باب الاجتزاء في الاستطابۃ بالحجارۃ دون غیرھا' والدارمي (۱۷۰/۱)' والبیہقي (۱۰۳/۱) ولہ شاھد من حدیث ابي ایوب مرفوعاً: (اذا تغوط احدکم فلیمسح بثلاثۃ احجار' فان ذلک کافیۃ)' اخرجہ الطبراني في (الاوسط) کما في مجمع الزوائد (۲۱۱/۱)' والکبیر (۱۷۴/۴) الحدیث (۴۰۵۵)- وقال الہیثمي: ورجالہ موثقون الا ان ابا شعیب صاحب ابي ایوب ولم ارفیہ تعدیلا ولا جرحا-

(۹۴۰)(۲۶۸۳)۔

•••———•••———•••

144- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِىُّ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِىُّ قَالُوْا اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ فَاَمَرَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنْ يَّاْتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَجَآءَهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ ائْتِنِىْ بِحَجَرٍ . تَابَعَهُ اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ قَالَ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ فَاْتِنِىْ بِغَيْرِهَا . اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ اِسْحَاقَ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ بَيَّنْتُ الْاِخْتِلَافَ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی: وہ آپ کے لیے تین پتھر لے کر آئیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو پتھر اور ایک مینگنی لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ گندگی ہے' تم پتھر لے کر آؤ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کہیں جا رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں آپ کے لیے تین پتھر لے کر آؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مینگنی کو ایک طرف ڈال دیا اور ارشاد فرمایا: یہ گندگی ہے' تم اس کی بجائے دوسری چیز (پتھر) میرے پاس لے کر آؤ۔

اس روایت میں ابواسحاق نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے' (امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے کسی دوسرے مقام پر

۱۴۴- اخرجه احمد في المسند (۴۵۰/۱)' حدثنا عبد الرزاق' قال حدثنا معمر فذكره وكذا رواه الطبراني في الكبير (۷۳/۱۰) رقم (۹۹۵۱) من طريق عبد الرزاق' به- ورواه ابن خزيمة (۳۹/۱) رقم (۷۰)' والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱۲۲/۱)' والبيهقي (۱۰۸/۱) كتاب الطهارة' باب: الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة في الانقاء دون ما نهي عن الاستنجاء به' والطبراني في (الكبير) (۷۶/۱۰) رقم (۹۹۶۰) كلهم من طريق ابي اسحاق' عن عبد الرحمن بن الاسود' عن علقمة' عن عبد الله' به- واخرجه البخاري (۳۰۸/۱) كتاب الوضوء' باب لا يستنجي بروث' حديث (۱۵۶)' والنسائي (۳۹/۱-۴۰) كتاب الطهارة' باب الرخصة في الاستطابة بحجر' حديث (۴۲)' وابن ماجه (۱۱۴/۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة والنهي عن الروث والرمة' حديث (۳۱۳)' واحمد (۴۱۸/۱)' وابن المنذر في (الاوسط) رقم (۲۹۶)' وابو يعلى (۶۳/۹) رقم (۵۱۲۷)' والبيهقي (۴۱۳/۲)' والطبراني في (الكبير) (۹۹۵۳) كلهم من طريق زهير بن معاوية' عن ابي اسحاق- واخرجه ابو داؤد الطيالسي (۴۷/۱- منحة) رقم (۱۴۴)' حدثنا زهير' عن ابي اسحاق' عن عبد الرحمن بن الاسود' عن ابن مسعود- فسقط ذكر الاسود بن يزيد- واخرجه الترمذي (۲۵/۱-۲۶) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الاستنجاء بالحجرين' حديث (۱۷)' واحمد (۳۸۸/۱' ۴۶۵)' والطبراني في (الكبير) (۷۳/۱۰-۷۴) رقم (۹۹۵۲)

اس اختلاف کی وضاحت کر دی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن محمد بن فضل بن جابر ابوالعباس الزیات، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۲/۶) (۳۴۴۳)۔علقمۃ بن قیس بن عبداللہ النخعی ،کوفی ،''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۹) (۴۷۱۵)۔

○ بہلول بن حسان بن سنان ابوہیثم تنوخی ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۸/۷) (۳۵۴۹)۔

○ ابراہیم بن عثمان عبسی ابوشیبۃ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 169ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۲) (۲۱۷)۔

145- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو السَّيْبَانِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نَسْتَنْجِىَ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ اَوْ حُمَمَةٍ .

اِسْنَادٌ شَامِىٌّ لَيْسَ بِثَابِتٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم ہڈی' مینگنی یا کوئلے کے ذریعے استنجاء کریں۔

اس روایت کی سند شامی ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔

---

۱۴۵ - اخرجه ابو داؤد (۱۰/۱) كتاب الطهارة' باب ما ينهى عنه ان يستنجى به' الحديث (۳۹)- ومن طريق ابي داؤد' اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱۰۹/۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة من طريق اسماعيل بن عياش' به' بهذا الاسناد- وانظر الحديث (۱۴۴)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن عمار بن نصیر سلمی، دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۲)(۷۳۵۳)۔

○ یحییٰ بن ابوعمرو السیبانی ابوزرعۃ حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۶۳)(۷۶۲۶)۔

○ عبداللہ بن فیروز الدیلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۳۵)(۳۵۵۸)۔

•••——•••——•••

146- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى اَنْ نَسْتَنْجِىَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ .

عُلَيُّ بْنُ رَبَاحٍ لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' ہم بوسیدہ ہڈی' مینگنی یا کوئلے کے ذریعہ استنجاء کریں۔

اس روایت کے راوی علی بن رباح کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بالکل ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

۱۴۶- اخرجه احمد في المسند (۱/۴۵۷) والبيهقي (۱/۱۰۹-۱۱۰) كتاب الطهارة: باب الاستنجاء بما يقوم مقام الحجارة- كلاهما رواه من طريق عبد الله بن وهب قال: اخبرنا موسى بن علي بن رباح عن ابيه عن عبد الله بن مسعود - وانظر حديث ابن مسعود المتقدم (۱۴۴) (۱۴۵)-

جب سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تمہیں میری آواز سنائی دے اور پردہ گرا ہوا نہ ہو تو تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اجازت لیے بغیر اندر آ سکتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ مبارک اور مسواک مبارک کو اٹھانے کا شرف حاصل ہے (یعنی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم کافی عرصے تک یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔

آپ نے غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق، بیعت الرضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔

علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی اگرچہ روایتی طور پر ان کا شمار عشرۂ مبشرہ میں نہیں ہوتا)

صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

تابعین میں سے علقمہ، ابووائل، اسود، مسروق، عبیدہ، قیس بن ابوحازم اور دیگر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث بھی منقول ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن اُمّ عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے طریقے پر عمل کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن اُمّ عبد کو مقرر کرتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا: میں عمار بن یاسر کو بطور امیر اور عبداللہ بن مسعود کو بطور

طبقات ابن سعد (342/2) طبقات خلیفۃ (ص 128/26/16) التاریخ الکبیر (2/5) الجرح والتعدیل (149/5) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 170 / ا) الثقات لابن حبان (208/3) المستدرک للحاکم (312/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (ج 1 ق 33 / ا) الاستیعاب (987/3) اسد الغابۃ (280/3) سیر اعلام النبلاء (461/1) الکاشف (116/2) تجرید اسماء الصحابۃ (334/1) الاصابۃ (129/4) التہذیب (27/6) التقریب (ص 323) بقی بن مخلد و مقدمۃ مسندہ (ص 80) الریاض المستطابۃ (ص 185)

معلم اور وزیر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے منتخب اصحاب میں سے ہیں جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔تم لوگ ان کی پیروی کرنا' ان کے احکام کی اطاعت کرنا' ان کی باتیں غور سے سننا۔ میں اپنے اوپر ایثار کر کے عبداللہ کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کام کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو درخت پر چڑھنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کمزور پاؤں اور پسلیوں کو دیکھ کر مسکرا دیئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں مسکرا رہے ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا پاؤں' نامہ اعمال میں قیامت کے دن اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض کے بیان کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔آپ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن علی ابن رباح اللخمی، ابوعبدالرحمٰن بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 163ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۳)(۷۰۴۳)۔

○ علی بن رباح بن قصیر اللخمی ابوعبداللہ مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۵)(۴۷۶۶)۔

•••———•••———•••

147– حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَیْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۴۷- رواه البیهقي في الكبرٰی (۱/۱۱۰-۱۱۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالجلد المدبوغ' من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد والمتن- ورواه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۲۳) قال: حدثنا يونس قال: اخبرنا ابن وهب' فذكره به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۲۰): (قال ابن القطان في (كتابه): وعلته الجهل بحال موسى بن ابي اسحاق- قال: وذكره ابن ابي حاتم ولم يعرف من امره شيء' فهو عنده مجهول - قال: وهو ايضا مرسل' لانه عمن لم يسم ممن يذكر عن نفسه انه راى او سمع' وان لم يشهد لاحدهم التابعي الراوي عنه بالصحبة)- اه-

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْاَنْصَارِ اَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اَنَّهُ نَهَى اَنْ يَسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ اَوْ جِلْدٍ .

هٰذَا اِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ اَيْضًا .عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمان' نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی' جو انصاری تھے' کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص ہڈی 'مینگنی یا چمڑے کے ذریعے استنجاء کرے۔

اس روایت کی سند ثابت نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی عبداللہ بن عبدالرحمان مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد ابن اسود بن عمرو العامری، ابو محمد بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۳۷) (۵۰۸۱)۔

○ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الحباب۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۸) (۴۲۵)۔

•••——•••——•••

148- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَّاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ كَاسِبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

اِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ اَوْ بِعَظْمٍ وَّقَالَ اِنَّهُمَا لَا يُطَهِّرَانِ .

اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مینگنی یا ہڈی کے ذریعے استنجاء کیا جائے' آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ دونوں چیزیں پاک نہیں کرتی ہیں۔

۱۴۸- اخرجه ابن عدي في الكامل (۳/۱۱۷۹) في ترجمة سلمة بن رجاء الكوفي- واعله به-

اس روایت کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن حمید کاسب مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۸۸) (۷۸۶۹)۔

○ سلمۃ بن رجاء تمیمی، ابوعبدالرحمٰن کوفی: ''صدوق'' علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۸۸)۔

○ حسن بن الفرات بن ابوعبدالرحمٰن تمیمی القزاز، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۴۲) (۱۲۸۷)۔

○ فرات بن ابوعبدالرحمٰن القزاز کوفی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۷۹) (۵۴۱۵)۔

○ سلمان، ابوحازم اشجعی، کوفی، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۹۸) (۲۴۹۲)۔

•••——•••——•••

149- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ فَقَالَ اَوَلَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ حَجَرَانِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِّلْمَسْرُبَةِ .

اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

★★ اُبی بن عباس اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجاء کرنے کے طریقہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں تین پتھر نہیں ملتے

۱۴۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۱۴) كتاب الطهارة، باب كيفية الاستنجاء من طريق عتيق بن يعقوب الزبيري عن ابي بن العباس به، مثل حديث المصنف-

ہیں؟ دو پتھر مخرج کے کناروں (کو صاف کرنے کے لیے) اور ایک پتھر مخرج (کو صاف کرنے) کے لیے۔
اس کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حرب بن محمد بن علی طائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۱)(۴۷۳۵)۔

○ عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسیٰ بن عبداللہ بن زبیر بن عوام: مشہور صحابی رسول حضرت زبیر بن عوام کی اولادِ امجاد میں سے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی ''الموطا'' حفظ کر لی تھی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۴۶)(۳۶۱)۔

○ ابی بن العباس بن سہل بن سعد انصاری، الساعدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۲۰)(۲۸۳)۔

○ عباس بن سہل بن سعد الساعدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۸۶)(۳۱۸۷)۔

150- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ مَرَّ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلَجِيُّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَهُ عَنِ التَّغَوُّطِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَنَكَّبَ الْقِبْلَةَ وَلَايَسْتَقْبِلَهَا وَلَايَسْتَدْبِرَهَا وَلَايَسْتَقْبِلَ الرِّيحَ وَاَنْ يَّسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ اَوْ ثَلَاثَةِ اَعْوَادٍ اَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِّنْ تُرَابٍ .

لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

۱۵۰- اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۱/۱۱۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في الاستنجاء بالتراب- وفي اسناده مبشر بن عبيد' وهو متروك كما قال المصنف- قال الذهبي في الميزان (۶/۱۷): (قال احمد: كان يضع الحديث' وقال البخاري: روى عن بقية' منكر الحديث)- اهـ- قال الحافظ في (التقريب) (۲/۲۲۸): (متروك رماه احمد بالوضع' من السابعة' له في ابن ماجه حديث واحد في غسل الميت)- اهـ- وفيه ايضاً- حجاج بن ارطاة صدوق' لكنه كثير الخطأ والتدليس' كما قال الحافظ في (التقريب) (۱/۱۵۲)-

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سراقہ بن مالک مدلجی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ سے قضائے حاجت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی: وہ قبلہ کی طرف سے ہٹ کر بیٹھے' اس کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے اور جس طرف ہوا چل رہی ہو' اس طرح منہ نہ کرے' اور وہ تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرے' جس میں کوئی مینگنی شامل نہ ہو یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا مٹی کے تین لپ کے ذریعے کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن عمرو بن الحصین، ابوجعفر باہلی، نعمانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۵) (۲۸۰۸)۔

○ مبشر بن عبید حمصی، ابوحفص، کوفی الاصل، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۱۹) (۶۵۰۹)۔

○ حجاج بن ارطاۃ ابن ثور بن ہبیرۃ النخعی، ابوارطاۃ کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۲۲) (۱۱۲۷)۔

○ سراقۃ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرۃ بن عبد مناف بن کنانۃ الکنانی المدلجی، ان کی کنیت ابوسفیان تھی۔ یہ صحابیِ رسول ہیں۔ ان کا انتقال 24ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۴۱۲/۲) (۱۹۵۵)۔

•••——•••——•••

151- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُضَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ فَلْيَسْتَنْجِ بِثَلَاثَةِ اَعْوَادٍ اَوْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ بِثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِّنَ التُّرَابِ.

۱۵۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۱۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في الاستنجاء بالتراب- ومن طريق الدارقطني رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۳۰/۱-۳۳۱)- وقد رواه البيهقي (۱۱۱/۱) من طريق الدارقطني مرسلًا بالاسناد الآتي (۱۵۲)- ثم قال البيهقي: (ولا يصح وصله ولا رفعه)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۰۳/۲-۱۰٤): (قال عبد الحق في (احكامه): وقد اسند هذا عن ابن عباس ولا يصح' اسنده احمد بن الحسن المصري وهو متروك' قال ابن القطان في (كتابه): والمرسل ايضا ضعيف فانه دائر على زمعة بن صالح' وقد ضعفه احمد بن حنبل وابن معين وابو حاتم)- اه-

قَالَ زَمْعَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ طَاوُسٍ فَقَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا سَوَاءً لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْمُضَرِىِّ وَهُوَ كَذَّابٌ مَتْرُوْكٌ وَّغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ اَبِىْ عَاصِمٍ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً .لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ وَهْبٍ وَّوَكِيعٌ وَّغَيْرُهُمْ عَنْ زَمْعَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ قَوْلَهُ .وَقَدْ سَاَلْتُ سَلَمَةَ عَنْ قَوْلِ زَمْعَةَ اَنَّهُ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص قضائے حاجت کرے تو وہ تین لکڑیوں کے ذریعے یا تین پتھروں کے ذریعے یا تین مرتبہ مٹھی میں مٹی بھر کر اس کے ذریعے استنجاء کرے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن ابان مضری ایلی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۴/۱) (۳۲۹)۔

○ ضحاک بن مخلد بن ضحاک بن مسلم شیبانی، ابوعاصم النبیل بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۵۹) (۲۹۹۴)۔

○ زمعۃ ابن صالح جندی یمانی، نزیل مکۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۴۰) (۲۰۴۶)۔

○ سلمۃ بن وھرام، یمانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۲) (۵۲۸)۔

○ طاؤس بن کیسان، فقیہ قدوۃ عالم الیمن، ابوعبدالرحمٰن فارسی، ثم یمنی جندی حافظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۳۸/۵) (۱۳)۔

152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمْ قِبْلَةَ اللَّهِ فَلَا يَسْتَقْبِلْهَا وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا ثُمَّ لِيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ لِيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي.

★★ سلمہ بن وہرام بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلے کا احترام کرے اور اس کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے پھر تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرے یا تین لکڑیوں کے ذریعے کرے یا پھر تین مرتبہ مٹھی بھر مٹی کے ذریعہ طہارت حاصل کرے اور پھر یہ پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے اندر سے اس چیز کو باہر نکال دیا جو مجھے اذیت دے سکتی تھی اور میرے اندر اس چیز کو باقی رکھا جو میرے لیے فائدہ مند ہے''۔

153 - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا مُرْسَلًا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن طاؤس بن کیسان یمانی، ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۶)(۳۴۱۸)۔

154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

155 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ وَحَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَكَانَ زَمْعَةُ يَرْفَعُهُ قَالَ نَعَمْ فَسَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ يَعْنِي لَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۵۵- واسناده (حسن) فان سلمة بن وهرام انما ضعف احمد رواية زمعة عنه كما رواه عنه عبد الله كما في التهذيب (۱۱/۳۲۹): (روى عنه زمعة احاديث مناكير اخشى ان يكون حديثه ضعيفاً) وقال ابن عدي: (ارجو انه لا باس بروايات الاحاديث التي يرويها عنه غير زمعة)- ولذلك قال الحافظ في (التقريب) (۱/۳۱۹): (صدوق)- وانظر رقم (۱۵۱)-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس سے منقول ہے اور ان کے قول کے طور پر منقول ہے انہوں نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

علی نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا زمعہ نامی راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں نے سلمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ اس چیز سے واقف نہیں تھے یعنی یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں طاؤس کے حوالے سے منقول مرسل روایت نقل کی ہے طاؤس کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ

ابن کیسان، فقیہ قدوۃ عالم یمن، ابوعبدالرحمٰن الفارسی، ثم یمنی جندی

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

حضرت زید بن ثابت - عائشۃ - ابو ہریرۃ - زید بن ارقم - ابن عباس،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث روایت کی ہیں:

جابر - سراقۃ بن مالک - صفوان بن امیۃ - ابن عمر - عبداللہ بن عمرو - زیاد الاعجم - حجر مدری - اور ایک گروہ ہے۔

انہوں نے حضرت معاذ بن جبل سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

عطاء - مجاہد - عبد اللہ - حسن بن مسلم - ابن شہاب - ابراہیم بن میسرۃ - ابو الزبیر مکی - سلیمان تیمی - سلیمان بن موسیٰ دمشقی - قیس بن سعد مکی - عکرمۃ بن عمار - اسامۃ بن زید لیثی - عبد الملک بن میسرۃ - عمرو بن دینار - عبد اللہ بن ابونجیح - حنظلۃ بن ابوسفیان - اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ طاؤس جنتی آدمی ہے۔

قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ان کی وہی مثال ہے جو بصرہ میں ابن سیرین کی ہے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن میسرہ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہمارے سامنے قسم اٹھا کر یہ بات کہی کہ اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کے سامنے امیر اور غریب یکساں اہمیت رکھتے ہوں۔ صرف طاؤس ایسے شخص ہیں۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اگر آپ طاؤس کی زیارت کر لیں تو یہ بات جان جائیں گے کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔

طاؤس خود بیان کرتے ہیں: میں نے پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو دیکھا ہے: وہ گہری سرخ مہندی لگایا کرتے تھے۔
عبدالرحمان بن ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا ہے: ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان موجود تھا۔

ابن شوذب بیان کرتے ہیں: میں 105 ہجری میں مکہ میں طاؤس کے جنازے میں شریک ہوا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزۃ بن محمد بن العباس بن فضل بن حارث بن جنادۃ بن شبیب بن یزید، ابواحمد الدھقان، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 347ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۳/۸)(۴۳۰۶)۔

○ علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سعدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحسن ابن مدنی بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۹) (۴۷۹۴)۔

•••——•••——•••

18- باب السِّوَاكِ

باب: مسواک کا بیان

156- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِى السِّوَاكِ عَشْرُ خِصَالٍ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ تَعَالٰى وَمَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَمَفْرَحَةٌ لِلْمَلَائِكَةِ جَيِّدٌ لِلَّثَةِ وَيُذْهِبُ بِالْحَفْرِ وَيَجْلُو الْبَصَرَ وَيُطَيِّبُ الْفَمَ وَيُقَلِّلُ الْبَلْغَمَ وَهُوَ مِنَ السُّنَّةِ وَيَزِيْدُ فِى الْحَسَنَاتِ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ مُعَلَّى بْنُ مَيْمُوْنٍ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ.

*طبقات ابن سعد 615/2 ، التاريخ الكبير 338/5 ، تاريخ الفسوى 615/2 ، الجرح والتعديل 276/5 ، تبذيب الكمال: 813، تذہیب التبذيب 2/ 226 /1 ، تاريخ الاسلام 78/4 ، تبذيب التبذيب 256/6 ، خلاصة تذہیب الكمال .233 :طبقات ابن سعد 537/5 ، طبقات خليفة 287 ؛ تاريخ خليفة 236 ؛ التاريخ الكبير 365/4 ، التاريخ الصغير 252/1 ، تاريخ الفسوى 705/1 ، الجرح والتعديل 500/4 ، حلية الاولياء 3/4 ، 23، طبقات الفقهاء للشيرازى 73، اللباب 241/1 ، تبذيب الاسماء واللغات 251/1 ـ فيات الاعيان 509/2 ، تبذيب الكمال 623 ؛ تذہیب التبذيب 2/ 101 /2 ، تاريخ الاسلام 126/4 ، تذكرة الحفاظ 90/1 ، العبر 130/1 ، طبقات القراء 341/1 ، تبذيب التبذيب 8/5 ، النجوم الزاہرة 260/1 ، طبقات الحفاظ 34 ؛ خلاصة تذہیب الكمال 181 ؛ شذرات الذہب 133./1

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: مسواک میں دس خوبیاں ہیں: یہ پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے' شیطان کی ناراضگی کا باعث ہے' فرشتوں کو خوش کرنے کا باعث ہے' مسوڑھوں کی صحت اور خوبصورتی کا باعث ہے' دانتوں کی میل کو ختم کردیتی ہے' بصارت کو تیز کرتی ہے' منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے' بلغم کو کم کرتی ہے' مسواک کرنا سنت ہے اور یہ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔

شیخ ابوالحسن بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی معلی بن میمون ضعیف اور متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن ولید بن محمد بن برد بن یزید بن سخت ابوولید انطاکی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 278ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریک بغداد(۱/۳۶۷)(۳۱۱)۔

○ موسیٰ بن داؤد ضبی، ابوعبداللہ طرسوسی، نزیل بغداد، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 217ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷۹)(۷۰۰۸)۔

○ معلیٰ بن میمون المجاشعی، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۷۸)(۸۶۸۴)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان تحریر کرتے ہیں:

علاّمہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں:

قد عده القدوری والاکثرون من السنن وهو الاصح

امام قدوری اور اکثر حضرات نے اسے سنت قرار دیا ہے اور یہی رائے زیادہ درست ہے۔

۱۵۶-اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية(۱/ ۳۳۵)' الحديث رقم (۵۴۸) من طريق الدارقطني' لكن الذي وقع في العلل مرفوعاً' ولست ادري وجه الصواب - قال ابن الملقن في البدر المنير (۲/ ۱۶۶): (وذكر هذه الرواية ابن الجوزي في (علله) من حديث ابن عباس مرفوعا من طريق الدارقطني)' كما تقدم' ثم قال: (هذا حديث لا يصح)' وعلله بما قدمناه والذي رايته في سننه ما قدمته)- اه- والعلة التي قدمها ابن الملقن هي قوله (۳/ ۱۶۵): (هو من رواية معلى ابن ميمون وهو ضعيف الحديث)- اه- وله شاهد من حديث عائشة- اخرجه النسائي (۱/ ۱۰) كتاب الطهارة' باب الترغيب في السواك' حديث (۵)' واحمد (۶/ ۱۲۴)' وابو يعلى (۸/ ۳۱۵) رقم (۴۹۱۶) وابن حبان (۱۴۳- موارد)' والحميدي (۱۶۲)' وابن المنذر في (الاوسط) (۳۲۸)' وابو نعيم في (الحلية) (۷/ ۱۵۹)' والبيهقي (۱/ ۳۴)' وابن خزيمة رقم (۱۳۵) من حديث عائشة- وعلقه البخاري(۴/ ۱۵۸) باب: سواك الرطب واليابس للصائم' بصيغة الجزم فهو صحيح عنده وصححه ايضا ابن خزيمة وابن حبان- وقال البغوي في (شرح السنة) (۱/ ۳۹۴- بتحقيقنا): (هذا حديث حسن)- وقال النووي في (المجموع) (۱/ ۳۲۴): (حديث صحيح وفي الباب عن جماعة من الصحابة)-

ردالمحتار میں ہے: وعلیہ المتون 'متون اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

درمختار میں ہے: السواك سنة مؤكدة كما في الجوهرة

مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے' جیسا کہ ''الجوہرۃ'' میں تحریر ہے۔

ہدایہ میں ہے: الاصح انه مستحب

زیادہ درست یہ ہے: یہ مستحب ہے۔

امام زیلعی فرماتے ہیں: الصحيح انهما مستحبان يعني السواك والتسمية لانهما ليسا من خصائص الوضوء

صحیح رائے یہ ہے' یہ دونوں یعنی مسواک کرنا اور بسم اللہ پڑھنا مستحب ہیں' کیونکہ یہ دونوں وضو کے خصائص میں شامل نہیں ہیں۔

محقق علی الاطلاق فرماتے ہیں: الحق انه من مستحبات الوضوء

حق یہ ہے' یہ وضو کے مستحبات میں شامل ہیں۔

امام ابن امیر الحاج بعد ذکر حدیث فرماتے ہیں: هذا عند التحقيق انما يفيد الاستحباب فلا جرم ان قال في خير مطلوب هو الصحيح وفي الاختيار قالوا والا صح انه مستحب

تحقیق کے مطابق یہ چیز استحباب کا فائدہ دیتی ہے' تو یہ لازمی ہوگا' انہوں نے یہ بات ایسی نیکی کے بارے میں کی ہو' جو مطلوب ہوتی ہے' اور یہی درست ہے۔

علامہ خیر الدین رملی قول بحر دربارہ استحباب نقلا عن الفتح هو الحق ﴿فتح سے نقل کیا گیا کہ وہ حق ہے۔ ت﴾

پھر قول صغیری دربارہ سنیت ھوالاصح نقل کر کے فرماتے ہیں: فقد علم بذلك اختلاف التصحيح اه كما في المنحة

''الاختیار'' نامی کتاب میں یہ تحریر ہے' علماء فرماتے ہیں: زیادہ درست یہ ہے: یہ مستحب ہے۔

علامہ خیر الدین رملی استحباب کے بارے میں ''بحر'' کا قول نقل کرتے ہیں' جو انہوں نے ''الفتح'' کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور یہی حق ہے۔

اس سے یہ بات پتہ چل گئی' اسے صحیح قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جیسا کہ ''المنہاۃ'' نامی کتاب میں درج ہے۔

جیسا کہ (اہل علم نے) اس کی تشریح کی ہے۔

وجہ دوم: خود امام مذہب رضی اللہ عنہ سے سنیت پر نص وارد۔ امام عینی فرماتے ہیں:

المنقول عن ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه على ماذكره صاحب المفيد ان السواك من سنن الدين اه نقله الشلبي على الكنز۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' جیسا کہ ''المفید'' کے مصنف نے یہ بات ذکر کی ہے۔ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مسواک کرنا دینی سنت ہے' اسے شبلی نے ''کنز'' (کے حاشیے) پر نقل کیا ہے۔

بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل امام الفقہاء امام المحدثین امام الاولیاء سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کریں تو ہم اُن پر اس طرح جہاد کریں گے جیسا مرتدوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرات نہ کریں۔

فتاوٰی حجہ میں ہے: قال عبدالله بن المبارك لوان اهل قرية اجتمعوا على ترك سنة السواك نقاتلهم كما نقاتل المرتدين كيلا يجترء الناس على ترك سنة السواك وهو من احكام الاسلام۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں، اگر کسی بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ مسواک کی سنت کو ترک کر دیں گے تو ہم ان لوگوں کے ساتھ اسی طرح جنگ کریں گے' جس طرح ہم مرتد ہو جانے والوں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں' تاکہ لوگوں کو مسواک کرنے کی سنت ترک کرنے کا حوصلہ نہ ہو' یہ اسلام کے احکام میں شامل ہے۔

حلیہ میں اسے نقل کر کے فرمایا: وهذا يفيد انه من سنن الدين كما حكاه قولا في المفيد وليس ببعيد۔

یہ اس بات کا فائدہ دیتی ہے' یہ (مسواک کرنا) دینی اعتبار سے سنت ہے' جیسا کہ ''المفید'' نامی کتاب میں قول نقل کیا گیا ہے اور (یہ حکم بیان کرنا) بعید بھی نہیں ہے۔

وجہ سوم: یہی اقوی من حیث الدلیل ہے کہ احادیث متوافرہ اُس کی تاکید اور اس میں قولاً وفعلاً اہتمام شدید پر ناطق جن سے کتب احادیث مملو ہیں بلکہ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُس پر مواظبت ومداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُس پر مداومت فرمانا جانتا ہے، خود ہدایہ میں فرمایا: والسواك لانه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يواظب عليه۔

اور مسواک کرنا سنت ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے باقاعدگی کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔

تبیین میں فرمایا: وقد واظب عليه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی۔

بہت زیادہ علم رکھنے والے بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ کی) مدد کے ساتھ اس مقصد کی تکمیل کے لیے بقیہ کلام آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ثانیاً: سنیت کو مواظبت درکار اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اُس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اس کا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔ فتح میں فرماتے ہیں: المطلوب مواظبته عليه الصلوة والسلام عند الوضوء ولم اعلم حديثا صريحا فيه۔

اصل مقصد یہ ہے: وضو کے وقت اس پر (مسواک کرنے پر) نبی اکرم ﷺ کی مواظبت (یعنی باقاعدگی) ثابت ہو جائے اور میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی صریح حدیث منقول ؟؟ ہے۔

اقول: بلکہ مواظبت درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صفت وضو قولاً وفعلاً نقل فرمائی:

✧ امیر المومنین عثمان غنی	✧ امیر المومنین مولا علی	✧ عبداللہ بن عباس
✧ عبداللہ بن زید بن عاصم	✧ مغیرہ بن شعبہ	✧ مقدام بن معدی کرب
✧ ابو مالک اشعری	✧ ابوبکرہ نفیع بن الحارث	✧ ابو ہریرہ
✧ وائل بن حجر	✧ نفیر بن مالک حضرمی	✧ ابوامامہ باہلی
✧ انس بن مالک	✧ ابوایوب انصاری	✧ کعب بن عمرو یامی
✧ عبداللہ بن ابی اوفی	✧ براء بن عازب	✧ قیس بن عائذ
✧ ام المومنین صدیقہ	✧ رُبیع بنت معوذ بن عفراء	✧ عبداللہ بن اُنیس
✧ عبداللہ بن عمرو بن عاص	✧ امیر معاویہ	

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک فرد جن کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

اوّل کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے اُن کے بعد کے دو امام محقق علی الاطلاق نے زیادہ فرمائے اخیر کے دو اس فقیر غفرلہ نے بڑھائے اور ان کے پچیسویں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں مگر ان سے خود اُن کے وضو کی صفت مروی ہے اگر چہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے، رواہ سعید بن منصور فی سننه عن الاسود بن الاسود بن یزید قال بعثنی عبداللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه تعالی عنه الی عمر بن الخطاب رضی اللّٰه تعالی عنه الحدیث۔ والحدیث قبله رواه ابوبکر بن ابی شیبة والعدنی والخطیب عن رجل من الانصار ان رجلا قال الا اریکم کیف کان وضوء رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم قالوا بلی الحدیث وحدیث معٰویة رضی اللّٰه تعالی عنه عند ابن عساکر۔

سعید بن منصور نے اس روایت کو اپنی ''سنن'' میں اسود کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ (الحدیث)

اس سے پہلے اس حدیث کو شیخ ابوبکر بن ابوشیبانی؟؟ اور مدنی اور خطیب نے ایک انصاری کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ صاحب بیان کرتے ہیں: کیا میں آپ لوگوں کو یہ کر کے دکھاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! (الحدیث)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔

ان پچیس صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں ان میں کہیں وضو یا کُلی کرتے میں مسواک فرمانے کا اصلاً ذکر نہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا، جنہوں نے اسی لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی علی الخصوص امیر المومنین ذوالنورین وامیر المومنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا، کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

عثمان غنی سے راوی اُن کے مولیٰ حمران عند احمد والبخاری ومسلم وابی داود والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والبزار وابی یعلی والعدنی وابن حبان والدارقطنی وابن بشران فی امالیہ وابی نُعیم فی الحلیۃ۔ ابن الجارود عند الامام الطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن منصور۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ عند عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابی داؤد وابن خزیمۃ والدارقطنی۔ ابودارہ عند احمد والدارقطنی والضیاء۔ عبدالرحمٰن سلمانی عند البغوی فیہ۔ عبداللہ بن جعفر ابوعلقمہ کلاھما عند الدارقطنی عبداللہ بن ابی مُلکیہ عند ابی داؤد ابو مالک دمشقی عند سعید بن منصور قال حُدثت ابوالنضر سالم عند ابن منیع والحارث وابی یعلی ولم یلق عثمٰن۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو ان کے آزاد کردہ غلام حمران نے نقل کیا ہے۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام بزار، امام ابویعلیٰ، عدنی، ابن حبان، دارقطنی، ابن بشران نے اپنی ''امالی'' میں، ابونعیم نے ''حلیہ'' اور میں ابن جارود نے نقل کیا ہے۔

امام طحاوی، ابن حبان نے نقل کیا ہے، بغوی نے مسند عثمان میں نقل کیا ہے، سعید بن منصور نے نقل کیا ہے۔

امام عبدالرزاق، ابن منیع، داؤدی، ابوداؤد، ابن خزیمہ، دارقطنی نے اسے وائل کے حوالے سے شقیق بن سلمہ سے نقل کیا ہے۔

ایک راوی ابودارہ ہیں، جن کی روایت امام احمد، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ضیاء مقدسی نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبدالرحمٰن؟؟ سلمانی ہیں، ان کی روایت امام بغوی نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبداللہ بن جعفر اور ابوعلقمہ ہیں، ان دنوں کی روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ایک راوی عبداللہ بن ابومولقاہ ہیں، ان کی روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ایک راوی ابومالک دمشقی ہیں، ان کی روایت سعید بن منصور نے نقل کی ہے۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے، ابونضر سالم نامی راوی کی جو روایت ابن منیع نے نقل کی ہے اور حارث اور ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، ان صاحب کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

علی مرتضٰی سے راوی عبد خیر، عند عبدالرزاق وابی بکر بن ابی شیبۃ وسعید بن منصور والدارمی وابی داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والطحاوی وابن منیع وابن خُزیمۃ وابی یعلی وابن الجارود وابن حبان والدارقطنی والضیاء ابوحیہ عند عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ واحمد وابی داؤد الترمذی والنسائی وابی یعلی والطحاوی والھروی فی مسند علی والضیاء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ عند النسائی وابن جریر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما عند احمد وابی داؤد وابی یعلی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان والضیاء زر بن حُبَیش عند احمد وابی داؤد سمویہ والضیاء، ابوالعریف عند احمد وابی یعلیٰ، ابومطر عند عبد بن حمید

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو عبد خیل نامی راوی نے نقل کیا ہے، ان کی روایت کو امام عبدالرزاق، امام

ابوبکر بن ابوشیبہ' امام سعید بن منصور' امام داؤدی' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام طحاوی' امام ابن منیع' امام ابن خزیمہ' امام ابویعلیٰ' امام ابن جارود' امام ابن حبان' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ضیاء مقدسی نے نقل کی ہے۔
اس کے دوسرے راوی ابوحیہ نامی راوی ہیں' ان کی روایت کو امام عبدالرزاق' امام ابن ابی شیبہ' امام احمد بن حنبل' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابویعلیٰ' امام طحاوی' امام ہروی نے ''مسند علی'' میں' ضیاء مقدسی نے نقل کیا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ایک راوی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں' جن کی نقل کردہ روایت کو امام نسائی' امام ابوجعفر طحاوی اور امام ابن جریر نے نقل کیا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے چوتھے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں' جن کی روایت کو امام احمد بن حنبل' امام ابوداؤد' امام ابویعلیٰ' امام ابن خزیمہ' امام ابوجعفر طحاوی' امام ابن حبان اور ضیاء مقدسی نے نقل کیا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے) پانچویں راوی زر بن حبیش ہیں' ان کی روایت کو امام احمد بن حنبل' امام ابوداؤد ؟؟' ضیا مقدسی ہیں۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے اگلے راوی) ابوعریف ہیں' ان کی نقل کردہ روایت کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے اگلے راوی) ابومطر ہیں' ان کی روایت کو امام عبد بن حمید نے نقل کیا ہے۔
یوں ہی عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث کثیرہ بطریق عدیدہ مروی ہوئیں سب کی تفصیل باعثِ تطویل ان تمام حدیث کا ترک ذکر مسواک پر اتفاق تو یہ بتا رہا ہے کہ اس وقت مسواک نہ فرمانا ہی معتاد ورنہ کوئی تو ذکر کرتا۔

اقول : بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل وضو ہونے کا پتہ نہیں چلتا جن بعض سے اشتباہ ہو اُس سے دفع شُبہ کریں۔
حدیث اوّل: محقق علی الاطلاق نے صرف ایک حدیث پائی جس سے اس پر استدلال ہوسکے: حیث قال بعد ذکر احادیث وفي الصحيحين قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك مع كل صلاة اوعند كل صلاة وعند النسائي في رواية عند كل وضوء رواه ابن خُزيمة في صحيحه وصححها الحاكم وذكرها البخاري تعليقا ولا دلالة في شيء على كونه في الوضوء الاهذه وغاية ما يفيد الندب وهولا يستلزم سوى الاستحباب اذيكفيه اذاندب لشيء ان يتعبد به احيانا ولا سنة دون المواظبة.
جیسا کہ انہوں نے اس بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے۔
''صحیحین'' میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔
(یا شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔
امام ابن خزیمہ نے اس روایت کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔
امام بخاری نے اسے تعلیق کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن ان میں سے کسی روایت میں بھی اس بات پر دلالت نہیں پائی جاتی کہ مسواک کرنا وضو کا حصہ ہے' اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے' ایسا کرنا مندوب ہے اور یہ استحباب کو مستلزم ہے' جب نبی اکرم ﷺ کسی بات کو مندوب قرار دیں تو اس کے لیے اتنا کافی ہوتا ہے' انسان کبھی کبھار اسے سرانجام دے دیا کرے۔ کسی عمل کا سنت ہونا اسی وقت ثابت ہوتا ہے' جب اس پر مواظبت ثابت ہو۔
اُنھی کا اتباع اُن کے تلمیذ محقق حلبی نے حلیہ میں کیا۔
اقول اولا: احادیث ف میں مشہور و مستفیض یہاں ذکر نماز ہے یعنی لفظ:

عند کل صلاۃ یا مع کل صلاۃ رواہ مالك واحمد والستۃعــہ عن ابی ھریرۃ۔ یعنی
یعنی ہر نماز کے وقت' یا ہر نماز کے ساتھ' جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد نے اور صحاح ستہ کے مصنفین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عــہ: قال الشوکانی فی نیل الاوطار قال النووی غلط بعض الائمۃ الکبار فزعم ان البخاری لم یخرجه وھوخطا منه وقد اخرجه من حدیث مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ولیس ھو فی المؤطا من ھذا الوجه بل ھو فیه عن ابن شھاب عن حمید عن ابی ھریرۃ قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك مع کل وضوء ولم یصرح برفعه قال ابن عبدالبر وحکمه الرفع وقد رواہ الشافعی عن مالك مرفوعا۔ ھذا کلامه فی النیل ثم جعل یعد بعض ماورد فی الباب ولم یعلم ماانتھی الیه کلام الامام النووی۔

اقول: لااظن قوله لیس ھو فی المؤطا الخ من کلام الامام وھو خطا فــ اشد واعظم فان الحدیث فی المؤطا اولابعین السند المذکور فی البخاری رفعا ثم متصلا به بالسند الاخر وقفا وقدروی ھذا ایضا معن ابن عیسٰی وایوب ابن صالح وعبدالرحمٰن بن مھدی وغیرھم عن مالك مرفوعا وھؤلاء کلھم من رواۃ المؤطا اھ منه۔

شوکانی نے ''نیل الاوطار'' میں یہ بات تحریر کی ہے' امام نووی فرماتے ہیں: بعض اکابر آئمہ نے اس بارے میں غلطی کی ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: امام بخاری نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا' ان کا یہ کہنا غلطی ہے' کیونکہ امام بخاری نے اس حدیث کو امام مالک' ابوالزناد' اعرج کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔
البتہ موطأ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں یہ روایت اس سند کے ساتھ منقول نہیں ہے بلکہ اس میں یہ روایت ابن شہاب' حمید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)
''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم

دیتا''۔

یہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے''مرفوع'' ہونے کی تصریح نہیں کی ہے۔

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اس کا حکم''مرفوع'' حدیث کا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

''نیل الاوطار'' میں شوکانی نے یہ تحریر کیا ہے' پھر اس کے بعد اُنہوں نے اس بارے میں منقول ہونے والی چند روایات شمار کروائی ہیں اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ امام نووی کا کلام کہاں ختم ہوتا ہے؟

میں یہ کہتا ہوں: میں یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ الفاظ''یہ روایت موطاً میں نہیں ہے'' امام نووی کا کلام ہوگا' کیونکہ یہ واضح غلطی ہے کیونکہ یہ حدیث موطاً میں موجود ہے' اور پہلے اسی سند کے ساتھ منقول ہے جو امام بخاری نے ذکر کی ہے اور''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' اس کے بعد اس کی دوسری سند ذکر کی گئی ہے' جس میں یہ''موقوف'' روایات کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت معن بن عیسیٰ' ایوب بن صالح' عبدالرحمان بن مہدی اور دیگر حضرات نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ تمام موطاً کے راوی ہیں۔

واحمد وابو داؤد والنسائی والترمذی والضیا عن زید بن خالد واحمد بسند جید عن ام المؤمنین زینب بنت جحش وکابن ابی خیثمة وابن جریر عن ام المؤمنین ام حبیبة. والبزار وسمویه عن انس وهما والطبرانی وابو یعلی والبغوی والحاکم عن سیدنا العباس واحمد والبغوی والطبرانی وابو نعیم والباوردی وابن قانع والضیاء عن تمام بن العباس.

امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی' ضیاء مقدسی نے حضرت زید بن خالد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

امام احمد نے اسے بہترین سند کے ساتھ اُم المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' اسی طرح شیخ ابن ابی خیثمہ اور ابن جریر نے اسے اُم المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام بزار اور امام سمویہ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان دونوں حضرات نے امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام بغوی' امام حاکم نے اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام احمد' امام بغوی' امام طبرانی' امام ابونعیم' شیخ باوردی' شیخ ابن قانع اور ضیاء مقدسی نے اسے حضرت تمام بن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

واحمد والباوردی عن تمام بن قثم وصوبوا کونه عن العباس. وعثمٰن بن سعید الدارمی فی الرد علی الجهمیة والدار قطنی فی احادیث النزول عن امیر المؤمنین علی. والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس وفی

الاوسط كالخطيب عن ابن عمر وابو نعيم في السواك عن ابن عمرو.
امام احمد، شیخ باوردی نے اسے حضرت تمام بن قثم کے حوالے سے نقل کیا ہے، ان حضرات نے اس روایت کے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو درست قرار دیا ہے۔
شیخ عثمان بن سعید دارمی نے اسے اپنی کتاب "الادعلیٰ الجھمیہ" میں نقل کیا ہے۔
حضرت امام دارقطنی نے اسے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول "احادیثِ نزول" میں نقل کیا ہے۔
امام طبرانی نے اسے "معجم کبیر" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
جبکہ انہوں نے اسے "المعجم الاوسط" میں خطیب کی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔
شیخ ابونعیم نے مسواک کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

و سعيد بن منصور عن مكحول وابو بكر بن ابي شيبة عن حسان بن عطية كلاهما مرسل.
سعید بن منصور نے مکحول کے حوالے سے جبکہ شیخ ابوبکر بن ابوشعبہ نے حسان بن عطیہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، یہ دونوں روایات مرسل ہیں۔

اور بعض میں ذکر وضو ہے یعنی: مع كل وضوء يا عند كل وضوء رواه الائمة مالك والشافعي واحمد والنسائي وابن خزيمة وابن حبان والحاكم والبيهقي عن ابي هريرة۔
"یعنی ہر وضو کے ساتھ یا وضو کے وقت"۔

اس روایت کو کئی ائمہ نے جیسے امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام نسائی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

والطبراني في الاوسط بسند حسن عن علي وفي الكبير عن تمام بن العباس وابن جرير عن زيد بن خالد ۔رضي الله تعالى عنهم اجمعين۔
نیز امام طبرانی نے اپنی "معجم اوسط" میں عمدہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، جبکہ معجم کبیر میں تمام بن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جب روایات متواترہ میں عند کل صلاۃ یا مع کل صلاۃ آنے سے ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ اتصال حقیقی اصلاً کسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اُسے سننِ نماز سے مانتے ہیں تو بعض روایات میں عند کل وضوء آنے سے داخلِ وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔فليست فـ عند لجعل مدخولها ظرفا لموصوفها بحيث يقع فيه انما مفادها القرب والحضور حسا اومعنى فلا تقول زيد عند الدار اذا كان فيها بل اذا كان قريبا منها والقرب المفهوم هو العرفي دون الحقيقي وله عرض عريض الاترى الى قوله تعالى عند سدرة المنتهى عندها جنة الماوٰى مع ان السدرة في السماء السادسة كما في صحيح مسلم عن عبدالله بن مسعود

رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ والجنۃ فوق السمٰوٰت -
لفظ ''عندا'' یہ مفہوم واضح کرنے کے لیے نہیں ہوتا کہ اس کا مدخول اس کے موصوف کا ایسا ظرف کہ وہ اس کے اندر ہی موجود ہوگا بلکہ یہ زیادہ سے زیادہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اس کے قریب ہوگا اور پاس موجود ہوگا' خواہ وہ حسی اعتبار سے ہو' خواہ وہ معنوی اعتبار سے ہو۔

وبما قررنا ظهر ضعف ماوقع فی عمدة القاری تحت الحديث فيه اباحة السواك فی المسجد لان عند يقتضی الظرفية حقيقة فيقتضی استحبابه فی كل صلاة وعند بعض المالكية كراهته فی المسجد لاستقذاره والمسجد ينزه عنه ۔ اھ۔

ہم نے جو بات بیان کی ہے' اس سے اُس روایت کا ضعیف ہونا بھی واضح ہوگا' جو ''عمدۃ القاری'' میں تحریر ہے' جو اس حدیث کے تحت ہے جس میں مسجد میں مسواک کرنے کو جائز قرار دیا گیا ہے' کیونکہ لفظ ''عند'' حقیقت کے اعتبار سے ظرفیت کا تقاضا کرتا ہے' تو پھر تو یہ اس بات کا بھی تقاضا کرے گا کہ ہر نماز میں مسواک کرنا مستحب ہو۔ بعض مالکی حضرات نے مسجد میں مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس سے گندگی پھیلتی ہے اور مسجد کو گندگی سے صاف رکھنا ضروری ہے (یہاں گندگی پھیلنے سے مراد مسواک کرنے کے بعد انسان جو تھوک پھینکتا ہے)۔

اقول اولا : فحقيقة الظرفية غير معقولة فی الصّلوٰة ولا هی مفاد عند كما علمت۔

میں یہ کہتا ہوں: پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز میں ظرفیت کی حقیقت کا مفہوم پایا ہی نہیں جا سکتا اور نہ ہی لفظ ''عند'' کے ذریعے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے' جیسا کہ آپ یہ بات جان چکے ہیں۔

وثانيا : قد قال فالامام العينی نفسه قبل هذا بورقة مانصه فان قلت كيف التوفيق بين رواية عند كل وضوء ورواية عند كل صلاة قلت السواك الواقع عند الوضوء واقع للصلاة لان الوضوء شرع لها ۔ اھ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے ایک ورق پہلے امام عینی خود ہی یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ اگر یہ سوال کیا جائے: ہر وضو کے وقت ہر نماز کے وقت کی دونوں روایات میں تطبیق کیسے ممکن ہوگی؟ تو میں یہ کہوں گا کہ وضو کے وقت کی جانے والی مسواک نماز کے لیے ہی شمار ہوگی' کیونکہ وضو نماز کے لیے ہی مشروع کیا گیا ہے۔

وثالثا : كيف فيباح الاستياك فی المسجد مع حرمة المضمضة والتفل فيه والسواك يستعمل مبلولا ويستخرج الرطوبات فلا يؤمن ان يقطر منها شیء وكل ذلك لايجوز فی المسجد الا ان يكون فی اناء اوموضع فيه معد لذلك من حين البناء كما بيناه فی فتاونا۔

تیسری بات یہ ہے کہ مسجد میں مسواک کرنا مباح کیسے ہوسکتا ہے' حالانکہ مسجد میں کلی کرنا اور تھوک پھینکنا حرام ہے اور مسواک کو تر کر کے استعمال کیا جاتا ہے' اور مسواک کرنے کے نتیجے میں منہ سے رطوبت بھی خارج ہوتی ہے' جس کا کچھ حصہ مسجد کے فرش پر گرنے کا اندیشہ بھی موجود ہوگا اور یہ سب عمل مسجد میں کرنا جائز نہیں ہے۔ ماسوائے اس صورت کے کہ کوئی

برتن موجود ہو یا کوئی ایسی جگہ ہو جو مسجد کے تعمیر کے وقت اسی مقصد کے لیے بنائی گئی ہو (جیسے وضو خانہ ہوتا ہے)' جیسا کہ ہم اپنے فتاویٰ میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

ف: مسئلہ مسجد میں مسواک کرنی نہ چاہیے۔ مسجد میں کلی کرنا حرام مگر یہ کہ کسی برتن میں یا بانی مسجد نے وقت بنائے مسجد اس میں کوئی جگہ خاص اس کام کے لئے بنادی ہو ورنہ اجازت نہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو بات ذکر کی ہے' وہ بعض مالکیہ کا قول نہیں ہے' بلکہ خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے' امام قرطبی نے ''المفہم'' میں اسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے' جیسا کہ المواہب اللدنیہ میں مذکور ہے۔

ثانیا: عند الوضوء فمیں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں تو حدیث اگر بوجہ عدم افادہ مواظبت سنیت ثابت نہ کرے گی بوجہ عدم تعین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی فافہم میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں تو حدیث اگر بوجہ عدم افادہ مواظبت سنیت ثابت نہ کرے گی بوجہ عدم تعین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی فافہم

حدیث دوم: طبرانی اوسط میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ان العبداذا غسل رجليه خرجت خطاياه واذا غسل وجهه وتمضمض وتشوص واستنشق ومسح براسه خرجت خطايا سمعه وبصره ولسانه واذا غسل ذراعيه وقدميه كان كيوم ولدته امه ۔**

انسان جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ان میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ چہرہ دھوتا ہے' کلی کرتا ہے' منہ میں پانی ڈالتا ہے' ناک میں پانی ڈالتا ہے' سر کا مسح کرتا ہے تو اسکی سماعت' بصارت اور زبان کے گناہ اس میں سے نکل جاتے ہیں۔ جب وہ دونوں بازو اور دونوں پاؤں دھولیتا ہے (یعنی وضو مکمل کر لیتا ہے) تو وہ اسطرح ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

جیسا کہ ''الصحاح'' میں تحریر ہے' القاموس میں یہ تحریر ہے: ہاتھ کے ذریعے ملنا' مسواک کو چبانا' اس کے ساتھ دانت صاف کرنا' مسواک کرنا' ڈاڑھ کا درد' پیٹ کا درد' دھونا' صاف کرنا۔

وقال الرازی: الشوص الغسل والتنظيف ۔ اھ

شوص کا مطلب (کسی چیز کو) دھونا اور صاف کرنا ہے۔

وفی القاموس الدلك باليد ومضغ السواك والاستنان به اوالا ستياك ووجع الضرس والبطن والغسل والتنقية ۔

قاموس میں یہ بات تحریر ہے: (اس کا مطلب) ہاتھ کے ذریعے ملنا' مسواک چبانا' اُس سے دانت صاف کرنا' مسواک کرنا' داڑھ میں درد ہونا' پیٹ میں درد ہونا' کوئی چیز دھونا' کسی چیز کو صاف کرنا ہے۔

ثانیا: حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو اور یہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرجاً روایت کی اس میں ذکر شوص نہیں، اس کے لفظ یہ ہیں:

عن ابی امامة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئه یرید الصلاة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا مضمض واستنشق واستنثر نزل کل خطیئة من لسانه وشفتیه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت کل خطیئة من سمعه وبصره مع اول قطرة فاذا غسل یده الی المرفقین ورجله الی الکعبین سلم من کل ذنب کهیاة یوم ولدته امه ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے لگتا ہے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں میں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی زبان اور دونوں ہونٹوں میں سے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کی سماعت اور بصارت کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ اپنا بازو کہنی تک دھوتا ہے اور پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

فائدہ :فیہ نفیس وعظیم بشارت کہ امت محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رب عزوجل کا عظیم فضل اور نمازیوں کیلئے کمال تہنیت اور بے نمازوں پر سخت حسرت ہے بکثرت احادیث صحیحہ معتبرہ میں وارد ہوئی اس معنی کی حدیثیں حدیث ابوامامہ کے علاوہ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عثمان غنی وابو ہریرہ وعمرو بن عبسہ اور مالک واحمد ونسائی وابن ماجہ وحاکم کے یہاں عبداللہ صنابحی اور طحاوی ومعجم کبیر طبرانی میں عباد والد ثعلبہ اور مسند احمد میں مرہ بن کعب اور مسند مسدد وابی یعلی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں ان میں حدیث صنابحی وحدیث عمرو سب سے اتم ہیں کہ ان میں ناک کے گناہوں کا بھی ذکر ہے اور مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکل جانے کا بھی۔

رواہ ایضا احمد وابن ماجة منه ۔

ورواہ ایضامالك والشافعی والترمذی والطحاوی منه۔

ورواہ ایضا احمدوابوبکر بن ابی شیبة والامام الطحاوی والضیاء وهوعند الطبرانی فی الاوسط مختصرا وابن زنجویة بسندصحیح منه ۔

ففی الاول اذا استنثر خرجت الخطایا من انفه ثم قال بعد ذکر الوجه والیدین فاذا مسح راسه خرجت الخطایا من راسه حتی تخرج من اذنیه۔

پہلی روایت میں یہ ہے کہ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھرانہوں نے اس کا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا ذکر کرنے کے بعد ذکر کی ہے کہ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔

وفی الثانی مامنکم رجل یقرب وضوء ہ فیتمضمض ویستنشق ویستنثر الاخرجت خطایا وجھہ من فیہ وخیاشمہ ثم قال بعد ذکر الوجہ والیدین ثم یسمح راسہ الاخرجت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء م۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے کے لیے کُلّی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے صاف کرتا ہے تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے منہ میں سے اور ناک کے بالوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اس کے بعد راوی نے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا ذکر کیا ہے اور یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے سر کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے بالوں کے سروں میں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

بہت علماء فرماتے ہیں یہاں گناہوں سے صغائر مراد ہیں۔

اقول: تحقیق یہ ہے کہ کبائر بھی ڈھلتے ہیں اگرچہ زائل نہ ہوں یہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اکابر اولیائے کرام قدست اسرارہم کا مشاہدہ ہے جسے فقیر نے رسالہ "الطرس المعدل فی حدالماء المستعمل ﴿۰۰۰۰۰ھ﴾" میں ذکر کیا اور کرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحرِ بے پایاں ہے حدث عن البحر ولاحرج والحمدللہ رب العٰلمین ﴿بحر سے بیان کیا، اس میں کوئی حرج نہیں والحمدللہ رب العلمین ۔اور بات وہ ہے جو خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت بیان کر کے ارشاد فرمائی کہ

لاتغتروا رواہ البخاری م۔عن عثمٰن ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنھم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

''اس پر مغرور نہ ہو جانا'' (یا اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا) اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت عثمان ذوالنورین کے حوالے سے نقل کیا ہے' باقی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے' وہ بہترین کارساز ہے۔

حدیث سوم: سنن بیہقی میں ہے: عن عبداللہ بن المثنی قال حدثنی بعض اھل بیتی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار من بنی عمرو بن عوف قال یارسول اللہ انك رغبتنا فی السواك فھل دون ذلك من شیء قال اصبعك سواك عند وضوء ك تمر بھا علی اسنانك انہ لاعمل لمن لانیة لہ ولا اجر لمن لاخشیة لہ م۔

عبداللہ بن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میرے اہل خانہ میں سے ایک فرد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: بنوعمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! مسواک کرنے کی تو آپ ﷺ نے ترغیب دے دی ہے (اگر لکڑی نہیں ملتی تو دانت صاف کرنے کی) اس کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری انگلی وضو کے وقت تمہاری مسواک ہوگی' تم اسے اپنے دانتوں پر پھیرلو' کیونکہ جس شخص کی نیت نہ ہو اسے (عمل کا) کوئی ثواب نہیں ہوتا اور جس شخص میں خشیت نہ ہو' اسے کوئی اجر نہیں ملتا۔

اقول اولاً: یہ حدیث ضعیف ہے لما تری من الجهالة في سنده وقد ضعفه البيهقي.
اس کی وجہ یہ ہے کہ جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' اس کی سند میں مجہول راوی پائے جاتے ہیں' امام نے بھی اسے قرار دیا ہے۔

ثانیا وثالثاً: لفظ عند وضوء کمیں وہی مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم: ایک حدیث مرسل میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء رواه ابوبكر بن ابي شيبة۔ عن حسان بن عطية و رستة في كتاب الايمان عنه بلفظ السواك نصف الوضوء والوضوء نصف الايمان۔ .

وضو نصف ایمان ہے اور مسواک کرنا نصف وضو ہے۔ اس حدیث کو امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے حسان بن عطیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جبکہ شیخ رستہ نے کتاب الایمان میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ''مسواک کرنا نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان ہے''۔

اقول: یعنی ایمان بے وضو کامل نہیں ہوتا اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے قبلیہ ہو یا بعدیہ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً اقول: جب محقق ہولیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علما اُسے سنّتِ وضو مانتے اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ اُن کے نزدیک سنّتِ نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنّتِ وضو اور متون مذہب قاطبۃً یک زبان یک زبان صریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سننِ وضو سے ہے تو اُس سے عدول کی کیا وجہ ہے، سنّتِ شے قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں کہ سنت بے مواظبت نہیں اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلاً ثبوت ہی نہیں اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اس کا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔

بحرالرائق میں ہے: وعن السراج الهندي في شرح الهداية بانه اذا استاك للصلاة ربما يخرج منه دم وهو نجس بالاجماع وان لم يكن ناقضا عندالشافعي رضي الله تعالى عنه۔ .

سراج ہندی نے ''شرح الہدایہ'' میں اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ جب انسان نماز کے لیے مسواک کرے گا تو بعض اوقات اس کے منہ میں سے خون بھی نکل سکتا ہے' اور جس بات پر اتفاق ہے کہ خون ناپاک ہوتا ہے' اگرچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہی مطلوب تھا اور خود حدیث صحیح مسلم اس کی طرف ناظر، اور حدیث ابی داؤد اس میں نص۔ کما تقدم اما تعليل التبيين عدم استنانه في الوضوء بانه لايختص به ۔ جیسا کہ گزرا، مگر تبیین میں

مسواک کے سنتِ وضو نہ ہونے کی علت یہ بتانا کہ مسواک وضو کے ساتھ خاص نہیں۔﴿ت﴾

اقول اولا : لا یلزم فی لسنة الشیء الاختصاص به الا تری ان ترك اللغوسنة مطلقا ویتاکد استنانه للصائم والمحرم والمعتکف والتسمیة کمالا تختص بالوضوء لاتختص بالاکل ولا یسوغ انکار انها سنة للاکل،وثانیا اذافی واظب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی شیء فی شیئین فهل یکون ذلك سنة فیهما او فی احدهما اولا فی شیء منهما الثالث باطل و الا یختلف المحدود مع صدق الحد وکذا الثانی مع علاوة الترجیح بلا مرجح فتعین الاول وثبت ان الاختصاص لایلزم الاستنان۔

میں یہ کہتاہوں کہ اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں سنت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ چیز اس کے ساتھ مخصوص بھی ہو' کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ لغو (کام یا بات) کو ترک کرنا مطلق طور پر سنت ہے' لیکن اس سنت کو اختیار کرنا روزہ دار کے لیے' حالت احرام والے شخص کے لیے اور اعتکاف کرنے والے شخص کے لیے زیادہ مؤکد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بسم اللہ پڑھنا جس طرح وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اسی طرح کھانے کے ساتھ بھی مخصوص نہیں ہے' لیکن اس کے کھانے کے ساتھ سنت ہونے کا انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ دومختلف کاموں کے بارے میں کسی چیز پر مواظبت فرمالیں تو کیا وہ عمل دونوں کے متعلق سنت شمار ہوگا یا ان میں سے ایک کے بارے میں سنت شمار ہوگا یا ان دونوں میں سے کسی کے بارے میں بھی سنت شمار نہیں ہوگا' یہ تیسری صورت تو باطل شمار ہوگی' کیونکہ اس سے یہ لازم آئے گا کہ حد کے صادق آنے کے ساتھ محدود واختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری صورت بھی باطل شمار ہوگی کیونکہ کسی ترجیح دینے والی صورت کے بغیر یہاں ترجیح کی صورت پائی جارہی ہے' لہٰذا صرف پہلی صورت باقی رہ جائے گی اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ کسی چیز کے لیے مخصوص ہونا ثابت ہونے کو لازم نہیں ہوگا۔

اما ما فی عمدة القاری اختلف العلماء فیه فقال بعضهم انه من سنة الوضوء وقال اخرون انه من سنة الصلاة وقال اخرون انه من سنة الدین وهو الاقوی نقل ذلك عن ابی حنیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔ اھ ذکره فی باب السواك من ابواب الوضوء زاد فی باب السواك یوم الجمعة ان المنقول عن ابی حنیفة انه من سنن الدین فحینئذ یستوی فیه کل الاحوال۔ اھ۔

جہاں تک عمدۃ القاری میں مذکور اس بات کا تعلق ہے' اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) وضو کی سنت ہے جبکہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) نماز کی سنت ہے جبکہ بعض دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ دین کی سنت ہے اور یہی رائے زیادہ مضبوط ہے' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ علامہ عینی نے یہ بات مسواک کا بیان' وضو کے ابواب میں نقل کی ہے' جبکہ جمعہ کے دن مسواک کرنے سے متعلق باب میں انہوں نے یہ بات اضافی نقل کی ہے:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بات نقل کی گئی ہے: یہ (یعنی مسواک کرنا) دینی سنت ہے اس اعتبار سے یہ ہر حالت میں کرنا برابر ہوگا (خواہ وضو سے پہلے کیا جائے یا مسواک کو نماز سے پہلے کیا جائے)۔

اقول : یؤیدہ حدیث الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم السواك سنة فاستاکوا ای وقت شئتم۔

اقول: اس کی تائید دیلمی کی اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک سنت ہے تو تم جس وقت چاہو مسواک کرو۔

ولکن اوّلًا: لاکونہ السنة فی الوضوء ینفی کونہ من سنن الدین بل یقررہ ولاکونہ سنة مستقلة ینافی کونہ من سنن الوضوء کما قررنا الا تری ان الماثور عنہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ من سنن الدین واطبقت حملة عرش مذھبہ المتین المتون انہ من سنن الوضوء ونصھا عین نصہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔

لیکن اس حوالے سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کا وضو کی سنت ہونا' اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ یہ دین کی سنت ہے' بلکہ یہ اس کو مزید پختہ کرتا ہے' اسی طرح اس کا مستقل طور پر سنت ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ اسے وضو کی سنت قرار دیا جائے' جیسا کہ ہم اس سے پہلے یہ بات واضح کر چکے ہیں' کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات منقول ہے کہ یہ دین کی سنت ہے اور فقہ حنفی کے تمام اکابرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسواک کرنا وضو کی سنت ہے' ان حضرات نے اس بارے میں خود تصریح کی ہے۔

وثانیا: ھذا الامام العینی فنفسہ ناصا قبل ھذا بنحو ورقة ان باب السواك من احکام الوضوء عند الاکثرین۔ اہ فلم نعدل عن قول الاکثرین وعن اطباق المتون لروایة عن الامام لاتنافیہ اصل۔

یہی امام عینی بذاتِ خود تقریباً ایک ورق پہلے اس بات کی صراحت کر چکے ہیں کہ اکثر اہلِ علم کے نزدیک مسواک وضو کے احکام سے تعلق رکھتی ہے تو پھر ہم کیوں اکثر حضرات کے قول کو ترک کریں اور متون کے اتفاق کو ترک کریں' ایک ایسی روایت کے لیے جو امام صاحب سے منقول ہے اور جو اس کے منافی بھی نہیں ہے۔

وثالثا :اعجب فمن ھذا قولہ رحمہ اللّٰہ تعالٰی فی شرح قول الکنز وسنتہ غسل یدیہ الی رسغیہ ابتداء کالتسمیة والسواك اذ قال الامام الزیلعی قولہ والسواك یحتمل وجھین احدھما ان یکون مجرورا عطفا علی التسمیة والثانی ان یکون مرفوعا عطفا علی الغسل والاول اظھر لان السنة ان یستاك عند ابتداء الوضوء۔ اہ مانصہ بل الاظھر ھو الثانی لان المنقول عن ابی حنیفة رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ علی ما ذکرہ صاحب المفید ان السواك من سنن الدین فحینئذ یستوی فیہ کل الاحوال۔ اہ۔

تیسری بات یہ ہے کہ مجھے حیرانگی ان کے (یعنی علامہ عینی کے) اس بیان کے بارے میں بھی ہے جو انہوں نے کنز کی شرح میں تحریر کی ہے: "اس کی سنت یہ ہے کہ دونوں کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے اور مسواک کرنے کی طرح دونوں ہاتھ گٹوں

تک دھوئے جائیں''۔

امام زیلعی نے یہ بات بیان کی ہے کہ متن کے الفاظ ''مسواک کرنا'' میں دو احتمال ہو سکتے ہیں' ان میں سے ایک احتمال یہ بھی ہے کہ اسے مجرور سمجھا جائے اور اس کا عطف ''تسمیہ'' پر ہو اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ اسے مرفوع پڑھا جائے اور اس کا عطف لفظ ''غسل'' پر ہو' پہلی صورت زیادہ واضح ہے۔ کیونکہ یہ بات سنت ہے کہ وضو کے آغاز میں مسواک کی جائے (اس پر علامہ عینی نے) یہ فرمایا ہے: بلکہ زیادہ واضح دوسری صورت ہے کیونکہ جیسا کہ ''المفید'' کے مصنف نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ مسواک کرنا دین کی سنتوں میں سے ایک ہے تو اس حوالے سے یہ ہر حالت میں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہوگی۔

اقول: کونه من سنن الدين كان يقابل عندكم كونه من سنن الوضوء فما يغني الرفع مع كونه عطفا على خبر سنته اى سنة الوضوء وبوجه اخرف ما المراد باستواء الاحوال نفي ان يختص به حال بحيث تفقد السنية في غيره امر نفي التشكيك بحسب الاحوال بحيث لايكون التصاقه ببعضها ازيد من بعض على الاول لاوجه لاستظهار الثاني فلو كان سنة في ابتداء الوضوء اى اشد طلبا في هذا الوقت والصق به لم ينتف استنانه في غير الوضوء وعلى الثاني لاوجه للثاني ولا للاول فضلا عن كون احدهما اظهر من الاخر۔

(اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ کے بقول مسواک کرنے کا دین کی سنتوں میں سے ایک ہونا وضو کی سنت ہونے کے مقابل ہو تو پھر اس کو مرفوع کیسے پڑھا جا سکے گا' کیونکہ اس صورت میں اس کا عطف لفظ سنت کی خبر پر ہوگا' یعنی وضو کی سنت۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ تمام احوال کے برابر ہونے سے مراد کیا لیا جا رہا ہے' کیا اس کا یہ مفہوم ہے کہ کسی بھی حالت میں مسواک کرنے کے حوالے سے کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے' جس کے نتیجے میں وہ کسی دوسری حالت میں مسنون شمار نہ کی جائے' یا پھر یہاں احوال کے تشکیک اعتبار سے کی نفی مقصود ہے' یعنی اس اعتبار سے کہ بعض احوال میں مسواک کرنے کا تعلق دیگر بعض احوال سے زیادہ نہ ہو' اگر آپ پہلا مفہوم مراد لیتے ہیں تو لفظ ''اسواک'' میں رفع پڑھنے کو زیادہ مناسب قرار دینے کی کوئی صورت نہیں ہوگی کیونکہ اگر مسواک کرنا وضو کے آغاز میں سنت ہو' یعنی اس وقت میں یہ عمل مطلوب ہو اور اس وقت کے ساتھ اس عمل کا تعلق زیادہ ہو تو اس کے ذریعے وضو کے علاوہ میں مسواک کرنے کے مسنون ہونے کی نفی نہیں ہوتی اور اگر آپ دوسرا مفہوم مراد لیتے ہیں تو اس صورت میں نہ پہلی ترکیب ٹھیک ہوگی اور نہ ہی دوسری ترکیب ٹھیک ہوگی' کہاں یہ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسری ترکیب سے زیادہ مناسب قرار دیا جائے۔

والعجب من البحر صاحب البحرانه جعل الاولى كون وقته عند المضمضة لاقبل الوضوء وتبع الزيلعي في ان الجر اظهر ليفيد ان الابتداء به سنة نبه عليه اخوه في النهر رحمهم الله تعالى جميعا.

اور مجھے ''البحر الرائق'' کے مصنف پر بھی حیرانگی ہے' کیونکہ پہلے تو انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ مسواک کا وقت کلی

کرنے کے وقت ہے وضو سے پہلے نہیں ہے اور پھر دوسری طرف انہوں نے ''کنز الدقاق'' کے متن میں ذکر ہونے والے لفظ ''الاسواک'' میں جر (یعنی زیر پڑھنے) کی صورت زیادہ مناسب ہونے میں امام زیلعی کی پیروی بھی کر لی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وضو کے آغاز میں (یعنی مسواک) کرنا سنت ہے اس لیے اس پر دوسرے فقیہ میں ''النہر الفائق'' میں انہیں تنبیہ کی ہے۔

اما تعلیل الفتح ان لاسنیة دون المواظبة۔ ولم تثبت عند الوضوء۔

اب رہی فتح القدیر کی یہ تعلیل کہ بغیر مداومت کے سنّیت ثابت نہیں ہوتی اور وقتِ وضو مداومت ثابت نہیں۔

اقول: الدلیل اعم من الدعوی فان المقصود نفي الاستنان للوضوء والدلیل نفی کونه من السنن الداخلة فیه فلم لایختار کونه سنة قبلیة للوضوء۔

(اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دعویٰ کے مقابلے میں دلیل زیادہ عام ہے کیونکہ اصل مقصد یہ ہے یعنی دعویٰ یہ ہے کہ اس بات کی نفی کی جائے کہ وضو کے لیے مسواک کرنا سنت ہے اور دلیل انہوں نے یہ دی ہے جس سے اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ یہ وضو کے اندر کی سنتوں میں شامل ہے تو پھر اس بات کو اختیار کیوں نہ کیا جائے کہ مسواک کرنا ان سنتوں میں شامل ہے جو وضو کرنے سے پہلے کے وقت سے تعلق رکھتی ہیں۔

بالجملہ: بحکم متون واحادیث اظہر، وہی مختار بدائع وزیلعی وحلیہ ہے کہ مسواک وضو کی سنت قبلیہ ہے، ہاں سنت مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں تغیر ہو، اس تحقیق پر جبکہ مسواک وضو کی سنّت ہے مگر وضو میں نہیں بلکہ اُس سے پہلے ہے تو جو پانی کہ مسواک میں صرف ہوگا اس حساب سے خارج ہے سنّت یہ ہے کہ مسواک ف کرنے سے پہلے دھولی جائے اور فراغ کے بعد دھوکر رکھی جائے اور کم از کم اُوپر کے دانتوں اور نیچے کے دانتوں میں تین تین بار تین پانیوں سے کی جائے۔

ف: مسئلہ مسواک دھوکر کی جائے اور کر کے دھولیں اور کم از کم تین تین بار تین پانیوں سے ہو۔

دُرمختار میں ہے: اقله ثلاث فی الاعالي وثلاث فی الاسافل بمیاه ثلثة۔

نماس کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین مرتبہ اوپر کے دانتوں میں اور تین مرتبہ نیچے کے دانتوں میں کی جائے اور اسے تین مرتبہ پانی کے ساتھ دھویا جائے۔

صغیری میں ہے: یغسله عند الاستیاك وعند الفراغ منه۔

مسواک کرنے سے پہلے اور مسواک کرنے کے بعد مسواک کو دھولیا جائے۔

﴿﴾ اس قدر تو درکار ہی ہے اور اُس کے ساتھ اگر منہ میں کوئی تغیر رائحہ ہوا تو جتنی بار مسواک اور کُلّیوں سے اس کا ازالہ ہو لازم ہے اس کیلئے کوئی حد مقرر نہیں بدبودار کثیف ف بے احتیاطی کا حُقّہ پینے والوں کو اس کا خیال سخت ضروری ہے اور اُن سے زیادہ سگریٹ والے کہ اس کی بدبو مرکب تمباکو سے سخت تر اور زیادہ دیرپا ہے اور ان سب سے زائد اشد ضرورت تمباکو کھانے والوں کو ہے جن کے منہ میں اُس کا جرم دبا رہتا اور منہ کو اپنی بدبو سے بسا دیتا ہے یہ سب لوگ وہاں تک مسواک اور

کُلّیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہوجائے اور بُو کا اصلاً نشان نہ رہے اور اس کا امتحان یوں ہے کہ ہاتھ اپنے منہ کے قریب لے جا کر منہ کھول کر زور سے تین بار حلق سے پوری سانس ہاتھ پر لیں اور معاً سونگھیں بغیر اس کے اندر کی بدبو خود کم محسوس ہوتی ہے، اور جب منہ میں سے بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام نماز میں داخل ہونا من عون اللّٰه الهادی۔

•••——•••——•••

19- باب اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنا

157- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ

رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ بَلٰى اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ ۔

هٰذَا صَحِيْحٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ مروان اصفر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' انہوں نے اپنی اونٹنی کو قبلہ کی طرف رخ کر کے بٹھایا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! لیکن کھلی فضا میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے' جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

—•—•—

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صفوان بن عیسیٰ زہری، ابومحمد بصری القسام،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۴)(۲۹۵۶)۔

○ حسن بن ذکوان، ابوسلمۃ بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۱۵۷- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۳) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۱۱)' وابن خزيمة (۱/ ۳۵) رقم (۶۰)' والحاكم (۱/ ۱۵۴)' والبيهقي (۱/ ۹۲) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الابنية' وابن الجارود في المنتقى رقم (۳۲)' والحازمي في (الاعتبار) (ص۱۳۷) قال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري' فقد احتج بالحسن بن ذكوان' ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي - وقال الحازمي في الاعتبار: (هذا حديث حسن)- اهـ-

کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ (۲۳۷)(۱۲۵۰)۔

○ مروان الاصفر، ابوخلف بصری، : علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ (۹۳۲)(۶۶۲۰)۔

توضیح مسئلہ:

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

وانما اختلفوا من ذلك في مسالة واحدة مشهورة وهي استقبال القبلة للغائط والبول واستدبارها فان للعلماء فيها ثلاثة اقوال: انه لا يجوز ان تستقبل القبلة لغائط ولا بول اصلا ولا في موضع من المواضع وقول ان ذلك يجوز باطلاق .وقول انه يجوز في المباني والمدن ولا يجوز ذلك في الصحراء وفي غير المباني والمدن .والسبب في اختلافهم هذا حديثان متعارضان ثابتان: احدهما حديث ابي ايوب انصارى انه قال عليه الصلاة والسلام "اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا " .والحديث الثاني حديث عبد الله بن عمر انه قال "ارتقيت على ظهر بيت اختي حفصة فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعدا لحاجته على لبنتين مستقبل الشام مستدبر القبلة "فذهب الناس في هذين الحديثين ثلاثة مذاهب: احدها مذهب الجمع .والثاني مذهب الترجيح .والثالث مذهب الرجوع الى البراءة الاصلية اذا وقع التعارض واعني بالبراءة الاصلية عدم الحكم فمن ذهب مذهب الجمع حمل حديث ابي ايوب انصارى على الصحارى وحيث لا سترة وحمل حديث ابن عمر على السترة وهو مذهب مالك .ومن ذهب مذهب الترجيح رجح حديث ابي ايوب لانه اذا تعارض حديثان احدهما فيه شرع موضوع والآخر موافق للاصل الذى هو عدم الحكم ولم يعلم المتقدم منهما من المتاخر وجب ان يصار الى الحديث المثبت للشرع لانه قد وجب العمل بنقله من طريق العدول وتركه الذى ورد ايضا من طريق العدول يمكن ان يكون ذلك قبل شرع ذلك الحكم ويمكن ان يكون بعده فلم يجز ان نترك شرعا وجب العمل به بظن لم نؤمر ان نوجب النسخ به الا لو نقل انه كان بعده فان الظنون التى تستند اليها الاحكام محدودة بالشرع: اعني التي توجب رفعها او ايجابها وليست هي اى ظن اتفق ولذلك يقولون ان العمل ما لم يجب بالظن وانما وجب بالاصل المقطوع به يريدون بذلك الشرع المقطوع به الذى اوجب العمل بذلك النوع من الظن وهذه الطريقة التى قلناها هي طريقة ابي محمد بن حزم الاندلسي وهي طريقة جيدة مبنية على اصول اهل الكلام الفقهي وهو راجع الى انه لا يرتفع بالشك ما ثبت بالدليل الشرعي .واما من

ذهب مذهب الرجوع الى الاصل عند التعارض فهو مبنى على ان الشك يسقط الحكم ويرفعه وانه كلا حكم وهو مذهب داؤد الظاهرى ولكن خالفه ابومحمد بن حزم فى هذا الاصل مع انه من اصحابه[1]

اس میں فقہاء نے ایک مشہور مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور یہ مسئلہ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کا پیٹھ کرنے کا ہے' اس بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا اصل کے اعتبار سے جائز نہیں ہے' خواہ جگہ کوئی بھی ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے' تیسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا عمارت کے اندر یا آبادی کے اندر جائز ہے' البتہ صحرا میں یا عمارتوں اور آبادی سے باہر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کا سبب دو احادیث ہیں جو دونوں ثابت ہیں' لیکن (ظاہر کے اعتبار سے) ایک دوسرے سے متعارض ہیں۔

ان میں سے ایک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم قضائے حاجت کے لیے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور اس کی طرف پیٹھ بھی نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے اعتبار سے) مغرب یا مشرق کی طرف رخ کرلو''۔

''دوسری حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ میں اپنی بہن (اُم المؤمنین) سیدہ حفصہ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ کا رخ شام کی طرف تھا اور آپ کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی''۔

تو اہل علم نے ان احادیث کے حوالے سے تین طرح کا مسلک اختیار کیا ہے:

1- ان کو جمع کرنا اور ان کے درمیان مطابقت کرنا

2- (دونوں میں سے ایک کو دوسری پر) ترجیح دینا

3- جب تعارض سامنے آجائے تو اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کے اصول کی طرف رجوع کرنا' ہمارا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی حکم موجود نہ ہو تو اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کا (فتویٰ) دینا۔

جن حضرات نے تطبیق دینے کی کوشش کی ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری کی نقل کردہ روایت کو صحرا کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے یا ایسے عالم کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے' جب آس پاس کوئی آڑ اور رکاوٹ موجود نہ ہو۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کو آڑ اور رکاوٹ ہونے پر محمول کیا ہے۔ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

جن حضرات نے ترجیح دینے کی صورت کو اختیار کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے کہ جب دو احادیث کے درمیان ظاہری طور پر تعارض سامنے آجائے اور ان میں سے ایک حدیث میں کوئی شرعی

[1] بدایۃ المجتہد از ابن رشد 136/1

حکم ذکر کیا گیا ہو اور دوسری حدیث اس اصول کے مطابق ہو کہ اصل کے اعتبار سے کوئی حکم نہیں ہوتا' یہ بھی پتا نہ چل سکے زمانے کے اعتبار سے ان دونوں میں سے کون سی روایت پہلے زمانے کی ہے اور کون سی روایت بعد کے زمانے کی ہے' تو اس صورت میں اس حدیث پر عمل کیا جائے گا' جس کے ذریعے شرعی حکم ثابت ہو رہا ہو' چونکہ عادل راویوں کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ایسی روایت پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور عادل راویوں کے حوالے سے منقول دوسری روایت کو ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے' چونکہ اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے کہ وہ حدیث اس حکم سے پہلے کی ہو یا زمانے کے اعتبار سے بعد کی ہو تو ایسی صورتِ حال میں محض ایک گمان کی وجہ سے کسی حکم کو چھوڑا نہیں جا سکتا' وہ بھی ایسا شرعی حکم جس پر عمل کرنا واجب ہے اور وہ گمان بھی ایسا ہو جسے ناسخ تسلیم کرنا واجب نہ ہو' البتہ اگر یہ پتا چل جائے کہ ناسخ روایت بعد کے زمانے کی ہے تو اس صورت میں حکم مختلف ہوگا' وہ ظن جن کا سہارا احکام لیتے ہیں' یعنی وہ ظن جو احکام کو واجب کر دیتے ہیں یا انہیں ختم کر دیتے ہیں' ان کی حد بندی شریعت کی طرف سے ہوئی ہے اور کسی بھی ظن کو یہ مقام حاصل نہیں ہے' اسی لیے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ عمل وہ ہوتا ہے جو کسی قطعی اصل کے ذریعے واجب ہو' محض ظن کی وجہ سے واجب نہ ہو۔ اس سے مراد شرعی قطعی دلیل ہے جو اس نوعیت کے ظن پر عمل کرنے کو واجب قرار دے دیتی ہے' ہم نے یہ جو طریقہ ذکر کیا ہے' یہ شیخ ابومحمد بن حزم اندلسی کا ہے اور یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ جو علم فقہاء کے ماہرین کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ شک ایسے حکم کو ختم نہیں کر سکتا جو شرعی دلیل سے ثابت ہو۔

جن فقہاء نے تعارض سامنے آنے کے وقت اصل کے اعتبار سے بَری ہونے کے اصول پر عمل کیا ہے' ان کی بنیاد یہ ہے کہ شک حکم کو ساقط کر دیتا ہے۔ اور اس حکم کو اس طرح رفع کر دیتا ہے گویا وہ حکم موجود ہی نہیں تھا۔ شیخ داؤد ظاہری اسی مسلک کے قائل ہیں' لیکن ان کے اصحاب میں سے ابن حزم نے اس بارے میں ان سے اختلاف کیا ہے۔

•••——•••——•••

158- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوْجِنَا اِذَا اَهْرَقْنَا الْمَاءَ ثُمَّ قَدْ رَاَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَدْبِرَهَا .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم (پاخانہ کرتے ہوئے

۱۵۸- اخرجه ابو داؤد (۱/٤) كتاب الطهارة' باب: الرخصة في ذلك' حديث (۱۲)' والترمذي (۱/۱۵) كتاب الطهارة' باب: ما جاء من الرخصة في ذلك' حديث (۹)' وابن ماجه (۱/۱۱۷) كتاب الطهارة' باب: الرخصة في ذلك في الكنيف' واباحته دون الصحاري' حديث (۳۲۵)' واحمد (۳/۳٦۰)' وابن الجارود (۱/۳۸) برقم (۳۱)' وابن خزيمة (۱/۳٤) برقم (۵۸)' وابن حبان (٤/۲٦۸- ۲٦۹) كتاب الطهارة' باب: الاستطابة' حديث (۱٤۲۰)- والحاكم (۱/۱۵٤)' والبيهقي (۱/۹۲) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الابنية- كلهم من طريق ابن اسحاق بهذا الاسناد- والحديث صححه الترمذي' والحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي-

اوراس کے بعد) اپنی شرمگاہوں پر پانی ڈالیں تو اس وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کریں یا رخ کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ابن شوکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم قبلہ کی طرف رخ کریں یا پیٹھ کریں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابان بن صالح بن عمیر بن عبید قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳)(۱۳۸)۔

159- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاَدَمِيُّ حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا

۱۵۹- اخرجه بهذا الاسناد البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۹۲) من طريق خالد الحذاء عن عراك عن عائشة' ورواه احمد (۶/ ۱۳۷، ۱۸۴، ۲۱۹، ۲۳۹)، وابن ماجه (۱/ ۱۱۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف واباحته دون الصحاري- الحديث (۳۲۴)، والطيالسي (۱/ ۴۶) رقم (۱۴۱- منحة)، والبيهقي في الكبرٰى (۱/ ۹۲-۹۳) كتاب الطهارة' باب الرخصةفي ذلك في الابنية' والحازمي في (الاعتبار) (ص۱۳۶) من طرق عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت' عن عراك بن مالك' عن عائشة- وسياتي عند المصنف رقم (۱۶۲)، (۱۶۳) وسماع عراك من عائشة مختلف فيه- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۲۳۶): (عراك بن مالك روى عن عائشة- رضي الله عنها- حديث: (حولوا مقعدي نحو القبلة) قال فيه احمد بن حنبل: مرسل- قال الاثرم: فقلت له: رواه حماد بن سلمة عن خالد الحذاء وفيه عن عراك قال: سمعت عائشة فانكره' وقال: عراك بن مالك: من اين سمع عائشة!! هذا خطا انما يروى عن عروة- يعني عن عائشة رضي الله عنها- قلت: اخرج مسلم لعراك بن مالك عن عائشة حديث جاء تني مسكينة...... الحديث- والظاهر ان ذلك على قاعدته المعروفة- والله اعلم)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۵/ ۸۰): (عراك بن مالك ثقة معروف' يروي عن ابي هريرة' قال الامام احمد: لم يسمع من عائشة انما هو عراك عن عروة عنها)- اه- حكى ابن ابي حاتم في المراسيل رقم (۶۰۶) عن احمد انه ساله عراك بن مالك قال: (سمعت) عائشة رضي الله عنها: فانكر وقال: عراك بن مالك من اين سمع عائشة!! ما له والعائشة!! انمايروي عن عروة- هذا خطا' قال لي: من روى هذا!! قلت: حماد بن سلمة عن خالد الحذاء- فقال: رواه غير واحد عن خالد الحذاء' ليس فيه (سمعت)- وقال غير واحد ايضاً: عن حماد بن سلمة ليس فيه (سمعت)- انتهى كلام ابن ابي حاتم- قال الزيلعي في (نصب الراية) بعد نقل كلام ابن ابي حاتم (۲/ ۱۰۷-۱۰۸): (قال الشيخ - يعني: صاحب الامام-: وقد ذكر عن موسى بن هارون حكى عن احمد في هذا' ولعراك احاديث عدية عن عروة عن عائشة' قال: ولكن لقائل ان يقول: اذا كان الرواي عنه' قوله: سمعت ثقة' فهو مقدم' لا حتمال انه لقي الشيخ بعد ذلك' فحدثه' اذا كان ممن يمكن لقاءه' وقد ذكروا سماع عراك من ابي هريرة' ولم ينكروه' وابو هريرة توفي هو وعائشة في سنة واحدة' فلا يبعد سماعه من عائشة' مع كونهما في بلدة واحدة' ولعل هذا هو الذي اوجب لمسلم ان اخرج في (صحيحه) حديث عراك عن عائشة' من رواية يزيد بن ابي زياد' مولى ابن عباس عن عراك عن عائشة: جاء تني مسكينة تحمل ابنتين لها' الحديث)' وبعد هذا كله' فقد وقعت لنا رواية صريحة بسماعه من غير جهة حماد بن سلمة التي انكرها احمد' اخرجها الدارقطني عن علي - عاصم عن خالد الحذاء' وفيه: فقال عراك: حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بلغه قول الناس امر بمقعدته' فاستقبل بها القبلة- انتهى-

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ اَبِى عَوَانَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ اَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَوْضِعِ خَلَائِهِ اَنْ يُسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةُ .

بَيْنَ خَالِدٍ وَّعِرَاكٍ خَالِدُ بْنُ اَبِى الصَّلْتِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' کچھ لوگ پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے اور پیٹھ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پاخانہ کی ایسی جگہ پر جا کر قضائے حاجت کرنے کی ہدایت کی جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

امام دارقطنی ﷫ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں خالد نامی راوی اور عراک نامی راوی کے درمیان خالد بن ابوصلت نامی راوی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سری بن عاصم، ابوسہل ہمدانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۹۲/۹)(۴۷۷۰)۔

○ ابوعوانہ، وضاح ابن عبداللہ یشکری وسطی بزاز، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۶)(۷۴۵۷)۔

○ عراک بن مالک الغفاری، الکنانی، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۳)(۴۵۸۱)۔

○ خالد بن ابوصلت بصری، مدنی الاصل، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۷)(۱۶۵۳)۔

160- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ

كَانُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ مُذْ كُنْتُ رَجُلاً وَّعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَهُ فَقَالَ عِرَاكٌ

قَالَتْ عَائِشَةُ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَهُ فَاَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَحُوِّلَتْ اِلَى الْقِبْلَةِ ۔

وَهٰذَا مِثْلُهُ ۔ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ عَنْ خَالِدٍ.

☆☆ خالد جزء بیان کرتے ہیں: وہ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے انہوں نے یہ فرمایا: میں جب سے جوان ہوا ہوں میں نے کبھی بھی قبلہ کی طرف رخ کر کے پاخانہ نہیں کیا' عراک بن مالک ان کے پاس موجود تھے' عراک نے کہا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیت الخلاء کے بارے میں یہ حکم دیا' تو اس بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔

اسی کی مانند ایک اور روایت منقول ہے۔

یہاں پہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ نقل کیا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس۔

اپنے وقت کے جلیل القدر امام' حافظ' عالم' مجتہد' زاہد اور عبادت گزار تھے۔

آپ کو پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے۔

آپ نے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب' سائب بن یزید' سہل بن سعد' سعید بن مسیب' عروہ' ابوسلمہ بن عبدالرحمان' ابوبکر بن عبدالرحمان' عبداللہ بن ابراہیم اور دیگر کئی حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابوسلمہ' جو آپ کے استاد ہیں۔ ابوبکر بن حزم رجاء بن حیوۃ' ابن المنکدر' بن سعید' ایوب سختیانی اور دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

امام ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اقتداء

سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، طبقات ابن سعد 330/5 ، تاریخ خلیفۃ 321 :، 322، التاریخ الکبیر 174/6 ، تاریخ الفسوی 568/1 ، 620، الطبری 565/6 ، 573، الجرح والتعدیل 122/6 ، الاغانی 254/9 ، حلیۃ الاولیاء 253/5 ، طبقات الشیرازی 64 :، سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی، ابن الاثیر 58/5 ، 66، تہذیب الکمال 1017، تذہیب التہذیب 3/ 2/88 ، تاریخ الاسلام 164/4 ، تذکرۃ الحفاظ 118/1 ، العبر 120/1 ، فوات الوفیات 133/3 ، البدایۃ 192/9 ، 219، سیرۃ عمر بن عبد العزیز للآجری، العقد الثمین 331/6 ، طبقات ابن جزری 593/1 ، تہذیب التہذیب 475/7 ، النجوم الزاہرۃ 246/1 ، تاریخ الخلفاء 228 :، خلاصۃ تذہیب التہذیب 284 :، شذرات الذہب 119./1

میں نماز ادا کی تو یہ ارشاد فرمایا: میں نے کسی بھی شخص کو اس نوجوان سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے تابعین کے تیسرے طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی والدہ سیدہ ام عاصم بنت زید بن عمر بن خطاب ہیں۔

مشہور روایت کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ۶۳ ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر قوم کا ایک نجیب ہوتا ہے اور بنو امیہ کے نجیب عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز کے سامنے (ہمارے زمانے کے علماء) شاگردوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (خلفاء راشدین) پانچ ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہم)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن سعید بن زیاد، ابومحمد مقری المعروف بابن الجمال: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۱۲۰)(۵۲۴۷)۔

○ حجاج بن نصیر فساطیطی -بفتح قیسی، ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵)(۱۱۴۸)۔

○ قاسم بن مطیب عجلی، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹۵)(۵۵۳۱)۔

•••———•••———•••

161- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقَوْمٍ يَكْرَهُونَ اَنْ يَّسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَحَوَّلَ مَقْعَدَتَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ .

هٰذَا الْقَوْلُ اَصَحُّ .

هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ وَّيَحْيَى بْنُ مَطَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِرَاكٍ . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ عَنْ عِرَاكٍ وَّتَابَعَهُمَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنْ رَجُلٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بات سنی کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں' پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کے لیے بیٹھنے کی جگہ کو قبلہ کے رخ کی طرف پھیر دیا گیا۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس روایت کو بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہشام بن بھرام مدائنی، ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۰)(۷۳۳۷)۔

162- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ قَالَ

كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِى خِلَافَتِهٖ وَعِنْدَهٗ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ عُمَرُ مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ وَلَا اسْتَدْبَرْتُهَا بِبَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عِرَاكٌ حَدَّثَتْنِىْ عَائِشَةُ

قَالَتْ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْلُ النَّاسِ فِىْ ذٰلِكَ اَمَرَ بِمَقْعَدَتِهٖ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ .

هٰذَا اَضْبَطُ اِسْنَادٍ وَّزَادَ فِيْهِ خَالِدَ بْنَ اَبِى الصَّلْتِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ خالد بن ابوصلت بیان کرتے ہیں: میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس عراک بن مالک بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے یہ فرمایا: میں نے اتنے عرصے سے کبھی بھی پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا اور پیٹھ نہیں کی' تو عراک نے کہا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی' وہ فرماتی ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی اس رائے کے بارے میں پتہ چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے پاخانے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا۔

اس روایت کی سند میں زیادہ ضبط پایا جاتا ہے اور اس میں خالد بن ابوصلت نامی راوی کا اضافہ ہے اور یہ درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابوموسیٰ حمال، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: القریب (۱۰۱۴)(۷۲۸۴)۔

○ علی بن عاصم بن صہیب واسطی، تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۹۹)۔

•••——•••——•••

163- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِهٰذَا

قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اسْتَقْبِلُوْا بِمَقْعَدَتِى الْقِبْلَةَ .

وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ خَرَجَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ كَرَاهِيَةَ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِىْ اِلَى الْقِبْلَةِ .

وَهٰذَا مِثْلُهٗ.

☆☆ عراک بن مالک' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

یحییٰ بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ پیشاب یا پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کے پسندیدہ ہونے کا تذکرہ کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ایسا کہہ رہے ہیں' تم میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسحاق سیلحینی ابوزکریا نزیل بغداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۴۸)۔

•••——•••——•••

164- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِخَلَائِهِ فَحُوِّلَ اِلَى الْقِبْلَةِ لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ كَرِهُوا ذٰلِكَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آپ کے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کردیا گیا تھا' جب آپ کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ کچھ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن عبدالمجید بن صلت ثقفی، ابومحمد بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۳۳)۔

165- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْاَحْوَلُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبِيْبٍ عَنْ عِيْسَى الْحَنَّاطِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ حَاجَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْمَخْرَجِ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ عِيْسَى بْنُ اَبِىْ عِيْسَى الْحَنَّاطُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں کسی کام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت الخلاء میں دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے قضائے حاجت کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

شیخ ابوالحسن (امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ حناط نامی راوی ضعیف ہے۔

۱۶۵-اخرجه احمد (۲/ ۱۲)' والبخاري (۱/ ۲۴۶-۲۴۷) كتاب الوضوء' باب من تبرز على لبنتين' الحديث (۱۴۵)' ومسلم (۱/ ۲۲۴-۲۲۵) كتاب الطهارة' باب الاستطابة (۱۱۷)' الحديث (۶۱/ ۲۶۶)' وابو داؤد (۱/ ۲۱): كتاب الطهارة' باب الرخصة في استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۱۲)' والترمذي (۱/ ۱۶) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' الحديث (۱۱)' والنسائي (۱/ ۲۳-۲۴): كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في البيوت' وابن ماجه (۱/ ۱۱۶) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف' الحديث (۳۲۲)' والشافعي في (مسنده) (۶۵)' واحمد (۲/ ۴۱)' وابن خزيمة (۵۹)' وابن حبان (۱۴۱۸)' والطحاوي (۲۳۴)' والبغوي في (شرح السنة) (۱/ ۲۷۴)' والبيهقي (۱/ ۶۱)' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۵۱)' وابن الجارود (۳۰)' والطبراني (۱۲/رقم ۱۳۳۱۳)' وابن عبد البر في التمهيد (۱/ ۳۰۶) من طرق عن ابن عمر-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ الاحمسی ابوجعفر سراج، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۲۶)۔

○ فی (۱): عمرو۔

○ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ الحناط الغفاری، ابوموسیٰ مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۷۰)۔

○ عامر بن شراحیل الشعبی ابوعمرو، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۴۷۵) (۳۱۰۹)۔

•••——•••——•••

166- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَاتَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ وَلَابَوْلٍ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پاخانہ کرتے ہوئے یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو' اس کی طرف پیٹھ نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

١٦٦–اخرجه الطبراني في الكبير (١٣٧/٤) رقم (٣٩١٧)، والخطيب (٣٦٣/٢) من طريق عمر بن ثابت، به- واخرجه البخاري (٤٩٨/١) كتاب الطهارة، باب قبلة اهل المدينة، الحديث (٣٩٤)، ومسلم (١/ ٢٢٤): كتاب الطهارة، باب الاستطابة، الحديث (٥٩/ ٢٦٤)، وابو داؤد (١٩/١) كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة، الحديث (٩)، والترمذي (١٣/١) كتاب الطهارة، باب النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول، الحديث (٨) والنسائي (٢٣/١) كتاب الطهارة، باب الامر باستقبال المشرق او المغرب عند الحاجة، وابن ماجه (١١٥/١) كتاب الطهارة، باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط والبول، الحديث (٣١٨)، وابو عوانة (١٩٩/١)، وابن خزيمة (٥٧)، وابن حبان (١٤١٤)، والشافعي في (المسند) (١/رقم ٦٣)، والحميدي (٣٧٨)، وابن ابي شيبة (١/ ١٥٠)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٣٢/٤)، وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص ٨٣)، والطبراني في (الكبير) (ج ٤/٣٩٣٧، ٣٩٣٨، ٣٩٣٩، ٣٩٤٠، ٣٩٤١، ٣٩٤٢)، وابو نعيم في (اخبار اصبهان) (١٦٨/١)، وابن عبد البر في (التمهيد) (١/ ٣٠٤)، والبيهقي (٩١/١)، والبغوي في (شرح السنة) (٢٧٣/١) من طريق الزهري، عن عطاء بن يزيد، عن ابي ايوب، به-

وله طريق ثالث عن ابي ايوب: اخرجه الطبراني في (الكبير) (٤/رقم ٣٩٢١)، والطحاوي (٤/ ٢٣٢)، من طريق عبد الرحمن بن يزيد بن جارية عنه، بلفظ: (نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة بغائط او بول)-

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ (حضرت ابوایوب انصاری)

آپ کا نسب یہ ہے:
خالد بن زید بن وکیب بن ثعلبہ بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار۔
آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ "بونجار" سے ہے۔
آپ کی والدہ کا نام ہند بنت سعید بن عمرو تھا۔ آپ کی کنیت "ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ" ہے اور آپ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔
آپ کو بیعتِ عقبہ میں، غزوۂ بدر میں، غزوۂ اُحد میں بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا تھا۔

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے بنوعمرو بن عوف کے محلے میں پانچ دن قیام کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنو سالم بن عوف نے آپ کی خدمت میں گزارش کی۔ یارسول اللہ! ہماری تعداد بہت زیادہ ہے اور ہم قوت والے لوگ ہیں۔ آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے (جہاں یہ بیٹھے گی میں وہی قیام کروں گا)۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبیلے سے ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں یہی گزارش کی تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا۔ پھر آپ بنو ساعدہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی آپ سے قیام کی درخواست کی تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے۔ پھر آپ کا گزر آپ کے ننھیالی عزیزوں سے ہوا جو عدی بن نجار تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ اپنے ننھیالی عزیزوں کے ہاں چلئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھی یہی جواب دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو مالک بن نجال کے پاس سے ہوا تو اونٹنی اس جگہ پر بیٹھ گی جہاں اب مسجد کا دروازہ ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر تھوڑی سی دور آگے گئی۔ پھر واپس اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور زمین پر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے وہ آواز نکالی جو اونٹ بیٹھنے کے بعد نکالتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی سے اترے۔ (یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس کی بات ہے) تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کا سامان اٹھایا اور آپ کو اپنے گھر لے گئے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جہاں اونٹنی بیٹھی تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے میرے گھر کے نیچے والے حصے میں قیام کیا اور ہم نے بالائی حصے میں قیام کیا۔ ایک مرتبہ پانی گر گیا تو

میں اور اُمّ ایوب کپڑے کے ذریعے اسے جذب کرنے لگے کہ کہیں وہ نبی اکرم ﷺ تک نہ پہنچ جائے۔ بعد میں میں ڈرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے یہ گزارش کی: یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ نیچے قیام کریں اور ہم اوپر قیام کریں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ بالائی حصے میں تشریف لے جائیں۔

نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق آپ کا سامان بالائی حصے میں منتقل کر دیا گیا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہت سی خصوصیات کے مالک تھے۔ آپ نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم ہلکے ہو یا بھاری ہو اس جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو''۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں یا ہلکا ہو سکتا ہوں یا بھاری ہو سکتا ہوں۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں میرے اوپر جہاد کرنا لازم ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار جہاد میں شرکت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس جہاد کے لشکر کا امیر ایک نوجوان کو بنایا گیا تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں آئی لیکن بعد میں انہیں اس بات کا زندگی بھر افسوس رہا کہ انہوں نے جہاد میں شرکت کیوں نہیں کی۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: جو مرضی امیر ہو؟ میرا اس کے ساتھ کیا مطلب ہے؟

صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ ' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ' حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیّب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار' سالم بن یزید اور دیگر تابعین نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ 'قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) پر حملے کی مہم کے دوران سن ۵۰ ہجری میں واصل بحق ہوئے اور آپ کو فصیل شہر کے پاس دفن کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحیم بن ابوزہیر بغدادی بزاز، ابویحییٰ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 255ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۸۷۲)۔

○ اسماعیل بن عمر واسطی، ابومنذر، نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۴۲)۔

○ ورقاء بن عمر الیشکری، ابوبشر کوفی، نزیل المدائن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۳۶)۔

○ سعد بن سعید بن قیس بن عمرو انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۶۹)۔

○ عمر بن ثابت انصاری، الخزرجی، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۱۴)۔

•••———•••———•••

167- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ

۱٦۷–اخرجه الحازمي في (الاعتبار) ص (۱۳۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' واخرجه ابن ماجه (۱/۱۱۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك في الكنيف' واباحته دون الصحاري' حديث (۳۲۳) نحو تلك الرواية' واما حديث ابي هريرة فقد اخرجه ابو داؤد (۱/۴۹) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' الحديث (۸)' وابن ماجه (۱/۱۱۴) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالحجارة' الحديث (۳۱۳)' والنسائي كتاب الطهارة' باب النهي عن الاستطابة بالروث' الحديث (٤٠)' واحمد (۲/۲۴۷' ۲۵۰)' وابو عوانة (۱/۲۰۰)' والشافعي في (المسند) (٦٤)' والحميدي (۲/٤٣٤–٤٣٥)' وابن خزيمة (۱/٤٣–٤٤)' وابن حبان (۱۲۸)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٤/۲۳۳)' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص۸۳)' والبيهقي (۱/۹۱' ۱۰۲)' والبغوي في (شرح السنة) (۱/۲۷۲) من طرق عن ابن عجلان' عن القعقاع' عن ابي صالح' عن ابي هريرة مرفوعا بلفظ: (انما انا مثل الوالد اعلمكم' اذا ذهب احدكم الى الخلاء فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها) وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' والبغوي- واما حديث ابن عمر–رضي الله عنهما–: فقد تقدم برقم (۱٦٥)' وسياتي برقم (۱٦٨)-

وفي الباب عن جماعة من الصحابة منهم: عبد الله بن الحارث بن جزء' ومعقل بن ابي الهيثم وسهل بن حنيف' وسهل بن سعد' واسامة بن زيد' ورجل من الانصار-

حديث عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي: اخرجه ابن ماجه (۱/۱۱۵) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بغائط وبول' حديث رقم (۳۱۷) وابن ابي شيبة (۱/۱٥۱)' واحمد (٤/۱۹۰–۱۹۱)' وبن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (۸۳–بتحقيقنا)' من طرق عن الليث' عن يزيد بن ابي حبيب' عن عبد الله بن الحارث قال: انا اول من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (لا يبولن احدكم مستقبل القبلة)- وانا اول من حدث الناس بذلك- وذكره البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۲٤)' وقال: هذا اسناد صحيح' وقد حكم بصحته ابن حبان' والحاكم' وابو ذر الهروي وغيرهم' ولا اعرف له علة-

حديث معقل بن ابي الهيثم: اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱٥۱)' وابو داؤد (۱/۱۹) كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' حديث (۱۰)' وابن ماجه (۱/۱۱٥) كتاب الطهارة' باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط' والبول' حديث (۳۱۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٤/۲۳۲)' وابن عبد البر في (التمهيد) (۱/۳۰٤)' والبيهقي (۱/۹۱) من طريق عمرو بن يحيى المازني' ثنا ابو زيد مولى الثعلبيين عنه بلفظ: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلتين بغائط او بول)- وسنده ضعيف' لجهالة ابي زيد مولى الثعلبيين- قال الحافظ في (التقريب) (۲/٤۲٥): ابو زيد مولى بني ثعلبة' قيل: اسمه الوليد' مجهول- (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِىْ عِيسٰى قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِىِّ عَجِبْتُ لِقَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .قَالَ وَمَا قَالَا قُلْتُ

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا

وَقَالَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ مَذْهَبًا مُوَاجِهَ الْقِبْلَةِ

فَقَالَ اَمَّا قَوْلُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَفِى الصَّحْرَاءِ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلْقًا مِّنْ عِبَادِهٖ يُصَلُّوْنَ فِى الصَّحْرَاءِ فَلَا تَسْتَقْبِلُوهُمْ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهُمْ وَاَمَّا بُيُوتُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ تَتَّخِذُونَهَا لِلنَّتْنِ فَاِنَّهٗ لَا قِبْلَةَ لَهَا .

عِيسَى بْنُ اَبِىْ عِيسٰى هُوَ الْحَنَّاطُ وَهُوَ عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ عیسٰی بن ابوعیسٰی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول' اور نافع کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت' پر بڑی حیرت ہوتی ہے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے کیا بات بیان کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو یہ فرماتے ہیں: (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو'

جبکہ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: آپ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء تشریف لے گئے' جس کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

تو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا تعلق ہے' تو وہ صحرا کے بارے میں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو صحرا میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگوں کو استنجاء کرتے ہوئے ان کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرنی چاہیے' لیکن جہاں تک گھروں میں بنائے جانے والے بیت الخلاء کا تعلق ہے' تو ان میں قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

حديث سهل بن حنيف: اخرجه احمد (۴۸۷/۳)، والدارمي (۱۳۵/۱)، والحاكم (۴۱۳/۳)من طريق ابن جريج، عن عبد الكريم بن ابي المخارق، ان الوليد بن مالك اخبره، ان محمد بن قيس، مولى: سهل بن حنيف اخبره، ان سهلاً اخبره ان النبي ﷺ بعثه، قال: (انت رسولي الى اهل مكة، قل: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرا عليكم السلام، ويامركم بثلاث: لا تحلفوا بغير الله، واذا تخليتم فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها، ولا تستنجوا بعظم ولا ببعرة)- وذكر الهيثمي في (المجمع) (۲۰۸/۱)، وقال: رواه احمد، وفيه عبد الكريم بن ابي المخارق، وهو ضعيف- اه- ينظر التقريب (۵۱۶/۱)-

حديث سهل بن سعد: اخرجه الطبراني في (الكبير) (۶/رقم ۵۷۳۵)، والعقيلي في: (الضعفاء) (۱۰۳/۳- ۱۰۴)من طريق الواقدي، ثنا عبد الحكيم بن عبد الله بن ابي فروة، عن العباس بن سهل، عن ابيه مرفوعا بلفظ: (اذا ذهب احدكم الى الخلاء، فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها)- والواقدي علة الحديث- وذكر الهيثمي في (المجمع)(۲۰۸/۱)، وقال: فيه الواقدي، وهو ضعيف-

حديث اسامة بن زيد: اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۶۵/۴)من طريق عبد الله بن نافع عن ابيه، عن اسامة بن زيد، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تستقبل القبلة بغائط او بول- قال يحيى: ضعيف، وقال البخاري: فيه نظر، وقال: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث- اسند ذلك ابن عدي في ترجمة عبد الله بن نافع من (الكامل)-

حديث الرجل من الانصار: اخرجه مالك (۱۹۳/۱) رقم (۲)، عن نافع، عن رجل من الانصار، ان رسول الله صلى الله عليه و- نهى، ان تستقبل القبلة لغائط، او بول-

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عیسیٰ بن ابوعیسیٰ نامی راوی حناط ہیں اور یہ عیسیٰ بن میسرہ ہے' جو ضعیف راوی ہے۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے دومختلف روایات کے بارے میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا وضاحتی بیان نقل کیا ہے' امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ

عامر بن شراحیل بن عبد بن ذی کبار

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

سعد بن ابی وقاص-سعید بن زید-ابوموسیٰ الاشعری-عدی بن حاتم-اسامۃ بن زید-ابومسعود البدری-ابو ہریرۃ-ابو سعید-عائشۃ-جابر بن سمرۃ-ابن عمر-عمران بن حصین-مغیرۃ بن شعبۃ-عبد اللہ بن عمرو-جریر بن عبد اللہ-ابن عباس-کعب بن عجرۃ-عبد الرحمٰن بن سمرۃ-سمرۃ بن جندب-نعمان بن بشیر-براء بن عازب-زید بن ارقم-بریدۃ بن حصیب-حسن بن علی-حبشی بن جنادۃ-الاشعث بن قیس الکندی-وہب بن خنبش طائی-عروۃ بن مضرس-جابر بن عبد اللہ-عمرو بن حریث-ابو سریحۃ غفاری-میمونۃ-ام سلمۃ-اسماء بنت عمیس-فاطمۃ بنت قیس-ام ہانی-ابوجحیفۃ السوائی-عبد اللہ بن ابواوفی-عبد اللہ بن یزید الانصاری-عبد الرحمٰن بن ابزی-عبد اللہ بن الزبیر-المقدام بن معد یکرب-عامر بن شہر-عروۃ بن الجعد البارقی-عوف بن مالک الاشجعی-عبد اللہ بن مطیع بن الاسود العدوی-انس بن مالک-محمد ابن صیفی-ان کے علاوہ پچاس صحابہ کرام ہیں۔

انہوں نے ان سے بھی احادیث روایت کی ہیں:

علقمۃ-الاسود-الحارث الاعور-عبد الرحمٰن بن ابولیلیٰ-القاضی شریح اور ایک بڑی تعداد ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

الحکم-حماد-ابواسحاق-داود بن ابوہند-ابن عون واسماعیل بن ابوخالد-عاصم الاحول-مکحول الشامی-منصور بن عبد الرحمٰن

طبقات ابن سعد 246/6 ، طبقات خلیفۃ ت 1144، تاریخ البخاری 450/6 ، تاریخ البخاری الصغیر 243/1 ، 253، 254، المعارف 449، المعرفۃ والتاریخ 592/2 ، =(*) =اخبار القضاۃ 413/2 ، المنتخب من ذیل المذیل للطبری 635، الجرح والتعدیل القسم الاول من المجلد الثالث 322، الاکلیل 145/8 ، الحلیۃ 310/4 ، طبقات الشافعیۃ للعبادی 58، تاریخ بغداد 12 /227 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 81، سمط اللآلی 751، الجمع بین رجال الصحیحین 377، تاریخ ابن عساکر (عاصم عایذ) 138-الاصل (س) 8 / 342 ب، طبقات فقہاء الیمن 70، اللباب 21/2 ، معجم البلدان (شعب)-فیات الاعیان 12/3 ، تہذیب الکمال ص 642، تاریخ الاسلام 130/4 ، تذکرۃ الحفاظ 74/1 ، العبر 127/1 ، تذہیب التہذیب 2/ 114 آ، البدایۃ والنہایۃ 9 /230 ، غایۃ النہایۃ ت 1500، طبقات المعتزلۃ 130، 139، تہذیب التہذیب 65/5 ، النجوم الزاہرۃ 253/1 ، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 32، خلاصۃ تذہیب التہذیب 184، شذرات الذہب 126/1 ، تہذیب ابن عساکر 141./7

ہمدانی-عطاء بن سائب-مغیرۃ بن مقسم-محمد بن سوقۃ-مجالد-یونس بن ابواسحاق-ابن ابولیلیٰ-ابو حنیفۃ-عیسیٰ بن ابوعیسیٰ حناط-عبداللہ بن عیاش منتوف-ابوبکر الہذلی-اوران کے علاوہ بہت سے افراد ہیں۔

آپ اپنے وقت کے امام اپنے زمانے کے علامہ ہیں۔آپ کی کنیت ابوعمرو ہمدانی ہے آپ شعبی کے اسم سے منسوب ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے چھ سال گزرنے کے بعد آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور ایک قول کے مطابق آپ سن ۲۱ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز بھی ادا کی ہے۔ان کے علاوہ انہوں نے دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی زیارت کی ہے۔ابوحصین بیان کرتے ہیں: میں نے شعبی سے بڑا فقیہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں نے شعبی سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا اور نہ سعید بن مسیب' نہ طاؤس' نہ عطاء' نہ حسن بصری اور نہ ابن سیرین (ان سے بڑے ہیں)۔میں نے ان سب کو دیکھا ہوا ہے۔

ابوبکرہ ہذلی بیان کرتے ہیں: شیخ ابن سیرین نے مجھ سے کہا: تم شعبی کی صحبت اختیار کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بکثرت صحابہ موجود تھے' اس زمانے میں بھی ان سے فتویٰ لیا جاتا تھا۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: لوگوں میں بڑے عالم تین ہوئے ہیں۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں' شعبی اپنے زمانے میں اور ثوری اپنے زمانے میں۔

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' شعبی کے پاس سے گزرے تو اس وقت وہ غزوات سے متعلق کوئی روایت بیان کر رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو اس طرح بیان کر رہا ہے جیسے ہمارے ساتھ وہاں موجود تھے بلکہ یہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے یاد رکھے ہوئے ہیں اور زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کو اہل کوفہ' اہل بصرہ' اہل حجاز بلکہ دیگر تمام علاقوں کی احادیث کے بارے میں شعبی سے زیادہ علم ہو۔

مشہور روایات کے مطابق امام شعبی کا انتقال ۱۰۴ ہجری میں ہوا۔اس وقت ان کی عمر ۸۲ سال کے لگ بھگ تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حاتم بن اسماعیل مدنی، ابواسماعیل حارثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۰۷)۔

168– حَـدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ظَهَرْتُ عَلٰى اِجَّارٍ عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ اَظُنَّ اَحَدًا يَخْرُجُ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

☆☆ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا' ایک ایسے وقت میں جب مجھے یہ گمان تھا کہ اس وقت میں کوئی گھر سے نہیں نکلتا۔ جب میں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے (قضائے حاجت) کر رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن حبان ابن منقذ انصاری، مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 121ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۶)۔

○ واسع بن حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری، المازنی، مدنی، یہ صحابی ابن صحابی ہیں: بعض نے کہا ہے: یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۲۸)(۳)۔

20- باب فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کے احکام

169– حَـدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى التَّوْاَمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّيْ لَمْ اُؤْمَرْ اَنْ اَتَوَضَّاَ كُلَّمَا بُلْتُ وَلَوْ فَعَلْتُ كَانَتْ سُنَّةً .

۱۶۹- اخرجه ابو داؤد (۱/۵۸) كتاب الطهارة' باب في الاستبراء حديث (۴۲)' وابن ماجه (۱/۱۱۸) كتاب الطهارة' باب من بال ولم يمس ماء حديث (۳۲۷)' وابن ابي شيبة (۱/۵۱)' والبيهقي (۱/۱۱۳) كتاب الطهارة من حديث عائشة- قال النووي في (المجموع) (۲/۱۱۵) حديث ضعيف-

لَا بَاْسَ بِهٖ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ يَعْقُوْبَ التَّوْاَمُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَ بِهٖ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الرُّفَعَاءِ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک برتن میں پانی لے کر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا' میں جب بھی پیشاب کروں تو فوراً وضو کرلوں' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز سنت بن جائے گی۔

اس روایت کو دیگر سند کے ہمراہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن ہشام بن ثعلب مقری، بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 299ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقیب ص (۳۰۰)۔

○ عبداللہ بن یحییٰ بن سلمان ثقفی، ابو یعقوب التوءم، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۵۶)۔

○ عبداللہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوملیکہ ابن عبداللہ بن جدعان : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۲۴)۔

○ میمونہ بنت ولید بن حارث انصاریہ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۳۷۳)۔

170- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِىْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ

(فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ) فَقَالَ

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِى الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ هٰذَا ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهَلْ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ ۔ قَالُوْا

لَا غَيْرَ اَنَّ اَحَدَنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَنْجِىَ بِالْمَاءِ .فَقَالَ هُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ .
عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ طلحہ بن نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور حضرت انس بن مالک انصاری (رضی اللہ عنہم) نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔(آیت یہ ہے:)

''اس میں وہ لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں: وہ اچھی طرح پاکیزگی حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! اللہ تعالیٰ نے طہارت حاصل کرنے کے حوالے سے تمہاری بہت تعریف کی ہے تمہارا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں جنابت کی حالت میں غسل کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور بھی طریقہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! البتہ جب ہم میں سے کوئی شخص پاخانہ کرتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ یہی ہوگی تم اسے اختیار کیے رکھنا۔

اس روایت کا راوی عتبہ بن ابوحکیم مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن شبیب بن زیاد، ابوبکر بزاز یعرف بابن ابوشیبۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 317ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱/۵)(۲۳۷۹)۔

۱۷۰- اخرجه ابن ماجه (۱۲۷/۱) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء' الحديث (۳۵۵)' وابن الجارود (ص ۲۴) كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء' الحديث (۴۰)' والحاكم (۱۵۵/۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱۰۵/۱) كتاب الطهارة' باب الجمع في الاستنجاء بين المسح بالاحجار والغسل بالماء من حديث طلحة بن نافع' قال: حدثني ابو ايوب' وجابر بن عبد الله' وانس بن مالك الانصاريون: (ان هذه الآية لما نزلت: (فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين) (التوبة: ۱۰۸) فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (يا معشر الانصار' ان الله قد اثنى عليكم خيرًا في الطهور' فما طهوركم هذا؟ قالوا: يا رسول الله نتوضا للصلوة ونغتسل من الجنابة' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : فهل مع ذلك غيره؟ قالوا: لا' غير ان احدنا اذا خرج من الغائط احب ان يستنجي بالماء' فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : هو ذاك فعليكموه)- وقال الحاكم: (صحيح الاسناد ولم يخرجاه)' ووافقه الذهبي- وقال البوصيري في (الزوائد) (۱۵۰/۱): هذا اسناد ضعيف' عتبة بن ابي حكيم ضعيف' وطلحة لم يدرك ابا ايوب- اه- وعتبة بن ابي حكيم ذكره الحافظ في (التقريب) (۴/۲): صدوق يخطئ كثيرًا- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۹/۱): اسناده حسن- اما طلحة بن نافع' فقال ابو حاتم: لم يسمع ابو سفيان من ابي ايوب شيئًا' واما انس فيحتمل' واما جابر فان شعبة يقول: سمع ابو سفيان من جابر اربعة احاديث-

○ ابوحارث محمد بن عمرو بن مسعدة البیروتی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 295ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱/ ۴۲۸)۔

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، دمشقی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۴)(۵۹۹۶)۔

○ عتبۃ بن ابوحکیم ہمدانی ابوالعباس الاردنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۷)(۴۴۵۹)۔

○ طلحۃ بن نافع واسطی، ابوسفیان الاسکاف، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵)(۳۰۵۲)۔

•••———•••———•••

21- باب الْاَسْآرِ

باب: (جانوروں کے) جوٹھے پانی کا حکم

171- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ .

اِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ اَبِي يَحْيٰى ضَعِيفٌ .وَتَابَعَهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے جوٹھے پانی سے وضو کیا ہے۔

اس روایت کا راوی ابراہیم ابن ابویحییٰ ہے' جو ضعیف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۷۱- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۷۷) كتاب الطهارة' باب الماء ترده الكلاب والسباع' حديث (۲۵۲) بهذا الاسناد' واشار اليه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲۴۹-۲۵۰) من طريق ابراهيم بن ابي اسحاق ثم قال: مختلف في ثقته' وضعفه اكثر اهل العلم بالحديث' وطعنوا فيه' وكان الشافعي يبعده عن الكذب- اه- وقد ورد من طريق الشافعي عن ابراهيم' كما سياتي عند المصنف في التالي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن حصین اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۵)(۱۷۸۹)۔

○ حصین والد دواد، یہ ''لین الحدیث'' ہیں۔ یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۴/۱)(۴۳۰)۔

•••——•••——•••

172- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ .

ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا وَهُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا ہم گدھوں کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درندوں کے جوٹھے پانی سے (بھی وضو) کرلیا کرو۔

اس روایت کا راوی ابن ابی حبیبہ ضعیف ہے' اس کا نام ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن سالم القداح، ابوعثمان مکی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۹)(۲۳۲۸)۔

○ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیۃ انصاری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴)(۱۰۴۷)۔

•••——•••——•••

۱۷۲-اخرجه البیهقي في الکبرٰی (۱/ ۲۴۹) کتاب الطهارة' باب سور سائر الحیوانات سوی الکلب والخنزیر في المعرفة (۱/ ۳۱۲- ۳۱۲) کتاب الطهارة' باب سور ما لا یوکل لحمه سوی الکلب والخنزیر رقم (۳۶۷) وفي بیان خطا من اخطا علی الشافعي ص (۱۳۱)-

173- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِىُّ قَالَ وَحَدَّثَ الشَّافِعِىُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ بِهٰذَا نَحْوَهٗ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ داؤد بن حصین سے منقول ہے۔

174- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِىُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَّهُوَ اَخْبَثُ مِنْهُ . يُوْسُفُ السَّمْتِىُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کتے کی قیمت ناپاک ہے اور وہ خود اس سے بھی زیادہ ناپاک ہے۔

اس روایت کا راوی یوسف سمتی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن زید ابوبکر حنائی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۰۵) (۱۷۴)۔

○ محمد بن احمد بن داؤد بن سیار بن ابوعتاب ابوبکر المودب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۰۱) (۱۶۵)۔

○ فضیل بن حسین بن طلحہ جحدری، ابوکامل، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 237ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۵)۔

○ ضحاک بن عباد: یہ راوی مجہول ہے۔

...—...—...

175- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْتِىْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْتِىْ دَارَ فُلَانٍ وَّلَاتَاْتِىْ دَارَنَا فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَنَّ فِىْ دَارِكُمْ كَلْبًا . قَالُوْا فَاِنَّ

۱۷۴- لم اجد من خرجه من طريق عكرمة عن ابن عباس بهذا اللفظ غير المصنف- ولكن سياتي نحوه من طريق اخرى عن ابن عباس في كتاب البيوع- فانظر تخريجه هناك-

فِیْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ .
تَفَرَّدَ بِهٖ عِیْسَی بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ وَهُوَ صَالِحُ الْحَدِیْثِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاریوں کے گھر تشریف لے گئے' ان کے گھروں سے پہلے جو گھر تھے (وہاں آپ تشریف نہیں لے کر گئے) تو یہ بات ان لوگوں کو گراں گزری' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ فلاں صاحب کے گھر تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: تمہارے گھر میں کتا موجود ہے' انہوں نے عرض کی: ان کے گھر میں بلی موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندوں میں شامل ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عیسیٰ بن میسب نامی راوی منفرد ہیں اور یہ احادیث نقل کرنے میں قابل اعتماد ہیں۔
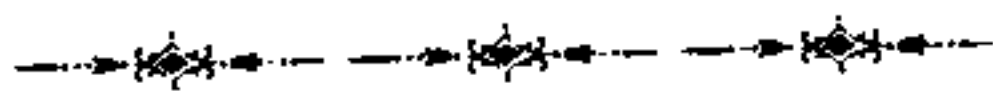
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن ابوامیۃ، ابونضر، مولی عمر بن عبیداللہ تیمی مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹)(۲۱۸۲)۔

○ عیسیٰ بن مسیّب بجلی: ان کے بارے میں امام ابوزرعہ رازی نے یہ کہا ہے یہ قوی نہیں ہے۔ (۶/۲۸۸)(۱۶۰۰)۔

○ ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ بجلی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۲۴)(۶)۔

176- حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَاَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ جَمِیْعًا عَنْ عِیْسَی بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ .

۱۷۵- اخرجه احمد (۲/۴۴۲)' والحاکم (۱/۱۸۳)' والعقیلي في الضعفاء (۳/۲۸۶-۲۸۷) في ترجمة عیسی بن المسیب' والبیهقي في الکبرٰی (۱/۲۵۱- ۲۵۲) کتاب الطهارة' باب: ذکر الاخبار التي یتفرق بها الکلب- کلهم من طریق عیسی بن المسیب' عن ابي زرعة' عن ابي هریرة به- قال الحاکم: (وعیسی بن المسیب تفرد عن ابي زرعة الا انه صدوق ولم یجرح قط)- اه- وتعقبه الذهبي بقوله: (قال ابو داؤد ضعیف' وقال ابو حاتم: لیس بالقوي)- روی العقیلي عن یحیی بن معین انه قال: (عیسی بن المسیب ضعیف' وفي موضع آخر: لیس بشيء' کان احمد بن عمر ولاه القضاء بخراسان) وذکر له الحدیث السابق ثم قال: (فلایتابعه الا من هو مثله او دونه)- اه- قال الهیثمي في المجمع (۴/۴۷): (رواه احمد وفیه عیسی بن المسیب وثقه ابو حاتم ضعفه غیره)- اه- وابو حاتم لم یوثقه انما قال فیه: في الجرح والتعدیل (۶/۲۸۸) (محله الصدق لیس بالقوي)- اه-

وَقَالَ وَكِيعٌ الْهِرُّ سَبُعٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلی درندہ ہے۔

ایک روایت میں بلی کے لیے لفظ ''ھر'' استعمال ہوا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ربیعۃ کلابی، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۴۴)(۵۹۱۴)۔

○ مسلم بن جنادۃ بن سلم السوائی ابوالسائب کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۶)(۲۴۷۷)۔

22- باب وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِي الْإِنَاءِ

باب: کتے کا برتن میں منہ ڈالنا

177- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ وَّاَبُوْ رَزِينٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھوئے۔

۱۷۷- اخرجه مسلم (۲/ ۹۹- الابی) كتاب الطهارة' باب حكم ولوغ الكلب- الحديث (۲۷۹)- والنسائي (۱/ ۵۳) كتاب الطهارة' باب الامر باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب' وفي (۱/ ۱۷۶) كتاب المياه' باب سور الكلب' واحمد في المسند (۲/ ۲۵۳' ۴۲۴)' وابن حبان في صحيحه (۴/ ۱۱۱) رقم (۱۲۹۶)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۵۱)' وابو عوانة (۱/ ۲۰۷)' والبيهقي في الكبرىٰ (۱/ ۲۳۹) كتاب الطهارة' باب الدليل على ان سور الكلب نجس- كلهم من طريق الاعمش' عن ابي صالح وابي رزين' به-

واخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱۷۳)' ومن طريق ابن ماجه (۱/ ۱۳۰) كتاب الطهارة وسننها' باب غسل الاناء من ولوغ الكلب- الحديث (۳۶۳) من طريق ابي معاوية عن الاعمش' عن ابي رزين وحده' عن ابي هريرة' به-

ورواه الطحاوي (۱/ ۲۱) من طريق حفص' عن الاعمش' به كذلك' ورواه الطبراني في الصغير (۱/ ۹۳) من طريق عبد الرحمن الرواسي' عن الاعمش' عن ابي رزين' به' واخرجه الطيالسي (۱/ ۴۳) عن شعبة' عن الاعمش' عن ابي صالح وحده' به-

یہ روایت ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن نصر نرسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۱۰)۔

○ عبدالواحد بن زیاد عبدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۰)(۴۲۶۸)۔

○ ذکوان، ابوصالح السمان الزیات، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳)(۱۸۵۰)۔

○ مسعود بن مالک، ابورزین اسدی، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 85ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۶)(۶۶۵۶)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا حکم بیان کیا ہے۔

جس برتن میں کتا منہ ڈال لے' اس کا حکم کیا ہوگا؟

اس بارے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابن شہاب زہری' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے اور اس برتن میں پانی موجود ہو' تو وہ پانی بدستور پاک رہے گا اور اس وقت اس کے ساتھ وضو کرنا اور غسل کرنا جائز ہوگا' جب اس پانی کے علاوہ کوئی پانی موجود نہ ہو۔

لیکن بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' اس پانی کے ساتھ وضو کر لینے کے ہمراہ احتیاط کے طور پر تیمم بھی کیا جائے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے برتن کو دھونے کا حکم (امر تعبدی) ہے' اس کا پانی کے پاک ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کتے کے جوٹھے کے پاک ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے' اگر وہ برتن ناپاک ہوتا تو نجاست کے بارے میں حکم یہ ہے: جتنی مرتبہ دھونے سے نجاست زائل ہو جائے' اتنی

مرتبہ دھونا لازم ہوگا' لیکن جب امر تعبدی کے طور پر کسی چیز کو دھونے کا حکم دیا جائے تو وہ ایک سے زیادہ مرتبہ ہوسکتا ہے' جیسے وضو کے دوران اعضائے وضو کو دو یا تین مرتبہ دھویا جاتا ہے' حالانکہ ایک مرتبہ دھو لینے سے مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی نے یہ بات بیان کی ہے' امام بخاری بھی اسی بات کے قائل ہیں: کتے کا جوٹھا ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احناف کے نزدیک نہ تو کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا واجب ہے اور نہ ہی اسے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہے۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: کتے کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونے کی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھونے کی روایت' جو قولی طور پر بھی ہے اور فعلی طور پر بھی ہے' منقول روایت کے طور پر بھی ہے اور ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی ہے۔ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی ثابت ہے۔

ان میں سے بعض روایات امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہیں۔

جن میں ایک روایت میں یہ ذکر ہے' حضرت ابوہریرہ نے خود یہ فتویٰ دیا ہے' کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے' سات مرتبہ دھونے کے حکم والی روایت یا تو منسوخ ہوگی' کیونکہ اس روایت کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اصول یہ ہے' جب راوی کا اپنا فتویٰ اس کی نقل کردہ روایت کے خلاف ہو' تو پھر وہ روایت حجت شمار نہیں ہوتی ہے۔

کیونکہ کسی بھی صحابی کے بارے میں یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سنا ہو اور پھر خود ہی اس کے خلاف حکم دے دیا ہو' یا اس کے خلاف عمل کیا ہو' کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں' تو اس کے نتیجے میں ان کی عدالت ساقط ہو جائے گی۔ اس لیے ہمیں یہی ماننا پڑے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونے کی روایت منسوخ ہوگی اور فقہائے احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام یحییٰ بن شرف نووی ''شرح صحیح مسلم'' میں تحریر کرتے ہیں:

''اس باب کی احادیث سے یہ پتہ چل جاتا ہے' جب کسی برتن میں کتا منہ ڈال لے تو وہ برتن نجس ہو جاتا ہے اور اسے دھونا واجب ہو جاتا ہے۔

یہ ہمارا (یعنی شافعی فقہاء کا) امام مالک' امام احمد اور جمہور فقہاء کا مسلک ہے (یعنی سات مرتبہ دھونا واجب ہونا' جمہور فقہاء کا مسلک ہے) اس کے برعکس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: ایسے برتن کو تین مرتبہ دھو لینا کافی ہوتا ہے''۔

ہم اس سے پہلے یہ وضاحت کر چکے ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔

178- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَّاَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ . صَحِيْحٌ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَّرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس برتن میں موجود چیز کو بہا دے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کی سند صحیح اور حسن ہے اور اس کے تمام راوی مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن الخلیل الخزاز ابوعبداللہ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۹)(۴۴۵)۔

○ علی بن مسہر قرشی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۵)(۴۸۳۴)۔

179- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۷۹-اخرجه ابو داؤد في سننه (۱۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بسور الكلب' الحديث (۷۲) من طريق المعتمر بن سليمان' وحماد بن زيد' جميعًا عن ايوب' عن محمد' عن ابي هريرة موقوفاً' كما رواه المصنف- ورواه ابو عبيد في الطهور' رقم (۲۰٤) من طريق ابن علية' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة موقوفاً' وزاد فيه: (اولهن او آخرهن بالتراب' والهر مرة)- وقد اخرجه الترمذي (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في سور الكلب' الحديث (۹۱) حدثنا سوار بن عبد الله العنبري' حدثنا المعتمر بن سليمان قال: سمعت ايوب يحدث' عن محمد بن سيرين' عن ابي هريرة..... فذكره مرفوعًا بالشك' وقد رواه ايضًا الطحاوي في شرح المعاني (۲۱/۱): حدثنا ابن ابي داؤد قال: ثنا المقدمي' ثنا المعتمر بن سليمان' عن ايوب' عن محمد' عن ابي هريرة مرفوعاً- ايضاً- وقال: (اولهن بالتراب) من غير شك- ورواه بالشك- ايضاً- الشافعي في الام (٤٥/۱) كتاب الطهارة' باب الماء الراكد' والحميدي (٤۲۸/۲) رقم (۹٦۸)' والبيهقي في الكبرى (۲٤۱/۱)' وابو نعيم في (الحلية) (۱۵۸/۹)' والبغوي في (شرح السنة) (۳۷۸/۱) رقم (۲۸۹- بتحقيقنا) من طريق ابن عيينة' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً-

وقد رواه عبد الرزاق (۹٦/۱) رقم (۳۳۱)' واحمد في المسند (۲٦۵/۲) من طريق معمر بن راشد' عن ايوب' به مرفوعًا ايضاً- وروى احمد في المسند (٤۸۹/۲): ثنا محمد بن جعفر' قال: وسئل عن الاناء يلغ فيه الكلب؟ قال: ثنا سعيد بن ابي عروبة' عن ايوب' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة..... فذكره مرفوعاً- وسياتي من طريق الاوزاعي عن ابن سيرين رقم (۱۸۱)' ومن طريق قرة عن ابن سيرين رقم (۱۸۲) ومن طريق قتادة عنه رقم (۱۸۳)-

زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِى الْكَلْبِ يَلِغُ فِى الْإِنَاءِ قَالَ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .
صَحِيْحٌ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں یہ روایت منقول ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ فرماتے ہیں: اس کے اندر موجود چیز کو بہا دیا جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔

یہ روایت صحیح ہے اور "موقوف" ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابویعقوب یوسف بن حجاج ثقفی، بغدادی المعروف بابن الشاعر: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵)(۱۱۴۹)۔

•••——•••——•••

180- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْهِلَالِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ يَعْنِى ابْنَ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْاُولٰى بِالتُّرَابِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے' اسے سات مرتبہ دھولیا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن سنان بن یزید تمیمی، ابوفروۃ الرہاوی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳٦٦/۲)(۲٦۵)۔

○ سعید بن بشیر ازدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن، او ابوسلمۃ الشامی: علم "اسماء الرجال" کے

۱۸۰- لم اجد من خرجه من طريق الحسن عن ابي هريرة غير المصنف' وفيه (خالد بن يحيى) ذكره ابن عدي في الكامل (۸۸۲/۲)' وقال: (ولخالد هذا غير ما ذكرت من الحديث افرادات وغرائب عمن يحدث عنه' وليس بالكثير' وارجو انه لا باس به' لانى لم ار في حديثه متنا منكرًا)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۶۳۱/۲- بتحقيقنا): (صويلح لا باس به)- اه- وقد رواه غيره عن قتادة عن ابن سيرين' كما سياتي عند المصنف رقم (۱۸۲)-

ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 169ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۴)(۲۲۸۹)۔

•••———•••———•••

181– حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ۔

اَلْاَوْزَاعِيُّ دَخَلَ عَلٰى ابْنِ سِيْرِيْنَ فِيْ مَرَضِهٖ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ' جب اس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو' یہ ہے: اسے سات مرتبہ دھولے اور اس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرے۔

امام اوزاعی' ابن سیرین کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے تھے جب وہ بیمار تھے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سیرین سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

—•—•—•—

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن بکر تنیسی، ابوعبداللہ بجلی۔ دمشقی الاصل، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 205ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۸)(۶۸۳)۔

•••———•••———•••

182– حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْاُوْلٰى بِالتُّرَابِ وَالْهِرَّةُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ . قُرَّةُ شَكَّ .هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: برتن کو پاک کرنے کا طریقہ' جب

۱۸۱– اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۲٤٠/۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته- وفي السنن الصغرى (۷٠/۱) رقم (۹۷) من طريق الاوزاعي عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً- وانظر الحديث (۱۷۹)-

۱۸۲– اخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۲۱/۱)' والبيهقي في الكبرٰى (۲٤۷/۱)' والحاكم في المستدرك (۱٦٠/۱)' من طريق الضحاك بن مخلد: ابي عاصم النبيل' عن قرة بن خالد' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة مرفوعاً- قال الحاكم: (صحيح الاسناد على شرط الشيخين)- اه- وانظر تخريج الحديث (۱۷۹)-

اس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو' یہ ہے: اس برتن کو سات مرتبہ دھولیا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے' اگر بلی نے منہ ڈالا ہو' تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھولیا جائے۔

یہ شک قرہ نامی راوی کو ہے' اور یہ روایت مستند ہے۔

183- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ

اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ .

وَهٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اسے سات مرتبہ دھولو اور ساتویں مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرو۔

یہ روایت مستند ہے۔

184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

185- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ الْاُوْلٰى بِالتُّرَابِ .

هٰذَا صَحِيْحٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کیا جائے۔

یہ روایت مستند ہے۔

186- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

۱۸۳—اخرجه ابو داؤد (۱/۱۹) كتاب الطهارة' باب البول في الماء الراكد' الحديث (۷۳) ومن طريق البيهقي (۱/۲٤۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته- من طريق ابان بن يزيد العطار- حدثنا قتادة عن ابن سيرين عن ابي هريرة مرفوعاً- كما رواه النسائي (۱/۱۷۷—۱۷۸) كتاب الطهارة' باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه من طريق سعيد ابن ابي عروبة' عن قتادة' عن ابن سيرين' عن ابي هريرة' مرفوعاً-

۱۸٦—واخرجه النسائي (۱/۱۷۷): كتاب المياه' باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه' والبيهقي (۱/۲٤۱) كتاب الطهارة' باب ادخال التراب في احدى غسلاته' والدارقطني (۱/٦٤) كتاب الطهارة' باب: ولوغ الكلب في الاناء' الحديث (٤)- كلهم من طريق معاذ بن هشام' عن ابيه' عن قتادة' عن خلاس' عن ابي رافع' عن ابي هريرة مثله- وقال البيهقي: (هذا حديث غريب ان كان حفظه معاذ فهو حسن' لان التراب في هذا الحديث لم يروه ثقة' غير ابن سيرين' عن ابي هريرة' وانما رواه غير هشام' عن قتادة' عن ابن سيرين' كما مضى)-

هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِى رَافِعٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِ
وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .
هٰذَا صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈا
دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (دھونا)۔
یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاس ابن عمرو بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۰)(۱۸۲)۔

○ نفیع صائغ، ابورافع مدنی، نزیل البصرۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۶)(۱۴۱)۔

...—...—...

187- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا . فَرَخَّصَ فِى كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِى كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِى التُّرَابِ .
صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۷- اخرجه احمد (۸٦/٤)' والدارمي (۱۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب في ولوغ الكلب' ومسلم (۲۳٥/۱) كتاب الطهارة' باب حكم ولوغ الكلب' الحديث (۲۸۰/۹۳)' وابو داؤد (٥۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بسور الكلب' الحديث (۷٤)' والنسائي (۱۷۷/۱) كتاب الطهارة' باب تعفير الاناء بالتراب مع ولوغ الكلب فيه' وابن ماجه (۱۳۰/۱) كتاب الطهارة' باب غسل الاناء من ولوغ الكلب' الحديث (۳٦٥)' وابن ابي شيبة (۱۷٤/۱)' وابو عوانة (۲۰۸/۱)' وابن حبان (۱۲۹۸/٤)' وابن الجارود (٥۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲/۱)' والبيهقي' وابن حزم في (المحلى) (۱۱۰/۱)' وابن عبد البر في (التمهيد) (٤۰٤/۸)' وابن عدي في (الكامل) (۱۲٦۱/۲)' والبغوي في (شرح السنة) (۳۷۸/۱)' من طرق عن شعبة' عن ابي التياح' عن مطرف' عن عبد الله بن مغفل- وقال الحافظ في (التلخيص) (۲٤/۱) قال ابن منده: اسناد مجمع على صحته-

ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس سے کیا فائدہ' پھر نبی اکرم ﷺ نے شکاری کتے' بکریوں کی حفاظت کے لیے کتے کو پالنے کی [اجا]زت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ رگڑ لو''۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

[را]ویانِ حدیث کا تعارف:

○ بہز بن اسد عمی، ابوالاسود بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے [نوی]ں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' [ح]افظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۹)(۱۴۹)۔

○ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے [دوس]رے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' [ح]افظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۳)(۱۱۷۱)۔

188- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ [أَصْ]رَمَ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [وَسَ]لَّمَ) اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِحْدَاهُنَّ بِالْبَطْحَاءِ .

اَلْجَارُوْدُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال [د]ے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھولے اور ان میں سے ایک مرتبہ اسے ریت کے ذریعہ (رگڑ کر صاف کرے)۔

اس روایت کا راوی جارود' یزید کا بیٹا ہے اور ''متروک'' ہے۔

اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (۱/ ۳۰۸) رقم (۳۷۳) حدثنا محمود: ثنا الخضر: ثنا الجارود: ثنا اسرائيل: عن ابي [اسح]اق: عن هبيرة بن يريم عن علي قال: فذكره مرفوعاً- قال الطبراني: لا يروى عن علي الا بهذا الاسناد-

قال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۹۱): (رواه الطبراني في الاوسط من طريق الجارود عن اسرائيل والجارود لم اعرفه)- اه - قال [الح]افظ في التلخيص (۱/ ٦٦): (اسناده ضعيف فيه الجارود بن يزيد وهو متروك)- اه -

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن محمد بن عبد العزیز، ابومحمد مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹۴/۱۳) (۷۰۷۸)۔

○ الجارود بن یزید۔ابوعلی العامری نیشاپوری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۰۸/۲) (۱۴۳۰)۔

○ اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق سبیعی ہمدانی، ابویوسف کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 160ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۱) (۴۶۰)۔

○ ہبیرۃ بن یریم شیبانی الخارفی ابوحارث کوفی، : علم '' ماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۵/۲) (۵۱)۔

•••———•••———•••

189- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ اَنَّهُ يَغْسِلُهُ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا کتوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے تین مرتبہ (شاید یہ الفاظ ہیں:) پانچ مرتبہ یا شاید (یہ الفاظ ہیں:) سات مرتبہ دھولے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن ضحاک نیشاپوری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد

۱۸۹- اخرجه الشافعي في الام (۶/۱)، واحمد (۴۶۰/۲)، والبخاري (۳۶۸/۱) كتاب الوضوء، باب اذا شرب الكلب في الاناء- الحديث (۱۷۲)- ومسلم (۱۸۵/۲) كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، الحديث (۲۷۹)، والنسائي (۵۲/۱-۵۳) كتاب الطهارة، باب سور الكلب، وابن ماجه (۳۶٤/۱) كتاب الطهارة وسننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب، الحديث (۳۶٤)، والبيهقي في الكبرىٰ (۲۴۰/۱)، وابن الجارود رقم (۵۰)، وابن حبان في صحيحه (۱۰۹/٤) رقم (۱۲۹٤)، والبغوي في شرح السنة (۳۷۸/۱) من طرق عن ابي الزناد، عن الاعرج، عن ابي هريرة مرفوعاً۔

علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۸/۱)(۱۴۰۲)۔

○ عبداللہ بن ذکوان قرشی، ابوعبدالرحمٰن، مدنی، المعروف بابی الزناد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۳/۱)(۲۸۶)۔

○ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج، ابوداود مدنی، مولی ربیعۃ بن حارث، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۱)(۱۱۴۲)۔

•••——•••——•••

190- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَغْسِلُ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا .

تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَغَيْرُهُ يَرْوِيْهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعًا ۔ وَهُوَ الصَّوَابُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اسے تین مرتبہ دھوئے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ مرتبہ دھولے یا سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کو اسماعیل نامی راوی سے نقل کرنے کے حوالے سے عبدالوہاب نامی راوی منفرد ہیں اور یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہیں۔

دیگر راویوں نے اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس میں یہی الفاظ ہیں: ''اس کو سات مرتبہ دھولو'' اور یہی روایت درست ہے۔

بیانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن اسحاق واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۳/۱)(۳۳۹)۔

•••——•••——•••

191- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ۔ وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''تم اسے سات مرتبہ دھولو''۔

یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوہاب بن نجدۃ حوطی ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۹/۱) (۱۴۰۸)۔

192- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

هٰذَا مَوْقُوْفٌ وَّلَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہا دو اور پھر اسے تین مرتبہ دھولو۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور عبدالملک نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اس طرح (''موقوف'' روایت کے طور پر) نقل نہیں کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسباط بن محمد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن میسرۃ قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابومحمد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان

۱۹۲- اخرجه المصنف هنا من طريق سعدان عن اسحاق الازرق' عن عبد الملك' به موقوفاً- وقد خالفه الحسين بن علي الكرابيسي' فرواه عن اسحاق الازرق' ثنا عبد الملك بن ابي سليمان' عن عطاء' عن ابي هريرة مرفوعاً- اخرجه ابن عدي في الكامل (۷۷٦/۲)' وابن الجوزي في العلل (۳۳۲/۱- ۳۳۳) رقم (۵٤٤)' وقال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح' لم يرفعه عن اسحاق غير الكرابيسي' وهو ممن لا يحتج بحديثه' واصل هذا انه موقوف)- اه- وقد رواه الطحاوي في شرح الآثار (۲۳/۱): حدثنا اسماعيل بن اسحاق قال: ثنا ابو نعيم قال: ثنا عبد السلام بن حرب عن عبد الملك' عن عطاء' عن ابي هريرة في الاناء يلغ فيه الكلب او الهر' قال: (يغسل ثلاث مرار)- وقد رواه ايضاً الدارقطني من طريق ابن فضل عن عبد الملك' به' وسياتي بعد هذا- قال البيهقي في معرفة السنن (۳۱۰/۱- ۳۱۱)

کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ' (۵۳/۱)(۳۶۱)۔

○ اسحاق بن یوسف بن مرداس مخزومی واسطی، المعروف بالازرق، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ' (۶۳/۱)(۴۵۰)۔

•••———•••———•••

193- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ اَهْرَاقَهٗ وَغَسَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اس میں موجود پانی کو بہا دے اور اس برتن کو تین مرتبہ دھولے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ' (۲۰۰/۲)(۶۲۸)۔

•••———•••———•••

23- باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کا جوٹھا

194- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمُرُّ بِهِ الْهِرَّةُ فَيُصْغِي لَهَا الْاِنَاءَ فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا .

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ هٰذَا هُوَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِي .وَعَبْدُ رَبِّهٖ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات کوئی بلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتی تھی تو آپ برتن اس کی طرف بڑھا دیتے تھے اور وہ اس میں سے پانی پی لیتی تھی اور پھر آپ بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب ہیں یہ قاضی ابو یوسف ہیں' اور عبدربہ نامی راوی عبداللہ

بن سعید مقبری ہیں' جو ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن صالح بن محمد بن مسلم جہنی، ابوصالح مصری، کاتب اللیث، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳/۱)(۳۸۱)۔

○ عبداللہ بن سعید بن ابوسعید، المقبری، ابوعبادلیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۹/۱)(۳۴۴)۔

195- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ .مَوْقُوْفٌ.

★★ بلی کے جھوٹے کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: اس پانی کو بہادیا جائے اور اس برتن کو ایک مرتبہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو مرتبہ دھولیا جائے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

۱۹۴- اخرجه البيهقي في الكبرى (۲۴۷/۱) كتاب الطهارة' باب سور الهرة- من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- واخرجه البزار (۱۴۴/۱- كشف) رقم (۲۷۵)' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص ۱۰۹- بتحقيقنا) من طريق عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه' عن عروة بن الزبير' عن عائشة قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم تمر به الهرة فيصغي لها الاناء' ثم يتوضا بفضلها)- وعبد الله بن سعيد ضعيف- قال الذهبي في (المغني) (۳۰۱/۱): تركوه- وقال الحافظ في (التقريب) (۴۱۹/۱): متروك- ولكن تابعه عبد الحميد بن عمران بن ابي انس' عن ابيه عن عروة' به- اخرجه البزار (۱۴۵/۱- كشف) رقم (۲۷۶)' والدارقطني (۷۰/۱) من طريق الواقدي محمد بن عمر عن عبد الحميد' به' وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲۱۹/۱) وعزاه للبزار' وضعفه بمحمد بن عمر الواقدي- وسياتي عند المصنف رقم (۲۱۴)-

وله طريق آخر عن عائشة: من طريق ابي يوسف القاضي عن ابي حنيفة' عن حماد' عن ابراهيم' عن الشعبي' عنها به- اخرجه ابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (۱۰۹- بتحقيقنا) من طريق ابراهيم بن الحجاج' عن ابي يوسف' به' وذكره الحافظ في (التلخيص) (۴۲/۱) وقال: وفيه انقطاع' قلت: وهو بين عامر وعائشة' كما قال ابو حاتم وابن معين- وينظر (جامع التحصيل) (ص۲۰۴) للحافظ العلائي- ورواه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (۳۰۷/۱) رقم (۲۷۲): حدثنا موسى' ثنا محمد بن المبارك' ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي' عن داؤد بن صالح' عن ابيه' عن عائشة' والطحاوي (۱۹/۱): حدثنا علي بن معبد' ثنا خالد بن عمرو الخرساني' قال: ثنا صالح بن حيان' قال: ثنا عروة بن الزبير عن عائشة (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصغي الاناء للهر' ويتوضا بفضله)- قال الهيثمي في المجمع (۲۱۶/۱): (رواه البزار والطبراني في الاوسط ورجاله موثقون)- اهـ- وسياتي من طريق اخرى عند المصنف رقم (۲۱۲)-

۱۹۵- اخرجه بهذا اللفظ الطحاوي في شرح المعاني (۲۰/۱) قال: حدثنا ابو بكرة قال: ثنا وهب بن جرير' به- وقد تقدم تخريجه رقم (۱۸۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وہب بن جریر بن حازم بن زید، ابوعبداللہ ازدی، بصری، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۸)(۱۰۹)۔

•••——•••——•••

196- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِى الْاِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً.

★★ محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں' اُنہوں نے فرمایا ہے: جب کوئی بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس میں موجود پانی کو بہا دو اور اسے ایک مرتبہ دھولو۔

197- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِى الْهِرِّ يَلَغُ فِى الْاِنَاءِ قَالَ اغْسِلْهُ مَرَّةً وَّاَهْرِقْهُ.

★★ محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انہوں نے بلیوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اسے ایک مرتبہ دھولو اور اس میں موجود پانی کو بہا دو۔

198- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِىُّ .وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِى السِّنَّوْرِ اِذَا وَلَغَ فِى الْاِنَاءِ قَالَ يَغْسِلُهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

لَيْثُ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ لَيْسَ بِحَافِظٍ وَّهٰذَا مَوْقُوْفٌ وَّلَايَصِحُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اَشْبَهُ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے سات مرتبہ دھولے۔

اس روایت کا راوی لیث بن ابوسلیم حافظ نہیں ہیں اور یہ روایت "موقوف" ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے' زیادہ امکان اس بات کا ہے' یہ عطاء کا اپنا قول ہے۔

۱۹۶- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۹۹) رقم (۳۴۴): حدثنا معمر به بالاسناد الآتي بعد هذا عند المصنف' وبياتي عند المصنف رقم (۲۰۲) بلفظ: (اغسله مرة او مرتين)۔

۱۹۸- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۳۷) (۳۳۹): حدثنا ابن علية' عن ليث' به- ومن طريق ابن ابي شيبة رواه ابن المنذر في الاوسط (۱/۳۰۰)' وبياتي عند المصنف رقم (۲۰۶) قال: ثنا ابو بكر النيسابوري' نا ابو الازهر' نا علي بن عاصم' نا ليث' به- ومن طريق رواه البيهقي في الكبرى (۱/۲۴۸) بهذا الاسناد-

199- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

☆☆ حسن بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اُنہوں نے بلیوں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اسے سات مرتبہ دھولے۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بلی کے جوٹھے کے بارے میں شیخ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے' ان کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ان سے ''مرسل'' روایات نقل کی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم -حضرت ابوبکر-عتاب بن اسید-عثمان بن عفان-فضل بن عباس-اور ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

عائشة-ام سلمة-ام ہانی-ابو ہریرة-ابن عباس-حکیم بن حزام-رافع بن خدیج-زید بن ارقم-زید بن خالد الجہنی-صفوان بن امیة-ابن الزبیر-عبداللہ بن عمرو-ابن عمر-جابر-معاویة-ابوسعید-ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

عبید بن عمیر-یوسف بن ماہک-سالم بن شوال-صفوان بن یعلی بن امیة-مجاہد-عروة-ابن حنفیة-ایک بڑی تعداد شامل ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

مجاہد بن جبر-ابو اسحاق سبیعی-ابو زبیر-عمرو ابن دینار-القدماء-الزہری-قتادة-عمرو بن شعیب-مالک بن دینار-الحکم بن عتیبة-سلمة بن کہیل-اعمش-ایوب سختیانی-مطر وراق-منصور بن زاذان-منصور بن معتمر-یحییٰ بن ابوکثیر-ابوحنیفة-جریر بن حازم-یونس بن عبید-اسامة بن زید لیثی-اسماعیل بن مسلم مکی-الاسود بن شیبان-ایوب بن موسی فقیہ-ایوب بن عتبة یمامی-بدیل بن میسرة-برد بن سنانو جعفر بن برقان-جعفر صادق-حبیب بن شہید-حجاج بن ارطاة-حسین معلم-خصیف جزری-رباح بن ابومعروف مکی-رقبة ابن مصقلة-الزبیر بن خریق-زید بن ابوانیسة-طلحة بن

۱۹۹-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۳۷) رقم (۳۴۲)-

طبقات ابن سعد 5/ 467 ، طبقات خليفة 280 ؛ تاريخ البخارى 6/ 463 ، التاريخ الصغير 1/ 277 ، تاريخ الفسوى 1/ 701 ، الجرح والتعديل 6/ 330 ، طبقات الشيرازى 69 ؛ فيات الاعيان 3/ 261 ، تبذيب الكمال 938 ؛ تذبيب التبذيب 3/ 41 /1 ، تاريخ الاسلام =(*) 4 = / 278 ، ميزان الاعتدال 3/ 70 ، العبر 1/ 141 ، نكت اليميان 199 ؛ البداية 9/ 306 ، العقد الثمين 6/ 84 ، طبقات القراء 1/ 513 ، تبذيب التبذيب 7/ 199 ، النجوم الزاهرة 1/ 273 ، طبقات الحفاظ 309 ؛ خلاصة تذبيب الكمال 266 ؛ شذرات الذهب 1/ 147.

عمرو مکی-عباد بن منصور ناجی-عبد اللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین-عبد اللہ ابن ابونجیح-عبد اللہ بن مؤمل مخزومی-الاوزاعی-عبد ملک بن ابوسلیمان-ابن جریج-عبد واحد بن سلیم بصری-عبد وہاب بن بخت-عبیداللہ بن عمر-عثمان بن اسود-عسل بن سفیان-عطاء خراسانی-عفیر بن معدان-عقبۃ بن عبد اللہ اصم-عکرمۃ بن عمار-علی بن حکم-عمارۃ بن ثوبان-عمارۃ بن میمون-عمر بن سعید بن ابوحسین-عمر بن قیس سندل-فطر بن خلیفۃ-قیس بن سعد-کثیر ابن شنظیر-اللیث بن سعد-مبارک بن حسان-ابن اسحاق-محمد بن جحادۃ-محمد بن سعید طائفی-محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ-محمد بن عبیداللہ عرزمی-مسلم بطین-معقل بن عبیداللہ جزری-مغیرۃ بن زیاد موصلی-موسیٰ بن نافع ابوشہاب کوفی- ہمام بن یحییٰ-عبد اللہ بن لہیعۃ-یزید بن ابراہیم تستری-ابوعمرو بن علاء-ابوملیح رقی اوران کے علاوہ دیگر بہت سے افراد ہیں۔

آپ کے والد ابورباح کا نام اسلم تھا۔آپ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔آپ خانوادۂ قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

خالد نے ان کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ مجھے دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔

عمر بن سعید اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں رحمۃ اللہ علیہا انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں کسی مسئلے کا حل دریافت کرنے کیلئے کسی شخص کو بھیجا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم لوگ میرے پاس اکٹھے ہو جاتے ہو جبکہ تمہارے پاس عطاء موجود ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔تاہم اس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر ہے۔

عمر بن سعید بیان کرتے ہیں: ان کی والدہ نے یہ بات بیان کی ہے۔انہوں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عطاء بن ابی رباح مسلمانوں کا سردار ہے۔

ابو عاصم ثقفی بیان کرتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ امام محمد بن الباقر کو لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا جو ان کے اردگرد اکٹھے تھے۔تم لوگ عطاء کے پاس جایا کرو۔اللہ کی قسم! وہ تمہارے حق میں مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام باقر فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے عطاء سے استفادہ کرو۔

ایک روایت کے مطابق امام باقر فرماتے ہیں۔اس وقت روئے زمین پر مناسک حج کا کوئی بھی شخص عطاء سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

ابراہیم بن عمر بیان کرتے ہیں: حج کے موقع پر حکومت کی طرف سے یہ اعلان ہوتا تھا: لوگوں کو فتویٰ صرف عطاء بن ابی رباح دیں گے اور اگر عطاء نہ ہوں تو عبداللہ بن ابونجیح دیں گے۔شیخ ابوحازم بیان کرتے ہیں: فتویٰ دینے میں عطا کو تمام اہل مکہ پر فوقیت حاصل تھی۔

مشہور روایات کے مطابق عطاء بن ابی رباح کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی شروی۔انہوں نے عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ان کی روایات منکر ہوتی ہیں عقیلی کہتے

ہیں: ان کی روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲/۲۵۴) (۱۸۹۴)۔

•••———•••———•••

200- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً .

☆☆ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: آدمی اسے دومرتبہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تین مرتبہ دھولے۔

201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ وَبَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) طُهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ وَالْهِرُّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ .

قُرَّةُ شَكَّ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَذَا رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ مَرْفُوعًا وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ قُرَّةَ وُلُوغُ الْكَلْبِ مَرْفُوعًا وَوُلُوغُ الْهِرِّ مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی برتن میں کوئی کتا منہ ڈال دے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے' اسے سات مرتبہ دھولیا جائے' اور پہلی مرتبہ اسے مٹی کے ذریعے صاف کیا جائے' اور بلی کے بارے میں حکم یہ ہے' اسے ایک مرتبہ یا دومرتبہ دھولیا جائے۔

یہ شک قرہ نامی راوی کو ہے۔

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ابوعاصم نامی راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے کتے کے بارے میں حکم کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بلی کے منہ ڈالنے کے حکم کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

202- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ اغْسِلْهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں: جب وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اسے ایک مرتبہ دھولو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دومرتبہ دھولو۔

یہ روایت اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

———

۲۰۰-اخرجه عبد الرزاق في مصنفه (۱/۹۹) رقم (۳۴۵) عن معمر عن قتادة قال: اغسله مرة او اهرقه- ورواه ايضا ابن ابي شيبة (۱/۳۸) كتاب الطهارة' باب من قال: لا يجزئ ويغسل منه الاناء الحديث (۳۴۵)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یوسف بن خالد ازدی، ابوحسن نیشاپوری المعروف بحمدان سلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹/۱)(۱۴۵)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی الفراھیدی، ابوعمرو بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۴/۲)(۱۰۷۰)۔

•••——•••——•••

203- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ اَخْبَرَنِىْ خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ .

هٰذَا مَوْقُوْفٌ وَّلَايَثْبُتُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ فِىْ بَعْضِ اَحَادِيْثِهٖ اضْطِرَابٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بلی کے منہ ڈالنے پر برتن کو دھولیا جائے گا' بالکل اسی طرح جس طرح کتے کے منہ ڈالنے پر دھویا جاتا ہے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

یحییٰ بن ایوب نامی راوی کی بعض روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم الجمحی بالاولاء ابومحمد مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۳/۱)(۱۴۲)۔

○ خیر بن نعیم بن مرۃ بن کریب حضرمی بصری، قاضی برقۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۱)(۱۸۶)۔

۲۰۳-اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب سور الهر' من طريق الدارقطني' ثم قال: (وقد روى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما لا حجة عليه في فتياه في الهرة ان صح ذلك' والا فهو محجوج بما تقدم من حديث ابي قتادة وعائشة)- اه-

204- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ .

قَالَ الشَّيْخُ لَا يَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَالْمَحْفُوْظُ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بلی کے منہ ڈالنے پر برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جیسے کتے کے منہ ڈالنے پر دھویا جاتا ہے۔

شیخ (امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرفوع'' طور پر مستند نہیں ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر زیادہ مستند ہے اور اس بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسن، علی بن محمد بن احمد بن حسن، بغدادی، الواعظ، المشہور بمصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 338ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۳۸۱/۱۵) (۲۰۴)۔

○ روح بن الفرج بن زکریا بن عبد اللہ بن بغدادی، ابوحاتم المودب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۴/۱) (۱۲۰)۔

•••———•••———•••

205- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ مَوْقُوْفًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

206- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِى الْاِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

مَوْقُوْفٌ لَا يَثْبُتُ .وَلَيْثٌ سَيِّءُ الْحِفْظِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی جس برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھولیا جائے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

۲۰۴- اخرجه الطحاوي في شرح المعاني (۲۰/۱): حدثنا ربيع الجيزي قال: ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال: نا يحيى بن ايوب' عن ابن جريج' عن عمرو بن دينار' عن ابي صالح السمان' عن ابي هريرة' قال: (يغسل الاناء من الهر كما يغسل من الكلب)- وقال البيهقي في الكبرى (۲٤۸/۱): (ممعلول عن روح ابن الفرج عن ابن عفير مرفوعاً' وليس بشيء)- اه-

اس روایت کا راوی لیث' حافظے کے لحاظ سے مستند نہیں ہیں۔

207- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن کثیر بن عفیر، انصاری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۴/۱) (۲۴۴)۔

208- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْهِرَّ مِثْلَ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعًا .قَالَ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ الْهِرُّ قَالَ هِىَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ اَوْ شَرٌّ مِنْهُ.

☆☆ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ بلی کے منہ ڈالنے پر بھی کتے کے منہ ڈالنے کی طرح برتن کو سات مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بلی کا کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: کتے کی مانند ہے یا شاید انہوں نے یہ فرمایا تھا: یہ اس سے زیادہ بُری ہے۔

209- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّهُ قَالَ فِى الْاِنَاءِ يَلَغُ فِيْهِ السِّنَّوْرُ قَالَ اغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

☆☆ مجاہد برتن میں بلی کے منہ ڈالنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اس برتن کو سات مرتبہ دھولو۔

۲۰۸-اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۹۸/۱) رقم (۳۴۳) عن معمر' عن ابن طاوس' عن ابيه' في الهر يلغ في الاناء قال: بمنزلة الكلب يغسل سبع مرات- ومعناه عبد الرزاق (۹۸/۱) رقم (۳۴۲) عن ابن جريج قال: هو بمنزلة الكلب او شر منه-

۲۰۹-لـم اجده عند غير المصنف- ولكن روى ابن ابي شيبة في المصنف (۳۷/۱) رقم (۳۴۲): حدثنا وكيع عن الحسن بن علي قال: سمعت عطاء يقول في الهر يلغ في الاناء: يغسله سبع مرات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن ہلال بن عمرو بن ہلال باہلی، ابومحمد الرقی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴/۲)(۸۳۸)۔

○ علی بن معبد بن شداد الرقی، نزیل مصر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴/۲)(۴۱۴)۔

یہاں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی نقل کیا ہے' جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ اپنے وقت کے جلیل القدر امام' علم قرأت اور تفسیر کے ماہرین کے استاد ہیں۔

آپ کا نام مجاہد بن جبر ہے۔ آپ سائب بن ابوسائب مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحجاج ہے۔ آپ مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔

آپ نے سیدہ عائشہ' حضرت ابوہریرہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمرو' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت رافع بن خدیج اور دیگر کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں' آپ نے سب سے زیادہ استفادہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا ہے جن سے آپ نے قرآن مجید' احادیث' فقہ' تفسیر کا علم حاصل کیا۔

آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں' آپ کے معاصرین میں سے طاؤس' عکرمہ اور عطاء بن ابی رباح شامل ہیں۔

ان کے علاوہ عمرو بن دینار' ابوزبیر' حکم بن عتبہ اور ایک بڑی جماعت شامل ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں۔ میں نے تین مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے قرآن اس طرح پڑھا کہ ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے سوال کیا: یہ کس بارے میں نازل ہوئی؟ اور کس طرح نازل ہوئی؟

طبقات ابن سعد 5/466، طبقات خلیفۃ ت 2535، تاریخ البخاری 7/411، المعارف 444، المعرفۃ والتاریخ 1/711، الجرح والتعدیل القسم الاول من المجلد الرابع 319، الحلیۃ 3/279، طبقات الفقہاء للشیرازی 69، تاریخ ابن عساکر 16/ 125 ب، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الثانی 83، تہذیب الکمال ص 1306، تاریخ الاسلام 4/190، تذکرۃ الحفاظ 1/ 86، العبر 1/125، تذہیب التہذیب 4/ 22 آ، البدایۃ والنہایۃ 9/224، العقد الثمین 7/132، غایۃ النہایۃ ت 2659، الاصابۃ ت 8363، تہذیب التہذیب 10/42، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 35، خلاصۃ تذہیب التہذیب 369، شذرات الذہب 1/ 125.

قتادہ فرماتے ہیں: حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم زہری ہیں۔اس کے سب سے بڑے عالم مجاہد ہیں۔

ابن سعد فرماتے ہیں: مجاہد ثقہ فقیہ عالم کثیر الحدیث ہیں۔

مجاہد کا انتقال 104 ہجری میں ہوا۔ان کے سن وفات کے بارے میں بعض دیگر اقوال بھی ہیں۔

انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔

•••—•••—•••

210- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَقَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ .

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک ہی برتن سے وضو کرلیا کرتے تھے جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔

یہ روایت "صحیح" ہے۔

211- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْهَيْثَمِ - يَعْنِي الصَّرَّافَ - عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ إِنَاءٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے جس میں سے بلی پہلے پانی پی چکی ہوتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قیس بن ربیع اسدی، ابومحمد کوفی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 164ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب"

۲۱۰-اخرجه ابن ماجه في سننه (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بسؤر الهرة والرخصة في ذلك' الحديث (۳٦۸): حدثنا عمرو بن رافع' واسماعيل بن توبة قالا: ثنا يحيى ابن زكريا بن ابي زائدة' به- ورواه ايضا عبد الرزاق في المصنف (۱۰۲/۱) رقم (۳٥٦) عن الثوري عن ابن ابي الرجال' به- قال البوصيري في الزوائد (۱٥٥/۱): (اسناده ضعيف' لضعف ابن ابي الرجال)- اه- وقال الحافظ في التلخيص (۷۰/۱): (فيه حارثة بن محمد وهو ضعيف)- اه- وقد رواه الخطيب في تاريخ بغداد (۱٤٦/۹) من طريق سلم بن المغيرة' ثنا مصعب بن ماهان' عن سفيان' عن هشام' عن ابيه' عن عائشة قالت: (توضأت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد قد اصابته الهرة قبل)- قال الحافظ في التلخيص (۷۰/۱): (فيه سلم بن المغيرة وهو ضعيف' قال الدارقطني: تفرد به عن مصعب بن ماهان' عن الثوري' عن هشام' عن ابيه' عن عائشة- والمحفوظ عن الثوري عن حارثة)-اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۸/۲)(۱۳۹)۔

○ ہیثم بن حبیب صیرفی، کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۲)(۱۶۲)۔

•••———•••———•••

212- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيُّ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ . يَعْنِي الْهِرَّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں (بسنے والے جانوروں) کی طرح ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بلی کے بارے میں ہے۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ محمد بن عبداللہ بن ابوجعفر رازی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۵/۲)(۳۶۶)۔

○ سلیمان بن مسافع الحجبی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۳)(۳۵۱۴)۔

○ منصور بن عبدالرحمٰن بن طلحۃ بن حارث العبدری، حجبی مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 138ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۶/۲)(۱۳۸۸)۔

○ صفیۃ بنت شیبۃ بن عثمان بن ابوطلحۃ عبدریۃ، امام بخاری کہتے ہیں: اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے' اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ اس خاتون نے سیّدہ

۲۱۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۰۲)' والحاكم (۱۶۰/۱)' والبيهقي (۲۴۶/۱)' من طريق سليمان بن مسافع' عن منصور بن صفية' عن امه' عن عائشة' به- وقال الحاكم: (اسناده صحيح)- ووافقه الذهبي' ورواه- ايضاً- العقيلي في الضعفاء (۱۴۱/۲)' وقال: وهذا يرويه عبد العزيز بن محمد الدراوردي' عن داؤد ابن صالح التمار' عن امه' عن عائشة وهو اصح من هذا الاسناد)- اه- وفي اسناد (سليمان بن مسافع)' قال العقيلي في الضعفاء: (لا يتابع عليه)-

ئشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۳)(۴)۔

•••——•••——•••

213- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِرَّةً اَكَلَتْ مِنْ هَرِيسَةٍ فَاَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْهَا وَقَالَتْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا .رَفَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَوَقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک بلی نے ''ہریسہ'' میں سے کچھ کھالیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں اس میں سے کھالیا اور یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ بلی کے جوٹھے (پانی) کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ''موقوف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۱)(۱۰۳)۔

○ داؤد بن صالح بن دینار التمار مدنی، مولی الانصار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۲)(۱۷)۔

•••——•••——•••

214- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِى اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ كَانَ

۲۱۳-اخرجه ابو داؤد (۱/ ٦٠) كتاب الطهارة: باب سور الهرة: رقم (٧٦)' والطبراني في الاوسط (١/ ٣٦)' والطحاوي في (مشكل الآثار) (٢/ ٢٧٠)' والبيهقي (١/ ٢٤٦- ٢٤٧)- كلهم من طريق الدراوردي بهذا الاسناد' وام داؤد بن صالح مجهولة- قال الطحاوي في (المشكل): ليست من اهل الروايات التي يوخذ عنها' ولا هي معروفة عند اهل العلم-

وله طريق ثالث عن عائشة- وقد تقدم تخريجه من طرق عن عائشة- انظر: (١٩٤)-

يُصْغِي اِلَى الْهِرَّةِ الْاِنَاءَ حَتّٰى تَشْرَبَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن کو بلی کی طرف انڈیل دیتے تھے اور بلی اس میں سے پانی پی لیتی تھی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن ابوانس قرشی، عامری، مدنی،: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۸۲/۲)(۷۱۵)۔

215- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ .وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَآءَتْ هِرَّةٌ لِّتَشْرَبَ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَ فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ اَخِي قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

☆☆ سیّدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کی اہلیہ تھیں، ایک مرتبہ

۲۱۵- اخرجه مالك (۲۲/۱) كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، الحديث (۱۳)، والشافعي في المسند (۲۲/۱) كتاب الطهارة، الباب الاول في المياه، الحديث (۳۹)، وفي (الام) (۸/۱)، واحمد (۳۰۳/۵)، وابو داؤد (۶۰/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، الحديث (۷۵)، والترمذي (۱۵۳/۱-۱۵۴) كتاب الطهارة، باب ما جاء في سور الهرة، الحديث (۹۲)، والنسائي (۵۵/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، وابن ماجه (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الهرة، الحديث (۳۶۷)، وابن خزيمة (۵۵/۱) كتاب الطهارة، باب الرخصة في الوضوء بسور الهرة، الحديث (۱۰۴)، وابن حبان في (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) كتاب الطهارة، باب في سور الهرة، الحديث (۱۲۱)، والحاكم (۱۶۰/۱) كتاب الطهارة، والبيهقي (۲۴۵/۱) كتاب الطهارة، باب سور الهرة، واخرجه ايضا عبد الرزاق (۳۵۳)، وابن ابي شيبة (۳۶/۱)، وابن سعد في (الطبقات (۴۷۸/۴)، وابن عبد البر (۳۱۹/۱)، وابن حزم في (المحلى) (۱۱۷/۱)، والبغوي في (شرح السنة) (۲۷۶/۱)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۶۰)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۸/۱-۱۹) و في (المشكل) (۲۷۰/۳)- كلهم من طريق اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة، عن حميدة بنت عبيد، عن كبشة بنت كعب بن مالك، عن ابي قتادة، به- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال العقيلي (۱۴۲/۲): هذا اسناد ثابت صحيح، وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه- وللحديث طريق آخر عن ابي قتادة-

اخرجه احمد (۳۰۹/۵)، والبيهقي (۲۴۶/۱) من طريق الحجاج بن ارطاة، عن قتادة بن عبد الله بن ابي قتادة، عن ابيه قال: (كان ابو قتادة يصغي الاناء للهر، فيشرب، ثم يتوضا به، فقيل له في ذلك، فقال: ما صنعت الا ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع)، وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲۱۷/۱) وقال: (رجاله ثقات، غير ان فيه الحجاج بن ارطاة وهو ثقة مدلس)-

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو اس خاتون نے ان کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ اس دوران ایک بلی آئی تاکہ وہ اس میں سے پانی پی لے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف انڈیل دیا' اس بلی نے پانی پی لیا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے' بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (پالتو) جانوروں میں سے ایک ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ (حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ)

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب۔

آپ کی کنیت ''ابوقتادہ'' ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ایک تھے۔ بعض حضرات نے ان کا نام ''نعمان'' ذکر کیا ہے۔[1]

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن عیسیٰ بن نجیح بغدادی، ابویعقوب بن الطباع، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 214ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۰) (۳۲۴)۔

○ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحۃ انصاری مدنی، ابویحییٰ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۹) (۴۱۴)۔

○ حمیدۃ بنت عبید بن رفاعۃ انصاریۃ المدینۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

[1] طبقات ابن سعد (15/6) طبقات خلیفة (ص102) التاریخ الکبیر (258/2) الجرح والتعدیل (74/3) معجم الصحابة للبغوی (ق50/ب) الثقات لابن حبان (73/3) المعجم الکبیر للطبرانی (270/3) المستدرک (380/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (ج1ق161/ب) الاستیعاب (289/1، 1731/4) اسد الغابة (391/1، 250/5) سیر اعلام النبلاء (449/2) تجرید اسماء الصحابة (99/1، 194/2) الکاشف (325/3) الاصابة (155/7) التہذیب (204/12) التقریب (ص666)، الریاض المستطابة (ص273)

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۵/۲)(۱۴)۔

•••———•••———•••

216- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَقَالَ هِيَ مِنَ السِّبَاعِ وَلَابَأْسَ بِهِ .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا شاید امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ درندوں میں شامل ہے اور اس میں (یعنی اس کے جوٹھے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسعدۃ بن الیسع باہلی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۰۸/۶)(۸۴۷۳)۔

○ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی ابوعبداللہ، یہ امام جعفر صادق ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲/۱)(۹۲)۔

○ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب، ابوجعفر الباقر (یہ امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۲/۲)(۵۴۲)۔

24- باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

باب: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

217- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۱۶- اخرجه ابن ابي شيبة (۳۷/۱) كتاب الطهارة، باب من رخص في الوضوء بسؤر الهر، حديث (۳۳۶) عن علي بنحوه- وفي الباب ايضا عن انس وجابر- حديث انس: اخرجه الطبراني في (الصغير) (۲۲۷/۱-۲۲۸)، وابو نعيم في (اخبار اصفهان) (۷۱/۲) من طريق جعفر بن عنبسة الكوفي، ثنا عمر بن حفص المكي، عن جعفر بن محمد، عن ابيه، عن جده علي بن الحسين، عن انس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه: (يا انس، ان الهر من متاع البيت لن يقذر شيئا ولا ينجسه)- وذكره الهيثمي في (المجمع) (۲۱۹/۱)، وقال: وفيه حفص بن عمر المكي، وثقه ابن حبان، وقال الذهبي: لا يدرى من هو- حديث جابر: اخرجه ابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) (ص۱۱۰- بتحقيقنا) من طريق محمد ابن اسحاق عن صالح، عن جابر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع الاناء للسنور، فيلغ فيه، ثم يتوضا من فضله- ومحمد بن اسحاق مدلس، وقد عنعنه-

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَظَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضُوْءًا فَلَمْ يَجِدُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَا هُنَا مَاءٌ . فَاُتِيَ بِهٖ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ . فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ حَتّٰى فَرَغُوْا مِنْ اٰخِرِهِمْ .قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تَرَاهُمْ كَانُوْا قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا تو انہیں پانی نہیں ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کہیں تھوڑا سا پانی بھی ہے؟ (وہ موجود تھا)' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس برتن پر رکھا جس میں پانی موجود تھا' پھر آپ نے ارشادفرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے اور لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: (ہم) 70 کے قریب لوگ تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن اسلم بنانی ابومحمد بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۱۵)(۱)۔

218- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ يَزِيْدَ الظَّفَرِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا تَوَضَّاَ مَنْ لَّمْ يَذْكُرِ

۲۱۷- اخرجه عبد الرزاق (۲۷٦/۱۱) برقم (۲۰۵۳۵)' ومن طريقه احمد (۱٦٥/۳)' والنسائي (٦۱/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية عند الوضوء' وابو يعلى (۳۷۹/٥) برقم (۳۰۳٦)' وابن خزيمة (۷٤/۱) برقم (۱٤٤)' وابن حبان (٤۸۲/۱٤) كتاب التاريخ' باب: المعجزات' حديث (٦٥٤٤)-

۲۱۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (٤٤/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء' والحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۲۳٦/۱)' كلاهما من طريق الدارقطني' به- وليس فيه عند البيهقي (وما آمن بي من لم يحبني ...... الخ)' وقال البيهقي: (هذا الحديث لا يعرف من حديث يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة الا من هذا الوجه' وكان ايوب بن النجار يقول: لم اسمع من يحيى بن ابي كثير الا حديثا واحدا' وهو حديث: (التقى آدم وموسى ......) ذكره يحيى بن معين فيما رواه عن ابن ابي مريم' فكان حديثه هذا منقطعا والله اعلم)- اه- وقال الحافظ في نتائج الافكار: (هذا حديث غريب تفرد به الظفري وروايته من ايوب فما عدا مخرج لهم في الصحيح' لكن قال الدارقطني في الظفري: ليس بقوي) ثم ذكر الحافظ عن ابن معين مثل ما نقله البيهقي-

اسْمَ اللّٰهِ وَمَا صَلّٰی مَنْ لَمْ یَتَوَضَّأْ وَمَا اٰمَنَ بِیْ مَنْ لَمْ یُحِبَّنِیْ وَمَا اَحَبَّنِیْ مَنْ لَمْ یُحِبَّ الْاَنْصَارَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا' اس نے گویا وضو ہی نہیں کیا اور جس شخص نے وضو نہیں کیا اس نے گویا نماز ہی نہیں پڑھی اور جو شخص مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ گویا مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا اور جو شخص انصار سے محبت نہیں کرتا گویا وہ مجھ سے بھی محبت نہیں کرتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن محمد الظفری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۸۳)(۸۳۷۶)۔

○ ایوب بن النجار بن زیاد الحنفی، ابواسماعیل، قاضی الیمامۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۱)(۷۱۲)۔

219- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَی بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

☆☆ ربیح بن عبدالرحمان اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اس کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیتا (یعنی بسم اللہ نہیں پڑھتا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن زید الاسلمی، ابومحمد مدنی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۲۱۹- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۳۹) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في التسمية في الوضوء' حديث (۳۹۷)' والترمذي في (العلل الكبير) ص (۳۲)' وابن ابي شيبة (۱/۲-۳)' واحمد (۳/۴۱)' وابو عبيد في كتاب الطهور ص (۱۴۳' ۱۴۴)' وابو يعلى (۲/۳۲۴) رقم (۱۰۶۰)' والدارمي (۱/۱۴۱) كتاب الطهارة' وعبد بن حميد في (المنتخب) من المسند ص (۲۸۵) رقم (۹۱۰)' والدارقطني وابن السني في (عمل اليوم والليلة) رقم (۲۶)' والطبراني في (الدعاء) (۲/۹۷۲) رقم (۳۸۰)' والحاكم (۱/۱۴۷) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۴۳) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء- كلهم من طريق كثير بن زيد' ثنا ربيح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد' عن ابيه' عن جده- قال ابن هانئ: قلت لاحمد بن حنبل: التسمية في الوضوء؟ قال: احسن شيء فيه حديث ربيح بن عبد الرحمن بن ابي سعيد' عن ابيه' عن ابي سعيد الخدري- وقال اسحاق ابن راهويه: هو اصح ما في الباب كما في (التلخيص) (۱/۷۴)' والحديث اخرجه الحافظ في (نتائج الافكار) (۱/۲۳۰) من طريق عبد ابن حميد' وقال: حديث حسن-

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۱)(۱۱)۔

○ ربیع ابن عبدالرحمٰن بن ابوسعید الخدری مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۴۴)(۳۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن ابوسعید الخدری، انصاری الخزرجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 112ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۱)(۵۹۰)۔

•••——•••——•••

220- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا مَسَّ طَهُوْرَهُ يُسَمِّى اللّٰهَ .وَقَالَ اَبُوْ بَدْرٍ كَانَ يَقُوْمُ اِلَى الْوُضُوْءِ فَيُسَمِّى اللّٰهَ ثُمَّ يُفْرِغُ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيْهِ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کے (برتن کو) چھونے لگتے تھے تو آپ پہلے بسم اللہ پڑھ لیتے تھے۔

ابوبدر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے (یعنی روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کے لیے اُٹھتے تھے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرتے تھے' پھر برتن میں سے پانی اپنے ہاتھ پر اُنڈیلتے تھے۔

——

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبیداللہ بن یزید بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۸)(۴۹۸)۔

○ جعفر بن زیاد الاحمر کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۰)(۸۱)۔

۲۲۰- اخرجه البزار (۱/۱۳۷- كشف) رقم (۲٦۱) وابن ابي شيبة (۱/۲) من طريق حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة بنحوه- والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱/۲۲۳) وقال: رواه ابو يعلى والبزار ومداره على حارثة بن محمد وقد اجمعوا على ضعفه-

221- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ . وَيَحْيٰى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِیْ جَدَّتِیْ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِیْ وَلَا يُؤْمِنُ بِیْ مَنْ لَّمْ يُحِبَّ الْاَنْصَارَ .

قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ يُقَالُ اِنَّ اَبَاهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ .

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس شخص کا وضو نہ ہو اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو آغاز میں اللہ کا نام نہ لے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھے) اور وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

ابن صاعد نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کی گئی' اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۲۱- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲)، والترمذي (۱/ ۳۷-۳۸) كتاب الطهارة، باب في التسمية عند الوضوء، حديث (۲۵)، وفي (العلل الكبير) ص (۳۱) رقم (۱٦)، وابن ماجه (۱/ ۱٤۰) كتاب الطهارة، باب: ما جاء في التسمية عند الوضوء، حديث (۳۹۸)، وابو داؤد الطيالسي (۱/ ۵۱- منحة) رقم (۱٦۷)، واحمد (٤/ ۷۰)، والطحاوي في (شرح معني الآثار) (۱/ ۲٦-۲۷)، وابن المنذر في (الاوسط) (۱/ ۳٦۷)، وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۱٤۱) والعقيلي (۱/ ۱۷۷)، والحاكم (٤/ ٦۰)، والبيهقي (۱/ ٤۳) كتاب الطهارة، باب: التسمية على الوضوء، وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/ ۳۳٦- ۳۳۷) رقم (۵۵۱)، والبزار، والضياء في المختارة كما في (تلخيص الحبير) (۱/ ۷٤)- كلهم من طريق ابي ثفال عن رباح بن عبد الرحمن، حدثتني جدتي، انها سمعت اباها يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: (لا صلاة لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه) قال الترمذي: سالت محمدًا عن هذا الحديث، فقال: ليس في هذا الباب حديث احسن عندي من هذا...... اه-

وصححه الضياء المقدسي في المختارة، وصححه الحاكم كم في (نصب الراية) (۱/ ٤)، وليس في النسخة التي بين ايدينا، قال الزيلعي: اعله ابن القطان في (كتاب الوهم والايهام)، وقال: فيه ثلاثة مجاهيل الاحوال: جدة رباح لا يعرف لها اسم ولا حال ولا تعرف بغير هذا، ورباح -ايضاً- مجهول الحال، وابو ثفال مجهول الحال ايضا- اه- وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۲): سمعت ابي وابا زرعة وذكرت لهما حديثا رواه عبد الرحمن بن حرملة عن ابي ثفال قال: سمعت رباح بن عبد الرحمن بن ابي سفيان بن حويطب قال: اخبرتني جدتي عن ابيها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه)- فقالا: ليس عندنا بذاك الصحيح، ورباح مجهول - اه- وابو ثفال وقع اسمه في (نتائج الافكار) (۱/ ۲۳۰): ثمامة بن وائل بن حصين، قال الحافظ: وهو موثق-

قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۷٤-۷۵): وقال البزار: ابو ثفال مشهور، ورباح وجدته لا نعلمهما رويا الا هذا الحديث، ولا حديث عن رباح الا ابو ثفال، فالخبر من جهة النقل لا يثبت- اه- وقد اختلف في اسناد هذا الحديث اختلافا كثيرًا- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۷٤): وقال الدارقطني في (العلل): اختلف فيه، فقال وهيب وبشر بن المفضل وغير واحد: هكذا- اي بالاسناد الذي تكلمنا عليه- وقال حفص بن ميسرة وابو معشر واسحاق بن حازم: عن ابن حرملة، عن ابي ثفال، عن جدته، انها سمعت، ولم يذكروا اباها- ورواه الدراوردي عن ابي ثفال، عن رباح، عن ابن ثوبان مرسلاً- ورواه صدقة: مولى آل الزبير، عن ابي ثفال، عن ابي بكر بن حويطب مرسلاً- وابو بكر بن حويطب: هو رباح المذكور، قاله الترمذي: قال الدارقطني: والصحيح قول وهيب وبشر بن المفضل ومن تابعهما- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابوفدیک الدیلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی ابواسماعیل، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۵/۲) (۵۲)۔

○ سلطمہ بن شبیب مسمعی نیشاپوری، نزیل مکۃ، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 243ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۶/۱)(۳۶۵)۔

○ عبدالرحمٰن بن حرملۃ بن عمرو بن سنۃ الاسلمی، ابوحرملۃ، مدنی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۷/۱)(۹۱۰)۔

○ ثمامۃ بن وائل بن حصین، ابوثفال، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۰/۱)(۴۸)۔

○ رباح بن عبدالرحمٰن بن ابوسفیان بن حویطب قرشی العامری ابوبکر حویطبی، مدنی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 32ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۲/۱)(۲۳)۔

•••——•••——•••

222- حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا قَالاَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى فُدَيْكٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن قاسم بن زکریا المحاربی کوفی :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے () طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 326ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۰۵/۶) (۸۰۷۹)۔

223- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حُوَیْطِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّتَهٗ تُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِوُضُوْءٍ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِیْ وَلَا یُؤْمِنُ بِیْ مَنْ لَّا یُحِبُّ الْاَنْصَارَ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں ہوتا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور جو شخص انصار سے محبت نہیں رکھتا' وہ درحقیقت مجھ پر ایمان نہیں رکھتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نصر بن علی بن صہبان ازدی جہضمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹۹)(۶۸)۔

○ بشر بن مفضل بن لاحق، الرقاشی ابواسماعیل بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۱)(۷۵)۔

224- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَیْهِ اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حُوَیْطِبٍ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَقُوْلُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ۔ اَلْحَدِیْثَ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے' اس شخص کا وضو نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وہب بن خالد بن عجلان، باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوبکر بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۹)(۱۲۸)۔

•••———•••———•••

225- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ حَرْمَلَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ الْمُرِّیِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاهَا سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لاَ صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ.

☆☆ رباح بن عبدالرحمان اپنی دادی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نفیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص شروع میں ''بسم اللہ'' نہ پڑھے' اس شخص کا وضو نہیں ہوتا۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے:

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد بن رواح بن عبداللہ بن قرضر بن رزاح۔

آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنو عدی'' سے ہے۔

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابواعور'' ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ''ابوثور'' ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور ان دونوں کا اسلام ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ''مہاجرین اوّلین'' میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر

کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی' یہ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے۔

غزوۂ بدر کے علاوہ یہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں (بلکہ عشرہ مبشرہ سے متعلق حدیث ان سے ہی منقول ہے)۔

صحابہ کرام اور تابعین میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' ابوطفیل رضی اللہ عنہ' عبداللہ رضی اللہ عنہ' عروہ بن زبیر' ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر ۷۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کا انتقال مدینہ منورہ کی نواحی آبادی ''عقیق'' میں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو غسل دیا۔ آپ کو خوشبو لگائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اصبغ بن الفرج بن سعید اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، فقیہ مصری، ابوعبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 225ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۸۱)(۶۱۲)۔

○ یعقوب بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری، مدنی، نزیل الاسکندریۃ، حلیف بنی زھرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۷۶)(۳۸۴)۔

•••———•••———•••

226- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

227- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الشَّوْكِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ هَاشِمٍ وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَّحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

۲۲۷- اخرجه البيهقي (۱/ ٤٤) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء ومن طريقه الحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۱/ ۲٥٤)' ورواه ابن جميع في معجم شيوخه ص (۲۹۱-۲۹۲): حدثنا طلحة بن عبيد الله بن موسى بن اسحاق ابو محمد الانصاري بالبصرة قال: حدثنا موسى بن اسحاق' حدثني يحيى بن هاشم' به- قال البيهقي: (وهذا ضعيف' لا اعلمه رواه عن الاعمش غير يحيى بن هاشم ويحيى بن هاشم متروك الحديث)- اه- وتعقبه الحافظ في نتائج الافكار بقوله: (قلت: بل تابعه محمد بن جابر اليمامي عن الاعمش' اخرجه ابو الشيخ في كتاب الثواب من طريق مقتصرًا على اولاخره)- اه- ثم قال: (و محمد بن جابر اصلح حالا من يحيى بن هاشم)- اه- والحديث ضعفه الحافظ الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۷) حيث نقل ذلك عن ابن القطان ساكتًا عليه- وضعفه ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/ ۱۲۰)-

اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُنَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا تَطَهَّرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى طُهُوْرِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهِ فَلْيَشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ۔ يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ ضَعِيْفٌ ۔

★★ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص وضو کرنے لگے تو وہ پہلے بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ یہ چیز اس کے پورے جسم کو پاک کر دے گی اگر وہ وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتا تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی لگا ہوگا اور پھر جب آدمی وضو کر کے فارغ ہو تو وہ کلمہ شہادت پڑھ لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں جب وہ یہ پڑھ لے گا تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

اس روایت کا راوی یحییٰ بن ہاشم ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن محمد بن احمد بن ابوالشوک، ابومحمد الزیات: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۱۹/۷) (۳۹۷۹)۔

○ حسن بن مکرم ابوعلی بغدادی بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۹۲/۱۳)، (۱۰۹) ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۳۲/۷) (۴۰۰۷)۔

○ یحییٰ بن ہاشم السمسار، ابوزکریا الغسانی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۴/۷) (۹۶۵۱)۔

○ محمد بن غالب تمتام: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۹۲/۶) (۸۰۴۹)۔

○ اسحاق بن ابراہیم بن سنین ختلی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۰/۱) (۷۲۹)۔

○ شقیق بن سلمۃ اسدی، ابووائل کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال عمر

بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۴/۱)(۹۶)۔

•••——•••——•••

228- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِرْدَاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ وَمَنْ تَوَضَّاَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ اِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جوشخص وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جوشخص وضو کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے (یعنی بسم اللہ نہ پڑھے) تو اس کا صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر اس نے وضو کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرداس بن محمد بن عبداللہ۔ عن محمد بن ابان واسطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۹۴/۶) (۸۴۲۰)، ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۰/۲)(۱)۔

○ محمد بن ابان واسطی محدث شہیر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۱/۶) (۷۱۳۳)۔

○ ایوب بن عائذ ابن مدلج طائی بحتری، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۰/۱)(۷۰۰)۔

•••——•••——•••

229- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۲۸- اخرجه البيهقي (۴۵/۱) كتاب الطهارة' باب التسمية على الوضوء' والحافظ ابن حجر في (نتائج الافكار) (۲۲۷/۱)- كلاهما من طريق الدارقطني' وقال الحافظ: (هذا حديث غريب' تفرد به مرداس: وهو من ولد ابي موسى الاشعري ضعفه جماعة' وذكره ابن حبان في الثقات وقال: يغرب ويتفرد- قلت: وبقية رجاله ثقات)- اه- واعله -ايضاً- في التلخيص (۱۲۹/۱) بمرداس بمحمد بن ابان-

۲۲۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۴۴/۱) كتاب الطهارة' باب (التسمية على الوضوء) من طريق محمد بن غالب بهذا الاسناد- وذكره الحافظ في نتائج الافكار (۲۲۷/۱)' وقال: (تفرد به ابو بكر الداهري' واسمه: عبد الله بن حكيم' وهو متروك الحديث)- اه- وقريباً من هذا في التلخيص (۱۲۹/۱)- وفي الباب عن سهل بن سعد وابي سبرة وانس وعلي وام سبرة- (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

حديث سهل بن سعد: اخرجه ابن ماجه (١/ ١٤٠) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (٤٠٠)، والحاكم (١/ ٢٦٩)، والبيهقي (٢/ ٣٧٩)، والطبراني في (الكبير) (٦/ ١٢١) رقم (٥٦٩٨) من طريق عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدي، عن ابيه، عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (لا صلاة لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا صلاة لمن لم يصل على النبي، ولا صلاة لمن لم يحب الانصار)- ومن هذا الوجه اخرجه الدارقطني (١/ ٣٥٥) مقتصرًا على قوله: (ولا صلاة لمن لم يصل على النبي)- وقال: عبد المهيمن ليس بالقوي- وقال الحاكم: ولم يخرج هذا الحديث على شرطهما، لا نهما لم يخرجا عبد المهيمن- وقال الذهبي: عبد المهيمن- وقال الحافظ في (نتائج الافكار) (١/ ٢٢٥): وعبد المهيمن ضعيف- اه- قلت: لكنه لم ينفرد به، فقد تابعه عليه اخوه ابي بن عباس، اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (٦/ ١٢١) من طريق ابي بن عباس بن سهل بن سعد الساعدي، عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لاصلاة لمن لا وضوء له، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا صلاة لمن لم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم ولا صلاة لمن لم يحب الانصار)-

ومن طريق الطبراني اخرجه الحافظ في (نتائج الافكار) (١/ ٢٢٤)، وقال: هذا حديث غريب، اخرجه ابن ماجه من رواية عبد المهيمن بن العباس بن سهل بن سعد، وعبد المهيمن ضعيف واخواه ابي الذي سقته من روايته اقوى منه- اه- قلت: وابي بن العباس اخرج له البخاري حديثا واحدًا (٢٨٥٥) (ان النبي صلى الله عليه وسلم كان له فرس يقال له: اللحيف)- وقدذكر الحافظ ابي ابن العباس في (هدي الساري) ص (٤٠٨)، وقال: ضعفه احمد وابن معين، وقال النسائي: ليس بالقوي- اه-

حديث ابي سبرة: اخرجه الدولابي في (الكنى والاسماء) (١/ ٣٦)، والطبراني في (الكبير) (٢٢/ ٢٩٦)، وفي (الاوسط) رقم (١١١٩) من طريق يحيى بن عبد الله، ثنا عيسى بن سبرة، عن ابيه، عن جده، قال: (لاصلاة الا بوضوء، ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه، ولا يومن بالله من لم يومن بي، ولم يومن بي من لم يعرف حق الانصار)- واخرجه الطبراني في (الدعاء)، كما في (نتائج الافكار) (١/ ٢٢٦)، ومن طريقه اخرجه الحافظ، وقال: هذا حديث غريب، اخرجه ابو القاسم البغوي في (كتاب الصحابة) عن الصلت بن مسعود عن يحيى بن عبد الله بن يزيد بن عبد الله بن انيس، به- وقال: عيسى منكر الحديث-

والحديث: ذكره الحافظ في (الاصابة) (٣/ ١٤٦)، وعزاه الى ابن منده في (معرفة الصحابة)، وابن السكن وسمويه في (فوائده)، وابي نعيم في (المعرفة) والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (١/ ٢٢٣) وقال: يحيى بن ابي يزيد بن عبد الله لم ادمن ترجمه- اه- قلت: وفيه نظر، فهو من رجال التهذيب- وقال الحافظ في (التقريب) (٢/ ٣٥٢): صدوق-

حديث: انس اخرجه ابو موسى المديني في (معرفة الصحابة) كما في (الازهار المتناثرة) (ص ٣٥) عن عبد الملك بن حبيب الاندلسي، عن اسد بن موسى، عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن انس بلفظ: (لا صلاة الا بوضوء ولا وضوء لمنلم يسم الله)- قال الحافظ في (التلخيص) (١/ ٧٥): وعبد الملك شديد الضعف-

حديث علي: اخرجه ابن عدي في (الكامل) (٥/ ٢٤٣) من طريق عيسى بن عبد الله، عن ابيه، عن ابيه، جده عن علي بن ابي طالب بنحو حديث سهل- وضعفه ابن عدي، فقال: وبهذا الاسناد احاديث حدثناها ابن مهدي ليست بمستقيمة-

حديث ام سبرة: اخرجه ابو موسى المديني في (معرفة الصحابة) كما في (التلخيص) (١/ ٧٥) وقال الحافظ: وهو ضعيف-

وحديث التسمية عند الوضوء: قواه جماعة من الاشعو المحدثين، قال اسحاق بن راهوية: اصح شيء فيه حديث كثير بن زيد- وقال احمد: حديث سعيد بن زيد احسن شيء في هذا الباب- وقال البخاري: ليس في الباب حديث احسن من هذا، اي: حديث سعيد بن زيد- وقد تقدم كل هذا اثناء التخريج- وفي (التلخيص) (١/ ٧٥) قال ابو بكر بن ابي شيبة: ثبت لنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قاله- وقال الحافظ المنذري في (الترغيب) (١/ ٢٢٥): وفي الباب احاديث كثيرة، لا يسلم شيء منها من مقال، وقد ذهب الحسن، واسحاق بن راهويه، واهل الظاهر الى وجوب التسمية في الوضوء حتى انه اذا تعمد تركها اعاد الوضوء، وهو رواية عن الامام احمد، ولا شك ان الاحاديث التي وردت فيها وان كان لا يسلم شيء منها عن مقال- فانها تتعاضد بكثرة طرقها تكتسب قوة- اه- وقال الحافظ في (التلخيص) (١/ ٧٥): والظاهر ان مجموع الاحاديث يحدث منها قوة، تدل على ان له اصلاً-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهِ كَانَ طُهُوْرًا لِجَسَدِهِ.
قَالَ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى وُضُوْئِهِ كَانَ طُهُوْرًا لاَعْضَائِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص وضوکرے اور وضو کے آغاز میں اللہ کا نام لے' تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: جوشخص وضوکرے اور شروع میں اللہ کا نام نہ لے تو اس کے صرف مخصوص اعضاء پاک ہوتے ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حکیم ابوبکر داہری بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۸۵/۴)(۴۲۸۱)۔

○ عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۵/۱)(۲۸)۔

25- باب الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب: نبیذ کے ذریعے وضوکرنا

230- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِيْ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِّمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ.
قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَعْنِى الَّذِىْ لاَ يُسْكِرُ كَذَا قَالَ وَوَهِمَ فِيْهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ ذِكْرِ ابْنِ

۲۳۰- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۲۵۷/۱) رقم (۵۹۱) من طريق الدارقطني - ورواه البيهقي (۱۲/۱) كتاب الطهارة' باب: منع التطهير بالنبيذ من طريق المسيب بن واضح به- وقد رواه ابن الجوزي في العلل (۲۵۷/۱) من طريق الدارقطني قال: نا عبد الباقي بن قانع' قال: نا السري بن سهل...... فذكره بالاسناد الآتي رقم (۲۲۸)- وقال ابن الجوزي عقبه: (في الطريق الاول: المسيب بن واضح وكان كثير الوهم' وقد وهم فيه' لان المحفوظ من قول عكرمة- واما الطريق الثاني: فان مجاعة ضعيف' وابان متروك)- اه- وقد رواه المصنف' كما سياتي رقم (۲۳۲) من طريق هقل بن زياد' عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال: قال عكرمة: فذكره- وتابع الوليد بن مسلم هقلا عليه' فرواه المصنف رقم (۲۳۳)' وابو يعلى في مسنده (۲۷۲/۹) رقم (۵۳۹۵)' وقد اشار اليه البيهقي في الكبرى (۱۲/۱) من طريق الوليد ابن مسلم عن الاوزاعي' به موقوفا على عكرمة' وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۲۰/۱) بعد ان ذكره عن عكرمة من قوله: (رواه ابو يعلى' ورجاله ثقات)- اه-

عَبَّاسٍ وَفِيْ ذِكْرِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلَى الْمُسَيَّبِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص پانی نہ پائے اس کے لیے نبیذ وضو کا ذریعہ ہے۔

امام ابومحمد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو نشہ آور نہ ہو۔ امام نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس روایت میں مسیب نامی راوی کو وہم ہوا ہے اور یہ وہم دو جگہ پر ہے' ایک یہ کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کیا ہے اور دوسرا یہ کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں مسیب کے حوالے سے کچھ الفاظ میں اختلاف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسیب بن واضح سلمی تلمنسی حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 246ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۱/۶) (۸۵۵۴)۔

○ مبشر بن اسماعیل: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲/۶) (۷۰۵۷)۔

231- فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْمَحْفُوْظُ اَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَااِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مسیب کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

زیادہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے: یہ عکرمہ کا قول ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے' نہ ہی اس کی نسبت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف درست ہے۔

مسیب نامی راوی ضعیف ہیں۔

231- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱۲/۱) كتاب الطهارة' باب: منع التطهير بالنبيذ- واشار الى ان الصواب انه قول عكرمة- وانظر: السابق رقم (۲۳۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مظفر حافظ۔ یہ ثقہ ہیں۔ ابوالولید باجی نے انہیں شیعہ کہا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۴۰/۶)(۸۱۸۹)۔

○ محمد بن محمد بن سلیمان، ابوبکر الباغندی حافظ المعمر، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 312ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۲۱/۶)(۸۱۳۶)۔

•••———•••———•••

232- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ قَالَ قَالَ عِكْرِمَةُ النَّبِيذُ وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبیذ اس شخص کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' جس کو نبیذ کے علاوہ وضو کرنے کے لیے اور کچھ نہ ملے (یعنی اس کو پانی نہ ملے)۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے بارے میں عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے' جن کا تعارف درج ذیل ہے:

عکرمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

عکرمۃ، ابوعبداللہ القرشی، مولاہم، المدنی

انہوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

ابن عباس- عائشۃ- ابوہریرۃ- ابن عمر- عبداللہ بن عمرو- عقبۃ بن عامر- علی بن ابوطالب- (حضرت علی کے حوالے سے ان کی روایت سنن نسائی میں ہے اور میرا (امام ذہبی کا) گمان یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہوگی۔ صفوان بن امیۃ- الحجاج بن عمرو الانصاری- جابر بن عبداللہ- حمنۃ بنت جحش- ابوسعید الخدری- ام عمارۃ الانصاریۃ اور ایک بڑی تعداد ہے۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

ابراہیم نخعی- شعبی- ان دونوں کا انتقال عکرمہ سے پہلے ہوگیا تھا۔ عمرو بن دینار- ابوشعثاء جابر بن زید- حبیب بن

*طبقات ابن سعد 5/287، طبقات خلیفۃ 280 :، التاریخ الصغیر 1/257، 258و 2/119، مقدمۃ فتح الباری 424 :، 429، تاریخ الفسوی 2/5، الجرح والتعدیل 7/7، طبقات الشیرازی 70، حلیۃ الاولیاء 3/326 — 347، تہذیب الاسماء واللغات 1/340 فیات الاعیان 3/265، تہذیب الکمال 954 :، 957، تذہیب التہذیب 3/ 49 /2، تذکرۃ الحفاظ 1/95، میزان الاعتدال 3/93، العبر 1/131، تاریخ الاسلام 4/156، دول الاسلام 75 :، العقد الثمین 6/123، 125، تہذیب التہذیب 7/263، النجوم الزاہرۃ 1/163، طبقات الحفاظ 37، خلاصۃ تذہیب الکمال 270 :، طبقات المفسرین 1/380، شذرات الذہب 1/130، شرح العلل 1/325، 326(*)

ابوثابت-حصین بن عبدالرحمٰن-الحکم بن عتیبۃ-عبد اللہ بن کثیر داری-عبد الکریم جزری-عبد الکریم ابوامیۃ بصری-علی بن اقمر-قتادۃ-مطر وراق-موسیٰ بن عقبۃ-ابو اسحاق ہمدانی-ابواسحاق شیبانی-ابوصالح مولی ام ہانیءمع تقدمہ-ابوزبیر مکی-خلق کثیر من جلۃ تابعین-ایوب سختیانی-اشعث بن سوار-ثور بن زید دیلی-ثو بن یزید حمصی-جابر جعفی-ابو بشر جعفر-حجاج بن ارطاۃ-حسن بن زید والدست نفیسۃ-حسین بن عبداللہ عباسی-حسین بن قیس رحبی-حسین بن واقد مروزی-الحکم بن ابان-حمید طویل،وخالد حذاء-داود بن حصین-ابو جحاف داؤد بن ابوعوف-داود ابن ابوہند-الزبیر بن حریث-زید ابواسامۃ حجام-زید مولی قیس حذاء-سعید بن مسروق-سفیان بن دینار تمار-سفیان بن زیاد عصفری-اعمش-سلمۃ بن وہرام-سماک بن حرب-صالح بن رستم خزاز-صفوان بن عمرو حمصی-عاصم بن بہدلۃ-عاصم

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور آپ قریش کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے قرشی کہلاتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں رہائش پذیر رہے۔اس نسبت سے مدنی کہلاتے ہیں۔نسل کے اعتبار سے آپ عجمی ہیں۔

ایک قول کے مطابق آپ معین بن ابوحر عنبری کے غلام تھے۔انہوں نے آپ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہبہ کر دیا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں آپ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے چالیس سال تک علم حاصل کیا ہے۔(بعض اوقات ایسا بھی ہوا) میں دروازے پر کھڑا ہو کر فتویٰ بیان کر رہا ہوتا تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھر کے اندر موجود ہوتے تھے۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے پاس کچھ مسائل بھجوائے اور فرمایا: ان کے بارے میں عکرمہ سے دریافت کرو۔وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ' یہ ایک سمندر ہیں' تم ان سے سوال کیا کرو۔

ایک شیخ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے عالم ہیں۔

ایک روایت کے مطابق سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ اپنے سے بڑے کسی عالم کے بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! عکرمہ۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اب اللہ تعالیٰ کی کتاب کا عکرمہ سے بڑا عالم کوئی باقی نہیں رہا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔مناسک کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے عطاء ہیں اور تفسیر کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے عکرمہ ہیں۔

عکرمہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ۱۰۴ ہجری میں ہوا۔

•••——•••——•••

233- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ اِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ .قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِنْ كَانَ مُسْكِرًا فَلَا يَتَوَضَّاُ بِهِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِیْ كُلُّ شَیْءٍ تَحَوَّلَ عَنِ اسْمِ الْمَآءِ لَا يُعْجِبُنِیْ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّتَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نبیذ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ پائے' وہ نبیذ کے ذریعے وضو کر سکتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر وہ نبیذ نشہ آور ہو' تو آدمی اس کے ذریعے وضو نہیں کرے گا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ہر وہ چیز جسے پانی نہ کہا جا سکے' اس کے بارے میں میرے نزدیک پسندیدہ رائے یہی ہے' آدمی اس کے ذریعے وضو نہ کرے' اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے' آدمی نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کی بجائے تیمم کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوعبدالرحمٰن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۱)(۱۷۹)۔

توضیح مسئلہ:

اس باب میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر بحث کی ہے۔

آیا اگر کسی شخص کو پانی نہیں ملتا تو کیا وہ نبیذ کے ذریعے وضو کر سکتا ہے؟

اس بات کے آغاز میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جس شخص کو پانی نہیں ملتا' اس کے لیے نبیذ وضو کرنے کا ذریعہ ہے''۔

اس کے بعد امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے: اس سے مراد وہ نبیذ ہے جو نشہ آور نہ ہو۔

لغوی طور پر لفظ ''نبیذ'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب کسی چیز کو پرے کر دینا اور دور کر دینا ہے۔

اصطلاح میں نبیذ سے مراد یہ ہے' کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دی جائیں تاکہ وہ میٹھا مشروب بن جائے۔

عام طور پر کسی بھی پھل کو جیسے منقّٰی' شہد' گندم' جَو وغیرہ کو اگر پانی میں بھگو دیا جائے تاکہ وہ پانی شربت بن جائے تو اسے بھی ''نبیذ'' کہا جاتا ہے۔

اس میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے' وہ نبیذ نشہ آور ہوگی یا نہیں ہوگی۔
جو نبیذ نشہ آور ہوتی ہے' اس پر بھی لفظ نبیذ کا اطلاق ہوتا ہے اور جو نبیذ نشہ آور نہیں ہوتی' اس پر بھی لفظ نبیذ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔
نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے جواز کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابن بطال کی وضاحت:

صحیح بخاری کے شارح امام ابوالحسن علی بن خلف مالکی جو''ابن بطال'' کے نام سے معروف ہیں' وہ ''شرح صحیح بخاری'' میں تحریر کرتے ہیں:
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' نبیذ کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے' خواہ صرف پانی میں (میوہ) ملا کر نبیذ تیار کی گئی ہو یا اسے پکا کر تیار کیا گیا ہو' خواہ (وضو کرنے والے شخص کے پاس) پانی موجود ہو یا نہ ہو' خواہ وہ نبیذ کھجور سے بنی ہوئی ہو یا کسی اور پھل سے بنی ہوئی ہو' اگر وہ نبیذ گاڑھی ہو جائے تو وہ نجس ہوگی' اسے پینا بھی جائز نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ وضو کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کو درست قرار دیا ہے۔
امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے: نبیذ کی تمام اقسام کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے (انہوں نے بھی نبیذ کی تمام اقسام کے ساتھ وضو کرنے کو جائز قرار دیا ہے) [1]

ابن قدامہ کی وضاحت:

مشہور حنبلی فقیہہ شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:
حضرت علی کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
(مشہور تابعی) عکرمہ (جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہیں) وہ یہ فرماتے ہیں:
''جس شخص کو پانی نہ ملے وہ نبیذ کے ساتھ وضو کر لے''۔
اسحاق نے یہ فتویٰ دیا ہے: مستحب یہ ہے' نبیذ کے ساتھ وضو بھی کر لیا جائے اور ساتھ میں تیمم بھی کر لیا جائے۔
امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کو (وضو کرنے کے لیے) پانی نہ ملے وہ کھجور سے بنی ہوئی نبیذ کے ذریعے وضو کر لے' وہ (پانی نہ ہونے کی وجہ سے) تیمم نہ کرے۔

---

[1] (شرح صحیح بخاری از ابن بطال: ۱/۳۶۶-مطبوعہ دار الکتب العلمیہ' بیروت)

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تیمم کرے گا' وہ (نبیذ کے ذریعے) وضو نہیں کرے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لے گا' پھر اس کے بعد تیمم بھی کر لے گا' البتہ وہ کھجور کے علاوہ بنی ہوئی کسی بھی نبیذ سے وضو نہیں کرے گا۔

صاحبِ ہدایہ کی وضاحت:

مشہور حنفی فقیہہ ''صاحب الہدایہ'' تحریر کرتے ہیں:

''اگر کھجور سے بنی ہوئی نبیذ کے علاوہ (کسی شخص کو) پانی نہیں ملتا (جس کے ذریعے وہ وضو کر سکے) تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے: وہ شخص اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لے گا' ایسا شخص صرف تیمم کر کے (نماز ادا نہیں کر سکتا)۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جو جنوں سے ملاقات والی رات کے بارے میں ہے' کیونکہ اس میں یہ بات مذکور ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے لیے پانی دستیاب نہ ہوا تو آپ نے نبیذ سے وضو کر لیا تھا''۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص تیمم کرے گا' وہ نبیذ کے ذریعے وضو نہیں کرے گا۔

ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ حضرات تیمم کے حکم سے متعلق آیت پر عمل کرتے ہیں' کیونکہ وہ زیادہ مستند طور پر ثابت ہے' نیز ان کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کا حکم منسوخ ہے' کیونکہ تیمم کے حکم سے تعلق رکھنے والی آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی اور جنات کی حاضری کا واقعہ مکہ مکرمہ میں پیش آیا تھا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' ایسا شخص نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کے بعد احتیاط کے طور پر تیمم بھی کرے گا' کیونکہ حدیث میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لیے دونوں کے حکم کو جمع کیا جائے گا کیونکہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔

(صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنات کی حاضری کا واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا' اس لیے نبیذ کے ساتھ وضو کر لینے کے حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا درست شمار نہیں ہوگا۔ مزید برآں یہ حدیث مشہور ہے' صحابہ کرام نے بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس نوعیت کی حدیث کے ذریعے کتاب اللہ کے حکم پر اضافہ کرنا جائز ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

اس موضوع پر امام بخاری نے بھی ایک مستقل ترجمۃ الباب قائم کیا ہے' جس میں وہ تحریر کرتے ہیں:

''نبیذ اور کسی بھی نشہ آور چیز کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے''۔

اس ترجمۃ الباب میں امام بخاری نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' ان حضرات نے نبیذ کے ساتھ وضو کرنے کو مکروہ (یعنی ناجائز) قرار دیا ہے۔

اس کے بعد امام بخاری نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' مشہور تابعی عطاء بن ابی رباح' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جلیل القدر شاگرد ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک نبیذ یا دودھ کے ساتھ وضو کرنے کے مقابلے میں تیمم کر لینا زیادہ پسندیدہ ہے''۔

•••——•••——•••

234- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ الْوُضُوْءُ بِالنَّبِيْذِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وہ شخص وضو کر سکتا ہے' جسے پانی نہیں ملتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیبان بن عبد الرحمٰن تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، نحوی، ابومعاویۃ بصری، نزیل الکوفۃ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 164ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۶)(۱۱۵)۔

•••——•••——•••

235- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِّمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ .

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: جس شخص کو پانی نہیں ملتا' وہ نبیذ کے ذریعے وضو کر سکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مبارک ہنائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۳)(۴۰۰)۔

•••——•••——•••

236- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيْذِ.

۲۳۴-ذكره البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۲) وفيه متابعة للاوزاعي عليه' فقد رواه شيبان هٰنا عن يحيى' عن عكرمة-

۲۳۵-اشار اليه البيهقي في الكبرٰى (۱/۱۲)' وفيه متابعة اخرى للاوزاعي عليه عن عكرمة-

☆☆ عیسیٰ بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جس کو پانی نہیں ملتا۔ عکرمہ نے فرمایا: وہ شخص نبیذ کے ذریعے وضو کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۵/۱) (۴۹۴)۔

○ یحییٰ بن واضح انصاری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوتمیلۃ مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹/۲)(۱۹۳)۔

○ عیسیٰ بن عبید بن مالک کندی، ابوالمنیب :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹/۲)(۸۹۶)۔

237- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيْذُ وَضُوْءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ .ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وہ شخص وضو کر سکتا ہے' جسے پانی نہیں ملتا۔

اس روایت کا راوی ابن محرر ''متروک الحدیث'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن سنان جزری، ابوعبداللہ بن ابوفروۃ، الرھاوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۹/۲)(۸۲۵)۔

○ عبداللہ بن محرر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ابوجعفر منصور کے عہد خلافت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵)(۵۸۶)۔

•••——•••——•••

238- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مُجَّاعَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ مَاءً وَّوَجَدَ النَّبِيذَ فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ . اَبَانُ هُوَ ابْنُ اَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَمُجَّاعَةُ ضَعِيْفٌ وَّالْمَحْفُوْظُ اَنَّهٗ رَاْيُ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو پانی نہ ملے اور اگر اسے نبیذ مل جائے تو وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرلے۔

اس روایت کا راوی ابان' ابوعیاش کا بیٹا ہے اور یہ ''متروک الحدیث'' ہے جبکہ مجاعہ نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

زیادہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے' یہ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے اور ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن رشید جندیسابوری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲/۹۴،۹۵)۔

○ ابوعبیدۃ مجاعۃ بن زبیر،: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۲۲،۲۳)(۷۰۷۴)۔

•••——•••——•••

239- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاعِظُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا

۲۳۸- ذکرہ الزیلعي في نصب الرایة (۱/۱۴۷-۱۴۸)' ونقل عقبه کلام المصنف- وقد تقدم في (۲۳۰)-

۲۳۹- اخرجه احمد (۱/۳۹۸)' والبزار کما في نصب الرایة (۱/۱۴۷)' والطبراني في الکبیر (۱۰/۷۶، ۷۷) رقم (۹۹۶۱)- کلهم من طریق ابن لهیعة' حدثني قیس بن الحجاج' عن حنش الصنعاني' عن ابن عب... عن ابن مسعود...... فذکره- وقد رواه ابن ماجه (۱/۱۳۵-۱۳۶) کتاب الطهارة' باب الوضوء بالنبیذ' الحدیث (۳۸۵)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/۹۴)من طریق ابن لهیعة' به..... عن ابن عباس- رضي الله عنه-: ان ابن مسعود خرج مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجن- قال الغماري في تخریج احادیث البدایة (۱/۲۰۴): (فاما الطحاوي وابن ماجه فوقع عندهما کما قال ابن رشد: انه ابن مسعود فجعلاه من مسند ابن عباس واما الباقون فقالوا عن ابن عباس عن ابن مسعود فجعلوه من مسنده وهو الصواب' لان ابن عباس لم یحضر القصة ولا کان وقتها من اهل الروایة)- اه- وقال البوصیري في الزوائد (۱/۱۶۰): (هذا اسناد ضعیف لضعف ابن لهیعة)- اه-

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ بِنَبِيذٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ وَقَالَ شَرَابٌ وَّطَهُورٌ .

ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَقِيلَ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ وَّأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرُهُمَا عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْجِنِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنات سے ملاقات (کی رات) اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ کے ذریعے وضو کروایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا' آپ نے فرمایا: یہ پینے کی چیز ہے اور پاک ہے۔

ابن لہیعہ نامی راوی مستند نہیں سمجھا جاتا۔ ایک قول یہ بھی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود نہیں تھے۔

علقمہ بن قیس نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

ابوعبیدہ بن عبداللہ اور دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات' میں موجود نہیں تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قیس بن حجاج الکلاعی مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/ ۱۲۸) رقم (۱۳۴)۔

○ حنش بن عبداللہ، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/ ۲۰۵) (۶۳۰)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جنات کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے بارے میں حدیث نقل کی ہے اور اس روایت کے مختلف طرق بیان کیے ہیں' جن میں سند کے اختلاف کے ساتھ روایات کے الفاظ کے بارے میں مذکور اختلاف کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

یہی وہ روایت ہے' جس کی بنیاد پر احناف نے یہ فتویٰ دیا ہے: نبیذ کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے ساتھ ملاقات کی رات میں نبیذ کے ساتھ وضو کیا تھا' لہٰذا اب اگر کوئی شخص

وضو کرنے کے لیے عام سادہ پانی نہیں پاتا اور اس کے پاس نبیذ موجود ہوتی ہے تو ایسا شخص نبیذ کے ساتھ وضو کرے گا' وہ محض تیمم کر کے نماز ادا نہیں کرے گا۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید:

احناف کی تائید میں پیش کی جانے والی اس حدیث پر صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

''احناف نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے' جنات کے ساتھ ملاقات کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہارے پاس موجود مشکیزے میں کیا ہے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نبیذ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہوتی ہیں اور ان کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے''۔

اور اس روایت میں امام ترمذی نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نبیذ سے وضو کر لیا۔

(حافظ ابن حجر کہتے ہیں:) تمام متقدمین اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے' یہ حدیث ''ضعیف'' ہے۔ اگر اس حدیث کو مستند بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ منسوخ شمار ہوگی' کیونکہ جنات کے ساتھ ملاقات کا یہ واقعہ مکہ مکرمہ میں پیش آیا تھا اور تیمم کے حکم سے متعلق آیت کے بارے میں سب کا اتفاق ہے' یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔

یہاں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے' (اس حدیث میں جس پانی کا تذکرہ ہے) اس سے مراد وہ پانی ہے جس میں خشک کھجوریں بھگو دی گئی ہوں اور ان کھجوروں نے پانی کی صفت کو تبدیل نہ کیا ہو۔ اس طرح کی نبیذ اس لیے تیار کی جاتی تھی کیونکہ عام پر اس کا پانی میٹھا نہیں ہوتا تھا۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی لکھتے ہیں:

''میں یہ کہتا ہوں: اہلِ علم نے اس حدیث کو اس وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ امام ترمذی نے اسے نقل کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے' یہ حدیث حضرت ابوزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اور ابوزید نامی یہ راوی محدثین کے نزدیک مجہول ہیں' ان کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے''۔

اس کے بعد علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: اس حدیث کو امام ترمذی نے ابوزید نامی راوی کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے' جنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے لیکن جب احادیث کی تحقیق کی جاتی ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چودہ افراد نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: نبیذ کے ساتھ وضو کرنے سے متعلق یہ حکم منسوخ ہے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عینی یہ کہتے ہیں: ان صاحب نے شیخ ابن قصار مالکی اور شیخ ابن حزم ظاہری کے حوالے سے یہ اعتراض نقل کیا ہے اور ہمیں ان پر بہت حیرانی ہے کیونکہ انہیں یہ پتا ہے' یہ اعتراض مردود ہے' اس کے باوجود انہوں نے اسے تحریر کر دیا۔ ہے۔ اس کے مردود ہونے کی وجہ یہ ہے: امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں نازل ہوئے' انہوں نے اپنی ایڑی کے ذریعے اشارہ کیا تو وہاں سے پانی نکلنے لگا' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھایا۔

شیخ سہیلی نے یہ بات بیان کی ہے: وضو کے حکم سے متعلق آیت مکی ہے' البتہ تلاوت کے اعتبار سے یہ مدنی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے آیتِ تیمم کہا ہے' آیت وضو نہیں کہا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: وضو اس سے پہلے فرض ہو چکا تھا۔ البتہ اس آیت کی قرآن میں تلاوت اس وقت شروع ہوئی' جب تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ اسی طرح شیخ قاضی عیاض مالکی نے یہ بات تحریر کی ہے: پہلے وضو کرنا سنت تھا' یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں قرآن کا حکم نازل ہوگیا۔

•••———•••———•••

240- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ . فَقَالَ مَعِي نَبِيْذٌ فِيْ اِدَاوَةٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صُبَّ عَلَيَّ مِنْهُ .فَتَوَضَّاَ وَقَالَ هُوَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ .

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے' یہ وہ رات تھی جب جنات سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے پاس برتن میں نبیذ موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہی مجھ پر بہا دو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور اس سے پاکی بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابن لہیعہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف راوی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مصفی بن بہلول حمصی قرشی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ اوھام، یدلس یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے

ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۷۱۱)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعمرو حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 209ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹)(۶۲)۔

•••——•••——•••

241- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ

قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَشَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحَدٌ مِّنْكُمْ لَيْلَةَ اَتَاهُ دَاعِی الْجِنِّ فَقَالَ لاَ .

هٰذَا الصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ .

☆☆ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جنات کے نمائندے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' اس رات آپ میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت مستند ہے۔

<u>راویانِ حدیث کا تعارف:</u>

○ احمد بن المقدام ابوالاشعث عجلی بصری، یہ ''صدوق'' ہیں: یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۶)(۱۲۴)۔

•••——•••——•••

242- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لاَبِیْ عُبَيْدَةَ حَضَرَ

۲۴۱- اخرجه مسلم (۲/ ۴۰۴- نووي) كتاب الصلوة' باب: الجهر بالقراءة في الصبح' حديث (۱۵۰/ ۴۵۰)- وابو داؤد (۱/ ۲۱- ۲۲) كتاب الطهارة' باب: الوضوء بالنبيذ' حديث (۸۵)- والترمذي (۵/ ۳۸۲) كتاب تفسير القرآن' باب ومن سورة الاحقاف' حديث (۳۲۵۸) والنسائي في الكبرى (۶/ ۴۹۹) كتاب التفسير' باب: (سورة الجن) حديث (۱۱۶۲۳)- واحمد (۱/ ۴۳۶) وابن خزيمة (۱/ ۴۴) برقم (۸۲)' والبيهقي (۱/ ۱۱) كتاب الطهارة' باب منع التطهر بالنبيذ- كلهم من طرق عن علقمة عنه' به مطولا- قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لا قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ اَمَعَكَ مَاءٌ . قَالَ لاَ .قَالَ اَمَعَكَ نَبِيْذٌ . اَحْسَبُهٗ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاَ بِهٖ .

لا يَثْبُتُ مِنْ وَجْهَيْنِ وَنُكْتَةُ ذَكَرْتُهَا فِيْهِ.

☆☆ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات سے ملاقات کی رات موجود تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں!

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی: نہیں! آپ نے پھر دریافت کیا: کیا تمہارے پاس نبیذ ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نبیذ کے ذریعے وضو کر لیا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت دو حوالوں سے ثابت نہیں ہے' اس کو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن المرزبان البغوی الاصل، بغدادی

○ علی بن جعد بن عبید جوہری بغدادی، ان پر شیعہ ہونے کا الزام ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳/۲)(۳۰۳)۔

○ عمرو بن مرة بن عبداللہ بن طارق الجملی - بفتح الجیم والمیم المرادی ابوعبداللہ کوفی الاعمی، یہ ثقہ ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸/۲) (۶۷۷)۔

○ محمد بن عباد الزبرقان مکی نزیل بغداد، یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۲۴۲-اخرجه البيهقي (۱۱/۱)، كتاب الطهارة، باب منع التطهير بالنبيذ من طريق شعبة بهذا الاسناد فذكر طرفه الاول- واما طريق حماد بن سلمة فسياتي تخريجه برقم (۲۴۳)-

عسقلانی' (۲/۱۷۴)(۳۴۸)۔

•••———•••———•••

243- حَدَّثَنَا الْقَاضِیُ اَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ .عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيْفٌ وَّاَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَثْبُتْ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِیْ مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ وَلَيْسَ هُوَ اَيْضًا بِقَوِیٍّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کے مختلف راویوں پر جرح کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبید بصری ابوسعید، مولی بنی ہاشم نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 197ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۷)(۱۰۰۷)۔

•••———•••———•••

244- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ رِزْمَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ اَمَعَكَ مَاءٌ .قَالَ لاَ مَعِیْ نَبِيْذٌ قَالَ فَدُعِیَ بِهٖ فَتَوَضَّاَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے ملاقات کی رات دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے' تو انہوں نے عرض کی: نہیں! میرے پاس نبیذ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس نبیذ کو لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا۔

۲۴۳-اخرجه احمد (۱/۴۵۵) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۹۵) كلاهما من طريق حماد بن سلمة' عن علي بن زيد' عن ابي رافع' عن ابن مسعود فذكره- وعلي بن زيد بن جدعان قال ابن معين: ليس بحجة' وقال ابن المديني هو ضعيف عندنا- قال ابو حاتم: ليس بالقوي يكتب حديثه ولا يحتج به- قال ابو زرعة: ليس بقوي' وقال الجوزجاني: واهي الحديث ضعيف- وقال ابن حبان: كان يهم في الاخبار ويخطئ في الآثار حتى كثر ذلك في اخباره' وتبين فيها المناكير التي يرويها عن المشاهير' فاستحق ترك الاحتجاج به- وقال الحافظ ابن حجر: ضعيف- ينظر: تاريخ ابن معين رواية الدوري (۴۶۹۹)' سؤالات محمد بن عثمان لابن المديني (۲۱)' والجرح والتعديل (۳/۱/۱۸۶)' واحوال الرجال للجوزجاني (۱۸۵)' والمجروحين (۲/۱۰۳)' والتقريب (۲/۳۷)- وقد توبع عبد العزيز: تابعه ابو عمر الحوضي' اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۹۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن راشد حنظلی، مروزی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 258ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۶)(۱۲۶)۔

•••——•••——•••

245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ فَاَتَاهُمْ فَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ اَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ . قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اِدَاوَةً فِيهَا نَبِيْذٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَاءٌ طَهُوْرٌ . فَتَوَضَّاَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

اَلْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ عَلَى الثِّقَاتِ .

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے ان کے سامنے قرآن پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے رات کے کسی حصے میں دریافت کیا: اے ابن مسعود! تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! میرے پاس برتن میں صرف نبیذ موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور پاکیزہ ہوتی ہے اور اس کا پانی پاک کرنے والا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کرلیا۔

حسین بن عبیداللہ نامی راوی ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات ایجاد کر کے اپنی طرف سے بیان کردیتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن صالح بن علی بن عیسیٰ بن جعفر بن ابوجعفر منصور، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 300ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۳۷۴)(۶۸۲۱)۔

○ حسین بن عبیداللہ عجلی ابوعلی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید

۲۴۵- ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۴۲-۱۴۳) وعزاه الى المصنف' ونقل قوله بعده- وقال العماري في تخريج الهداية (۱/۲۰۹): (رواية ابي وائل اخرجها الدارقطني بسند ساقط)- اه-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۹۶) (۲۰۲۴)۔

•••——•.•——•••

246- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ وَاَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ خُذْ مَعَكَ اِدَاوَةً مِنْ مَّاءٍ . ثُمَّ انْطَلَقَ وَاَنَا معه فَذَكَرَ حَدِيثَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ - قَالَ - فَلَمَّا اَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ اِذَا هُوَ نَبِيذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْطَاْتُ بِالنَّبِيذِ فَقَالَ تَمْرَةٌ حُلْوَةٌ وَّمَاءٌ عَذْبٌ .

تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ .وَالْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ پانی کا برتن لے لو پھر آپ چلتے رہے میں بھی آپ کے ساتھ رہا' پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنات سے ملاقات والے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس برتن پر سے آپ پر پانی انڈیلا تو وہ نبیذ تھی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی ہے' میں نبیذ لے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور میٹھی ہوتی ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں حسن بن قتیبہ نامی راوی منفرد ہیں اور یہ حسن بن قتیبہ اور محمد بن عیسیٰ نامی راوی دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن حبان ابوعبداللہ مدائنی، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے جبکہ خطیب بغدادی نے یہ بات نقل کی ہے یہ صاحب غفلت کا شکار تھے۔ انہیں یہ پتہ نہیں چلتا تھا روایت کے اصل الفاظ کیا ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۳۹۸) (۹۲۰)۔

○ حسن بن قتیبہ خزاعی مدائنی؛ یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف' متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۷۰) (۱۹۳۶)۔

○ عبیدۃ بن عمرو السمانی المرادی ابوعمرو کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 72ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴۷) (۱۵۹۸)۔

۲۴۶- تفرد به المصنف من طريق عبيدة وابي الاحوص' وقد تقدم ما يوجد من حديث ابن عباس وابي رافع وابي وائل- كلهم عن ابن عباس-

○ عوف بن مالک بن نضلۃ جشمی ابوالاحوص کوفی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۰/۲)(۷۹۶)۔

•••——•••——•••

247- حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى حَسَّانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِىْ ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَخِيْهِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ فُلَانِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ دَعَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْلَةَ الْجِنِّ بِوَضُوْءٍ فَجِئْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ فَاِذَا فِيْهَا نَبِيْذٌ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .اَلرَّجُلُ الثَّقَفِىُّ الَّذِىْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَجْهُوْلٌ قِيْلَ اسْمُهٗ عَمْرٌو وَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنات سے ملاقات کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کا پانی ساتھ لانے کے لیے کہا تو میں ایک برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس میں نبیذ موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وضو کر لیا۔

اس روایت کو جس ثقفی نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عمرو ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن ابوحسان ابویعقوب الانماطی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 302ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۸۴/۶)(۳۴۲۲)۔

○ ہشام بن خالد بن یزید بن مروان الازرق ابومروان الدمشقی یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۲)(۷۸)۔

○ معاویۃ بن سلام ابن ابوسلام ابوسلام، دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۲۴۷- عزاه الزيلعي في نصب الراية (۱۴۲/۱) الى المصنف وابي نعيم في (كتاب دلائل النبوة) من طريق الطبراني بسنده الى معاوية عن عمرو بن غيلان- اه- قال ابو حاتم وابو زرعة في العلل (۴۵/۱): (وهذا ايضاً ليس بشيء، ابن غيلان مجهول، ولا يصح في هذا الباب شيء)- اه-

ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۹) (۱۲۳۱)۔

○ زید بن سلام بن ابوسلام ممطور حبشی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقری (۱/۲۷۵) (۱۸۵)۔

○ ممطور اسود حبشی ابوسلام، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۷۳) (۱۳۵۹)۔

○ فلان بن غیلان ثقفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہوتی ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۴۲) (۶۷۸۷)۔

•••—•••—•••

248- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لاَبِى الْعَالِيَةِ رَجُلٌ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَّعِنْدَهُ نَبِيْذٌ اَيَغْتَسِلُ بِهِ مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ لاَ فَذَكَرْتُ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ اَنْبِذَتُكُمْ هٰذِهِ الْخَبِيْثَةُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ زَبِيْبٌ وَّمَاءٌ۔

★★ ابوخلدہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ سے دریافت کیا: ایک ایسا شخص جس کے پاس پانی موجود نہ ہو اس کے پاس نبیذ موجود ہو تو کیا وہ اس نبیذ کے ذریعے غسل جنابت کرسکتا ہے تو ابوالعالیہ نے جواب دیا: نہیں! تو میں نے ان کے سامنے جنات سے ملاقات والی حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے ہاں جو نبیذ بنائی جاتی ہے یہ خبیث ہوتی ہے وہ جو چیز تھی وہ کشمش اور پانی تھا۔

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

حضرت شیخ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ

رفیع بن مہران، الریاحی بصری،

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

حضرت عمر-علی-ابی-ابو ذر-ابن مسعود-عائشہ-ابو موسیٰ-ابو ایوب-ابن عباس-زید بن ثابت-اور دیگر حضرات ہیں۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ یہ اس وقت نوجوان تھے لیکن انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد

۲۴۸-اخرجه ابو داؤد (۱/۲۲) كتاب الطهارة: باب الوضوء بالنبيذ: حديث (۸۷)- والبيهقي (۱/۱۲-۱۳) كتاب الطهارة: باب منع التطهير بالنبيذ- كلاهما من حديث ابي العالية بنحوه-

خلافت میں اسلام قبول کیا تھا اوران کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا ہے اوراس کی قرأت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالعالیہ نے قرآن پڑھنا سیکھا اور اسے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے پڑھ کرسنایا بھی ہے۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی قرآن پڑھ کرسنایا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابوالعالیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تین مرتبہ قرآن پورا پڑھ کرسنایا ہے۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے اپنے ساتھ پلنگ پر بٹھایا کرتے تھے اورقریش کے (سردار) پلنگ سے نیچے بیٹھتے تھے۔ اس بات پرقریش میرے بارے میں الجھن کا اظہار کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

علم معزز شخص کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کوتخت پر بٹھا دیتا ہے۔

ابوبکر بن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ابوالعالیہ کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں ہے۔ سعید بن جبیران کے بعد آتے ہیں۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں: مجھے امید ہے کہ ایسا شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا جسے یہ دونعمتیں حاصل ہوں۔ ایک نعمت کے حصول پر وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور دوسرا گناہ کے ارتکاب پر اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

امام بخاری بیان کرتے ہیں:

شیخ ابوالعالیہ کا انتقال ۹۳ ہجری میں ہوا۔

ایک روایت کے مطابق آپ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام قبول کرلیا تھا لیکن یہ یمن سے (حجاز) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں منتقل ہوتے تھے۔ (اس لیے نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مروان بن معاویۃ بن حارث بن اسماء فزاری ابوعبداللہ کوفی نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 193ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

طبقات ابن سعد 112/7 ، الزہد لاحمد 302، صفات خلیفۃ ت 1634، تاریخ البخاری 326/3 ، المعارف 454، الجرح والتعدیل القسم الثانی من المجلد الاول 510، الحلیۃ 217/2 تاریخ اصبہان 314/1 ، طبقات الفقہاء للشیرازی 88، تاریخ ابن عساکر 6/ 131 آ، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الثانی 251، تہذیب الکمال ص 417و 1625، تذکرۃ الحفاظ /58 ، تاریخ الاسلام 3/ 319 و 79/4 ، العبر 108/1 ، تذہیب التہذیب 1/ 226 ب- 4/ 219 ب، غایۃ النہایۃ 1272، الاصابۃ ت 2740وکنی ت 838، تہذیب التہذیب 284/3 ، طبقات الحفاظ للسیوطی ص 22، خلاصۃ تذہیب التہذیب 119، طبقات المفسرین 172/1 ، شذرات الذہب 102/1 ، تہذیب ابن عساکر 326/5

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۹/۲)(۱۰۲۶)۔

○ خالد بن دینار تمیمی سعدی ابوخلدۃ، یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۳/۱)(۲۶)۔

○ رفیع ابن مہران ابوالعالیہ ریاحی یہ ثقہ ہیں۔ کثیر الارسال، یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 93ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۲/۱)(۱۰۵)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ کا واقعہ نقل کیا ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: جب شیخ ابوالعالیہ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا جس میں جنات کے ساتھ ملاقات والی روایت میں نبیذ کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کا تذکرہ ہے' تو شیخ نے یہ جواب دیا:

''تمہاری آج کل کی نبیذیں ناپاک ہوتی ہیں' وہ صرف کھجور اور پانی تھا''۔

اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' اگر پانی میں صرف کھجور کو ملا دیا جائے تو اس کے ذریعے وضو کرنا شیخ ابوالعالیہ کے نزدیک درست ہوگا' کیونکہ انہوں نے حدیث کو غلط قرار نہیں دیا بلکہ اپنے زمانے کی مروجہ نبیذ کو ناپاک قرار دیا ہے۔

ہم اس سے پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں' امام بخاری نے اپنے ترجمۃ الباب میں شیخ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' انہوں نے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' شاید ان کا اشارہ اسی واقعہ کی طرف ہو۔

•••——•••——•••

249- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّبِيْذِ .تَفَرَّدَ بِهٖ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبیذ کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۲۴۹- قال البیهقی فی السنن (۱۲/۱) کتاب الطهارة' باب منع التطهیر بالنبیذ: (وقد روی الحجاج بن ارطاة عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی' انه کان لا یری باسا بالوضوء من النبیذ- ورواه ابو اسحاق الکوفی - واسمه: عبد الله بن میسرة' ویقال له: ابو لیلی الخراسانی - عن مزیدة بن جابر عن علی: لا باس بالوضوء بالنبیذ- وعبد الله بن میسرة متروك' والحارث الاعور' ضعیف والحجاج بن ارطاة لا یحتج به)- اه- وقال ابن الجوزی فی التحقیق (۲۹/۱): (هذا من روایة الحارث الاعور' وقال علی بن المدینی: الحارث کذاب' ومن روایة مزیدة بن جابر' قال ابو زرعة: لیس بشیء)- اه- وانظر: نصب الرایة (۱۴۲/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبداللہ اعور ہمدانی حوتی کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حضرت عبداللہ بن زبیر کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۱)(۴۰)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ اس سے اگلی روایت میں انہوں نے مزیدہ بن جابر نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

ان دونوں روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا' لہٰذا احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں جو حدیث نقل کی تھی' آثارِ صحابہ کے ذریعے اس کی تائید ہو جاتی ہے۔

•••———•••———•••

250- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ مَّزِيْدَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِى لَيْلَى الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ مَّزِيْدَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: نبیذ کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن میسرۃ حارثی ابوولید کوفی واسطی، یدلس، یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۵)(۶۷۸)۔

○ مزیدۃ ابن جابر عصری عبدی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴۰)(۱۰۳۶)۔

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006
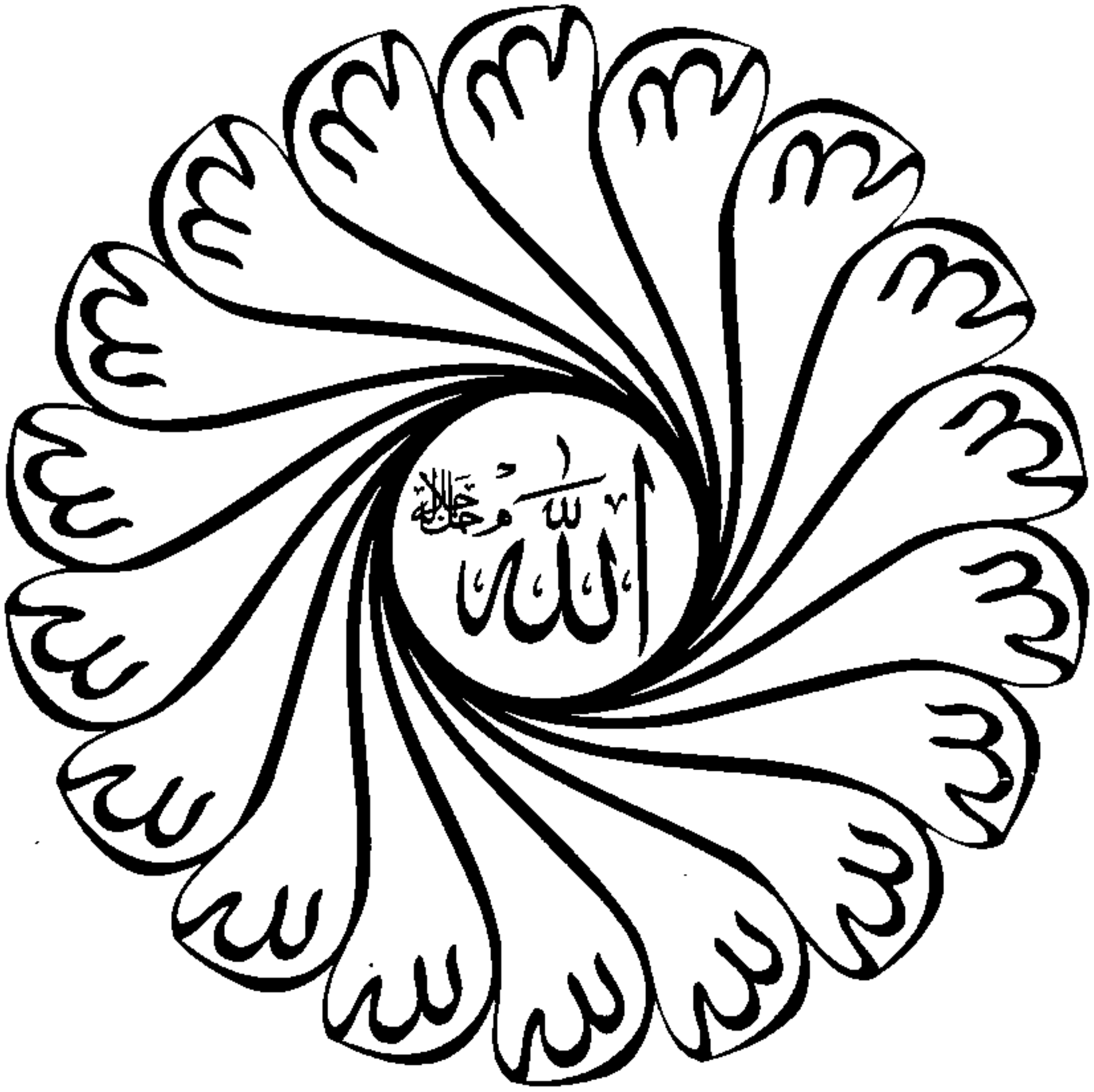
26- باب الْحَثِّ عَلَى التَّسْمِيَةِ ابْتِدَاءَ الطَّهَارَةِ

باب: وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب

251- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مسلم بن سعید طوسی نزیل بغداد: یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴/۲)(۴۱۲)۔

○ محمد بن موسیٰ فطری یہ ''صدوق'' ہیں۔ رمی بالتشیع، یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۱/۲)(۷۴۵)۔

○ یعقوب بن سلمۃ لیثی مدنی، یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۵/۲)(۳۷۸)۔

○ سلمۃ لیثی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مدنی، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

۲۵۱- اخرجه احمد (۴۱۸/۲)، وابو داؤد (۷۵/۱)، كتاب الطهارة: باب التسمية في الوضوء، حديث (۱۰۱)، وابن ماجه (۱۴۰/۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (۳۹۹)، والترمذي في (العلل) (ص۳۲)، وابو يعلى (۲۹۳/۱۱) رقم (۶۴۰۹)، والحاكم (۱۴۶/۱)، وابن السكن كما في (تلخيص الحبير) (۷۲/۱)، والبيهقي (۱/ ... كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، والبغوي في (شرح السنة) (۳۰۳/۱- بتحقيقنا)- كلهم من طريق يعقوب بن سلمة، عن ابيه، عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه)- قال الحاكم: صحيح الاسناد فقد احتج مسلم بيعقوب بن ابي سلمة الماجشون، واسم ابي سلمة: دينار- وتعقبه الذهبي بانه يعقوب بن سلمة الليثي، وقال ذ (اسناده فيه لين)- وقال الحافظ في (التلخيص) (۷۲/۱): (ادعى الحاكم انه الماجشون والصواب انه الليثي)-ه- وقال الترمذي في (العلل): سالت محمدًا عن هذا الحديث؟ فقال: يعقوب بن سلمة مدني لا يعرف له سماع من ابيه، ولا يعرف لابيه سماع من ابي هريرة-

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۹)(۳۹۱)۔

•••——•••——•••

252- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قتیبۃ بن سعید بن جمیل ابن طریف ثقفی ابورجاء البغلانی یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۲۳)(۸۵)۔

•••——•••——•••

27- باب وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

باب: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ

253- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ بِهِ مَرَّةً مَرَّةً ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَظِيْفَةُ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً اِلَّا بِهِ . ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّاَ بِهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْئِى وَوُضُوْءُ النَّبِيِّيْنَ قَبْلِى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا' آپ نے اس کے ذریعے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وضو کا وہ طریقہ ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا' پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس کے ذریعہ دو' دو مرتبہ وضو کیا' پھر ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جسے وضو کرنے پر دوگنا اجر ملے گا' پھر آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے' پھر آپ نے پانی منگوایا' پھر تین' تین مرتبہ وضو کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ

۲۵۳- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۴۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا' حديث (۴۱۹)' والطيالسي (۱/۵۲) (۱۸۱- منحة) والبيهقي (۱/۸۰-۸۱) كتاب الطهارة' باب: فضل التكرار في الوضوء' والحاكم (۱/۱۵۰) - كلهم من طريق زيد العمي بهذا الاسناد' واخرجه احمد (۲/۹۸) من طريق زيد العمي' عن نافع' عن ابن عمر' فذكره' بنحوه- والحديث سكت عنه الحاكم' وتعقبه الذهبي بان مداره على زيد العمي' وهو واه-

میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کے وضو کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن یعقوب رواجنی ابوسعید کوفی یہ ''صدوق'' ہیں۔ یہ رافضی ہیں ان سے منقول ایک روایت صحیح بخاری میں بھی ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۴)(۱۱۸)۔

○ محمد بن فضل بن عطیہ بن عمر عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۰)(۶۲۶)۔

○ زید بن حواری ابوالحواری، عمی بصری قاضی ہراۃ: یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۴)(۱۷۵)۔

○ معاویہ بن قرۃ بن ایاس بن ہلال مزنی ابوایاس بصری: یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۱)(۱۲۴۲)۔

254- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَّامٍ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن موسیٰ فزاری ابومحمد او ابواسحاق کوفی، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۵)(۵۶۱)۔

○ سلام ابن سلیم ابوسلیمان طویل، مدائنی، یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 77ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۱/۳۴۲)(۶۱۱)۔

•••———•••———•••

255- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ ح حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَيْضًا حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .النَّقَلَةُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ضُعَفَاءُ وَزَيْدٌ الْعَمِّيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس کے بعض راویوں کوضعیف قرار دیا گیا ہے۔

256- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ رُشَيْدٍ وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّةً مَرَّةً وَقَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ إِلَّا بِهِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ يُضَاعِفُ اللّٰهُ لَهُ الْأَجْرَ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي . تَفَرَّدَ بِهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک' ایک مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وضو ہے' جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا' پھر آپ نے دو' دو مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کا وضو کرنے کا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ دوگنا اجر عطاء کرے گا' پھر آپ نے تین' تین مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کے وضو کا طریقہ ہے۔

اس روایت کو حفص بن میسرہ سے نقل کرنے میں میتب بن واضح نامی راوی منفرد ہے۔ اور میتب نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن میسرۃ عقیلی ابوعمر صنعانی یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے

۲۵۶- اخرجه البيهقي (۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب: فضل التكرار في الوضوء' من طريق المسيب بن واضح - قال البيهقي: وهذا الحديث من هذا الوجه ينفرد به المسيب بن واضح 'وليس بالقوي' وروي من وجه آخر عن ابن عمر' رضي الله عنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۸/۱): وقال في المعرفة: المسيب بن واضح غير محتج به' وقد روى هذا الحديث من اوجه كلها ضعيفة- اه- وقال عبد الحق في احكامه: هذا الطريق من احسن طرق هذا الحديث' ونقل عن ابن ابي حاتم انه قال: المسيب صدوق' لكنه يخطئ كثيراً- انتهى من النصب-

ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۸۹)(۴۶۸)۔

•••———•••———•••

257 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّاَ ثِنْتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ وَمَنْ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ایک بار وضو کرتا ہے' تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے' تو اسے دوگنا اجر ملے گا اور جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسود بن عامر شامی نزیل بغداد: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۶)(۵۷۳)۔

○ اسماعیل بن خلیفہ عبسی، ابواسرائیل الملائی کوفی: یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 199ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۹)(۵۰۵)۔

•••———•••———•••

258 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوْءِ

۲۵۷- اخرجه احمد (۲/۹۸)؛ وقد تقدم الكلام عنه برقم (۲۵۳)-

۲۵۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۴۵-۱۴۶) كتاب الطهارة' باب: (ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا)' حديث (۴۲۰)- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۷۳): هذا اسناد ضعيف' زيد ابو الحواري' هو: العمي ضعيف' وكذلك الراوي عنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۹): وهو ضعيف' قال ابن معين في زيد بن ابي الحواري' ليس بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث - وقال ابن حبان: لا يجوز الا حتجاج به-

وَوُضُوْءُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ . ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ تَوَضَّأَهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كِفْلَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْئِى وَوُضُوْءُ الْمُرْسَلِيْنَ قَبْلِى .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس کے ذریعے ایک ایک مرتبہ وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا وہ طریقہ ہے جو شخص اس طرح وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی' پھر آپ نے دو دو مرتبہ وضو کیا' پھر ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جو اس طرح وضو کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دوگنا اجر عطاء کرے گا' پھر آپ نے تین' تین مرتبہ وضو کیا اور پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کا طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری، یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۴/۲)(۱۳۱)۔

○ اسماعیل بن مسلمۃ بن قعنب حارثی قعنبی ابوبشر مدنی نزدیل مصر: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵/۱)(۵۶۰)۔

○ عبد اللہ بن عرادۃ سدوسی ابوشیبان مصری، یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۳/۱)(۴۷۴)۔

○ عبید بن عمر بن قتادۃ لیثی ابوعاصم مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت عبد اللہ بن عمر کے انتقال سے پہلے ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۴۴/۱)(۱۵۶۱)۔

259- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِىُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَاَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً.

☆☆ عبید اللہ بن ابورافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے تین' تین

۲۵۹- رواه البزار والطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح كما في (مجمع الزوائد) (۲۲۴/۱)۔

مرتبہ وضو کیا اور میں نے آپ ﷺ کو ایک ایک مرتبہ بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبدالحمید بن زید بن خطاب خطابی بصری، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۵) (۴۹۲)۔

○ عبیداللہ بن ابورافع مدنی' ان کے والد حضرت ابورافع نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے جبکہ یہ خود یعنی عبیداللہ' حضرت علی کے سیکرٹری تھے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۲) (۱۴۴۱)۔

•••———•••———•••

260- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ ثَابِتٍ - يَعْنِي الثُّمَالِيَّ - قَالَ قُلْتُ لاَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلاَثًا ثَلاَثًا قَالَ نَعَمْ .

اَلثُّمَالِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ ثِقَةٌ.

★★ ثابت ثمالی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوجعفر (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) سے یہ دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ حدیث سنائی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ایک' ایک مرتبہ اور دو' دو مرتبہ اور تین' تین مرتبہ وضو کیا ہے' تو امام ابوجعفر (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیا: جی ہاں!

اس روایت کا راوی ثمالی مستند نہیں ہے اور اس روایت کا دوسرا راوی ابن بنت سدی ثقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ثابت بن ابوصفیہ ابوحمزۃ کوفی ضعیف رافضی، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ابوجعفر منصور کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید

۲٦۰- اخرجه الترمذي (۱/٦٥) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في الوضوء مرة ومرتين وثلاثا' الحديث رقم (٤٥' ٤٦)' وابن ماجه (۱/۱٤۳) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء مرة مرة' الحديث (٤۱۰) عن ثابت بن ابي صفية قال: قلت لابي جعفر - يعني: الباقر - حدثك جابر...... فذكر الحديث- قال الترمذي بعد الحديث الثاني: وهذا اصح من حديث شريك' لانه قد روي من غير وجه هذا عن ثابت نحو رواية وكيع' وشريك كثير الغلط' وثابت بن ابي صفية هو ابو حمزه الثمالي-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۶/۱)(۹)۔

•••———•••———•••

261– حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ كَذَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَاِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِىُّ وَلَيْسَ هُوَ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید جہنی رضی اللہ عنہ جن کو خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ دھویا اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔

ابن عیینہ نے اسی طرح نقل کیا ہے' ویسے اس کے راوی حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ وہ صحابی نہیں ہیں' جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ سکھایا گیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم ابواسحاق ازدی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶۲،۶۱/۶)(۲۰۹۳)۔

○ عمرو بن یحییٰ بن عمارۃ بن ابوحسن المازنی، مدنی، یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱/۲)(۷۰۷)۔

○ یحییٰ بن عمارۃ بن ابوحسن انصاری مدنی، یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۴/۲)(۱۳۸)۔

•••———•••———•••

۲۶۱–اخرجه الحميدي (٤١٧)' واحمد (٤٠/٤)' والترمذي (٦٦/١) كتاب الطهارة' باب: ما جاء فيمن يتوضا بعض وضوئه مرتين' وبعضه ثلاثاً' حديث (٤٧)' والنسائي (٧٢/١) كتاب الطهارة' باب عدد مسح الراس' حديث (٩٩)- وفي الكبرى (٨١/١) كتاب الطهارة' باب الوضوء مرتين مرتين وثلاثاً' حديث (٨٦)' وابن خزيمة (٨٠/١) برقم (١٥٦)- كلهم من طريق سفيان بن عيينة بهذا الاسناد' قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

262- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید جہنی رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے وضو کیا تو آپ نے چہرۂ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے اور اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن داؤد طوسی نزیل بغداد ابوجعفر یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۰)(۷۳۵)۔

263- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے''۔

264- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِهٖ. اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ دھویا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن زید صائغ، ابوعبداللہ مکی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۴۲۸)، (۲۱۲) الثقات (۹/۱۵۲)۔

○ سعید بن منصور بن شعبۃ ابوعثمان خراسانی نزیل مکۃ، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۶/۱)(۲۶۳)۔

•••———•••———•••

265- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِیْ حَسَنٍ الْمَازِنِيَّ اَتٰی اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِیْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا لَهُ بِتَوْرِ مَاءٍ فَاَكْفَأَ التَّوْرَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُكْفِءُ التَّوْرَ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ فَغَرَفَ غُرْفَةً مِنْ مَّاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غُرُفَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ يَدٍ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ اَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهِ اَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عمرو بن ابوحسن مازنی' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ عمرو بن ابوحسن نے گزارش کی: کیا آپ ہمیں یہ کر کے دکھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ نے پانی کا برتن منگوایا' انہوں نے اس برتن میں سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے برتن میں سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور ایک چلو پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر

۲۶۵- واخرجه مالك (۱۸/۱) كتاب الطهارة' باب: العمل في الوضوء' حديث (۱)- عن عمرو بن يحيى المازني' عن ابيه' انه قال لعبد الله بن زيد بن عاصم' وهو جد عمرو بن يحيى المازني وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: (هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا؟ فقال عبد الله بن زيد بن عاصم –رضي الله عنه–: نعم- فدعا بوضوء فافرغ على يده' فغسل يديه مرتين مرتين ثم تمضمض' واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين' ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر' بدا بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه' ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدا منه' ثم غسل رجليه- ومن طريق مالك: اخرجه البخاري (۲۸۷/۱–۲۸۸) كتاب الوضوء' باب مسح الراس كله' حديث (۱۸۵) لكنه قال– ان رجلا قال لعبد الله بن زيد – واطراف حديث البخاري (۱۸۶' ۱۹۱' ۱۹۲' ۱۹۷' ۱۹۹)' ومسلم (۱۲۲/۲–۱۲٤) كتاب الطهارة' باب: في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (۲۳۵/۱۸)' وابو داؤد (۲۹/۱–۳۰) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' حديث (۱۱۸)-

والترمذي (٤۷/۱) كتاب الطهارة' باب: ما جاء في مسح الراس' حديث (۳۲)- والنسائي (۷۱/۱) كتاب الطهارة' باب: حد الغسل' حديث (۹۷' ۹۸)' وفي الكبرى برقم (۱۰۳)- وابن ماجه (۱٤۹/۱–۱۵۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء في مسح الراس' حديث (٤۳٤) وعبد الرزاق (٦/۱) كتاب الطهارة' باب: مسح الراس' حديث (۵)' ومن طريق عبد الرزاق اخرجه ابن خزيمة (۸۰/۱)' حديث (۱۵۵) كلاهما مختصرا- ومن طريق مالك ايضا اخرجه ابن حبان (۳٦۵/۲–۳٦٦) كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' حديث (۱۰۸٤)- والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۰/۱) كتاب الطهارة' باب فرض مسح الراس في الوضوء- قال الترمذي: حديث عبد الله ابن زيد اصح شيء في الباب واحسن' وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق-

انہوں نے تین مرتبہ چلّو میں پانی لے کر ناک صاف کیا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' ہر ایک بازو کو کہنیوں تک دھویا' پھر کچھ پانی لے کر اس کے ذریعے سر کا مسح کیا' وہ اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے' پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے' پھر انہوں نے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یعقوب بن عبد الوہاب بن یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام ابوعمر زبیری مدنی، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۰، ۲۲۱)(۸۳۷)۔

○ محمد بن فلیح بن سلیمان الاسلمی اوخزاعی مدنی، : یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 197ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۱)(۶۲۹)۔

266- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

٢٦٦-اخرجه النسائي (١/٨٠) كتاب الطهارة' باب حد الغسل' والبيهقي في سننه (١/٤٩) كتاب الطهارة' باب سنة التكرار في المضمضة والاستنشاق' وفي (١/٦٨) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل الرجلين' وفي المعرفة (١/١٧٣)' وابن حبان في صحيحه (٣/٢٤٠) رقم (١٠٥٨) من طرق عن عبد الله بن وهب بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (١/٤٤) رقم (١٣٩) عن معمر' عن الزهري' به- ومن طريق عبد الرزاق: اخرجه احمد (١/٥٩)' وابو داؤد (١/٣٦) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (١٠٦)' والبيهقي (١/٥٧-٥٨) كتاب الطهارة' باب المسح بالراس' واخرجه البخاري (٤/٦٦٢) كتاب الصوم' باب السواك الرطب واليابس للصائم الحديث (١٩٣٤) والنسائي (١/٦٤) في الطهارة' باب المضمضة والاستنشاق والبيهقي (١/٥٦) كتاب الطهارة' باب التكرار في غسل اليمين والبغوي في شرح السنة (١/٣١٤) رقم (٢٢١- بتحقيقنا) من طريق عبد الله عن معمر عن الزهري' به- وله طرق اخرى عن الزهري-

الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ اَحَدٌ لِلصَّلَاةِ.

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر انہوں نے وضو کیا' دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں بازو کو بھی اسی طرح دھویا' پھر انہوں نے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا اور پھر بائیں پاؤں کو بھی اس طرح دھویا' اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے وضو کیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر اُٹھ کر دو نفل ادا کرلے' جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے لیے اچھی طرح وضو کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن یزید لیثی مدنی نزیل الشام، یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳)(۲۰۳)۔

○ حمران ابن ابان' یہ حضرت عثمان بن عفان کے غلام ہیں: یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 75ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۸)(۵۵۹)۔

267- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَدَارَ الْمَاءَ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ .ابْنُ عَقِيْلٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ اپنی کہنیوں تک پانی بہایا کرتے تھے۔

۲۶۷- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۵٦) كتاب الطهارة' باب ادخال المرفقين في الوضوء من طريق الدارقطني به- ورواه ايضا عن عمر بن احمد العبدوي' ثنا ابو احمد الحافظ نا ابو القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي ببغداد' وحدثني سويد- يعني: ابن سعيد ثنا القاسم بن محمد العقيلي' به بلفظ (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضا ادار الماء على مرفقيه)-

اس روایت کا راوی ابن عقیل مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابوجعفر تنوخی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 317ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰/۴،۳۱)(۱۶۳۵)۔

○ قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل ہاشمی طالبی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: (المیزان)(۴۵۹/۵،۴۶۰)(۶۸۴۴)۔

○ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب ہاشمی، ابومحمد مدنی، یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۷/۱)(۶۰۷)۔

268- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ .

مَعْمَرٌ وَّاَبُوْهُ ضَعِيْفَانِ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا.

☆☆ عبیداللہ نامی راوی نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ (ہاتھ دھوتے ہوئے) اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

اس روایت کا راوی معمر اور اس کا والد دونوں ضعیف ہیں اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ (ابورافع مولیٰ رسول اللہ)

آپ کی کنیت ابورافع ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض حضرات نے ان کا نام ''اسلم'' بیان کیا ہے جبکہ بعض مؤرخین نے ان کا نام ''ہرمز'' بیان کیا ہے جبکہ بعض لوگوں نے

۲۶۸- اخرجه ابن ماجه (۱۵۳/۱) كتاب الطهارة و سننها' باب تخليل الاصابع' الحديث (۴۴۹)' والبيهقي في الكبرٰى (۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب تحريك الخاتم في الاصبع عند غسل اليدين- قال البوصيري في الزوائد (۱۸۱/۱): (هذا اسناد ضعيف' لضعف معمر وابيه محمد بن عبيد الله)- اه-

ان کا نام ''ابراہیم'' بیان کیا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی یہ سعید بن العاص کے غلام تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق اور ان کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ البتہ انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔

ان کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' ان کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الملک رقاشی ابوقلابہ بصری: یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۲/۱) رقم (۱۳۴۴)۔

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۷/۲) رقم (۱۲۹۲)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابورافع ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۷/۲) (۴۹۱)۔

•••——•••——•••

269- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ هَلُمُّوا اَتَوَضَّأْ لَكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ حَتّٰى مَسَّ اَطْرَافَ الْعَضُدَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ

طبقات ابن سعد (73/4) طبقات خلیفة (ص 8) مسند الامام احمد (9/6) التاریخ الکبیر (23/2) الجرح والتعدیل (149/2) معجم الصحابة للبغوی (ق1/13) الثقات لابن حبان (16/3) المعجم الکبیر للطبرانی (286/1) المستدرك للحاکم (597/3) معرفة الصحابة لابی نعیم (147/2) الاستیعاب (83/1) اسد الغابة (52/1' 93' 106/5) سیر اعلام النبلاء (16/2) تجرید اسماء الصحابة (164/2) الکاشف (294/3) الاصابة (12/1' 37' 85) التہذیب (92/12) التقریب (ص639) بقی بن مخلد و مقدمة مسنده (84)

۲۶۹ اخرجه احمد (۶۸/۱): حدثنا یعقوب' قال: حدثنا ابی عن ابن اسحاق ... فذکره بهذا الاسناد- وانظر تخریج الحدیث (۲۶۶)-

ثُمَّ اَمَرَّ يَدَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَلِحْيَتِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ آگے آئیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق وضو کر کے آپ لوگوں کو دکھاؤں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے کو دھویا' بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا' یہاں تک کہ انہوں نے اپنے کندھوں کے کناروں تک کو چھولیا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' اور دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر سے گزارے اور پھر دونوں پاؤں کو دھولیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی ابوعبداللہ مدنی، یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۰)(۴)۔

○ معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ بن عثمان تیمی یہ حضرت طلحہ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۶)(۱۲۰۴)۔

28- بَابُ مَا رُوِىَ فِى الْحَثِّ عَلَى الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ وَالْبَدَاءَةِ بِهِمَا اَوَّلَ الْوُضُوْءِ

باب: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ترغیب' وضو کا آغاز ان دونوں سے کیا جائے

270- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لَا بُدَّ مِنْهُ.

۲۷۰- اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۳۳۷) رقم (۵۵۴) بسنده الى الدارقطني بهذا الاسناد' ورواه ايضا البيهقي في الكبرى (۱/۵۲) من طريق ابن عدي عن ابي بكر بن ابي داؤد بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه اسماعيل بن بشر البلخي عن عصام نحوه الا انه قال: (من الوضوء الذي لا تتم الصلوة الا به)- اه- وقد نقل ابن الجوزي في (العلل) عبارة المصنف: (تفرد به سليمان ابن موسى ...) ثم قال: (اما سليمان: فقال البخاري: عنده مناكير- وقال علي بن المديني: سليمان مطعون- عليه واما عصام: فكالمجهول)- اه- والحديث ذكره الذهبي في الميزان (۲/۲۱۸) في ترجمة سليمان بن موسى' وقال: (كان سليمان فقيه اهل الشام في وقته قبل الاوزاعي' وهذه الغرائب التي تستنكر له يجوز ان يكون حفظها)- اه- وقد رواه المصنف رقم (۲۷۲) مرسلا' ورجح المرسل' وقد نقل هذا كله البيهقي عنه (۱/۵۲)' وسياتي حديث آخر بهذا الاسناد رقم (۳۳۱)-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایک ایسا حصہ ہے جو ضروری ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن سلیمان اشعث ابوبکر بجستانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 316ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۲۲۱-۲۳۷)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۶۴-۴۶۸)۔

○ عصام بن یوسف بلخی یہ ابراہیم بن یوسف کے بھائی ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 210ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۸۶) (۵۶۳۴)۔

○ سلیمان بن موسیٰ اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشقی الاشدق، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۱) (۵۰۱)۔

توضیح مسئلہ:

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور محدث اور فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

والمضمضة معروفة وليس ادخال الاصبع ودلك الاسنان بها من المضمضة فمن شاء فعل ومن شاء لم يفعل

وحسب المتمضمض اخذ الماء من اليد بفيه وتحريكه متمضمضا به وطرحه عنه فان فعل ذلك ثلاثا فقد بلغ غاية الكمال

واما الاستنثار فهو دفع الماء من الانف والاستنشاق اخذه بريح الانف

وهما كلمتان مرويتان في الآثار المرفوعة وغيرها متداخلتان في المعنى واهل العلم يعبرون بالواحدة عن الاخرى

فاما اختلاف العلماء في حكمهما فان مالكا والشافعي واصحابهما يقولون المضمضة والاستنثار سنة لا فريضة لا في الوضوء ولا في الجنابة

وهذا قول الاوزاعي والليث بن سعد

وبه قال محمد بن جرير طبري

وروی ذلك عن الحسن البصری وبن شهاب والحكم بن عتيبة ويحيى بن سعيد وقتادة
فمن توضا ولم يات بهما ولا عملهما فی وضوئه وصلى فلا اعادة عليه عند واحد من هؤلاء العلماء
وحجة من لم يوجبهما ان الله لم يذكرهما فی كتابه ولا اوجبهما رسوله ولا اتفق الجميع على
ايجابهما والفرائض لا تثبت الا من هذه الوجوه
وقال ابوحنيفة واصحابه والثوری هما فرض فی الجنابة وسنة فی الوضوء فان تركهما فی غسله من
الجنابة وصلى اعاد كمن ترك لمعة ومن تركهما فی وضوئه فلا شی عليه
والحجة لهم قوله -عليه السلام ﴿تحت كل شعرة جنابة فبلوا الشعر وانقوا البشر﴾ وفی الانف ما
فيه من الشعر وانه لا يوصل الى غسل الاسنان والشفتين الا بالمضمضة
وقد قال عليه السلام ﴿العينان تزنيان والفرج يزنی﴾ ونحو ذلك الى اشياء نزعوا بها تركت ذكرها
وقال بن ابی ليلى وحماد بن ابی سليمان هما فرض فی الغسل والوضوء جميعا وهو قول اسحاق بن
راهويه
وروی عن عطاء والزهری مثل ذلك ايضا وروی عنهما مثل قول مالك والشافعی
وكذلك اختلف اصحاب داود فمنهم من قال هما فرض فی الغسل والوضوء جميعا ومنهم من قال ان
المضمضة سنة والاستنشاق فرض
وكذلك اختلف عن احمد بن حنبل على هذين القولين المذكورين عن داؤد واصحابه
ولم يختلف قول ابی ثور وابی عبيد ان المضمضة سنة والاستنشاق واجب قالا من ترك الاستنشاق
وصلى اعاد ومن ترك المضمضة لم يعد
وكذلك القول عند احمد بن حنبل فی رواية وعند اصحاب داؤد ايضا مثله
واحتج من اوجبهما فی الوضوء وفی غسل الجنابة ان الله تعالى قال ﴿ولا جنبا الا عابری سبيل حتى
تغتسلوا﴾ النساء 43
كما قال فی الوضوء ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ المائدة 6
فما وجب فی الواحد من الغسل وجب فی الآخر
ولم يحفظ احد عن النبی صلى الله عليه وسلم انه ترك المضمضة والاستنشاق فی وضوئه ولا غسله
للجنابة وهو المبين عن الله عز وجل مراده
وقد بين ان مراد الله بقوله ﴿فاغسلوا وجوهكم﴾ المضمضة والاستنشاق مع غسل سائر الوجه
وحجة من فرق بين المضمضة والاستنشاق ان النبی -عليه السلام -فعل المضمضة ولم يامر بها

وافعاله مندوب اليها ليست بواجبة الا بدليل

وفعل عليه السلام الاستنثار وامر به وامره على الوجوب الا ان يستبين غير ذلك من مراده

وهذا على اصلهم فى ذلك ولكل واحد منهم اعتلالات وترجيحات يطول ذكرها[1]

کلی کرنا ایک معروف عمل ہے' اس میں انگلیاں منہ میں داخل کرنا' انگلی کے ذریعے دانتوں کو صاف کرنا' کلی کرنے کا حصہ شمار نہیں ہوگا' جو چاہے وہ ایسا کر سکتا ہے اور جو چاہے وہ ایسا نہ کرے۔

کلی کرنے والے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' وہ ہاتھ کے ذریعے منہ میں پانی ڈالے' پانی کو حرکت دیتے ہوئے اس کے ساتھ کلی کرے اور پھر باہر نکال دے' اگر وہ تین مرتبہ ایسا کرے تو اس نے اس عمل کو مکمل طور پر سرانجام دے دیا۔

لفظ ''استنشار'' کا مطلب ناک سے پانی باہر نکالنا ہے اور لفظ ''استنشاق'' کا مطلب ناک کی ہوا کے ذریعے پانی حاصل کرنا ہے' ان دونوں کا ذکر ''مرفوع'' روایات میں ہوا ہے اور ''مرفوع'' کے علاوہ دیگر روایات میں بھی ہوا ہے۔ ان دونوں کا مفہوم ایک دوسرے سے قریب ہے۔ عام طور پر اہلِ علم ان میں سے کوئی ایک لفظ بول کر دوسرے لفظ کا مفہوم مراد لیتے ہیں۔

جہاں تک ان دونوں کے حکم کا تعلق ہے تو اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے' فرض نہیں ہے' نہ تو یہ وضو میں فرض ہے اور نہ ہی یہ غسلِ جنابت میں فرض ہے۔

امام اوزاعی' امام لیث بن سعد بھی اسی بات کے قائل ہیں اور شیخ محمد بن جریر طبری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

یہی بات حسن بصری' ابن شہاب زہری' حکم بن عتیبہ' یحییٰ بن سعید اور قتادہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ جو شخص وضو کرتے ہوئے ان دونوں کو سرانجام نہیں دیتا (یعنی کلی بھی نہیں کرتا اور ناک میں پانی بھی نہیں ڈالتا) اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے تو ان تمام علماء میں سے کسی ایک کے نزدیک بھی اس شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

جن حضرات نے ان دونوں کو واجب قرار نہیں دیا' ان کی دلیل یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان دونوں کا ذکر نہیں کیا ہے' اللہ کے رسول نے ان دونوں کو واجب قرار نہیں دیا ہے اور سب لوگوں کا ان کے واجب ہونے پر اتفاق بھی نہیں ہے تو کسی بھی چیز کی فرضیت تو انہی صورتوں میں ثابت ہو سکتی ہے (اور وہ یہاں نہیں پائی جاتی ہیں)۔

امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب اور سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ دونوں (یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسلِ جنابت میں فرض ہیں اور وضو میں سنت ہیں' اگر کوئی شخص غسلِ جنابت میں ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے اور پھر بعد میں نماز ادا کر لیتا ہے تو اب اس پر اس نماز کو دہرانا لازم ہوگا' یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے اس نے کوئی فرض ترک کر دیا لیکن اگر کوئی شخص وضو میں ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے تو اب اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

[1] الاستذكار فى معرفة مذاہب علماء الامصار 124/1

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے تو تم بالوں کو تر کرلو اور کھال کو صاف کرلو''۔

اور کیونکہ ناک میں بال موجود ہوتے ہیں (اس لیے غسلِ جنابت میں ناک کو دھونا فرض ہوگا) اسی طرح دانتوں اور ہونٹوں تک پانی اسی صورت پہنچایا جا سکتا ہے' جب کلی کی جائے (تو اس سے ثابت یہ ہوا کہ غسلِ جنابت کے دوران کلی کرنا بھی فرض ہے)۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں آنکھیں زنا کا ارتکاب کرتی ہیں اور شرم گاہ بھی زنا کا ارتکاب کرتی ہے''۔

اور اس کی مانند اور چیزوں کا بھی ذکر ہے جن کا تذکرہ میں نے ترک کر دیا ہے۔

شیخ ابن ابی لیلیٰ اور شیخ حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل یعنی (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسل میں بھی فرض ہیں اور وضو میں بھی فرض ہیں۔

شیخ اسحٰق بن راہویہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اسی طرح کی روایت عطاء اور زہری سے نقل کی گئی ہے' البتہ ان دونوں حضرات کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کی مانند بھی قول نقل کیا گیا ہے۔

اسی طرح داؤد ظاہری کے شاگردوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' ان میں سے بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ دونوں غسل اور وضو دونوں میں فرض ہیں۔ اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے: کلی کرنا سنت ہے اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی طرح کے دو قول منقول ہیں' جن کا ذکر داؤد اور ان کے شاگردوں کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

اس بارے میں شیخ ابوثور اور شیخ ابوعبید کے قول میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کلی کرنا سنت ہے اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے۔

یہ دونوں حضرات یہ کہتے ہیں: جو شخص ناک میں پانی نہیں ڈالے گا اور اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا تو وہ اس نماز کو دوبارہ دہرائے گا' البتہ جو شخص کلی نہیں کرتا تو اس پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔

ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں اور داؤد ظاہری کے شاگرد بھی اسی مؤقف کے قائل ہیں' جن حضرات نے ان دونوں کو وضو میں اور غسلِ جنابت میں واجب قرار دیا ہے' ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' البتہ اگر وہ راستہ عبور کرنے کے طور پر (گزرے تو حکم مختلف ہوگا) جب تک تم لوگ غسل نہ کرلو''۔

یہ اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے وضو کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ''اور تم اپنے چہروں کو دھولو''۔

تو ایک میں جس کو دھونا واجب ہوگا تو دوسرے میں بھی اسے دھونا واجب ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

جس میں اس بات کا تذکرہ ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کے دوران یا غسلِ جنابت کے دوران کبھی کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ہو اور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی مراد کو زیادہ واضح کرنے والے تھے اور آپ ﷺ نے یہ بات واضح کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''تم اپنے چہروں کو دھولو'' میں اللہ تعالیٰ کی مراد کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے جو پورے چہرے کو دھونے کے ساتھ شامل ہے۔

جن حضرات نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے حکم میں فرق کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کلی کرنے کا عمل سرانجام دیا ہے لیکن آپ ﷺ نے اس کا حکم نہیں دیا اور آپ ﷺ کے افعال پر عمل کرنا مستحب ہوتا ہے انہیں واجب قرار نہیں دیا جاتا' البتہ اگر کوئی دوسری دلیل موجود ہو (تو انہیں واجب قرار دیا جا سکتا ہے)۔

جبکہ ناک میں پانی ڈالنے کا عمل نبی اکرم ﷺ نے خود بھی سرانجام دیا ہے اور اس کا حکم بھی دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کا حکم وجوب کو ثابت کرتا ہے' ماسوائے ایسی صورت کے' جب کسی دوسرے قرینے کے ذریعے یہ بات واضح ہو جائے' یہاں امر کے ذریعے وجوب ثابت نہیں ہو رہا۔ یہ اس بارے میں ان حضرات کا بنیادی اصول تھا' ان میں سے ہر ایک نے اپنے مؤقف کی کوئی علت بیان کی ہے اور کوئی وجہ ترجیح ذکر کی ہے' جس کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

•••——•••——•••

271- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ النَّقَّاشُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِّ بْنِ يُوْسُفَ التِّرمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوْسُفَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ لاَ يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا .

تَفَرَّدَ بِهِ عِصَامٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَهِمَ فِيْهِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ . وَاَحْسَبُ عِصَامًا حَدَّثَ بِهِ مِنْ حِفْظِهِ فَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ وَاشْتَبَهَ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ وضو کا ایک ایسا حصہ ہے' جس کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عصام نامی راوی منفرد ہیں اور انہیں اس بارے میں وہم ہوا ہے۔ صحیح روایت وہ ہے' جسے ابن جریج نامی راوی نے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' عصام نامی راوی نے اس حدیث کو اپنے حافظے کے حوالے سے بیان کیا اور یہ بات ان پر مختلط ہوگئی' اور ان پر اس روایت کی سند مشتبہ ہوگئی جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو' تو اُس کا نکاح باطل ہوگا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن محمد بن حاتم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۱۹/۶) (۷۴۳۰)۔

272- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى فِى الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ فَحَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

☆☆ جہاں تک ابن جریج کی سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' جو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں ہے' تو وہ یہ ہے:

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے' اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

273- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ

☆☆ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

274- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِىُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ

۲۷۲-هذا المرسل هو الصواب' كما رجحه المصنف في الذي قبله- وانظر: تخريج الحديث (۲۷۰)-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابومحمد قاری موذن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۲۲/۷) (۳۷۰۲)۔

○ سری بن یحییٰ بن ایاس بن حرملة، ابوہیثم شیبانی بصری، امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے جبکہ ابوالفتح ازدی کا یہ کہنا ہے: ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۵/۳)

275- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ سلیمان بن موسیٰ شامی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

276- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّينَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ .

مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ هٰذَا ضَعِيْفٌ وَّهٰذَا خَطَأٌ وَّالَّذِيْ قَبْلَهُ الْمُرْسَلُ اَصَحُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے اسے کلی کرنا چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے۔

اس روایت کا راوی محمد بن ازہر ضعیف ہے اور یہ روایت غلط ہے' اس سے پہلے جو ''مرسل'' روایت نقل کی گئی تھی' وہ زیادہ مستند ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۲۷۶- قال الحافظ في التلخيص (۱۶۱/۱): (فيه محمد بن الازهر' وقد كذبه احمد)- اه- وسياتي ايضا عند المصنف بهذا الاسناد رقم (۳۲۵)' وانظر تخريج الحديث (۲۷۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن فضل بن طاہر بن نصر بن محمد ابوحسن بلخی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۷)(۶۴۲۱)۔

○ حماد بن محمد بلخی، : خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں کوئی جرح وتعدیل نقل نہیں کی ہے۔

○ محمد بن ازہر جوزجانی: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے: یہ ''کذاب'' راویوں سے نقل کرتا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۵، ۵۶) (۷۲۰۰)۔

○ فضل بن موسیٰ سینانی ابوعبداللہ مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب تہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۱)(۵۴)۔

•••———•••———•••

277- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ .

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (وضو کے دوران) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن مسلم ''ضعیف'' ہے۔

۲۷۷- اخرجه المصنف رقم (۲٤۱) بهذا الاسناد' وزاد فيه: (والاذنان من الراس)' ثم قال عقبة: (اسماعيل بن مسلم ضعيف' والقاسم بن غصن مثله)- ورواه الخطيب في تاريخه (٦/۲۸٤) من طريق سويد بن سعيد' به بهذا الاسناد مقتصرا على قوله: (الاذنان من الراس)' وضعفه الحافظ في التلخيص (۱/۱۳۲)' ونقله عنه الشوكاني في نيل الاوطار (۱/۱٦٦)-

والحديث ذكره الزيلعي في نصب الراية (۱/۷۷)' ووقع في طبعة المجلس العلمي: (القاسم ابن عمر)' واشار المحقق في الهامش ان في نسخة (ابن غصن) قلت: والذي اشار اليه في الهامش هو الصواب- والله اعلم- وسياتي الكلام على هذا الحديث - ايضاً - في رقم (۲٤۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن غصن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۵۷) (۶۸۳۵)۔

○ اسماعیل بن مسلم مکی ابو اسحاق، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۴) (۵۵۲)۔

•••——•••——•••

278– حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَاَنْقَاهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ الَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ تَوَضَّاْتُهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ . ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ .ثُمَّ قَالَ اَكَذٰلِكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَافَقْتُمُوْنِىْ عَلٰى هٰذَا.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' انہوں نے ایک دن وضو کا پانی منگوایا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کو بلایا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا۔ انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین' تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے اور انہیں اچھی طرح صاف کیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح وضو کیا' جیسے ابھی آپ لوگوں نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے' پھر اس کے بعد وہ دو رکعت نماز ادا کرے تو اپنے گناہوں کے حوالے سے وہ اس طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

۲۷۸–اخرجه ابو داؤد في سننه (۱/۲۷) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۰۹)- ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي (۱/۴۷) كتاب الطهارة' باب صفة غسلها- قال ابو داؤد: حدثنا ابراهيم بن موسى' اخبرنا عيسى' اخبرنا عبيد الله- يعني: ابن ابي زياد- عن عبد الله بن عبيد بن عمير' عن ابي علقمة ان عثمان دعا بماء فتوضأ' فافرغ بيده اليمنى على اليسرى...... فذكره نحوه- وانظر: تخريج الحديث (۲۶۶)-

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے فلاں صاحب! کیا اسی طرح ہے؟ ان صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فلاں صاحب! کیا یہ اسی طرح ہے؟ تو ان صاحب نے بھی جواب دیا: جی ہاں! یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کو اس بات پر گواہ بنایا (یعنی ان سے تصدیق کروائی) اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی:

''ہر طرح کی حمد' اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے (جس کی عطاء کردہ توفیق کی بدولت آپ لوگوں نے اس بارے میں میری موافقت کی ہے)''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنوامیہ سے ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح' یکے بعد دیگرے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا اور اسی نسبت کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ''ذوالنورین'' کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت کے نتیجے میں اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنی اہلیہ سیّدہ رقیہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آ گئے پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

غزوۂ بدر کے ایام میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ رقیہ بہت شدید بیمار تھیں۔ جس کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ لیکن کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس میں شریک نہیں ہوئے تھے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے اجر اور مالِ غنیمت میں انہیں حصہ دیا۔

سیّدہ رقیہ کے انتقال کے بعد سیّدہ اُم کلثوم کی شادی ان کے ساتھ کی تھی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے ذریعے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ ان کے دورِ خلافت میں

تہذیب التہذیب (4/91-92) والتقریب (ص 385) وتذھیب تہذیب الکمال (2/219) وطبقات ابن سعد (2/78) والاصابۃ (4/223-224) والمؤتلف والمختلف (ص 81) والاباطیل والمناکیر (1/36) والزھد لوکیع ، ص 521) والتبصرۃ والتذکرۃ (1/131) وبقی بن مخلد (ص 28) وتاریخ الدوری (2/394) و فضائل الصحابۃ (1/448) والتاریخ الصغیر (1/58) والتاریخ الکبیر (6/208) وثقات العجلی (ص 37) والقضاۃ لوکیع (1/110) ووفیات ابن زبر (ص 12) والاستیعاب (3/155-165)

اسلامی سلطنت کی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے ساتھ داخلی انتشار بھی پیدا ہونا شروع ہوا جس کے نتیجے میں 17 ذوالحج جمعہ کے دن' سن 35 ہجری میں' قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے' حضرت عثمان غنی کو شہید کر دیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بکر بن عثمان برسانی ابوعثمان بصری،: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۷)(۷۷)۔

○ عبید اللہ بن ابوزیاد قداح ابوالحصین مکی، لیس بالقوی، یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۳)(۱۴۴۷)۔

○ عبداللہ بن عبید ابن عمیر لیثی مکی: یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۱)(۴۵۳)۔

○ ابوعلقمہ فارسی مصری مولی بنی ہاشم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۵۲)(۱۴۴)۔

•••——•••——•••

279- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا ابْنُ الْاَشْجَعِيِّ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَتَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰكَذَا يَتَوَضَّاُ يَا هٰؤُلَاءِ اَكَذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عِنْدَهُ .صَحِيْحٌ اِلَّا التَّاْخِيرَ فِى مَسْحِ الرَّاْسِ فَاِنَّهُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَهٰذَا اللَّفْظِ .وَرَوَاهُ الْعَدَنِيَّانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِى حَكِيْمٍ وَالْفِرْيَابِىُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنِ الثَّوْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالُوْا كُلُّهُمْ اِنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۷۹ اخرجه احمد في المسند (۱/ ۶۷): حدثنا ابن الاشجعي ... فذكره بهذا الاسناد- ورواه ايضا (۱/ ۶۷) حدثنا عبد الله بن الوليد عن سفيان الثوري به- ورواه البيهقي (۱/ ۷۹) كتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا- قال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۲۴): (رواه احمد وحديث عثمان في الصحيح- ورجال هذا رجال الصحيح)- اه- ورواية ابي انس عن عثمان ستاتي بعد هذا-

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا وَخَالَفَهُمْ وَكِيعٌ رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي اَنَسٍ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا كَذَا قَالَ وَكِيعٌ وَّاَبُوْ اَحْمَدَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي اَنَسٍ وَّهُوَ مَالِكُ بْنُ اَبِي عَامِرٍ . وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ .

☆☆ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''مقاعد'' میں تشریف لائے' آپ نے وضو کا پانی منگوایا' کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر سر کا مسح کیا اور یہ بات ارشاد فرمائی: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ یاد ہے' آپ نے اسی طرح وضو کیا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے حضرات! کیا یہ اسی طرح ہے؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہی تھی' جو اس وقت وہاں موجود تھے۔

یہ روایت مستند ہے' البتہ سر کے مسح میں تاخیر ہونا یہ محفوظ نہیں ہے۔ اس کو نقل کرنے میں ایک راوی منفرد ہے۔ جبکہ دیگر راویوں نے اپنی سند کے ہمراہ اس کو نقل کیا ہے۔ سب راویوں نے یہی بات نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اعضاء کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ان راویوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی بات نقل نہیں کی۔ اس کے برخلاف وکیع نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اس کو اسی حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعبیدۃ بن عبید اللہ بن عبد الرحمٰن اشجعی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۴۸) (۸۸)۔

○ بسر بن سعید مدنی عابد مولی ابن حضرمی، یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۷) (۳۵)۔

○ عبد اللہ بن ولید بن میمون ابومحمد مکی المعروف بالعدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ

ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۹/۱)(۷۲۶)۔

○ یزید بن ابوحکیم الدنی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۳/۲)(۲۳۹)۔

○ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان ضبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۱/۲)(۸۴۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن زبیر بن عمرو بن درہم اسدی ابواحمد زبیری کوفی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۶/۲)(۳۷۷)۔

○ موسیٰ بن مسعود نہدی ابوحذیفہ بصری: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۸/۲)(۱۵۰۵)۔

•••———•••———•••

280- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِى اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَلَيْسَ هٰكَذَا رَاَيْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ قَالُوْا نَعَمْ .

وَتَابَعَهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ .وَالصَّوَابُ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ عُثْمَانَ.

☆☆ ابوانس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بیٹھک میں وضو کیا' اس وقت ان کے پاس کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا اور پھر یہ دریافت کیا: کیا آپ حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو ان حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

۲۸۰-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۷/۱) رقم (۶۲) عن وكيع' عن سفيان' به- ووقع فيه (ابن انس) بدلا من (ابي انس)' والثاني هو الصواب فقد رواه مسلم (۱۱۲/۲) كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء والصلوة عقبه' الحديث (۲۳۰)' والبيهقي (۷۸/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا' كلاهما من طريق ابن ابي شيبة عن وكيع' به- ورواه احمد في مسنده (۵۷/۱) قال: حدثنا وكيع..... فذكره وقد تقدم في (۲۷۹) طريق ابي النضر' عن بسر' عن عثمان- وقد رواه ابو يعلى بنحوه' كما في المطالب العالية (۲۰/۱) رقم (۵۸) عن ابي النضر: انه راى عثمان بن عفان دعا بوضوء' وعنده علي وطلحة..... فذكره نحوه' وقد وقع فيه: (عن ابي النضر عن ابي)' ولعله زيادة من بعض النساخ فان الهيثمي ذكره في مجمع الزوائد (۲۲۴/۱) عن ابي النضر: ان عثمان..... فذكره- ثم قال: (رواه ابو يعلى وابو النضر لم يسمع من احد من العشرة وفيه- ايضاً- غسان بن الربيع ضعفه الدارقطني مرة وقال مرة- صالح- وذكره ابن حبان في الثقات)- اه-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

281- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ اِسْرَائِيلَ .وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلَّلَ اَصَابِعَهُ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ كَالَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ فَعَلْتُ .

لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ حَرْفًا بِحَرْفٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْضِعٌ فِيْهِ عِنْدَنَا وَهَمٌ لاَنَّ فِيْهِ الْاِبْتِدَاءَ بِغَسْلِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَبَدَاَ فِيْهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ غَسْلِ الْوَجْهِ .وَتَابَعَهُ اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ اِسْرَائِيلَ فَبَدَاَ فِيْهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر اور دونوں کانوں کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے' پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کا خلال کیا' جب انہوں نے اپنا چہرہ دھویا تھا تو اس دوران انہوں نے تین مرتبہ اپنی داڑھی کا خلال بھی کیا تھا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے اسی طرح (وضو) کیا تھا جیسے آپ حضرات نے مجھے (وضو) کرتے دیکھا ہے۔

یہ روایت ان ہی الفاظ سے منقول ہے تاہم اس روایت میں ایک مقام پر راوی کو وہم لاحق ہوا ہے' کیونکہ اس میں وضو کے آغاز کا تذکرہ چہرہ دھونے سے کیا گیا ہے' اور یہ چہرہ دھونا' کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے پہلے ہے۔

جبکہ عبدالرحمٰن نامی راوی نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے ذریعے وضو کا آغاز کرنے کا تذکرہ ہے اور یہ عمل چہرہ دھونے سے پہلے ہے۔

۲۸۱- اخرجه ابن ابي شيبة (۱۷/۱) رقم (۶۳): حدثنا وكيع' عن اسرائيل ... فذكره مختصراً- وقد رواه الدارقطني هنا' وابن حبان في صحيحه (۳۶۴/۳) رقم (۱۰۸۱) من طريق ابن ابي شيبة عن عبد الله بن نمير عن اسرائيل به- وهو عند ابن حبان مختصراً ايضاً- واخرجه عبد الرزاق (۴۱/۱) رقم (۱۲۵)' وابو داؤد (۲۷/۱) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم ' الحديث (۱۱۰)' والترمذي (۴۶/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية' الحديث (۳۱) وابن ماجه (۱۴۸/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية' الحديث (۴۳۰)- والدارمي (۱۷۸/۱-۱۷۹) كتاب الوضوء' باب في تخلل اللحية' وابن خزيمة في صحيحه رقم (۱۵۱)' (۱۵۲)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۷۲)' والحاكم (۱۴۹/۱)' والبيهقي في سننه (۶۳/۱) من طرق عن اسرائيل- وقال الحاكم: (هذا اسناد صحيح قد احتجا بجميع رواته غير عامر بن شقيق' ولا اعلم في عامر بن شقيق طعناً بوجه من الوجوه)-

ابوغسان نامی راوی نے اس روایت میں ان کی متابعت کی ہے اور اس روایت میں چہرہ دھونے سے پہلے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے ذریعے وضو کا آغاز کرنے کا ذکر ہے اور یہی روایت درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علاء بن کریب ہمدانی ابوکریب: یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۷)(۶۰۱)۔

○ مصعب بن مقدام خثعمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ کوفی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۲)(۱۱۶۰)۔

○ عامر بن شقیق بن حمزۃ اسدی کوفی: یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۷)(۴۷)۔

282- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ .وَاَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَخَلَّلَ اَصَابِعَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ .يَتَقَارَبَانِ فِيْهِ .

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا' پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ایسا تین مرتبہ کیا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا' انہوں نے اپنی داڑھی میں تین مرتبہ خلال کیا اور پھر دونوں پاؤں دھو لیے' انہوں نے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا بھی تین مرتبہ خلال کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے یہ (وضو) کیا ہے۔

ان دونوں روایات کے الفاظ قریب ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن نضر بن عبداللہ بن مصعب ابوبکر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 291ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۶۴)(۳۰۶)۔

○ زہیر بن حرب بن شداد ابوخیثمہ نسائی نزیل بغداد، یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا۔ مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۶۴)(۷۳)۔

•••———•••———•••

29- باب الْمَسْحِ بِفَضْلِ الْيَدَيْنِ

باب: بازو دھونے سے بچنے والے پانی سے مسح کرنا

283- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ وَمَسَحَ رَاْسَهُ بِبَلَلِ يَدَيْهِ.

★★ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ نے بازو دھونے کے بعد بچنے والی تری کے ذریعے سر کا مسح کیا۔

حدیث کی راوی صحابی خاتون کا تعارف:

سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا

سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے ''خزرج'' کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا۔ انہوں نے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں یہ

۲۸۳- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۳۰) ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۲۳۷) كتاب الطهارة، باب الدليل على انه يأخذ لكل عضو ماء جديداً ولا يتطهر بالماء المستعمل، من طريق مسدد، ثنا عبد الله بن داؤد، به، وقد روى هذا الحديث من طريق عن عبد الله بن محمد بن عقيل مطولة ومختصرة، ولكن رواية سفيان التي فيها: (انه مسح راسه بفضل ماء كان في يده)- قال البيهقي (۱/ ۲۳۷): (هكذا رواه جماعة عن عبد الله بن داؤد وغيره، عن الثوري- وقال بعضهم: (ببلل يديه)؛ وكأنه اراد اخذ جميعًا فصب بعضه ومسح راسه ببلل يديه- وعبد الله بن محمد بن عقيل لم يكن بالحافظ، واهل العلم بالحديث مختلفون في جواز الاحتجاج برواياته)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۰۰): (قال في (الامام): وليس فيه تصريح بان الماء كان مستعملًا لكن رواه الاثرم في كتابه، ولفظه: (انه -عليه السلام- مسح بماء بقي من ذراعيه) وقال هذا اظهر في المقصود)- اه-

زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں پانی پلایا کرتی تھیں۔

انہوں نے غزوۂ حدیبیہ میں بھی شرکت کی تھی اور بیعت رضوان میں بھی انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن داؤد بن عامر ہمدانی ابوعبدالرحمٰن خریبی: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۲/۱، ۴۱۳) (۲۸۰)۔

•••——•••——•••

284- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْتِيْنَا فَيَتَوَضَّاُ فَمَسَحَ رَاْسَهُ بِمَا فَضَلَ فِيْ يَدَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَمَسَحَ هٰكَذَا وَوَصَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ بِيَدَيْهِ مِنْ مُّؤَخَّرِ رَاْسِهِ اِلٰى مُقَدَّمِهِ ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ مِنْ مُّقَدَّمِ رَاْسِهِ اِلٰى مُؤَخَّرِهِ.

☆☆ سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے' جب آپ وضو کرتے تھے تو آپ دونوں بازوؤں کو دھونے کے بعد بچنے والے پانی کے ذریعہ سر کا مسح کر لیتے تھے اور اس طرح مسح کرتے تھے۔

اس کے بعد عبداللہ بن داؤد نامی راوی نے وہ مسح کر کے دکھایا اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے پیچھے والے حصے سے آگے والے حصے کی طرف لے کر آئے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے والے حصے سے پیچھے والے حصے کی طرف لے گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم بن نافع ازدی بصری نزیل بغداد، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم

۲۸۴- اخرجه ابو داؤد (۳۱/۱) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' الحديث (۱۲۶): حدثنا مسدد' ثنا بشر بن المفضل' ثنا عبد الله بن محمد بن عقيل' عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قلت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتينا ....) فذكر قصة نحوه- ورواه ايضا رقم (۱۲۷)' (۱۲۸)' (۱۲۹) من طرق عن عبد الله بن محمد بن عقيل به' ومن طريق بشر بن المفضل عن عبد الله بن محمد- اخرجه- ايضا- الترمذي في سننه (۴۸/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء انه يبدا بموخر الراس رقم (۳۳)' وابن ماجه (۱۵۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في مسح الاذنين' الحديث (۴۴۰' ۴۴۱)' واحمد في المسند (۳۵۸/۶' ۳۵۹)' والبيهقي في الكبرى (۲۳۷/۱) كتاب الطهارة' باب الدليل على انه ياخذ لكل عضو ماء جديدا' والبغوي في شرح السنة (۳۱۸/۱) رقم (۲۲۵) من طرق عن عبد الله بن محمد بن عقيل به- وانظر الحديث السابق (۲۸۲)-

''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۷)(۸۱۱)۔

•••——•••——•••

30- باب مَا رُوِیَ فِیْ جَوَازِ تَقْدِیمِ غَسْلِ الْیَدِ الْیُسْرٰی عَلَی الْیُمْنٰی.

باب: (وضو کے دوران) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولینا جائز ہے

285- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ زِیَادٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَبْدَاُ بِالْیَمِیْنِ اَوْ بِالشِّمَالِ فَاَضْرَطَ عَلِیٌّ بِهٖ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَاَ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْیَمِیْنِ.

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: میں دائیں ہاتھ کے ذریعہ آغاز کروں یا بائیں ہاتھ کے ذریعے آغاز کروں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جھڑکا اور پھر آپ نے پانی منگوایا اور (وضو کرتے ہوئے) دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد مولی بنی مخزوم انہوں نے حضرت عثمان غنی کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ ان سے اسماعیل بن ابوخالد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۱۴۲)(۲۹۷۵)۔

توضیح مسئلہ:

وضو کے دوران دائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ویستحب للمتوضء ان ینوی الطهارة ویستوعب راسه بالمسح ویرتب الوضوء فیبدا بما بدا الله تعالی بذکره وبالمیامن –[1]

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: وضو کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ طہارت حاصل کرنے کی نیت

۲۸۵- اخرجه البیهقی (۱/۸۷) کتاب الطهارة' باب الرخصة فی البداءة بالیسار' من طریق الدارقطنی بهذا الاسناد- وفی اسناده زیاد مولی بنی مخزوم' قال فیه ابن معین: (لاشیء) کما فی میزان الاعتدال (۳/۱۴۲)' وهو غیر زیاد بن ابی زیاد' واسمه: میسرة المخزومی' یقال له: (زیاد مولی بنی مخزوم) ایضا کما فی تعجیل المنفعة (۱/۵۵۸)-

[1] مختصر القدوری' کتاب الطہارۃ وسنن الطہارۃ 9/1:

کرے اپنے پورے سر کا مسح کرے ترتیب کے ساتھ وضو کرے یعنی اس عضو سے آغاز کرے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (اور بائیں طرف والے عضو کے مقابلے میں) دائیں طرف والے کو (پہلے دھوئے) ۔[1]

یہاں متن کے الفاظ بِالْمَيَامِنِ کی وضاحت کرتے ہوئے الجوہرۃ النیرۃ کے مصنف تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ: وَبِالْمَيَامِنِ﴾ اَیْ يَبْدَأُ بِالْيَدِ الْيُمْنَى قَبْلَ الْيُسْرَى وَبِالرِّجْلِ الْيُمْنَى قَبْلَ الْيُسْرَى وَهُوَ فَضِيلَةٌ عَلَى الصَّحِيحِ ؛ لِاَنَّ ﴿النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَبْدَاَ بِالْمَيَامِنِ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي لُبْسِ نَعْلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ وَفِي هٰذَا اشَارَةٌ اِلَى اَنَّهُ كَانَ يَنْبَغِي اَنْ يُقَدِّمَ مَسْحَ الْاُذُنِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى كَمَا فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ لٰكِنَّا نَقُولُ الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ يُغْسَلَانِ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَيَبْدَأُ فِيهِمَا بِالْمَيَامِنِ ، وَاَمَّا الْاُذُنَانِ فَيُمْسَحَانِ مَعًا بِالْيَدَيْنِ جَمِيعًا لِكَوْنِ ذٰلِكَ اَسْهَلَ حَتَّى لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا يَدٌ وَاحِدَةٌ اَوْ بِاِحْدَى يَدَيْهِ عِلَّةٌ وَلَا يُمْكِنُهُ مَسْحُهُمَا مَعًا فَاِنَّهُ يَبْدَأُ بِالْاُذُنِ الْيُمْنَى ثُمَّ بِالْيُسْرَى كَمَا فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ الْخَدَّيْنِ بِالْاُذُنَيْنِ فِي الْحُكْمِ وَلَيْسَ فِي اَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ عُضْوَانِ لَا يُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْاَيْمَنِ مِنْهُمَا اِلَّا الْاُذُنَيْنِ ۔[1]

متن کے الفاظ ''دائیں طرف کے ساتھ'' سے مراد یہ ہے' وہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھوئے گا اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھوئے گا اور صحیح قول کے مطابق ایسا کرنے میں فضیلت پائی جاتی ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ ﷺ ہر بارے میں دائیں طرف سے پہل کریں' یہاں تک کہ آپ ﷺ جوتا پہننے میں بھی (دائیں پاؤں میں پہلے پہنتے تھے)۔

اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے' ہونا تو یہ چاہیے کہ بائیں کان سے پہلے دائیں کان کا مسح کیا جائے' جس طرح دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے بارے میں حکم ہے' لیکن ہم یہ کہتے ہیں: دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ہاتھ کے ذریعے دھوئے جاتے ہیں' اس لیے ان میں پہلے دائیں والے سے آغاز کیا جائے گا لیکن جہاں تک دونوں کانوں کا تعلق ہے تو ان دونوں پر دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ مسح کیا جا سکتا ہے' ویسے بھی ایسا کرنا زیادہ آسان ہے' البتہ اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا جس کا ایک ہاتھ معذور ہو اور وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو' وہ پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا اور پھر بائیں کان کا مسح کرے گا' بالکل اسی طرح جیسے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں (پہلے دائیں کو دھویا جاتا ہے اور پھر بائیں کو دھویا جاتا ہے)۔

بعض حضرات نے اس حکم میں دونوں گالوں کو بھی دونوں کانوں کے ساتھ شامل کیا ہے۔ بہرحال طہارت کے اعضاء میں سے کوئی ایسا عضو نہیں ہے جس میں دائیں کو پہلے دھونا مستحب نہ ہو' صرف کان ایسے ہیں (جن میں دائیں کو پہلے دھونے کو مستحب قرار نہیں دیا گیا)۔

•••———•••———•••

[1] الجوھرۃ النیرۃ' کتاب الطھارۃ وسنن الطھارۃ

286- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ سَالَ رَجُلٌ عَلِيًّا اَبْدَأُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ يَمِينِي فِي الْوُضُوْءِ فَاضْرَطَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَاَ بِشِمَالِهٖ قَبْلَ يَمِينِهٖ .

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں وضو کے دوران اپنے دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھو سکتا ہوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ڈانٹا' پھر انہوں نے پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ کو دھولیا۔

287- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ فِي الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ فَبَدَاَ بِمَيَاسِرِهٖ.

☆☆ زیاد نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں ہمیشہ دائیں عضو کو پہلے دھوتے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کرتے ہوئے بائیں طرف سے آغاز کیا۔

288- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اُبَالِي اِذَا اَتْمَمْتُ وُضُوْئِي بِاَيِّ اَعْضَائِي بَدَاْتُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب میں وضو پورا کرتا ہوں تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے (دائیں یا بائیں) کون سے عضو کی طرف سے آغاز کیا ہے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معتمر بن سلیمان تیمی ابومحمد بصری یلقب بالطفیل: یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۳)(۱۲۶۰)۔

○ عوف بن ابوجمیلہ بصری: یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۲۸۷-اخرجه ابو عبيد في كتاب (الطهور) رقم (۳۲۳) قال: ثنا هشيم' قال اخبرنا اسماعيل...... فذكره- ورواه ايضا رقم (۳۲۲): ثنا هشيم' قال: اخبرنا مغيرة عن ابراهيم ان ابا هريرة كان يبدا بميامنه في الوضوء' فبلغ ذلك عليا- عليه السلام- فبدا بمياسره-

۲۸۸-اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة (۱/۴۳) رقم (۴۱۸) ومن طريقه ابن المنذر في الاوسط (۱/۴۲۲)- ورواه ابو عبيد في كتاب الطهور رقم (۳۲٤) ثنا الانصاري' عن عوف' قال: ثنا عبد الله بن عمرو بن هند..... فذكره- ومن طريق الانصاري رواه احمد: كما ذكره البيهقي في (الكبرٰى) (۱/۸۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداء ة باليسار-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۲)(۸۹۳)۔

○ عبداللہ بن عمرو بن ہند مرادی جملی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۷/۱)(۵۰۹)۔

•••———•••———•••

289- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَّخَلَفُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن ایوب عامری ابوسعید بلخی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵/۱)(۱۳۴)۔

•••———•••———•••

290- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ زِيَادٍ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ مَا اُبَالِى لَوْ بَدَاْتُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِيْنِ اِذَا تَوَضَّاْتُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' جب میں وضو کرنے لگوں تو دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ سے آغاز کرلوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن غیاث، شیخ یروی عن میمون بن مہران: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۹/۱)(۴۶۶)۔

•••———•••———•••

۲۹۰-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴۲/۱) رقم (۴۱۹) ومن طريقه اخرجه المصنف هنا-

291- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا بَاْسَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلَيْكَ قَبْلَ يَدَيْكَ .هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَثْبُتُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن عباس رضی اللہ عنہما) یہ بات بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تم (وضو میں) اپنے دونوں پاؤں دونوں بازوؤں سے پہلے دھولو۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور یہ ثابت نہیں ہے۔

292- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُوْدِيِّ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الْعُبَيْدَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَبَدَاَ بِمَيَاسِرِهٖ فَقَالَ لَا بَاْسَ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو وضو کرتے ہوئے بائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھو لیتا ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود کوفی مسعودی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۷)(۱۰۰۸)۔

○ سلمۃ بن کھیل حضرمی ابویحییٰ کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۸)(۳۸۱)۔

۲۹۱-اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في المصنف (۴۳/۱) رقم (۴۲۰) ومن طريقه اخرجه ابن المنذر في (الاوسط) (۴۲۲/۱) وذكره البيهقي في الكبرى (۸۷/۱) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداءة باليسار - ونقل فيه قول المصنف: (هذا مرسل ولا يثبت) ثم قال: لان مجاهدًا لم يدرك عبد الله بن مسعود -

۲۹۲-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۲۶): ثنا هشيم' قال اخبرنا المسعودي..... فذكره- ورواه رقم (۳۲۵): ثنا هشيم' (اخبرنا المسعودي عن ابي محمد الهلالي عن ناس من قومه انهم سالوا ابن مسعود عن الرجل يبدا بمياسره قبل ميامنه في الوضوء؟ فقال: لا باس به- ورواه البيهقي (۸۷/۱) كتاب الطهارة' باب الرخصة في البداءة باليسار- اخبرنا ابو الحسين بن بشران العدل ببغداد' ثنا ابو عمرو بن سماك' ثنا حنبل بن اسحاق' ثنا ابو عبد الله-يعني احمد بن حنبل' ثنا وكيع' ثنا المسعودي' عن ابي بحر قال: اخبرنا اشياخنا الهلاليون؛ سئل بن مسعود عن الرجل يتوضا فيبدا بشماله قبل يمينه؟ فرخص في ذلك-

○ معاویۃ بن سبرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵۹) (۱۲۲۶)۔

•••———•••———•••

31- باب صِفَةِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''

باب: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ

293- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوْسُفَ الْمَرْوَرُّوْذِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِىْ كِتَابِ جَدِّى حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَامِلاً فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ شُعَيْبٌ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ .

هٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ فِيْهِ وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثَلَاثًا . وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ وَّاَبُو الْاَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعْدٍ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَاَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حُيَيٍّ وَحَازِمُ بْنُ

۲۹۳- اخرجه احمد (۱/۱۳۵، ۱۵٤) وعبد الله بن احمد في زوائده على المسند (۱/۱۱۵، ۱۱٦، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱٤۱) وابو داؤد (۱/۲۷) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۱۱)، (۱۱۲) والنسائي (۱/٦۷) كتاب الطهارة، باب باي اليدين يستنثر، وفي (۱/٦۸) باب غسل الوجه، ورواه في الكبرى (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب الوضوء من الاناء والوضوء في الطست، الحديث (۷۷)، وفي (۱/۸۳) باب الاستنثار باليسرى، الحديث (۹٤) وابن خزيمة (۱/۷٦) رقم (۱٤۷) وابن حبان في صحيحه (۲/۲۳۷) رقم (۱۰۵٦)، والبيهقي (۱/٤۷) كتاب الطهارة، باب صفة غسلهما، (۱/٤۸) كتاب الطهارة، باب كيفية المضمضة والاستنشاق، (۱/۵۸) كتاب الطهارة، باب المسح بالراس، وفي (۱/۷٤) كتاب الطهارة، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، وان مسحهما لا يجزي، والطحاوي في شرح المعاني (۱/۳۵) من طرق عن خالد بن علقمة عن عبد خير عن علي بالفاظ مطولة ومختصرة، واخرجه ابو داؤد (۱/۲۸) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم الحديث (۱۱۳)، والنسائي (۱/٦۸) كتاب الطهارة، باب غسل الوجه، واحمد (۱/۹۲، ۱۳۹)، والبيهقي (۱/۵۰-۵۱) كتاب الطهارة، باب الجمع بين المضمضة والاستنشاق، وابن المبارك (۱/٦۹)، والطحاوي في شرح المعاني (۱/۳۵) من طرق عن شعبة عن مالك بن عرفطة عن عبد خير به، واخرجه ابو داؤد (۱/۲۸-۲۹) كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث (۱۱٦)، والترمذي (۱/٦۳) كتاب الطهارة، باب ما جاء في الوضوء ثلاثا ثلاثا، الحديث (٤٤)، وفي (۱/٦۷) كتاب الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان ؟ الحديث (٤۸)، والنسائي (۱/۷۰) كتاب الطهارة، باب عدد غسل اليدين، وفي (۱/۷۹) كتاب الطهارة، باب عدد غسل الرجلين، وفي (۱/۸۷) كتاب الطهارة، باب الانتفاع بفضل الوضوء، واحمد (۱/۱۲۰، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱٤۲)، والبيهقي (۱/۷۵) كتاب الطهارة، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، وان مسحهما لا يجزي، والطحاوي (۱/۳۵) من طرق عن ابي اسحاق عن ابي حية بن قيس عن علي مختصرا ومطولاً۔

اِبْرَاهِيمَ وَحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَّجَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ فَرَوَوْهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالُوْا فِيْهِ وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّةً اِلَّا اَنَّ حَجَّاجًا مِنْ بَيْنِهِمْ جَعَلَ مَكَانَ عَبْدِ خَيْرٍ عَمْرًا ذَا مُرٍّ وَوَهِمَ فِيْهِ وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّهُ مَسَحَ رَاْسَهُ ثَلَاثًا غَيْرَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ . وَمَعَ خِلَافِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْمَا رَوٰى لِسَائِرِ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَدْ خَالَفَ فِيْ حُكْمِ الْمَسْحِ فِيْمَا رُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ السُّنَّةَ فِي الْوُضُوْءِ مَسْحُ الرَّاْسِ مَرَّةً وَّاحِدَةً . وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى وَاَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ .

☆☆ عبدخیر نامی راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ پہلے دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: جوشخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ دیکھ لے' تو وہ اس طریقے کو دیکھ لے۔

شعیب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی نے اس روایت کو خالد نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا تھا' جبکہ محدثین کی ایک جماعت نے بھی اس روایت کو دیگر حوالوں سے نقل کیا ہے اور اس میں سر کا مسح ایک مرتبہ کرنے کا ذکر ہے۔

ان دیگر محدثین میں سے صرف حجاج نامی راوی کو ایک مقام پر وہم ہوا ہے' انہوں نے عبدخیر نامی راوی کی جگہ عمرو ذامر نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی بھی راوی نے سر کا مسح تین مرتبہ کرنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس روایت میں دیگر راویوں سے مختلف بات نقل کی ہے' جبکہ دوسری طرف مسح کے حکم کے بارے میں بھی ان کی اپنی رائے مختلف ہے۔ اس روایت سے' جسے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ بات بیان کرتے ہیں: وضو میں سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا سنت ہے۔

اس بات کو ابراہیم بن ابویحییٰ اور قاضی ابویوسف نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود ابوحسن واسطی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات السہمی (۳۶۷)۔

○ عبدالحمید بن عبدالرحمان حمانی ابویحییٰ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 202ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۹)(۸۲۵)۔

○ نعمان بن ثابت کوفی (یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۳)(۱۰۸)۔

○ یعقوب بن ابراہیم قاضی (یہ قاضی ابویوسف ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۷۲) (۹۸۰۲)۔

○ خالد بن علقمۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۱۶)(۵۹)۔

○ عبدخیر بن یزید ہمدانی ابوعمارۃ کوفی مخضرم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۰) (۸۴۱)۔

○ جعفر بن حارث واسطی ابوالاشہب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۰)(۷۷)۔

○ ابان بن تغلب- ابوسعید کوفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰)(۱۵۷)۔

○ علی بن صالح بن صالح بن حی ہمدانی ابومحمد کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸)(۳۵۶)۔

○ حازم بن ابراہیم بجلی بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں کوئی جرح و تعدیل نقل نہیں کی ہے۔ البتہ ابن عدی نے یہ کہا ہے: مجھے اُمید ہے ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۱۸۳)(۱۶۶۶)۔

○ حسن بن صالح بن صالح بن حی وھو حیان بن شفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 199ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۷)(۲۸۴)۔

○ عمرو ذومر۔ انہوں نے حضرت علی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کا تعارف حاصل نہیں ہوسکا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۵۴)(۶۴۸۷)۔

•••——•••——•••

294 حَدَّثَنَاهُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ .وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ ائْتِنِي بِطَهُورٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ نَبِيِّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذَا طُهُورُهُ .وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَمَعْنَاهُ قَرِيبٌ صَحِيحٌ .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد باہر میدان میں آ کر بیٹھ گئے' پھر آپ نے اپنے خادم سے یہ ارشاد فرمایا: وضو کا پانی لے کر آؤ! وہ خادم ایک برتن میں پانی لے کر آیا اور ساتھ ایک طشت ... آیا۔ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہی دیکھ رہے تھے' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی

اُنڈیلا' پھرانہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور پھرانہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اوراس کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کراپنے دونوں ہاتھوں کو دھولیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔

عبدخیرنامی راوی بیان کرتے ہیں: اس میں سے ہر ایک مرتبہ میں انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر داخل نہیں کیا بلکہ برتن سے پانی انڈیل کر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن کے اندر ڈالا اور (پانی لے کر) اس کے ذریعے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ انہوں نے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک کو اندر سے صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھولیا' اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں بازو کہنی تک' تین مرتبہ دھویا اور اپنا پھر بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھرانہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' یہاں تک کہ ان کا ہاتھ پانی سے بھر گیا' پھرانہوں نے اسے اس پانی سمیت بلند کیا اور پھر اپنا بایاں ہاتھ اس پر پھیرا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے ایک مرتبہ سر کا مسح کر لیا' پھرانہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اس پاؤں کو تین مرتبہ دھولیا' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے بھی دھولیا' پھرانہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے چلّو میں کچھ پانی لے کر اسے پی لیا' پھر یہ بات ارشاد فرمائی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ لے' تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے بعض الفاظ میں کچھ کمی وبیشی نقل کی ہے' تاہم ان سب کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے اور مستند طور پر ثابت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن فضیل رسعنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۲) (۹۴)۔

○ ہشام بن عبد الملک باہلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوولید طیالسی بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۹) (۹۱)۔

•••———•••———•••

32- باب تَجْدِيْدِ الْمَآءِ لِلْمَسْحِ

باب: مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لینا

295- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطْوَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرَةَ حَدَّثَنِيْ اَخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَاَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا.

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے تین تین مرتبہ تمام اعضاء کو دھویا اور سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیا۔

○ سیف بن عمیرۃ نخعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۲/۳۲۷) (۲۶۷۷)۔

توضیح مسئلہ:

سر کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینے کے حکم پر بحث کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

فصل: ویمسح الراس بماء جدید

فصل: ویمسح راسه بماء جدید غیر ما فصل عن ذراعیه وهو قول ابی حنیفة و الشافعی والعمل علیه عند اکثر اهل العلم قاله ترمذی وجوزه الحسن و عروة و الاوزاعی لما ذکرنا من حدیث عثمان ویتخرج لنا مثل ذلك اذا قلنا المستعمل لا یخرج عن طهوریته سیما الغسلة الثانیة والثالثة

ولنا ما روی عبد الله بن زید قال: ﴿مسح رسول الله صلی الله علیه و سلم راسه بماء غیر فضل یدیه﴾ وکذلك حکی علی ومعاویة رواهن ابوداود وقال ترمذی: وقد روی من وجه ان النبی صلی الله علیه وسلم اخذ لراسه ماء جدیدا ولان البلل الباقی فی یده مستعمل فلا یجزء المسح به کما لو فصله فی اناء ثم استعمله

اور آدمی اپنے سر کا نئے پانی سے مسح کرے گا' جو اس پانی سے علیحدہ ہو' جو بازو دھوتے ہوئے اس نے استعمال کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' اکثر اہل علم نے اس پر عمل کیا ہے' یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جائز قرار دیا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ہم ذکر کر چکے ہیں' لیکن اس نوعیت کی روایت ہمارے سامنے اس وقت

[1] المغنی' فصل: ویمسح الراس بماء جدید 147/1

پیش کی جاسکتی ہے جب ہم یہ کہتے ہیں' استعمال شدہ پانی پاک کرنے کی کیفیت سے اس وقت خارج نہیں ہوتا' جب اس کے ذریعے دوسری یا تیسری مرتبہ عضو کو دھویا گیا ہو۔

ہماری دلیل وہ روایت ہے: جسے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح ایسے پانی کے ساتھ کیا جو دونوں بازوؤں کے بچے ہوئے پانی سے علیحدہ تھا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے اور اس روایت کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی نے بھی یہ بات بیان کی ہے' دیگر حوالوں سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک (کا مسح کرنے کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' ہاتھ میں باقی رہ جانے والی تری مستعمل شمار ہوتی ہے' اس لیے اس کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہوگا' اور یہ اسی طرح ہوگا جیسے انسان برتن میں سے اسے الگ کرلے اور پھر اسے استعمال کرلے۔

•••——•••——•••

33- باب دَلِيلِ تَثْلِيثِ الْمَسْحِ

باب: تین مرتبہ مسح کرنے کی دلیل

296- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا وَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا ثَلاَثًا ثَلاَثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلاَثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ هٰكَذَا. اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' دونوں بازوؤں میں سے ہر ایک کو تین' تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر اپنے پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح

۲۹۶- اخرجه البيهقي (۶۳/۱) كتاب الطهارة' باب التكرار في مسح الراس' اخبرنا عبد الخالق بن علي بن عبد الخالق المؤذن' ثنا ابو [illegible] بن حبيب' ثنا محمد بن اسماعيل' ثنا ايوب...... فذكره- قال الحافظ في التلخيص (۱۴۶/۱): (فيه اسحاق بن يحيى وليس [illegible] جس هو ابن طلحة بن عبيد الله' قال الذهبي في الميزان (۳۶۰/۱): (قال القطان: شبه لا شيء- وقال ابن [illegible] والنسائي: متروك الحديث- وقال البخاري: يتكلمون في حفظه)- اه- وقد ذكره ابن حبان في [illegible] (لا يتابع عليه)- وانظر البدر المنير (۲۸۰/۲-۲۸۱)-

وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس روایت کا راوی اسحاق بن یحییٰ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن سلیمان بن بلال قرشی مدنی ابویحییٰ، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹/۱)(۶۹۷)۔

○ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲/۱)(۴۴۳)۔

○ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب ہاشمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰/۲)(۱۲۳۴)۔

توضیح مسئلہ:

کیا دیگر اعضائے وضو کی طرح سر کے مسح میں بھی تکرار مسنون ہے' اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ تحریر کرتے ہیں:

فصل: ولا يسن تكرار مسح الراس في الصحيح من المذهب وهو قول ابي حنيفة و مالك وروى ذلك عن ابن عمر وابنه سالم والنخعي ومجاهد وطلحة بن مصرف والحكم قال ترمذي: والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وعن احمد انه يسن تكراره ويحتمله كلام الخرقي لقوله: الثلاث افضل وهو مذهب الشافعي وروى عن انس قال ابن عبد البر: كلهم يقولم مسح الراس مسحة واحدة وقال الشافعي: يمسح براسه ثلاثا لان ابا داؤد روى عن شقيق بن سلمة قال: رايت عثمان بن عفان غسل ذراعيه ثلاثا ومسح براسه ثلاثا ثم قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل مثل وروى مثل ذلك من غير واحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عثمان وعلي وابن عمر وابو هريرة وعبد الله بن ابي اوفى و ابومالك والربيع وابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا ثلاثا ثلاثا وفي حديث ابي قال: ﴿هذا وضوئي ووضوء المرسلين قبلي﴾ رواه ابن ماجة ولان الراس اصل في الطهارة فسن تكرارها فيه كالوجه

ولنا: ان عبد الله بن زيد وصف وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ومسح براسه مرة واحدة متفق عليه وروى على رضى الله عنه انه توضا ومسح براسه مرة واحدة وقال: هذا وضوء النبى صلى الله عليه وسلم من احب ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الى هذا قال ترمذى: هذا حديث صحيح وكذلك وصف عبد الله بن ابى اوفى وابن عباس وسلمة بن الاكوع والربيع كلهم قالوا: ومسح براسه مرة واحدة وحكايتهم لوضوء النبى صلى الله عليه وسلم اخبار عن الدوام ولا يداوم الا على الافضل الاكمل وحديث ابن عباس حكاية وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الليل حال خلوته ولا يفعل فى تلك الحال الا الافضل ولانه مسح فى طهارة فلم يسن تكراره كالمسح فى التيمم والمسح على الجبيرة وسائر المسح ولم يصح من احاديثهم شىء صريح قال ابو داود احاديث عثمان الصحاح كلها تدل على ان مسح الراس مرة فانهم ذكروا الوضوء ثلاثا ثلاثا وقالوا فيها: ومسح براسه ولم يذكروا عددا كما ذكروا فى غيره والحديث الذى ذكر فيه مسح راسه ثلاثا رواه يحيى بن آدم وخالفه وكيع فقال: توضا ثلاثا فقط والصحيح عن عثمان انه توضا ثلاثا ثلاثا ومسح راسه ولم يذكر عددا هكذا رواه البخارى و مسلم وقال ابوداود: وهو الصحيح ومن روى عنه ذلك سوى عثمان فلم يصح فانهم الذى رووا احاديثنا وهى صحاح فيلزم من ذلك ضعف من خالفها والاحاديث التى ذكروا فيها ان النبى صلى الله عليه وسلم توضا ثلاثا ثلاثا ارادوا بها ما سوى المسح فان رواتها حين فصلوها قالوا: ومسح براسه مرة واحدة والتفصيل يحكم به على الاجمال ويكون تفسيرا له ولا يعارض به كالخاص مع العام وقياسهم منقوض بالتيمم فان قيل يجوز ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم قد مسح مرة ليبين الجواز ومسح ثلاثا ليبين الافضل كما فعل فى الغسل فنقل الامران نقلا صحيحا من غير تعارض بين الروايات قلنا قول الراوى: هذا طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم يدل على انه طهوره على الدوام ولان الصحابة رضى الله عنهم انما ذكروا صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم لتعريف سائلهم ومن حضرهم كيفية وضوئه فى دوامه فلو شاهدوا وضوءه على صفة اخرى لم يطلقوا هذا الاطلاق الذى يفهم منه انهم لم يشاهدوا غيره لان ذلك يكون تدليسا وابهاما بغير الصواب فلا يظن ذلك بهم وتعين حمل حل الرواى لغير الصحيح على الغلط لا غير ولان الرواة اذا رووا حديثا واحدا عن شخص واحد فاتفق الحفاظ منهم على صفة وخالفهم فيها واحد حكموا عليه بالغلط وان كان ثقة حافظا فكيف اذا لم يكن معروفا بذلك ا ھ[1]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوران کے بعد (آنے والے) اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

[1] المغنی فصل: ولا يسن التكرار 144/1

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: سر کے مسح میں تکرار کرنا سنت ہے۔
خرقی کا کلام اس کا احتمال رکھتا ہے' کیونکہ انہوں نے یہ بات کہی ہے اور تین مرتبہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔
یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔
شیخ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: تمام فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سر پر تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔
اس کی دلیل یہ ہے: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے شقیق بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھوئے اور پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
اسی طرح کی روایت دیگر کئی صحابہ سے منقول ہے۔
اسی طرح حضرت عثمان غنی' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ' حضرت ابومالک' سیدہ ربیع' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم (ان تمام صحابہ کرام سے) یہ بات منقول ہے' یہ حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو تین' تین مرتبہ کرتے تھے (یعنی ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے)۔
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں یہ بات موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:
''یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کے وضو کا طریقہ ہے''۔
اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' سر میں اصل چیز طہارت کا حصول ہے' اس لیے چہرے کی طرح اس میں بھی تکرار مسنون ہونی چاہیے۔
لیکن ہماری دلیل یہ ہے: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا جو طریقہ نقل کیا ہے' اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر ایک مرتبہ مسح کیا اور یہ حدیث ''متفق علیہ'' ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا اور یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے' جو شخص یہ چاہتا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو دیکھ لے' تو وہ اسے دیکھ لے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔
اسی طرح حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سلمہ بن اکوع' سیدہ ربیع رضی اللہ عنہم ان سب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ایک مرتبہ مسح کیا۔
ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' وہ ایک ایسے عمل کے بارے

میں جو نبی اکرم ﷺ باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے' اور نبی اکرم ﷺ باقاعدگی کے ساتھ وہی عمل سرانجام دیا کرتے تھے جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا اور زیادہ مکمل ہوتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے' جو آپ ﷺ نے رات کے وقت تنہائی میں کیا تھا اور ایسی حالت میں نبی اکرم ﷺ وہ عمل سرانجام دیا کرتے تھے جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' آپ ﷺ نے باوضو حالت میں بھی مسح کیا ہے' اس لیے اس کی تکرار سنت نہیں ہوگی' جس طرح تیمم میں' مسح کرنے میں اور پٹی پر مسح کرنے میں اور دیگر تمام طرح کے مسح کرنے میں (تکرار سنت نہیں ہے)۔

اس بارے میں احادیث میں صراحت کے ساتھ کوئی مستند روایت موجود نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول تمام روایات ''صحیح'' ہیں' اور وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں: سر پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا' کیونکہ ان حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے وضو میں (تمام اعضاء کو) تین' تین مرتبہ (دھونے) کا ذکر کیا ہے اور پھر ان سب نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا' لیکن مسح کے بارے میں انہوں نے تعداد کا ذکر نہیں کیا' جس طرح دیگر اعضاء کے بارے میں انہوں نے تعداد کا ذکر کیا ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جس میں سر پر تین مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے تو اس حدیث کو یحییٰ بن آدم نے روایت کیا ہے' جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے' انہوں نے صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا''۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: انہوں نے تین' تین مرتبہ وضو کیا (یعنی اعضائے وضو کو دھویا) اور سر کا مسح کیا لیکن (سر کے مسح کے بارے میں) تعداد کا ذکر نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہی ''صحیح'' ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' وہ مستند نہیں ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری احادیث روایت کی ہیں اور یہ مستند ہیں' تو اس سے یہ بات لازم آ جائے گی' اس کے برخلاف جو روایت نقل کی گئی ہیں' وہ ضعیف ہیں۔

ان احادیث میں راویوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے تین' تین مرتبہ وضو کیا تھا۔ ان روایت کرنے والے حضرات کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: مسح کے علاوہ (یعنی آپ ﷺ نے تمام اعضاء کو تین' تین مرتبہ دھویا تھا)۔

اس کی وجہ یہ ہے: ان تمام راویوں نے اس کا ذکر الگ سے کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے سر مبارک کا مسح کیا تھا۔

اور جب تفصیل آ جائے تو اس کے ذریعے اجمال پر حکم لگایا جا سکتا ہے اور یہ تفصیل اس اجمال کی وضاحت بن جاتی ہے' یہ اس سے متعارض شمار نہیں ہوتی' جیسے ''عام'' کے ساتھ ''خاص'' ہوتا ہے۔

ان حضرات نے (جنہوں نے تین مرتبہ سر کے مسح کو مسنون قرار دیا ہے) جو قیاس پیش کیا ہے' وہ تیمم کے مسئلے میں ختم ہو جاتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے: یہ بات جائز ہے' نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ بھی مسح کیا ہو' تا کہ آپ ایک دفعہ کے جواز کو واضح کر دیں اور آپ نے تین مرتبہ بھی مسح کیا ہو' تا کہ آپ زیادہ فضیلت والے عمل کو واضح کر دیں' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اعضاء کے دھونے کے مسئلے میں ایسا کیا ہے' تو اس طرح یہ دونوں طریقے مستند طور پر منقول شمار ہوں گے اور روایات کے درمیان کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا۔

ہم یہ کہتے ہیں: روایت کرنے والے (صحابی) کا یہ کہنا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اسی طریقے سے وضو کرتے تھے اور صحابہ کرام نے جب نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ذکر کیا تا کہ سوال کرنے والے کو جواب دیں اور موجود حاضرین کو بھی اس بات کا پتہ چل جائے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ کس طرح وضو کیا کرتے تھے' اگر صحابہ کرام نے کسی دوسرے طریقے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہوتا تو وہ اس طرح مطلق طور پر اس بات کا تذکرہ نہ کرتے' جس سے یہ مفہوم سامنے آتا ہے' انہوں نے اس طریقے کے علاوہ اور کسی بھی طریقے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا' کیونکہ اس صورت میں یہ ''تدلیس'' ہو جائے گی اور ابہام ہو جائے گا جو درست نہیں ہو گا اور یہ بات ان صحابہ کرام کے بارے میں گمان نہیں کی جا سکتی۔

اس لیے اب یہ بات متعین ہو جائے گی: جس راوی نے صحیح روایت کے برعکس روایت نقل کی ہے' اس کو غلطی پر محمول کیا جائے اور اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے' کیونکہ جب روایت کرنے والے حضرات کسی ایک حدیث کو کسی ایک شخصیت سے روایت کرتے ہیں اور پھر حدیث کے ماہرین اس میں ایک طریقہ ذکر کریں اور کوئی ایک شخص اس کے برخلاف دوسری بات نقل کر دے' تو اس صورت میں اہلِ علم اس ایک شخص کے غلط ہونے کا فیصلہ دے دیتے ہیں' اگرچہ وہ ثقہ اور حافظ ہی کیوں نہ ہوں' تو اس صورت میں کیا حال ہو گا' جب کوئی شخص اس حیثیت سے معروف ہی نہ ہو۔

•••———•••———•••

297- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هٰذَا.

☆☆ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کیا' تو پہلے کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' دونوں پاؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن آدم بن سلیمان کوفی ابوزکریا مولی بنی امیۃ، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۱/۲)(۷)۔

298- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَرْدَانَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ حُمْرَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ هٰكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّاَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَجْزَاَهُ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' انہوں نے یہ بھی فرمایا: جو شخص اس سے کم وضو کرے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن وردان الغفاری ابوبکر مکی المؤذن، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۲/۱)(۱۱۴۸)۔

۲۹۸ - اخرجه ابو داؤد (۲۶/۱) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' الحديث (۱۰۷)' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۶۲/۱) كتاب الطهارة' باب التكرار في مسح الراس' عن محمد بن المثنى' ثنا الضحاك بن مخلد' ثنا عبد الرحمن بن وردان' به بهذا الاسناد- وقد تقدم تخريجه من طريق عن حمران' به-

299- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي عُثْمَانَ مَنْزِلَهُ فَسَمِعَنِي وَاَنَا اَتَمَضْمَضُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ .قُلْتُ لَبَّيْكَ .قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ بَلٰى .قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُتِيَ بِمَاءٍ وَّهُوَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَنَثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمُوْهُ .

☆☆ ابن دارہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر داخل ہوا' انہوں نے میری آواز سنی کہ میں کلی کر رہا ہوں تو آواز دی: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں! انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اچھی طرح یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی لایا گیا' آپ اس وقت صحن میں تشریف فرما تھے' آپ نے تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' تین' تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا' تین مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا' تین' تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ اسی طرح ہے میں نے یہ بات پسند کی کہ میں تمہیں یہ دکھا دوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی ابوجعفر بغدادی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۹/۲)(۴۰۹)۔

300- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ

۲۹۹- اخرجه احمد (۶۱/۱) حدثنا صفوان بن عيسي ..... فذكره و رواه البيهقي (۶۲/۱-۶۳) اخبرنا ابو الحسن علي بن محمد بن علي المقرئ' ثنا ابو الحسن بن محمد بن اسحاق الاسفرائني' ثنا يوسف بن يعقوب القاضي' ثنا مسدد بن مسرهد' ثنا صفوان بن عيسي' به ..... وعزاه الحافظ في التلخيص (۱۴۶/۱) الي ابن السكن ايضاً' ثم قال: (و ابن دارة مجهول الحال)- اه- ومحمد بن عبد الله بن ابي مريم- قال الحافظ في تعجيل المنفعة (۱۸۹/۲): (روي عنه صفوان بن عيسي ومالك' وابن جريج وسليمان بن بلال' وابو ضمرة' ويحيي القطان-وقال: لم يكن به باس- وآخرون- وقال ابو حاتم: شيخ مدني صالح الحديث- وذكره ابن حبان في الثقات)- اه- وابن دارة قال الحافظ في (تعجيل المنفعة) (۵۷۸/۲): (ذكره ابن منده في الصحابة فسماه عبد الله' ولم يذكر دليلا علي صحبته' بل قال: كان في زمن النبي صلي الله عليه وسلم' ولا يعرف له عنه رواية)- اه-

بِـالْـمَـقَاعِدِ وَالْمَقَاعِدُ بِالْمَدِيْنَةِ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَمَـضْـمَـضَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا وَسَلَّمَ عَلَيْـهِ رَجُلٌ وَّهُوَ يَتَوَضَّاُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمَهُ يَعْتَذِرُ اِلَيْهِ وَقَالَ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ.

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مقاعد (کھلی جگہ) میں وضو کیا' مدینہ منورہ میں مقاعد (کھلی جگہ) وہ ہے جہاں مسجد کے قریب نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھ تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ کلی کی' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' ایک شخص نے انہیں سلام کیا' وہ ابھی وضو کر رہے تھے' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ وضو کر کے فارغ ہو گئے' فارغ ہوئے تو اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس طرح وضو کرے اور وضو کے دوران کوئی کلام نہ کرے اور یہ (وضو کے بعد) پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' حضرت محمد رضی اللہ عنہ اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں''۔

تو اس شخص کے دو مرتبہ وضو کرنے کے درمیان کیے جانے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عبد الجبار۔ انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' قرار دی گئی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۴۰۷) (۳۸۱۴)۔

○ محمد بن عبد الرحمٰن بن بیلمانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۴۰۰- عزاه الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۱۴۶) الى الدارقطني' وقال: (وابن البيلماني ضعيف جدا وابوه ضعيف ايضاً)- اه- وضعفه ابن الملقن في البدر المنير (۲/۲۸۱)' وقال الذهبي في الميزان (۶/۲۲۴-۲۲۵): محمد بن عبد الرحمن البيلماني عن ابيه ضعفوه- قال البخاري وابو حاتم: منكر الحديث - وقال الدارقطني وغيره: ضعيف- وقال ابن حبان: حدث عن ابيه بنسخة شبيهًا بما تتي حديث كلها موضوعة)- اه- والحديث رواه -ايضاً- ابو يعلى' قال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۴): (رواه ابو يعلى' وفيه محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني وهو مجمع على ضعفه)- اه-

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۲/۲)(۴۴۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن بیلمانی مولی عمر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷۲) (۳۸۴۳)۔

•••——•••——•••

301- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمُوْهُ.

☆☆ عبدخیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو تین' تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر اور دونوں کانوں کا تین مرتبہ مسح کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا یہی طریقہ ہے' میں نے یہ بات پسند کی کہ میں تمہیں یہ دکھا دوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسہر بن عبدالملک بن سلع ہمدانی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۹/۲)(۱۱۳۰)۔

○ عبدالملک بن سلع ہمدانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۹/۱)(۱۳۱۴)۔

•••——•••——•••

302- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَضْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۰۲-في اسناده ابن البيلماني وابو' وقد تقدم الكلام عليهما في الحديث (۳۰۰)- والحديث ذكره ابن الملقن في البدر المنير (۳۸۹/۳) واعله بابن البيلماني وابيه- ورواه- ايضاً- الحافظ ابن حجر في نتائج الافكار (۲۵۱/۱) من طريق الدارقطني به- وقال عقبه: عن ابن البيلماني: (اتفقوا على ضعفه' واشد ما رايت فيه قول ابن عدي: كل ما يرويه ابن البيلماني فالبلاء فيه منه- وذكره انه كان يضع الحديث' وانه كان يسرق الحديث' وقد رواه مرة اخرى فخالف في الصحابي)- اه- قلت: يقصد انه رواه عن عثمان: كما تقدم رقم (۳۰۰)-

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے' تین مرتبہ کلی کرے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھوئے' اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کرے' اپنے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں''۔

کسی بھی شخص سے بات کرنے سے پہلے وہ ایسا کرے تو اس شخص کے اس وضو اور (سابقہ یا اگلے) وضو کے درمیان والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

303- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَرَجَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ كُنْتُ عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لائے اور مقاعد (کھلی جگہ) میں تشریف فرما ہوئے' انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' تین مرتبہ کلی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں پہلے سے باوضو حالت میں تھا' لیکن میں نے یہ بات پسند کی' میں تم لوگوں کو دکھاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

۳۰۳- تقدم حديث عثمان من طرق بعضها في الصحيحين لكن هذه الرواية لم اقف عليها لغير الدارقطني - قال الحافظ ابن حجر في تلخيص الحبير (۱/ ۱۴۳): (رواه الدارقطني مطولاً وفيه: الوضوء ثلاثاً) وفيه: (و مسح براسه مرة واحدة) وهو في الصحيحين مطلق غير مقيد)- اه - في اسناده عمر بن عبد الرحمن ' قال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۶ / ۱۲۲): (عمر بن عبد الرحمن بن سعيد المخزومي روى عن جده' روى عنه زيد بن الحباب' سمعت ابي يقول ذلك)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن سعید صرم مخزومی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح وتعدیل سے متعلق کچھ نقل نہیں کیا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۲۲/۶) (۶۶۲)۔

•••——•••——•••

304- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دو مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جعفر بن احمد بن یزید ابوبکر صیرفی مطیری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 335ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴۶،۱۴۵/۲)(۵۶۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عنسی بالنون دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 165ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۴/۱)(۸۸۶)۔

○ عبداللہ بن فضل بن عباس بن ربیعۃ بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۰/۱)(۵۴۰)۔

•••——•••——•••

305- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ كَامِلٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

۳۰۴- اخرجه ابو داؤد (۳٤/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء مرتين مرتين الحديث (۱۳٦)' والترمذي (٦۲/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء مرتين مرتين' الحديث (٤۳)' واحمد (۲/ ۲۸۸' ۳٦٤)' وابن حبان (۲/ ۲۷۲) رقم (۱۰۹٤)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۷۱) بلفظ قريب' والبيهقي في السنن (۷۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء مرتين مرتين' والحاكم (۱۵۰/۱)' وصححه ووافقه الذهبي كلهم من طريق ابن ثوبان قال: حدثني عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابي هريرة مرفوعاً- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن ابي هريرة مرفوعاً- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن غريب' لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن عبد الله بن الفضل' وهو اسناد حسن صحيح)- اه-

مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو مرتبہ وضو کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن یزید بن کامل قراطیسی ابویزید مولی بنی امیۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 287ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۳/۲)(۴۶۴)۔

○ عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری مدنی قاضی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 135ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۵/۱)(۲۱۵)۔

○ عباد بن تمیم بن غزیۃ انصاری مازنی مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۱/۱)(۸۵)۔

306- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِىْ اِصْبَعِهِ.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن اسماعیل بن محمد بن ابان ابوعبید محاملی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا

۳۰۵- اخرجه البخاري (۲٤٧/۱) كتاب الوضوء' باب الوضوء مرتين مرتين' الحديث (۱۵۸)' واحمد (٤۱/٤)' وابن خزيمة في صحيحه (۸۷/۱) رقم (۱۷۰)' والبيهقي (۷۹/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء مرتين مرتين من طريق فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تميم عن عبد الله بن زيد به- وله شاهد ايضا من حديث ابي هريرة المتقدم قبل هذا-

انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۴۴۷،۴۴۸) رقم (۶۹۲۵)۔

○ علی بن سہل بن مغیرۃ بزاز بغدادی نسائی الاصل، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸)(۳۵۰)۔

•••——•••——•••

34- باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَوَضِّءِ وَالْمُغْتَسِلِ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهُ مِنَ الْمَاءِ.

باب: وضو کرنے والے شخص اور غسل کرنے والے شخص کے لیے کتنا پانی استعمال کرنا مستحب ہے؟

307- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْجَهْمِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوَضِّئُهُ الْمُدُّ وَيُغَسِّلُهُ الصَّاعُ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سفینہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک''مد'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک''صاع'' پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نضر بن اسماعیل ابوبکر المعروف بابن ابوجہم :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 321ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ''خطیب بغدادی'' (۳/۲۵۱)(۱۳۴۱)۔

○ عمرو بن علی بن بحر بن کنیز ابوحفص الفلاس صیر فی باہلی بصری، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۵)(۶۴۰)۔

۳۰۷- اخرجه مسلم (۲/۲۴۰) كتاب الحيض: باب القدر المستحب من الماء حديث (۳۲۶) من طريق عمرو بن علي به: واخرجه مسلم (۲/۲۴۰) كتاب الحيض: باب القدر المستحب من الماء: الحديث (۳۲۶)؛ والترمذي (۱/۸۳-۸۴) كتاب الطهارة: باب الوضوء بالمد الحديث (۵۶)؛ وابن ماجه (۱/۹۹) كتاب الطهارة: باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابة: الحديث (۲۶۷)؛ والدارمي (۱/۱۷۵) كتاب الصلوة: باب كم يكفي في الوضوء؛ واحمد في مسنده (۵/۲۲۲)؛ وابن المنذر في (الاوسط) (۱/۳۵۹)؛ والبيهقي (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة: باب لا وقت فيما يتطهر به المتوضي والمغتسل: والطحاوي (۲/۵۰)؛ وابو عبيد في (الطهور) رقم (۱۱۰) من طرق عن ابي ريحانة: عن سفينة: به-

○ عبداللہ بن مطر ابوریحانہ بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۱)(۶۴۲)۔

•••———•••———•••

308- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ بِنَحْوِ الْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ایک ''مد'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور تقریباً ایک ''صاع'' پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

309- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَتَوَضَّاُ بِرَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ .تَفَرَّدَ بِهِ مُوْسَى بْنُ نَصْرٍ وَّهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو ''رطل'' پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور ایک ''صاع'' آٹھ رطل پانی کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ بن نصر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں۔ (اس کو چیک کرنا ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جریر بن یزید بن جریر بن عبداللہ بجلی (یہ صحابی حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے پوتے ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے

۳۰۸- اخرجہ ابو داؤد (۱/۲۳) کتاب الطھارۃ: باب ما یجزئ من الماء في الوضوء حدیث (۹۲)، والنسائي (۱/۱۷۹-۱۸۰) کتاب المیاہ: باب القدر الذي یکتفي بہ الانسان من الماء للوضوء والغسل، وابن ماجہ (۱/۹۹) کتاب الطھارۃ، باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء والغسل من الجنابۃ، حدیث (۲۶۸)، واحمد (۶/۲۳۴، ۲۴۹)، وابو عبید في (کتاب الطھور) رقم (۱۱۱)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۴۹)، والبیہقي (۱/۱۹۵) کلھم من طریق قتادہ، عن صفیۃ، عن عائشۃ، بہ- واخرجہ مسلم (۱/۲۵۷) کتاب الطھارۃ: باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابۃ حدیث (۴۶)، والطیالسي (۱۱۸)، والحمیدي (۱/۹۰) رقم (۱۶۸)، وابو عوانۃ (۱/۲۲۳-۲۲۴)، وابو عبید في کتاب (الطھور) رقم (۱۱۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۵۰) من طریق معاذ، عن عائشۃ، بہ-

۳۰۹- عزاہ الھندي الھندي في کنز العمال (۹/۴۶۳) رقم (۲۶۹۶۶) الی سعید بن منصور، والحدیث سیاتي مرۃ اخری في کتاب زکاۃ الفطر بسندہ ومتنہ، وفي اسنادہ (موسی بن نصر): لم اقف لہ علی ترجمۃ عند غیر المصنف ھنا- والحدیث سیاتي عند الدارقطني -ایضاً- في کتاب زکاۃ الفطر، من طریق ابن ابي لیلی عن عبد الکریم عن انس- قال البیھقي في الکبری (۴/۱۷۲): اسناد ھما ضعیف، والصحیح عن انس بن مالک: (کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بالمد ویغتسل بالصاع)-

ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۷) (۵۷)۔

•••——•••——•••

35- باب السُّنَنِ الَّتِیْ فِی الرَّأْسِ وَالْجَسَدِ .

باب: سر اور جسم میں کیا چیز مسنون ہے؟

310- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ . قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ .رَوَاهُ خَارِجَةُ عَنْ زَكَرِيَّا وَقَالَ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ .تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ .وَخَالَفَهُ أَبُو بِشْرٍ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فَرَوَيَاهُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَوْلَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں' مونچھیں چھوٹی کروانا' داڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' پانی کے ذریعہ ناک صاف کرنا' ناخن تراشنا' بغل کے بال صاف کرنا' زیرناف بال صاف کرنا اور پانی کے ذریعے استنجاء کرنا۔

زکریا نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: دسویں بات میں بھول گیا ہوں' البتہ وہ کلی کرنا ہوگی۔

خارجہ نامی راوی نے اس بات کو زکریا نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: حدیث میں

۳۱۰- اخرجه مسلم (۱۴۹/۲) كتاب الطهارة' باب خصال الفطرة' الحديث (۲۶۱)' وابو داؤد (۱۴/۱) كتاب الطهارة' باب السواك من الفطرة' الحديث (۵۳)' والترمذي (۹۱/۵) كتاب الادب' باب ما جاء في تقليم الاظفار' الحديث (۲۷۵۷)' والنسائي (۱۲۶/۸) كتاب الزينة' باب من السنن الفطرة' وابن ماجه (۱۰۷/۱) كتاب الطهارة' باب الفطرة' الحديث (۲۹۳)' واحمد (۱۳۷/۶)' وابن خزيمة (۴۷/۱) رقم (۸۸)' وابو يعلى في مسنده (۱۴/۸) رقم (۴۵۱۷)' وابن المنذر في الاوسط (۳۶۴/۱) رقم (۳۳۹)' والطحاوي في شرح المعاني (۲۲۹/۴)' والبيهقي في الكبرٰى (۳۶/۱) كتاب الطهارة' باب الدليل على ان السواك سنة ليس بواجب' في (۵۲/۱) باب سنة المضمضة والاستنشاق من طرق عن وكيع' ثنا زكريا بن ابي زائده' عن مصعب بن شيبة' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۷۶/۱): (ولهذا الحديث وان كان مسلم اخرجه في (صحيحه)' ففيه علتان ذكر هما الشيخ تقي الدين في الامام) وعزاهما لابن منده: احداهما: الكلام في مصعب ابن شيبة قال النسائي في (سننه) منكر الحديث' وقال ابو حاتم: ليس بقوي' ولا يحمدونه-

الثانية: ان سليمان التيمي رواه عن طلق بن حبيب عن ابن الزبير مرسلاً: هكذا رواه النسائي في (سننه) ورواه -ايضاً- عن ابي بشر' عن طلق بن حبيب' عن ابن الزبير مرسلاً- قال النسائي: وحديث التيمي وابي بشر اولى' وابو مصعب منكر الحديث- انتهى- ولاجل هاتين العلتين لم يخرجه البخاري' ولم يلتفت مسلم اليهما: لان مصعباً عنده ثقة' والثقة اذا وصل حديثا يقدم وصله على الارسال)- اه-

استعمال ہونے والے لفظ ''انتقاص الماء '' کا مطلب پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہے۔اس بات کونقل کرنے میں مصعب بن شیبہنامی راوی منفرد ہیں۔

ابوبشر اور سلیمان نامی راوی نے اس بات کومختلف طور پر نقل کیا ہے'انہوں نے اس روایت کوطلق بن حبیب کے حوالے سے'اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔اور یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مصعب بن شیبۃ بن جبیر بن شیبۃ بن عثمان العبدری مکی حجی ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۱/۲)(۱۱۵۵)۔

○ طلق ابن حبیب عنزی بصری یہ ''صدوق'' ہیں۔عابد،:علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 90ھ کے آس پاس میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۰/۱)(۴۷)۔

36- باب وُجُوْبِ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ وَالْعَقِبَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں اور ایڑھیوں کو دھونا فرض ہے

311- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (بعض) ایڑھیوں اور تلووں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

۳۱۱ اخرجه احمد (۱۹۱/٤)' والحاكم (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة' وابن خزيمة (۸٤/۱) رقم (۱۶۳)' وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۷۵ - ۳۷۶)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۸/۱) كتاب الطهارة' والبيهقي (۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۶۹/۱) رقم (۷۲)- كلهم من طريق حيوة بن شريح' عن عقبة بن مسلم التجيبي عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... فذكره-

وقال الحاكم: صحيح' ولم يخرجا ذكر بطون الاقدام' ووافقه الذهبي' وصححه ابن خزيمة- وقال الحافظ الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲٤۵/۱): (رواه احمد والطبراني في الكبير ...) ورجال احمد والطبراني ثقات)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حیوۃ ابن شریح بن صفوان تجیبی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۸)(۶۵۸)۔

○ عقبۃ بن مسلم تجیبی ابومحمد بصری امام الجامع: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸)(۲۵۲)۔

توضیح مسئلہ:

وضو کے دوران پاؤں کی ایڑیاں دھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

فی الباب قوله صلی الله علیه وسلم ﴿ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء﴾ ومراد مسلم رحمة الله تعالی بایراده هنا الاستدلال به علی وجوب غسل الرجلین وان المسح لا یجزء وهذه مسالة اختلف الناس فیها علی مذاهب فذهب جمع من الفقهاء من اهل الفتوی فی الاعصار والامصار الی ان الواجب غسل القدمین مع الکعبین ولا یجزء مسحهما ولا یجب المسح مع الغسل ولم یثبت خلاف هذا عن احد یعتد به فی الاجماع وقالت الشیعة الواجب مسحهما وقال محمد بن جریر والجبائی راس المعتزلة یتخیر بین المسح والغسل وقال بعض اهل الظاهر یجب الجمع بین المسح والغسل وتعلق هؤلاء المخالفون للجماهیر بما لا تظهر فیه دلالة وقد اوضحت دلائل المسالة من الکتاب والسنة وشواهدها وجواب ما تعلق به المخالفون بابسط العبارات المنقحات فی شرح المهذب بحیث لم یبق للمخالف شبهة اصلا الا وضح جوابها من غیر وجه والمقصود هنا شرح متون الاحادیث والفاظها دون بسط الادلة واجوبة المخالفین ومن اخصر ما نذکره ان جمیع من وصف وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی صفات متعددة متفقون علی غسل الرجلین وقوله صلی الله علیه وسلم ویل للاعقاب من النار فتواعدها بالنار لعدم طهارتها ولو کان المسح کافیا لما تواعد من ترک غسل عقبیه وقد صح من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا قال یارسول الله کیف الطهور فدعا بماء فغسل کفیه ثلاثا الی ان قال ثم غسل رجلیه ثلاثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم هذا حدیث صحیح اخرجه ابوداود وغیره باسانیدهم الصحیحة والله اعلم[1]

---

[1] الحاشیه للنووی علی الصحیح لمسلم 127/3

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم (کے عذاب) کی بربادی ہے' اچھی طرح وضو کیا کرو''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو یہاں اسی لیے نقل کیا ہے' تاکہ اس کے ذریعے اس بات پر استدلال کریں کہ دونوں پاؤں دھونا فرض ہے اور صرف مسح کر لینا کافی نہیں ہوگا۔

اس مسئلے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ان کے مختلف مسالک ہیں' فتویٰ دینے کے اہل' مختلف علاقوں اور زمانوں سے تعلق رکھنے والے فقہاء کے ایک بڑے گروہ نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے: ٹخنوں سمیت پاؤں کو دھونا فرض ہے اور ان پر صرف مسح کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح دھونے کے ساتھ مسح کو شامل کرنا بھی واجب نہیں ہے۔ اس بارے میں ایسے کسی شخص سے اختلافی رائے منقول نہیں ہے' جسے اجماع کے مسئلے میں قابل اعتماد شمار کیا جائے۔

اہلِ تشیع یہ کہتے ہیں: ان دونوں پر مسح کرنا فرض ہے۔

شیخ محمد بن جریر اور شیخ ابوعلی جبائی جو معتزلہ کے سردار ہیں' ان دونوں نے (وضو کے دوران پاؤں کو) دھونے یا اس پر مسح کرنے کے بارے میں اختیار دیا ہے۔

بعض اہلِ ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے: مسح کرنے اور دھونے کو ایک ساتھ کرنا واجب ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں:) ان اختلافی رائے رکھنے والے حضرات نے جمہور کے مقابلے میں جو مؤقف اختیار کیا ہے' اس میں کوئی دلالت (پختگی) نہیں پائی جاتی۔ ہم نے اس مسئلے کے بارے میں کتاب وسنت کے دلائل' ان کے شواہد' مخالفین نے جو اعتراضات کیے ہیں' ان کے جوابات بڑی شرح و بسط کے ساتھ اپنی تصنیف ''شرح المہذب'' میں تحریر کر دیے ہیں' اس طرح سے کہ مخالف کے لیے کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اور کئی حوالوں سے واضح جوابات تحریر کیے ہیں' لیکن کیونکہ یہاں ہمارا مقصد احادیث کے متن اور اس کے الفاظ کی وضاحت کرنا ہے۔ دلائل یا مخالفین کے جوابات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ تو مختصر طور پر ہم یہاں یہ ذکر کریں گے' مختلف مواقع پر نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے' ان سب میں یہ بات متفق ہے' آپ ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

تو آپ ﷺ نے جہنم کی وعید اس وجہ سے سنائی ہے کیونکہ انہیں پاک نہیں کیا گیا تھا' اگر ان پر مسح کرنا کافی ہوتا تو ایڑیاں نہ دھونے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اس پر وعید نہ فرماتے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک مستند روایت میں یہ بات مذکور ہے' عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وضو کس طرح کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا' آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں (یہاں تک کہ اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو اسی طرح ہوتا ہے: جو اس سے زیادہ کرے یا اس سے کم

کرے تو اس نے غلطی کی اور زیادتی کی"۔

(امام نووی فرماتے ہیں:) یہ حدیث "صحیح" ہے اسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے نقل کیا ہے اور مستند اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

•••———•••———•••

312- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ

۳۱۲-اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۵٤) كتاب الطهارة، باب غسل العراقيب، حديث (٤٥١)، وابو عوانة (۱/ ۲۵۲) من طريق هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشة، وهو ضعيف : كما في نصب الراية (۱/ ۳٦)، وكشف الخفاء (۱/ ٤٥٩) وقد جاء الشطر الاخير من الحديث من طرق عن عائشة: فاخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۵٤) كتاب الطهارة: باب غسل العراقيب حديث (٤٥٢)، واحمد (٦/ ۱۹۱- ۱۹۲)، وابن ابي شيبة (۱/ ۳٦)، وعبد الرزاق (۱/ ۲۳) رقم (٦۹)، والحميدي (۱/ ۸۷) رقم (۱٦۱)، وابو عوانة (۱/ ۲۵۱)، والترمذي في (العلل الكبير) ص (۳۵) رقم (۲۲)، وابن المنذر في (الاوسط) (۱/ ٤۰٦)، وابو عبيد في (كتاب الطهور) ص (۳۷٦)، وابو يعلى (۷/ ٤۰۰) رقم (٤٤۳٦)، وابن حبان (۱۰۵٤- الاحسان)، والشافعي (۱/ ۳۲) كتاب الطهارة، باب في صفة الوضوء حديث (۸۲)، والطحاوي في (شرح معاني الاثار) (۱/ ۳۸) كتاب الطهارة، والبيهقي في (معرفة السنن والاثار) (۱/ ۱٦۷) رقم (۷۰)- كلهم من طريق سعيد بن ابي سعيد عن ابي سلمة قال: توضا عبد الرحمن، عند عائشة، فقالت: (يا عبد الرحمن اسبغ الوضوء: اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ويل للاعقاب من النار)- ومن هذا الوجه صححه ابن حبان، وقال البيهقي: قال احمد: رواه عكرمة بن عمار، عن يحيى بن ابي كثير، عن ابي سلمة، عن سالم مولى المهري، عن عائشة، وهو من ذلك الوجه مخرج في كتاب مسلم-

و الترمذي في (العلل): سالت محمداً عن هذا الحديث؟ فقال: حديث ابي سلمة، عن عائشة حديث حسن ا-ه- فحديث عائشة من هذا الطريق حسنه البخاري، وصححه ابن حبان- والطريق الذي اشار اليه احمد: اخرجه مسلم (۱/ ۲۱۳) كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين، حديث (۲۵/ ۲٤۰)، والطحاوي في (شرح معاني الاثار) (۱/ ۳۸) كتاب الطهارة، وابو عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۸۲)، والبيهقي (۱/ ۲۳۰) من طريق عكرمة بن عمار، عن يحيى بن ابي كثير، عن ابي سلمة، عن سالم مولى المهري، عن عائشة بمثل الطريق الاول، وقد خولف عكرمة بن عمار في هذا الحديث: خالفه الاوزاعي وحرب بن شداد وابو معاوية النحوي، وعلي ابن المبارك، وحسين المعلم، فرووه عن يحيى بن ابي كثير، عن سالم مولى المهري، عن عائشة دون ذكر ابي سلمة، فانفرد عكرمة بن عمار بزيادة ابي سلمة في الاسناد- وكما هو معروف: فان رواية عكرمة بن عمار عن يحيى مضطربة، قال احمد: عكرمة مضطرب الحديث عن يحيى بن ابي كثير- وقال ابن المديني: احاديث عكرمة عن يحيى بن ابي كثير مناكير، ليست بذاك كان يحيى بن سعيد يضعفها- وقال البخاري: مضطرب في حديث يحيى بن ابي كثير- وقال ابو داؤد: ثقة، وفي حديثه عن يحيى بن ابي كثير اضطراب- وقال النسائي: ليس به باس الا في حديث يحيى بن ابي كثير- ينظر: التهذيب (۷/ ۲٦۲)، وقال الحافظ في (التقريب) (۲/ ۳۰): صدوق يغلط، وفي حديثه عن يحيى بن ابي كثير اضطراب اه- ومخالفة الاوزاعي عند ابي عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۷۷) وابو عوانة (۱/ ۲۳۰-۲۳۱)، وابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۷) رقم (۱٤۸)، ومخالفة حرب بن شداد، عند الطحاوي في (شرح معاني الاثار) (۱/ ۳۸)، ومخالفة ابي معاوية النحوي عن ابي عبيد في (كتاب الطهور) (ص۳۸۲)، وابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۵۷-۵۸) رقم (۱٤۸)، ومخالفة علي بن المبارك عند ابي عوانة (۱/ ۲۳۰)-

و خالفه حسين المعلم عن ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۵۷) رقم (۱٤۸)، فهولاء الخمسة الثقات خالفوا عكرمة بن عمار، فلم يذكروا ابا سلمة في الاسناد- وقد رجح ابو زرعة رواية الاوزاعي وحسين المعلم، كما في (العلل) لابن ابي حاتم (۱/ ۵۷-۵۸) رقم (۱٤۸)- ومما يدل على ان عكرمة بن عمار وهم في هذه الرواية ان جماعة تابعوا يحيى بن ابي كثير فرووا الحديث عن سالم عن عائشة، ولم يذكروا ابا سلمة، فاخرجه مسلم (۱/ ۲۱٤) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (۲۵/ ۲٤۰) وابو عوانة (۱/ ۲۳۰) والبيهقي (۱/ ٦۹) كتاب الطهارة: باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل، من طريق مخرمة بن بكير عن ابيه عن سالم مولى شداد قال: دخلت على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم يوم توفي سعد بن ابي وقاص، فدخل عبد الرحمن (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَيَدْلُكُ عَقِبَيْهِ وَيَقُوْلُ خَلِّلُوْا بَيْنَ اَصَابِعِكُمْ لاَ يُخَلِّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهَا بِالنَّارِ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ (اپنے پاؤں کی) انگلیوں کا خلال کیا کرتے تھے اور اپنی ایڑھیوں کو ملا کرتے تھے' اور یہ فرمایا کرتے تھے: اپنی انگلیوں کا خلال کیا کرو' اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ کو داخل نہیں کرے گا اور بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن منصور واسطی زاھد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۴)(۶۸)۔

○ عمر بن قیس مکی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۲)(۴۹۸)۔

313- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلِّلُوْا بَيْنَ اَصَابِعِكُمْ لاَ يُخَلِّلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو' اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن آگ کے ذریعہ خلال نہیں کرے گا۔

بن ابي بكر' فتوضا عندها فقالت:يا عبد الرحمن' اسبغ الوضوء؛ فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ويل للاعقاب من النار)- واخرجه مسلم (١/ ٢١٤) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (٢٥/ ٢٤٠) من طريق نعيم بن عبد الله المجمر' عن سالم' عن عائشة واخرجه مسلم (١/ ٢١٤) كتاب الطهارة: باب وجوب غسل الرجلين حديث (٢٥/ ٢٤٠) من طريق محمد بن عبد الرحمن عن سالم' عن سالم' عن عائشة' واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/ ٣٨) من طريق ابي الاسود يتيم عروة' عن سالم' عن عائشة-

٣١٣ قال العجلوني في كشف الخفاء (١/ ٤٥٩): (رواه الدارقطني بسند واه)- اه- قلت: فيه (يحيى بن ميمون بن عطاء ابو ايوب البصري التمار)- قال الذهبي في الميزان (٧/ ٢٢٢): (قال الفلاس: كتبت عنه' وكان كذاباً- وقال احمد: خرقنا حديثه- وقال النسائي: ليس بثقة- وقال الدارقطني وغيره: متروك)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن میمون بن عطاء قرشی ابوایوب تمار انصاری نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۹/۲)(۱۸۶)۔

•••——•••——•••

314- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاللَّفْظُ لأَبِي الْوَلِيدِ قَالاَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكُ بْنُ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَنَحْنُ نَرْمُقُ صَلاَتَهُ لاَ نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا صَلَّى جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ . قَالَ هَمَّامٌ فَلاَ أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا فَقَالَ الرَّجُلُ مَا أَلَوْتُ فَلاَ أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّهَا لاَ تَتِمُّ صَلاَةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَمَا أُذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُقِيمَ صُلْبَهُ وَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ - قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ - فِي الأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ . فَوَصَفَ الصَّلاَةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لاَ تَتِمُّ صَلاَةُ أَحَدِكُمْ

۳۱۴- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۲۷) كتاب الصلوة' باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' الحديث (۸۵۸)' والدارمي (۱/۳۰۵) كتاب الصلوة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود' والبخاري في التاريخ الكبير (۳/۳۱۹)' والحاكم (۱/۲۴۱)' والبيهقي (۲/۱۰۲) في الصلوة' باب امكان الجبهة من الارض في السجود' وفي (۲/۳۴۵) باب من سها فترك ركناً' وابن الجارود رقم (۱۹۴) من طريق همام نا اسحاق به بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق (۲/۳۷۰) رقم (۳۷۳۹)' واحمد (۴/۳۴۰)' وابو داؤد رقم (۸۵۷)' (۸۵۹)' (۸۶۰)' (۸۶۱)' والترمذي (۱/۱۰۰) كتاب الصلوة' باب ما جاء في وصف الصلوة الحديث (۳۰۲)' والنسائي (۲/۱۹۳) كتاب الافتتاح' باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع' و(۲/۲۲۵) باب الرخصة في ترك الذكر في السجود' والطحاوي في شرح المعاني (۱/۲۳۲)' والطبراني في الكبير رقم (۴۵۲۰)- (۴۵۲۹)' والبيهقي (۲/۱۲۲' ۱۲۴' ۳۷۲' ۳۷۳' ۳۷۴' ۳۸۰)' وابن خزيمة (۵۴۵)' وابو يعلى (۱۱/۴۹۸) رقم (۶۶۴۳) من طرق عن علي بن يحيى بن خلاد بهذا الاسناد-

حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن رافع رضی اللہ عنہ یہ دونوں بھائی ہیں اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ہم آپ کے اردگرد موجود تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا۔ اس نے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جب اس نے نماز مکمل کر لی تو آ کر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حاضرین کو بھی سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے تم واپس جاؤ اور جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے درحقیقت نماز ادا نہیں کی اس شخص نے پھر نماز ادا کرنا شروع کی ہم اس کی نماز کا غور سے جائزہ لیتے رہے ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اس نے کیا غلطی کی ہے؟ جب اس نے نماز ادا کر لی تو وہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضرین کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم پر لازم ہے تم جاؤ اور جا کر دوبارہ نماز ادا کرو تم نے درحقیقت نماز ادا نہیں کی۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ پتہ نہیں ہے حدیث میں کیا مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ اس بات کی ہدایت کی یا تین مرتبہ ہدایت کی پھر اس شخص نے عرض کی: میں نے کیا کمی کی ہے؟ مجھے یہ نہیں پتہ چل سکا کہ آپ میری نماز کے کس حصے کو غلط قرار دے رہے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اچھی طرح سے اسی طرح وضو نہیں کر لیتا جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے آدمی پہلے اپنے چہرے کو دھوئے پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر کرے اس کی ثناء بیان کرے پھر سورۂ فاتحہ پڑھے پھر جو اس کے نصیب میں ہو اسے آسان لگے (قرآن کے کچھ حصے) کی تلاوت کرے پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جائے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور کشادہ رہیں پھر وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اس کی پشت سیدھی ہو جائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے پھر وہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور اپنی پیشانی کو جما کر رکھے۔

ہمام نامی راوی نے یہاں بعض اوقات یہ لفظ نقل کیے ہیں: اپنی پیشانی زمین پر رکھے یہاں تک کہ اس کے جوڑ اطمینان کی حالت میں آ جائیں اور کشادہ ہو جائیں پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنی سرین کے بل بیٹھ جائے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھے۔

اس کے بعد انہوں نے چاروں رکعات میں نماز کے طریقے کو اسی طرح بیان کیا یہاں تک کہ اسے مکمل بیان کر دیا اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ ایسا نہ کرے''۔

حدیث کے راوی صحابی کا تعارف:

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:

رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زرق۔

ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بنو زریق'' سے تھا۔ یہ بیعتِ عقبہ میں شریک ہوئے ہیں۔

انہیں غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق' بیعت رضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

ان کے بھائی مالک بھی غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی اور جنگ صفین میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن منہال انماطی ابومحمد سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 217ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۴)(۱۶۳)۔

○ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی انصاری: یہ ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۶)(۴۲۷)۔

○ یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک عجلانی انصاری زرقی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 70ھ کے آس پاس میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۶)(۵۳)۔

•••——•••——•••

315- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَرْسَلَهُ اِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ يَسْاَلُهَا عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ يَاْتِيهِنَّ وَكَانَتْ تُخْرِجُ لَهُ الْوَضُوْءَ - قَالَ - فَاَتَيْتُهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ اِنَاءً فَقَالَتْ فِي هٰذَا كُنْتُ اُخْرِجُ الْوَضُوْءَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ

يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلاً وَمُدْبِرًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .قَالَتْ وَقَدْ اَتَانِى ابْنُ عَمٍّ لَكَ - تَعْنِى ابْنَ عَبَّاسٍ - فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا اَجِدُ فِى الْكِتَابِ اِلَّا غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهَا فَبِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ الْاِنَاءُ قَالَتْ قَدْرَ مُدٍّ بِالْهَاشِمِىِّ اَوْ مُدٍّ وَرُبْعٍ .قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ حَدَّثَتْ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ بَدَاَ بِالْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَقَدْ حَدَّثَ اَهْلُ بَدْرٍ مِّنْهُمْ عُثْمَانُ وَعَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ بَدَاَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ .

☆☆ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے تو وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا کرتی تھیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اس خاتون کے پاس آیا تو انہوں نے میرے سامنے برتن نکالا اور بتایا: اس برتن میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کے لیے پانی نکالا کرتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے وضو شروع کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر اپنے سر کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کیا' پھر دونوں پاؤں کو دھولیا' پھر اس خاتون نے بتایا: میرے پاس تمہارے چچازاد بھی آئے تھے' اس خاتون کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے' تو میں نے انہیں بھی اس بارے میں بتایا تھا تو انہوں نے یہ کہا تھا: مجھے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دو چیزوں کو دھونے اور دو چیزوں پر مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس خاتون سے دریافت کیا: اس برتن میں کتنا پانی آ جاتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جتنا ایک ''ہاشمی مد'' ہوتا ہے' جتنا ایک عام مد اور ایک چوتھائی مد ہوتا ہے۔

عباس بن یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے پہلے اپنے چہرے کو دھویا تھا' جبکہ اہلِ بدر نے یہ بات بیان کی ہے' جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کا آغاز کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے کرتے تھے اور یہ عمل چہرہ دھونے سے پہلے کرتے تھے اور لوگوں کا عام معمول بھی یہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یہ حضرت امام زین العابدین ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں: میں نے ان سے زیادہ فضیلت والا کوئی قریشی شخص نہیں دیکھا۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 93ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵/۲)(۳۲۱)۔

•••———•••———•••

37- باب مَا رُوِىَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''

316- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْعُرْيَانِ الْهَرَوِىُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . كَذَا قَالَ وَهُوَ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ الْفِهْرِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہے''۔

راوی نے یہ بات اس طرح نقل کی ہے: تاہم یہ راوی کا وہم ہے' کیونکہ درست بات یہ ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جراح بن مخلد عجلی بصری بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۶/۱)(۴۷)۔

○ یحییٰ بن عریان ہروی: ان کے بارے میں صرف یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان کا شمار بغداد کے محدثین میں ہوتا ہے۔ جرح وتعدیل سے متعلق کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶۱/۱۴)(۷۴۷۴)۔

۳۱۶-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۶۷)، والخطيب في تاريخ بغداد (۱۴/۱۶۱)- وفي الموضح (۱/۱۱۱) كلهم من طريق اسامة بن زيد عن نافع عن ابن عمر مرفوعًا به- وقد تعقب ابن الجوزي المصنف في كتاب التحقيق (۱/۲۸۴)، فقال: (والذي يرفعه يذكر زيادة والزيادة من الثقة مقبولة، والصحابي قد يروي الشيء مرفوعاً وقد يقوله على سبيل الفتوى)- اه-

قلت: كان من الممكن ان نسلم لا بن الجوزي-رحمة الله- في هذا الكلام لو صح الاسناد، لكن فيه (اسامة بن زيد الليثي)، وقد وصفه الحافظ في التقريب (۱/۵۳) بانه صدوق يهم، وقد اختلف عليه في هذا الحديث فمرة يرويه مرفوعاً، ومرة اخرى موقوفاً، وسياتي الموقوف عند المصنف رقم (۳۱۹) والمرفوع له طرق اخرى، سياتي تخريجها-

توضیح مسئلہ:

کیا سر کے مسح والے پانی کے ذریعے کانوں کا مسح کیا جاسکتا ہے؟ اس بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ شیخ زین الدین ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

صاحب بحرالرائق کی وضاحت:

﴿قَوْلُهُ وَأُذُنَيْهِ بِمَائِهِ﴾ أَيْ بِمَاءِ الرَّأْسِ وَفِي الْمُجْتَبَى يَمْسَحُهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ دَاخِلَهُمَا وَبِالْإِبْهَامَيْنِ خَارِجَهُمَا ، وَهُوَ الْمُخْتَارُ كَذَا فِي الْمِعْرَاجِ وَعَنْ

الْحَلْوَانِيِّ وَشَيْخِ الْإِسْلَامِ يُدْخِلُ الْخِنْصَرَ فِي أُذُنَيْهِ وَيُحَرِّكُهُمَا وَاسْتَدَلَّ الْمَشَايِخُ بِالْحَدِيثِ ﴿الْأُذُنَانِ مِنْ الرَّأْسِ﴾ أَيْ يُمْسَحَانِ بِمَا يُمْسَحُ بِهِ الرَّأْسُ وَتَمَامُ تَقْرِيرِهِ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ وَاسْتَدَلَّ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ بِفِعْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ﴿أَنَّهُ أَخَذَ غَرْفَةً فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ﴾ عَلَى مَا رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ، وَأَمَّا مَا رُوِيَ ﴿أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ لِأُذُنَيْهِ مَاءً جَدِيدًا﴾ فَيَجِبُ حَمْلُهُ عَلَى أَنَّهُ لِفَنَاءِ الْبِلَّةِ قَبْلَ الِاسْتِيعَابِ تَوْفِيقًا بَيْنَهُمَا مَعَ أَنَّهُ لَوْ أَخَذَ مَاءً جَدِيدًا مِنْ غَيْرِ فَنَاءِ الْبِلَّةِ كَانَ حَسَنًا كَذَا فِي شَرْحِ مِسْكِينٍ فَاسْتُفِيدَ مِنْهُ أَنَّ الْخِلَافَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الشَّافِعِيِّ فِي أَنَّهُ إذَا لَمْ يَأْخُذْ مَاءً جَدِيدًا وَمَسَحَ بِالْبِلَّةِ الْبَاقِيَةِ هَلْ يَكُونُ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ فَعِنْدَنَا وَعِنْدَهُ لَا أَمَّا لَوْ أَخَذَ مَاءً جَدِيدًا مَعَ بَقَاءِ الْبِلَّةِ ، فَإِنَّهُ يَكُونُ مُقِيمًا لِلسُّنَّةِ اتِّفَاقًا .

﴿قَوْلُهُ: فَمَحْمُولٌ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ، وَهُوَ مَشْرُوعٌ الْخ﴾ قَالَ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْمُجَرَّدِ إذَا مَسَحَ ثَلَاثًا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ مَسْنُونًا ﴿قَوْلُهُ: وَمَا قَالَهُ بَعْضُهُمْ الْخ﴾ أَيْ فِي كَيْفِيَّةِ الِاسْتِيعَابِ وَبَيَانُهُ كَمَا ذَكَرَهُ فِي النَّهْرِ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ وَيَضَعَ بُطُونَ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مِنْ كُلِّ كَفٍّ عَلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ وَيَعْزِلَ السَّبَّابَتَيْنِ وَالْإِبْهَامَيْنِ وَيُجَافِي الْكَفَّيْنِ وَيَجُرُّهُمَا إلَى الرَّأْسِ ثُمَّ يَمْسَحُ الْفَوْدَيْنِ بِالْكَفَّيْنِ وَيَجُرُّهُمَا إلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ وَيَمْسَحُ ظَاهِرَ الْأُذُنَيْنِ بِبَاطِنِ الْإِبْهَامَيْنِ وَبَاطِنَ الْأُذُنَيْنِ بِبَاطِنِ السَّبَّابَتَيْنِ وَيَمْسَحُ رَقَبَتَهُ بِظَاهِرِ الْيَدَيْنِ حَتَّى يَصِيرَ مَاسِحًا بِبَلَلٍ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا هَكَذَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَسْحَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اهـ وَنُقِلَ عَنْ الْحَوَاشِي السَّعْدِيَّةِ أَنَّ قَوْلَهُ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا يَعْنِي حَقِيقَةً ، وَإِنْ لَمْ يَصِرْ مُسْتَعْمَلًا حُكْمًا فِي عُضْوٍ وَاحِدٍ ﴿قَوْلُهُ: أَمَّا لَوْ أَخَذَ مَاءً جَدِيدًا الْخ﴾ مُقْتَضَى هَذَا أَنْ يَكُونَ أَخْذُ مَاءٍ جَدِيدٍ مَطْلُوبًا عِنْدَنَا خُرُوجًا مِنْ الْخِلَافِ لِتَكُونَ عِبَادَةً مُجْمَعًا عَلَيْهَا لَكِنَّ تَقْيِيدَ الْمُتُونِ كَوْنَهُ بِمَاءِ الرَّأْسِ يَقْتَضِي أَنَّهُ السُّنَّةُ وَكَذَا اسْتِدْلَالُهُمْ بِحَدِيثِ ﴿الْأُذُنَانِ مِنْ الرَّأْسِ﴾ وَلَا يُسَنُّ تَجْدِيدُ مَاءٍ لِلرَّأْسِ لِمَا كَانَ مِنْهُ وَفِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ لِابْنِ أَمِيرِ حَاجٍّ ثُمَّ السُّنَّةُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ أَحْمَدَ أَنْ يَكُونَ بِمَاءِ الرَّأْسِ خِلَافًا لِمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ فِي رِوَايَةٍ الْخ فَمَا ذَكَرَهُ مِسْكِينٌ رِوَايَةٌ وَالْمُتُونُ وَالشُّرُوحُ عَلَى خِلَافِهَا تَأَمَّلْ [1]

[1] البحر الرائق شرح كنز الدقائق كتاب الطهارة سنن الوضوء.

امام زین الدین ابن نجیم فرماتے ہیں: متن کے الفاظ ''دونوں کانوں کا اسی پانی کے ذریعے'' سے مراد یہ ہے: سر کے پانی کے ذریعے (کانوں کا مسح کرے گا)۔

''المجتبیٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: آدمی شہادت کی دونوں انگلیوں کے ذریعے کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کرے گا اور دونوں انگوٹھوں کے ذریعے کانوں کے بیرونی حصے کا مسح کرے گا' یہی قول مختار ہے' جیسا کہ ''المعراج'' میں تحریر ہے: حلوانی اور شیخ الاسلام کا یہ قول منقول ہے' ایسا شخص اپنی چھوٹی انگلی کو کانوں کے اندر داخل کرے گا اور انگلیوں کو حرکت دے گا۔

ان مشائخ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

یعنی ان دونوں کانوں کا اسی پانی کے ذریعے مسح کیا جائے گا' جس کے ذریعے سر کا مسح کیا گیا ہو۔

اس کی پوری تقریر ''غایۃ البیان'' میں ہے۔

فتح القدیر میں نبی اکرم ﷺ کے فعل مبارک کو بھی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے (حدیث میں مذکور ہے:)

''نبی اکرم ﷺ نے چلو میں پانی لیا اور پھر اس کے ذریعے اپنے سر مبارک اور دونوں مبارک کانوں کا مسح کیا''۔

اس روایت کو امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)

''نبی اکرم ﷺ نے دونوں کانوں کا مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لیا تھا''۔

تو یہ ضروری ہو گا کہ اس روایت کو ایسی صورتِ حال پر محمول کیا جائے' اس وقت کانوں کا مسح پورے ہونے سے پہلے آپ ﷺ کے ہاتھ خشک ہو گئے تھے تاکہ دونوں طرح کی روایات کے درمیان مطابقت پیدا ہو جائے۔

باوجودیکہ اگر ہاتھوں کی تری ختم ہونے سے پہلے کوئی شخص کانوں پر مسح کرنے کے لیے نئے سرے سے پانی لے لیتا ہے تو ایسا کرنا بھی بہتر ہے۔ ''شرح مسکین'' میں مذکور ہے:

اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے: ہمارے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اصل اختلاف یہ ہے' اگر کوئی شخص (کانوں کے مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی نہیں لیتا اور وہ پہلے (سر کے مسح سے) باقی رہ جانے والی تری سے مسح کر لیتا ہے تو کیا ایسا شخص سنت پر عمل کرنے والا شمار ہو گا' ہمارے نزدیک وہ شمار ہو گا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شمار نہیں ہو گا' البتہ اگر پہلے سے ہاتھ میں تری موجود ہو' پھر بھی (کانوں کے مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لے تو اس بات پر اتفاق ہے' ایسا شخص سنت پر عمل کرنے والا شمار ہو گا۔ متن کے یہ الفاظ ''اسے ایک ہی پانی پر محمول کیا جائے گا'' اور یہ ''مشروع'' ہے۔

مصنف نے (فتح القدیر میں) یہ بات تحریر کی ہے: حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب کوئی شخص ایک ہی پانی کے ذریعے تین مرتبہ مسح کرے تو یہ مسنون ہو گا۔

متن کے یہ الفاظ: ''اور وہ جو بعض حضرات نے بیان کیا ہے' اس سے مراد استیعاب (پورے عضو کا مسح کرنا) کی کیفیت

ہے' اس کا بیان وہ ہے جسے ''النہر'' میں ذکر کیا گیا ہے: وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ رکھے گا اور پھر دونوں ہاتھوں کی (آخری) تین انگلیاں سر کے شروع میں رکھے گا اور شہادت کی دونوں انگلیوں' دونوں انگوٹھوں اور دونوں ہتھیلیوں کو (سر سے) پیچھے رکھے گا' پھر وہ ان انگلیوں کو سر کے پچھلے حصے تک لے جائے گا' پھر وہ سر کے دونوں اطراف والے حصے کا ہتھیلیوں کے ذریعے مسح کرے گا اور انہیں پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے گا' پھر وہ دونوں انگوٹھوں کے ذریعے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا مسح کرے گا اور پھر شہادت کی دونوں انگلیوں کے اندرونی حصے کے ذریعے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کرے گا' پھر وہ ہاتھ کے اوپری حصے کے ذریعے گردن کا مسح کرے گا تو اس صورت میں وہ ایسی تری کے ذریعے مسح کرنے والا ہوگا جو مستعمل نہیں ہوئی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح یہ بات ذکر کی ہے' نبی اکرم ﷺ یوں مسح کرتے تھے۔

''الحواشی السعدیہ'' کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: متن کے یہ الفاظ ''وہ مستعمل نہیں ہوگا'' سے مراد یہ ہے: وہ حقیقت کے اعتبار سے مستعمل نہیں ہوگا' چونکہ حکم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ایک ہی عضو میں پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

متن کے یہ الفاظ: ''لیکن اگر وہ نئے سرے سے پانی لیتا ہے'' یہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں: نئے سرے سے پانی لینا ہمارے نزدیک بھی مطلوب ہے' تاکہ اختلاف سے باہر آ جائیں اور عبادت ایسی ہو جائے' جس پر اتفاق پایا جاتا ہے لیکن متون میں یہ قید ذکر کی گئی ہے' کان کے مسح کے لیے سر والا پانی ہونا چاہیے' یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے' ایسا کرنا سنت ہے' اسی طرح ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ''۔

تو کیونکہ سر کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لینا مسنون نہیں ہے' اس لیے جو چیز اس کا حصہ شمار ہوگی (اس کے لیے بھی نئے سرے سے پانی لینا مسنون نہیں ہوگا)۔

''شرح المنیہ'' جو ابن امیر الحاج کی تصنیف ہے' اس میں یہ تحریر ہے:

''ہمارے اور امام احمد کے نزدیک سنت یہ ہے: سر کے (مسح کے) پانی سے (دونوں کانوں کا مسح کیا جائے)''۔

امام مالک' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کی رائے اس کے برخلاف ہے۔

مسکین نے جو بات ذکر کی ہے' وہ ایک روایت ہے جبکہ مطون اور شروح میں اس کے برخلاف منقول ہے تو آپ اس حوالے سے غور کریں۔

مسئلہ: ماتن فرماتے ہیں: اور وہ شخص دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے گا اور دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصے کا مسح کرے گا۔

شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

مسالة: قال: واخذ ماء جديد للاذنين ظاهرهما وباطنهما

المستحب ان ياخذ لاذنيه ماء جديد قال احمد: انا استحب ان ياخذ لاذنيه ماء جديدا كان ابن عمر

یاخذ لاذنیه ماء جدیدا وبهذا قال مالك و الشافعي وقال ابن المنذر هذا الذی قالوه غیر موجود فی الاخبار وقد روی ابو امامة وابو هریرة وعبد الله بن زید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: ﴿الاذنان من الراس﴾ رواهن ابن ماجة وروی ابن عباس و الربیع بنت معوذ والمقدام بن معد یکرب ان النبی صلی الله علیه وسلم ﴿مسح براسه واذنیه مرة واحدة﴾ رواهن ابو داود ولنا ان افرادهما بماء جدید قد روی عن ابن عمر وقد ذهب الزهری الی انهما من الوجه وقال الشعبی: ما اقبل منهما من الوجه وظاهرهما من الراس وقال الشافعي و ابوثور: لیس من الوجه ولا من الراس ففی افرادهما بماء جدید خروج من الخلاف فکان اولی وان مسحهما بماء الراس اجزاه لان النبی صلی الله علیه وسلم فعله[1]

(ابن قدامہ کہتے ہیں:) مستحب یہ ہے: آدمی دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔

امام احمد فرماتے ہیں: میں اس بات کو مستحب سمجھتا ہوں' آدمی دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ شیخ ابن المنذر فرماتے ہیں: ان حضرات نے جو بات بیان کی ہے احادیث میں وہ مذکور نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابوامامہ' حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن زید (رضی اللہ عنہم) نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس' سیدہ ربیع بنت معوذ' حضرت مقدام رضی اللہ عنہم نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک اور دونوں کانوں کا ایک ہی مرتبہ مسح کرلیا''

اس روایت کو حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے: نئے سرے سے پانی لے کر ان دونوں (یعنی سر اور کانوں کے مسح کو الگ کرنا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: یہ دونوں چہرے کا حصہ ہیں۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا آگے والا حصہ چہرے کا حصہ ہے اور پیچھے والا حصہ سر کا حصہ شمار ہوگا۔ sbr

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نہ تو چہرے کا حصہ ہیں اور نہ ہی سر کا حصہ ہیں۔

(مصنف فرماتے ہیں:) نئے سرے سے پانی لے کر ان دونوں کو الگ کردینے سے اختلاف سے نکلا جاسکتا ہے' اس لیے ایسا کرنا بہتر ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص سر کے پانی سے ہی ان دونوں کا مسح کرلیتا ہے تو جائز ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

[1] المغنی لابن قدامہ 117/1

317- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ وَالْقَاضِي اَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ قَالاَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . رَفْعُهُ وَهَمٌ وَّالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ .وَالْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى هٰذَا ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راوی نے اس روایت کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ ان کا وہم ہے۔صحیح بات یہی ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا راوی قاسم بن یحییٰ ضعیف ہے۔

318- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوبَ الْمُعَدِّلُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . كَذَا قَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَفْعُهُ اَيْضًا وَهَمٌ .وَرَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَاضِي غَزَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . وَرَفْعُهُ اَيْضًا وَهَمٌ وَّوَهِمَ فِي ذِكْرِ الثَّوْرِيِّ وَاِنَّمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ مَوْقُوفًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راوی نے اس روایت کو اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ ان کا وہم ہے' جبکہ دیگر راویوں نے بھی اسے عبید اللہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ بھی ان کا وہم ہے' اس کے علاوہ ثوری نامی راوی کا ذکر کرنے میں بھی راوی کو وہم واقع ہوا ہے' تاہم ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

---

۳۱۷ - اخرجه البيهقي (۱/۱٦۸) اخبرنا الاستاذ ابو بكر محمد بن الحسين بن فورك' نا القاضي ابو بكر احمد بن محمود بن خرزاذ الاهوازي بها' نا احمد بن محمد القرشي' نا عيسى ابن يونس الرملي' نا ضمرة بن ربيعة' عن اسماعيل بن عياش' به- ثم قال: (وهكذا رواه القاسم بن يحيى بن يونس البزاز' عن اسماعيل بن عياش - والقاسم بن يحيى ضعيف)- اه - ونقل تضعيف المصنف بسنده الى الدارقطني ثم قال: وضمرة بن ربيعة ايضا ليس بالقوي فان سلم منهما فالحمل فيه على اسماعيل بن عياش ورفعه وهم' والصواب موقوف)- اه -

۳۱۸ اخرجه البيهقي في الخلافيات(۱/۱۷۰- ۱۷۱) من طريق ابن ابي السري' ثنا عبد الرزاق' به فذكره مرفوعاً' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۱) رقم (۲٤) عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر موقوفاً' ومن طريق عبد الرزاق اخرجه المصنف رقم (۳۱۹)' ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۷۱)-

319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .مَوْقُوْفٌ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔
یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

320- حَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ اُذُنَيْهِ وَيَقُوْلُ هُمَا مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں کانوں کا مسح کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں۔

321- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع، (ان کے والد نافع حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام تھے۔) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 154 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۲/۴) (۴۶۵۱)۔

○ ہلال بن اسامۃ فہری مدنی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے حوالے سے صرف اسامہ بن زید لیثی نامی راوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۲) (۱۲۳)۔

322- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا

۳۲۰-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۷۳): اخبرنا ابو بكر الحارثي' انا علي بن عمر الدارقطني' به- واخرجه ابن جرير (۱/ ۱۱۱)، والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۳٤)- كلاهما من طريق ابن اسحاق' به-

۳۲۱-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۱۷٤) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث (۳۲۰)' (۳۱۹)' والمرفوع تقدم تخريجه رقم (۳۱٦)-

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ هِلاَلِ بْنِ اُسَامَةَ الْفِهْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

☆☆ ہلال بن اسامہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

323- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسرائیل بن موسیٰ ابوموسیٰ بصری نزیل ہند: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۱)(۴۵۹)۔

○ سعید ابن مرجانہ، یہ سعید بن عبداللہ ہیں۔ مرجانہ ان کی والدہ کا نام تھا: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 97ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۴/۱)(۲۵۱)۔

324- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَکِیْمِ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا

۳۲۲- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۲٤/۱) رقم (۱٦۳)' ورواه الخطيب في الموضح (۱۹۵/۱) من طريق الدارقطني' واخرجه البيهقي في الخلافيات (۳٤۹/۱-۳۵۰) من طريق ابن ابي شيبة عن ابي امامة عن اسامة به- والذي عند ابن ابي شيبة (ابو اسامة)' كما هو عند المصنف هنا- وقال البيهقي: (وقد روى عن ابي زيد الهروي باسناد واه عن حاتم بن اسماعيل مثله مسنداً' ومن رواه مسنداً ليس ممن يقبل منه ما تفرد به اذا لم تثبت عدالته فكيف' اذا خالف الثقات' مثل: وكيع بن الجراح الحافظ' وابي اسامة حماد بن اسامة المتفق على عدالتهما' وقد انبا به موقو فا!!)- اه-

۳۲۳- اخرجه عبد الرزاق (۱۱/۱) رقم (۲۵)' وابن المنذر في الاوسط (٤۰۱/۱)' وابن جرير في تفسيره (۱۱۳۷٤)' وذكره البيهقي في الخلافيات (۳۵۱/۱) من طريق سفيان' به-

۳۲٤- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳٦۳/۱) رقم (۱٦٤) من طريق الدارقطني' وابو عبيد في الطهور' رقم (۳٦۲)' والطحاوي في شرح المعاني (۳٤/۱)' وابن جرير الطبري في تفسيره (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۰) ورقم (۱۱۳۷۳) من طريق هشيم به' ورواه الطبري في تفسيره (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۱): حدثنا عبد الكريم بن ابي عمير' قال: حدثنا ابو مطرف' قال: حدثنا غيلان مولى بني مخزوم' قال: سمعت ابن عمر' يقول: (الاذنان من الراس)- ورواه الطبري ايضا (٤۵۸/٤) رقم (۱۱۳۷۵) حدثني ابن المثنى' قال: حدثني وهب بن جرير' قال: حدثنا شعبة' عن رجل' عن ابن عمر' قال فذكره-

غَیْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِىْ مَخْزُوْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحکیم بن منصور واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۲۴۳،۲۴۴) (۴۷۶۵)۔

○ غیلان بن عبداللہ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات البرقانی (۴۱۴)۔

325- وَرُوِىَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَنَزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَطِيَّةَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی محمد بن فضل محمد بن فضل بن عطیہ ہے اور یہ ''متروک الحدیث'' ہے۔

326- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِىُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

۳۲۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۵۹) رقم (۱۵۵) من طريق الدارقطني به، واخرجه ابن عدي في الكامل (۳/ ۱۰۵۷)، ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۵۹-۲۶۰) رقم (۱۵٦) قال ابن عدي: ثنا محمد بن حلبس النجاري، حدثني نصر بن صالح: ابو الليث الهمداني، ثنا حفص بن داؤد: ابو عمر الربعي النجاري، ثنا عيسى الغنجار، ثنا محمد بن الفضل، عن زيد العمي، عن نافع، عن ابن عمر، وفي اسناده (زيد العمي) قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲۷٤): (ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمرو حافظ ابوبکر بزار،: (یہ مسند بزار کے مؤلف ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 292ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۶۷) رقم (۵۰۴)۔

•••——•••——•••

327- حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ بِهَذَا مِثْلَهُ .تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو كَامِلٍ عَنْ غُنْدَرٍ وَّوَهِمَ عَلَيْهِ فِيهِ .وَتَابَعَهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ -وَهُوَ مَتْرُوكٌ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں بعض مقام پر راوی کو وہم ہوا ہے۔ اس روایت کا تابع بھی موجود ہے لیکن اس کو نقل کرنے والا راوی متروک ہے۔ تاہم زیادہ درست یہ ہے' یہ روایت سلیمان بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ، (یہ امام دارقطنی کے والد ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۳۹) (۵۹۸۲)۔

•••——•••——•••

328- فَأَمَّا حَدِيثُ الرَّبِيعِ بْنِ بَدْرٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ أَبُو الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ

---

۳۲۶ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۸) رقم (۱۷۰)، وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۹۴) رقم (۱۵۲) من طريق الدارقطني به، واخرجه البزار في مسنده: كما في (النكت على ابن الصلاح) (۱/ ۴۱۲) للحافظ ابن حجر، وعزاه الالباني في الصحيحة (۱/ ۵۱) الى ابي عبد الله الفلاكي في الفوائد، من طريق ابي كامل الجحدري به، ونقل ابن الجوزي كلام الدارقطني، ثم قال: (ابو كامل لا نعلم احدًا طعن فيه، والرفع زيادة، والزيادة من الثقة مقبولة، كيف وقد وافقه غيره؟ ! فان لم يعتد برواية الموافق اعتبرنا، ومن عادة المحدثين انهم اذا راوا من وقف الحديث ومن رفعه – وقفوا مع الواقف: احتياطاً – وليس هذا مذهب الفقهاء، ومن الممكن ان يكون ابن جريج سمعهمن عطاء مرفوعاً، وقد رواه له سليمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مسند) – اه – وقد نقل الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۹) عن ابن القطان انه قال: (اسناده صحيح: لا تصاله، وثقة رواته) – اه – والحديث اخرجه ايضا البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۶) رقم (۱۶۷) اخبرناه الحاكم ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ، ثنا بكير بن محمد بن الحداد الصوفي بمكة، ثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمري عن ابي كامل: به – وسياتي في الذي بعده من طريق الباغندي عن ابي كامل: به –

۳۲۷ اخرجه ابن عدي في الكامل (۴/ ۱۵۱۳)، ومن طريقه رواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۶۷) رقم (۱۶۹) ثنا محمد بن محمد الباغندي عن ابي كامل فذكره – وانظر تخريج الحديث السابق –

بْنُ بَدْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن یزید بن یحییٰ ابوحسن زعفرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲۱/۵)(۲۵۳۸)۔

○ محمد بن حسین ہمدانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: والمیزان (۶/۱۱۷)(۷۴۲۱)۔

○ یحییٰ بن قزعۃ قرشی مکی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۲/۲)(۱۵۲)۔

○ ربیع بن بدر بن عمرو بن جراد تمیمی سعدی ابوالعلاء بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 178ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۳/۱)(۳۲)۔

329- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَضْمَضُوْا وَاسْتَنْشِقُوْا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ ۔ اَلرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

۳۲۸ - اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷٤) رقم (۱۷٤): اخبرناه ابو جعفر كامل بن احمد المستملي قراءة عليه انا حامد بن محمد الرفاء ثنا محمد بن صالح الاشج ثنا عبد الله بن الجراح القهستاني ثنا الربيع بن بدر انبا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (مضمضوا واستنشقوا والاذنان من الراس)- اهـ - وسياتي في الذي بعد هذا من طريق اخرى عن الربيع بنفس لفظ البيهقي المذكور- ومدار هذا الحديث على (الربيع بن بدر) قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲٤۳): (متروك)- اهـ - وبه ضعف البيهقي الحديث في الخلافيات-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (وضو کرتے ہوئے) کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی سر کی طرح دونوں کانوں پر بھی مسح کیا جائے گا)۔

اس روایت کا راوی ربیع بن بدر متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن ولید بن خالد غبری ابوبدر مودب سکن بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 258ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴/۱)(۱۱۶)۔

•••——•••——•••

330- وَاَمَّا حَدِيْثُ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَنَا بِهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

331- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّقَبِيْصَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ سلیمان بن موسیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

332- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .

☆☆ سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۳۳۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳٦٨/۱) رقم (۱۷۱) من طريق الدارقطني' به' ورواه ابن ابي شيبة في المصنف (۲۲/۱) رقم (۱۵٦): حدثنا وكيع بن الجراح عن ابن جريج عن سليمان بن موسى قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم : (من توضا فليمضمض' والاذنان من الراس) وسليمان بن موسى: هو الاموي الدمشقي الاشدق' قال الحافظ في التقريب (۳۳۱/۱): (صدوق فقيه' في حديثه بعض لين' وخلط قبل موته بقليل' من الخامسة)- وقد وهم من ظنه (سليمان بن موسى الزهري) فان هذا من الثامنة' وابن جريج من السادسة فكيف يروي عنه؟! واما حديث عبد الرزاق' فهو في المصنف (۱۱/۱) رقم (۲۳) عن ابن جريج به-

۳۳۱- اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۳٦٨/۱) بدون اسناد عن سفيان به' ورواه (٤۳٦/۱) رقم (۲٤٤): اخبرنا ابو بكر محمد بن ابراهيم بن احمد الاصبهاني' انبا ابو نصر الداني' انبا ابو سفيان بن محمد الجوهري' انبا علي بن الحسين عن عبد الله العدل عن سفيان' به-

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صلۃ بن سلیمان عطار ابوزید واسطی روی عباد عن یحییٰ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۳۹/۳) (۳۹۲۳)۔

333- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

334- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . وَهِمَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِى قَوْلِهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَالَّذِى قَبْلَهُ اَصَحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں علی بن عاصم نامی راوی کو وہم ہوا ہے' انہوں نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے' اس سے پہلے ابن جریج کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے' وہ زیادہ مستند ہے۔

۳۳۲-اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱)- وصلة بن سليمان قال فيه الذهبي في الميزان (۴۳۹/۳): (روى عباس عن يحيى: ليس بثقة' وروى معاوية بن صالح عن يحيى: ضعيف- قال النسائي: متروك' وقال الدارقطني: يترك حديثه عن ابن جريج وشعبة' ويعتبر حديثه عن اشعث الحمراني)- اه-

۳۳۳-اشار اليه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱)' وفي اسناده عبد الوهاب بن عطاء الخفاف' قال الحافظ في التقريب (۵۲۸/۱): صدوق ربما اخطأ' انكروا عليه حديثا في فضل العباس' يقال: (دلسه عن ثور)- اه- ولهذا الحديث المرسل رواه وكيع وسفيان وعبد الرزاق وصلة بن سليمان عبد الوهاب- وكلها تقدمت- ورواه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۶۰): ثنا حجاج عن ابن جريج عن سليمان بن موسى ...... رفعه- ورواه ابن جرير الطبري في التفسير (۴۵۹/۴) رقم (۱۱۳۸۵): حدثنا ابو الوليد الدمشقي' قال: حدثنا الوليد بن مسلم' قال: اخبرني ابن جريج وغيره عن سليمان بن موسى: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (الاذنان من الراس)-

۳۳۴-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۷۲/۱-۲۷۳) رقم (۱۷۴)' وابن الجوزي في التحقيق رقم (۱۵۴) كلاهما من طريق الدارقطني به- وسياتي حديث عطاء عن ابي هريرة رقم (۳۴۲)' وحديث البختري عن ابيه عن ابي هريرة رقم (۳۴۹)- اما الحديث من هذا الطريق فضعيف جدا: فيه (علي بن عاصم): قال الحافظ في التقريب (۳۹/۲): (صدوق يخطىء ويصر' ورمي بالتشيع)- اه- وانظر ترجمته في ميزان الاعتدال (۱۶۵/۵) رقم (۵۸۷۹)' والحديث اعله الدارقطني بالارسال' واجاب عنه ابن الجوزي في التحقيق (۹۵/۱) رقم (۱۵۴)' بما اجاب عليه في حديث ابن عباس المتقدم (۳۲۶)-

335- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى السِّينَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . كَذَا قَالَ وَالْمُرْسَلُ اَصَحُّ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جوشخص وضو کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں' (یعنی ان پر بھی مسح کیا جائے گا۔)

اس کو راوی نے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم اس کا ''مرسل'' ہونا زیادہ مستند ہے۔

336- وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِبَالِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جب کوئی شخص وضو کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بکر بالسی (اور ایک قول کے مطابق:) ابن بکرویہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۱۹/۱) (۳۰۸)۔

---

۳۳۵ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۵/۱) رقم (۲۴۳)؛ وابن الجوزي في التحقيق (۹۶/۱) رقم (۱۵۵) منطريق الدارقطني عن علي بن الفضل به؛ قال الزيلعي في نصب الراية (۲۰/۱): (في سنده محمد بن الازهر؛ كذبه احمد بن حنبل؛ وضعفه الدارقطني)- اه- وكذا ضعفه الحافظ في التلخيص (۱۶۱/۱)- والحديث اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۴/۱) رقم (۲۴۱): اخبرنا ابو جعفر العزائمي؛ اخبرني احمد بن ابراهيم الصوري؛ ثنا ابو اسحاق ابراهيم بن اسحاق المروزي؛ حدثنا اسماعيل بن بشر البلخي؛ ثنا عصام بن يوسف؛ ثنا ابن المبارك؛ ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت: (المضمضة والاستنشاق من الوضوء الذي لا تتم الصلوة الا به؛ والاذنان من الراس)- اه-

ورواه ايضا من طريق الحاكم؛ اخبرني ابوسعيد احمد بن ابراهيم الفقيه المعدل ..... فذكره بمثل الذي قبله حرفا بحرف- ورواه ابن عدي في الكامل (۱۱۲/۲): ثنا الحسن بن علي بن مهران؛ ثنا عصام بن يوسف؛ به؛ وقال: (لا اعرفه الا من هذا الوجه)- اه-

۳۳۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۷۵/۱) رقم (۱۷۸) من طريق الدارقطني به؛ ورواه ابن عدي في الكامل (۱۹۱/۱) حدثنا يحيى بن محمد به؛ وقد رواه البيهقي في الخلافيات (۲۷۷/۱) رقم (۱۷۹): حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا؛ ثنا عباد بن يعقوب؛ ثنا ابو مطيع عن ابراهيم بن طهمان عن جابر عن عطاء؛ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ان المضمضة والاستنشاق من وظيفة الوضوء؛ ولا يتم الوضوء الا بهما والاذنان من الراس)- اه- وقد روي عن اسماعيل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا؛ وسياتي رقم (۲۴۱)-

○ محمد بن مصعب بن صدقہ قرقسانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 208ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۸/۲)(۷۰۹)۔

•••——•••——•••

337- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْتَنْثِرْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''ولیستنثر''۔

338- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ الْبَلْخِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ الْعَائِذِيُّ اَبُو الْحَسَنِ الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامَغَانِيُّ - وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ لَا يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . جَابِرٌ ضَعِيفٌ . وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو مُطِيعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہے جس کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی ان دونوں پر مسح کیا جائے گا)۔

اس روایت کا راوی جابر ضعیف ہے' اس سے نقل کرنے کے حوالے سے اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔ حکم بن عبداللہ نامی راوی نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی زیادہ درست محسوس ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن جنید دامغانی قومسی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۴/۱)(۳۴۹)۔

○ علی بن یونس مدنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

۳۳۷-هو ایضا من طریق جابر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعاً وانظر الذي قبله-

۳۳۸-ذکر البیهقي في الخلافیات (۲۷٦/۱) قول الدارقطني هذا: (جابر ضعیف......) ثم ذکر الحدیث التالي فانظره-

ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۸/۵) (۵۹۸۰)۔

•••——•••——•••

339- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُطِيعٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ مِنْ وَظِيفَةِ الْوُضُوْءِ لاَ يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ ۔ وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا ۔

☆☆ عطاء نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کے ان اعمال میں سے ایک ہے' جن کے بغیر وضو مکمل نہیں ہوتا اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو عمر بن قیس نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عبداللہ ابومطیع بلخی (یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید ہیں): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 199ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۳۹/۲) (۲۱۸۵)۔

•••——•••——•••

340- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْخَصِيبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ وَمِنَ الْوَجْهِ فِي الْاِحْرَامِ ۔ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ضَعِيفٌ ۔ وَرُوِيَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاخْتُلِفَ عَنْهُ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وضو میں دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی دونوں کانوں پر بھی مسح

۳۳۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۷۷/۱) رقم (۱۷۹) من طريق الدارقطني به' وفي اسناده ابو مطيع الخولاني' واسمه: الحكم بن عبد الله صاحب ابي حنيفة- قال الذهبي في الميزان (۳۳۹/۲): (تفقه به اهل تلك الديار' وكان بصيرًا بالراي كبير الشان' ولكنه واه في ضبط الاثر)- اه-

۳۴۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۶/۱) رقم (۱۹۵) عن ابي بكر عن الدارقطني به' وفي اسناد عمر بن قيس: وهو المكي' قال البيهقي: (عمر بن قيس ضعيف)- اه- قال الحافظ في التقريب (۶۲/۱): (عمر بن قيس- المعروف بسندل بفتح المهملة وسكون النون وآخره لام: متروك من السابعة)- اه-

کیا جائے گا) اور احرام میں یہ چہرے کا حصہ ہیں (یعنی ان دونوں کو ڈھانپا نہیں جائے گا)۔

اس روایت کا راوی عمر بن قیس ضعیف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' تاہم اس میں کچھ اختلاف کیا گیا ہے۔

341- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ وَّالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيْفٌ وَّالْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ مِثْلُهٗ . خَالَفَهٗ عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ فَرَوَاهُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَايَصِحُّ اَيْضًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے اور قاسم بن غصن بھی اس کی مانند ضعیف ہے۔

علی بن ہاشم نے اس روایت کو نقل کرنے میں کچھ اختلاف کیا ہے' انہوں نے اسے اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے' لیکن یہ بھی مستند نہیں ہے۔

342- قُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

343- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ

۳۴۲- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۱۱/۲۵۳) رقم (۶۳۷۰)؛ والبيهقي في الخلافيات (۱/۳۷۸) رقم (۱۸۲)؛ وابن حبان في المجروحين (۲/۱۱۰)- كلهم من طريق علي بن هاشم عن اسماعيل به- وفي اسناده علي بن هاشم؛ قال الحافظ في التقريب (۱/۴۵): (صدوق يتشيع)- قال ابن حبان: كان غاليًا في التشيع ممن يروي المناكير عن المشاهير: حتى كثر ذلك في رواياته مع ما يقلب من الا سانيد ا- اه- وفيه ايضا اسماعيل؛ وقد تقدم الكلام عليه-

۳۴۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۸۲) رقم (۱۸۹) من طريق الدارقطني؛ واخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۲۱۴۱)؛ وابن حبان في المجروحين (۲/۲۵۰-۲۵۱)؛ وابو نعيم في الحلية (۴/۹۶)؛ والعقيلي في الضعفاء (۴/۶۷)؛ كلهم من طريق محمد بن زياد به- قال البيهقي: محمد بن زياد هذا هو الطحان؛ كذاب خبيث؛ قال العقيلي: متروك الحديث- ثم روى عن عمرو بن زرارة قال: كان محمد بن زياد يتهم بوضع الحديث- وروى عن عبد الله بن احمد؛ قال: سالت ابي عن محمد بن زياد؛ كان يحدث عن ميمون بن مهران! فقال: كذاب خبيث اعور يضع الحديث-

یَحْیٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی ابومحمد کوفی نزیل مکۃ: (یہ امام بخاری کے اکابر اساتذہ میں سے ہے) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 113ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۳۰) (۱۷۸)۔

○ محمد بن زیاد یشکری طحان اعور: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۲) (۲۲۶)۔

○ میمون بن مہران جزری ابوایوب کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 117ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹۲) (۱۵۵۳)۔

344- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ مِثْلَہٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی ابوجعفر حمصی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۷) (۵۹۹)۔

345- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَاسِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .وَرَوَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی محمد بن زیاد متروک الحدیث ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

346-حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .وَرُوِىَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن مہران بصری: یہ صاحب یوسف بن ماہک نہیں ہیں۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۲/۲)(۴۵۷)۔

347-حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَمَضْمَضُوْا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(وضو کرتے ہوئے) کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کے ایک راوی عمرو بن حصین اور دوسرے راوی ابن علاثہ دونوں ضعیف ہیں۔

۳۴۶-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۲۴) رقم (۱۶۰): حدثنا وكيع عن حماد بن سلمة فذكره. واخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۳۶۱)؛ وابن جرير (۴۵۸/۴) رقم (۱۱۳۷۶)؛ وابن المنذر في الاوسط (۴۰۱/۱) رقم (۳۹۴)- كلهم من طريق حماد بن سلمة عن علي بن زيد به. وفي اسناده علي بن زيد بن جدعان؛ وهو ضعيف كما في التقريب (۳۷/۱)-

۳۴۷-اخرجه ابن ماجه في سننه (۱۵۲/۱) كتاب الطهارة؛ باب الاذنان من الراس. الحديث (۴۴۵): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا عمرو بن الحصين به؛ ورواه البيهقي في الخلافيات (۲۹۷/۱) رقم (۲۰۷): اخبرناه ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ-رحمه الله- انا ابو بكر محمد بن جعفر بن احمد المزكي' ثنا محمد بن ابراهيم العبدي' ثنا ابو عثمان عمرو بن الحصين' به- قال البوصيري في الزوائد (۱۷۹/۱): (اسناده ضعيف: لضعف محمد بن عبد الله ابن علاثة وعمرو بن الحصين)- اه- وقال الحافظ ايضًا في التلخيص (۱۶۰/۱): (فيه عمرو بن الحصين وهو متروك)- اه- وانظر-ايضاً- نصب الراية (۲۰/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ایوب بن ہشام رازی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "کذاب" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۶۸) (۷۲۶۰)۔

○ عمرو بن حصین عقیلی بصری ثم جزوی، : علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۸) (۵۶۳)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن علاثۃ : یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 198ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۹) (۴۰۳)۔

•••——•••——•••

348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

اس روایت کا ایک راوی ابن محرر متروک ہے۔

349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْقَلَانِسِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْبَخْتَرِيُّ . وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ . الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ وَأَبُوهُ مَجْهُولٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"دونوں کان سر کا حصہ ہے"۔

اس روایت کا راوی بختری بن عبید ضعیف ہے اور اس کا والد مجہول ہے۔

۳۴۸- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۲) رقم (۲۷) ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۴۰۲) رقم (۲۱۴) وفي اسناده ابن محرر هذا وهو متروك؛ كما قال المصنف۔

۳۴۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۴۰۱) رقم (۲۱۲) من طريق الدارقطني بالاسنادين كليهما- ورواه ابن عدي (۲/۴۹۰)؛ ثنا محمد بن بشر ومحمد بن خريم – الدمشقيان جميعاً- عن هشام بن عمار عن البختري به' وفيه البختري وابوه' وبهما اعله ايضا الزيلعي في نصب الراية (۱/۲۰)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بختری بن عبید طائی: یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۴)(۱۰)۔

○ عبداللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابوالقاسم بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریک بغداد (۹/۳۸۷)(۵۰۷۵)۔

○ سعید بن شرحبیل کندی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۸)(۱۹۴)۔

○ عبید: یہ بختری بن عبید کے والد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے بختری نے روایات نقل کی ہیں۔: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۶/۷)(۳۷)۔

•••——•••——•••

350- وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ .حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .رَفَعَهُ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ وَّالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ مُوْسَى .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کو علی بن جعفر نامی راوی نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن زیادہ درست یہ ہے' یہ روایت ''موقوف'' ہے' اس روایت کے راوی حسن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

۳۵۰- اخرجه ابو حاتم الرازي في العلل (۱/۳۵) رقم (۱۳۳)، ومن طريقه المصنف، ومن طريق المصنف رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۹٤) رقم (۳۰٤)، واخرجه ايضا ابن عدي في الكامل (۱/۳٦٤) من طريق ابي حاتم الرازي به- واخرجه ابن عدي في الكامل (۱/۳٦٤)، والطبراني في الاوسط (۵/۵۵- ۵٦) رقم (٤۰۹٦)، وهو في مجمع البحرين رقم (٤۱۷) قال: ثنا علي بن سعيد بن بشير ثنا علي بن جعفر به- قال ابن ابي حاتم في العلل: (سمعت ابي ......) وذكر الحديث، فقال ابي: ذاكرت ابا زرعة بهذا الحديث فقال: حدثنا ابراهيم بن موسى عن عبد الرحيم، فقال ن عن ابي موسى موقوفا)- اه- وقال العقيلي: (ابو جعفر لا يتابع عليه- الاسانيد في هذا الباب لينة)- اه- وصوب الدارقطني الموقوف ايضا في العلل (۷/۲۵۰)، واشعث بن سوار ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (۱/۷۹)، والحسن لم يسمع من ابي موسى: لذلك قال الحافظ في التلخيص (۱/۱٦۱): (اخرجه الدارقطني واختلف في وقفه ورفعه وصوب الوقف، وهو منقطع ايضا)- اه- وسياتي موقوفا على ابي موسى-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن سوار کندی نجار افرق اثرم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹/۱)(۶۰۰)۔

•••———•••———•••

351– حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ - يَعْنِى ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِى مُوسَى قَالَ الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .مَوْقُوفٌ .تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ. وَرُوِىَ عَنْ أَبِى أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی متابعت کی ہے۔

یہی روایت حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ حافظ الکبیر حجۃ ابوبکر: (یہ مصنف ابن ابی شیبہ کے مؤلف ہیں) علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان (۱۸۲/۴)(۴۵۵۴)۔

•••———•••———•••

352–حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِى أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ .وَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَاقَيْنِ وَأَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً .شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ .وَقَدْ وَقَفَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

۳۵۱ اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲٤) رقم (۱۵۸) ومن طريقه رواه المصنف هنا وابن عدي في الكامل (۱/ ۲٦٤) وابن المنذر في الاوسط (۱/ ٤٠١): ثنا عبد الرحيم به ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵ - ۲۹٦) رقم (۲۰۵) من طريق الدارقطني به- وقد صوب ابو زرعة والحافظ في التلخيص وغيرهما الموقوف: كما مر في الحديث السابق-

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔
(انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے:) نبی اکرم ﷺ دونوں آنکھوں کے گوشوں کا بھی مسح کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اپنے سرِ مبارک کا ایک مرتبہ مسح کیا کرتے تھے۔
اس روایت کا راوی شہر بن حوشب مستند نہیں ہے۔
سلیمان بن حرب نامی راوی نے اس روایت کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی ثقہ اور مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سنان بن ربیعہ باہلی بصری ابوربیعہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۴/۱)(۵۳۴)۔

○ شہر بن حوشب اشعری شامی مولی اسماء بنت یزید بن سکن: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 112ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے

۳۵۲-ورد هذا الحديث من طرق كثيرة عن حماد بن زيد:

۱-اخرجه ابن ماجه (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة' باب الاذنان من الراس' الحديث (٤٤٤): حدثنا محمد بن زياد' انا حماد بن زيد فذكره' ورواه المصنف ايضا في المؤتلف والمختلف (۳/۱۴۰٦): ثنا ابو حامد' به-

۲-و اخرجه ابن جرير الطبري (٤/٤٥٩) رقم (۱۱۳۸۲): حدثنا ابو كريب' قال: حدثنا معلى بن منصور عن حماد بن زيد فذكره' وسياتي عند المصنف رقم (۳٥٤)-

۳-واخرجه ابو داؤد (۱/۳۳) كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' الحديث (۱۳٤)' ومن طريقه البيهقي في السنن الكبرى (۱/٦۷) كتاب الطهارة' باب مسح الاذنين بماء جديد' وفي الخلافيات (۱/٤۳۳) رقم (۲۲۸)- كلهم من طريق سليمان بن حرب ومسدد وقتيبة بن سعيد عن حماد بن زيد' به- وسياتي عند المصنف رقم (۳٥٦)' واخرجه الترمذي (۱/٥۳) كتاب الطهارة' باب ما جاء ان الاذنين من الراس الحديث (۳۷)' وقال الترمذي: (قال قتيبة قال حماد: لا ادري هذا من قول النبي صلى الله عليه وسلم او من قول ابي امامة!)- اه-

٤-و سياتي عند المصنف ايضا من طريق الهيثم بن جميل عن حماد به رقم (۳٥۳)-

٥-و اخرجه الطبراني في الكبير (۸/۱٤۲-۱٤۳) رقم (۷٥٥٤): ثنا علي بن عبد العزيز' ثنا عارم ابو النعمان (ح) وثنا ابو مسلم الكشي' ثنا ابو عمر الضرير (ح) وثنا احمد بن محمد البصري' ثنا عفان بن مسلم' قالوا: ثنا حماد' به- وحديث عفان بن مسلم عن حماد: اخرجه احمد (٥/۲٥۸) وابو عبيد في الطهور رقم (۸۸)' (۳٥۹)' وسياتي عند المصنف رقم (۳٥٥) من طريق ابي عمر ومحمد بن ابي بكر' قالا: نا حماد' فذكره-

٦-وقد رواه ابن المنذر في الاوسط (۱/۳۸۱) رقم (۳٦۲) ثنا علي بن الحسن' ثنا عبد الله ابن الجراح' ثنا حماد به نحوه-

۷-و اخرجه ايضا ابن جرير في تفسيره (٤/٤٥۸) رقم (۱۱۳۸۲)' والبيهقي في الخلافيات (۱/٤۰٦) رقم (۲۱۹) من طريق ابي اسامة عن حماد بن زيد' به- وعند الطبري (عن شهر عن ابي امامة او عن ابي هريرة) شك ابن جريج: راويه عن ابي امامة- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۱۸-۱۹)

ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵/۱)(۱۱۲)۔

•••——•••——•••

353- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن جمیل بغدادی ابوسہل نزیل انطاکیہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۲)(۱۶۱)۔

•••——•••——•••

354- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِنَانٍ عَنْ شَهْرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . بِالشَّكِّ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

یعنی اس روایت میں شک پایا جاتا ہے۔

355- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . اَسْنَدَهُ هٰؤُلَاءِ عَنْ حَمَّادٍ وَخَالَفَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویوں نے حماد نامی راوی کے حوالے سے اسے اسی طرح نقل کیا ہے' تاہم سلیمان بن حرب نامی راوی نے مختلف بات نقل کی ہے۔

یہ صاحب ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلیمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس ابوبکر فقیہ حنبلی المعروف بالنجاد۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۹/۴)(۱۸۷۹)۔

○ حفص بن عمر ابوعمر ضریر اکبر بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۸/۱)(۴۵۹)۔

○ محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم مقدمی ابوعبداللہ ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۹)(۵۷۹۸)۔

○ سلیمان بن حرب ازدی واشحی بصری قاضی بمکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)(۴۲۳)۔

•••——•••——•••

356- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّهُ وَصَفَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ مَاقَيْهِ بِالْمَاءِ .قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ .قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِىْ اُمَامَةَ فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ بَدَّلَ اَوْ كَلِمَةً قَالَهَا سُلَيْمَانُ اَىْ اَخْطَاَ .خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ رَوَاهُ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ غَسَلَ مَاقَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاُذُنَيْنِ .حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ سَاَلْتُ مُوْسَى بْنَ هَارُوْنَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَىْءٍ فِيْهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ وَّشَهْرٌ ضَعِيْفٌ وَّالْحَدِيْثُ فِىْ رَفْعِهِ شَكٌّ .وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ قَالَ اَبِىْ سِنَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَبُوْ رَبِيْعَةَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيْثِ.

٣٥٦–اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٤٢٤) رقم (٢٢٩) من طريق الدارقطني به، وانظر تخريجه في الحديث (٣٥٢)-

☆☆ شہر بن حوشب نامی راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کیا تو یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو پانی کے ذریعے اپنی آنکھوں کے کناروں کا مسح کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

سلیمان بن حرب نے یہ بات بیان کی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ یہ بات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے' جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتا ہے، (یعنی اس کو حدیث قرار دیتا ہے) تو اس نے تبدیلی کی۔

یہاں پر سلیمان نامی راوی نے کوئی اور بات کہی تھی' جس کا مطلب یہی تھا: اس نے غلطی کی ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس سے مختلف بات نقل کی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو آپ اپنی انگلیوں کے ذریعے دونوں آنکھوں کے گوشوں کو دھویا کرتے تھے۔ تاہم انہوں نے اس روایت میں دونوں کانوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

دعلج بن احمد بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن ہارون سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے' اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے اور شہر نامی راوی ضعیف ہے اور اس حدیث کے ''مرفوع'' ہونے کے بارے میں شک پایا جاتا ہے۔

ابن ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: ابوربیعہ سنان بن ربیعہ نامی راوی حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

357- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . هٰذَا مُرْسَلٌ وَّرُوِىَ عَنْهُ مُتَّصِلاً عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَايَصِحُّ .وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ ضَعِيْفٌ .

☆☆ حضرت راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

۳۵۷- کذا اخرجه المصنف هنا مرسلاً' ورواه ایضا مسنداً رقم (۳۵۸): حدثنا ابو بکر النیسابوری...... الحدیث' ومن طریقه اخرجه البیهقی فی الخلافیات (۱/۴۲۷) رقم (۳۳۵)' واخرجه ابن عدی ف الکامل (۱/۱۹۵): ثنا موسی بن العباس' ثنا احمد بن عیسی به- وقال ابن عدی: (وبهذا الاسناد لا یرویه الا احمد بن عیسی' وانما یروی هذا حماد بن زید عن سنان بن ربیعة عن شهر بن حوشب عن ابی امامة)- اه- وهذا الحدیث فی اسناده (ابو بکر بن ابی مریم): قال ابو حاتم فی (الجرح والتعدیل) (۲/۴۰۵): (ضعیف الحدیث طرقته لصوص فاخذوا متاعه فاختلط)- وقال ابن حبان فی المجروحین (۲/۱۴۶): (ردیء الحفظ لا یحتج به اذا انفرد)- اه- قال الحافظ فی التقریب (۲/۳۹۸): (ابو بکر بن عبد الله بن ابی مریم الغسانی الشامی' وقد ینسب الی جده' قیل: اسمه بکیر' وقیل: عبد السلام- ضعیف' وکان قد سرق بیته فاختلط)- اه- وایضا احمد بن عیسی التنیسی: قال الحافظ فی التقریب (۱/۲۲): (لیس بالقوی)- اه-

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور یہ روایت ''متصل'' طور پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے لیکن یہ مستند نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی ابوبکر بن مریم ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن مغیرۃ بن سنان ازدی حمصی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 264ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵)(۱۱۳)۔

○ شریح بن یزید حضرمی ابوحیوۃ حمصی مؤذن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۰)(۵۷)۔

○ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم غسانی شامی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 156ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۹۸)(۵۲)۔

358- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

☆☆ راشد بن سعد' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تنیسی خشاب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۲۶۹)(۵۰۷)۔

○ عبداللہ بن یوسف تنیسی ابومحمد الکلاعی اصلہ من دمشق، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۳/۱)(۷۶۰)۔

•••——•••——•••

359- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ. وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عِيسٰى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ. جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کا راوی جعفر بن زبیر متروک ہے۔

—※——※——※—

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن قطن بن خالد بن حبان بن مسلم: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۴/۱)(۲۴۲)۔

○ عباس بن عبداللہ بن ابوعیسیٰ واسطی نزیل بغداد المعروف بالترقفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 268ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۷/۱)(۱۴۴)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن ابوجابر بیاضی مدنی عن سعید بن مسیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۴/۶)(۷۸۳۲)۔

○ جعفر بن زبیر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۳۳/۲)(۱۵۰۴)۔

۳۵۹ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱۲۵/۱) رقم (۲۳۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' ورواه ابن عدي في الكامل (۳۶۹۵/۷): ثنا محمد بن موسى الحلواني' ثنا عمر بن يحيى الايلي' ثنا يحيى بن كثير عن جعفر بن الزبير' به- وفي اسناده جعفر بن الزبير' وهو الدمشقي' قال الحافظ في التقريب (۱۳۰/۱): (متروك الحديث' وكان صالحًا في نفسه من السابعة)- اه- وقد تابعه ابو معاذ الالهاني' اخرجه تمام في الفوائد رقم (۱۷۹): انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد' نا ابو علي الحسن بن علي بن جرير الصوري' نا سليمان بن عبد الرحمن' نا عثمان بن فائد' نا ابو معاذ الالهاني' له ترجمة في تهذيب الكمال (۲۱۹/۲۵) ت رقم (۵۲۲۲) لكن كنيته: ابو سفيان -

○ قاسم بن عبدالرحمٰن دمشقی ابوعبدالرحمٰن: یہ حضرت ابوامامہ باہلی کے شاگرد ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں صدوق قرار دیا ہے تاہم یہ مرسل روایات بکثرت نقل کرتے ہیں۔ان کا انتقال 112 ھ میں ہوا۔مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۸)(۲۹)۔

•••———•••———•••

360- وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكَمِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ . عَبْدُ الْحَكَمِ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

اس روایت کے ایک راوی عبدحکم کو مستند نہیں سمجھا جاتا۔

———

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عفان بن سیار باہلی ابوسعید جرجانی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''صدوق'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵)(۲۲۵)۔

○ عبدالحکیم بن عبداللہ قسملی: علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۲۴۲)(۴۷۵۹)۔

•••———•••———•••

361- وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِنْ قَوْلِهِ .وَفِيْ اِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ .حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ .

۳۶۰- اخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۴۵۰): ثنا عبد الله بن ابي سفيان' ثنا الحسين بن مرزوق' ثنا بشر بن محمد الواسطي' ثنا عبد الحكم به- قال البيهقي في الخلافيات (۱/ ۴۰۳): قال ابو الحسن الدارقطني: (عبد الحكم لا يحتج به)- اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي' انبا ابو الحسين السمي' انبا ابو الحسين الحجاجي' ثنا ابو الجهم' ثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني' قال: زياده بن ميمون وابو هرمز وعبد الحكم الذين يروون عن انس' لا ينبغي ان يشتغل بحديثهم)-

۳۶۱- اسناده ضعيف: شيخ عروة بن قبيصة مجهول' وكذا ابوه-

★★ عروہ بن قبیصہ نے ایک انصاری کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: ''تم لوگ یہ بات جان لو! دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس ابومسعود جریری بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 144ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۸/۳) (۳۱۴۵)۔

○ عروۃ بن قبیصۃ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تعجیل المنفعۃ (۱۱/۲) (۷۳۴)۔

•••——•••——•••

362- وَرُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا طَالُوْتُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْاُذُنَيْنِ فَقَالَتْ مِنَ الرَّاْسِ وَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا اِذَا تَوَضَّاَ ـ الْيَمَانُ ضَعِيْفٌ.

★★ عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دونوں کانوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں' پھر انہوں نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کانوں کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا وضو کرتے ہوئے مسح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کا ایک راوی یمان ''ضعیف'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طالوت بن عباد صیرفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 238ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۵۷/۳) (۳۹۸۰)۔

○ یمان بن مغیرۃ بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از

۳۶۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۴۳۷/۱) رقم (۲۴۵) من طريق الدارقطني به- واليمان ابو حذيفة: هو ابن المغيرة البصري، قال البخاري في التاريخ (۴۲۵/۸) ت (۳۵۷۹): (قال وكيع التميمي: منكر الحديث)- اه- وقال يعقوب الفسوي في المعرفة والتاريخ (۶۰/۲): (بصري ضعيف)- اه- وضعفه النسائي في الضعفاء والمتروكين رقم (۶۸۴) قال: ليس بثقة- وقال الحافظ في التقريب (۳۷۹/۲): ضعيف. وقد تقدم الحديث من طريق عروة عن عائشة رقم (۳۲۵)-

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۹/۲)(۴۲۱)۔

•••——•••——•••

363- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَيَحْيٰى بْنُ اَبِى بُكَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحَبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ ائْتِنِى بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَّطَسْتٍ وَّنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْاِنَاءَ فَاَكْفَاَهُ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذَا طُهُوْرُهُ .وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنٰى قَرِيْبٌ .

★★ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد صحن میں آ کر بیٹھے' پھر آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی لے کر آؤ! خادم ایک برتن میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا' ساتھ ایک طشت لے آیا' ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے' انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا' ایسا اُنہوں نے تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہر مرتبہ ہاتھ دھوتے ہوئے اُنہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہیں کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھو لیا تو پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور (اس کے ذریعے پانی لے کر) کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ برتن

میں داخل کیا اور اس میں پانی بھر لیا' پھر اس میں جتنا بھی پانی تھا' اس پانی سمیت ہاتھ کو بلند کیا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اس ہاتھ کا مسح کیا اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور اپنے بائیں پاؤں کے ذریعے تین مرتبہ اس کو دھویا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنی چلّو میں تھوڑا سا پانی لے کر اسے پی لیا' پھر یہ ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے' جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بعض راویوں نے اس کے بعض کلمات میں کمی وبیشی کی ہے' لیکن ان کا مفہوم قریب' قریب ہے۔

364- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِى الْحُنَيْنِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ زَنْجَوَيْهِ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ اَبِى الْحَسَنِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِيءَ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصَبَّ فِىْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّمَضْمَضَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّمَسَحَ رَاْسَهُ وَمَسَحَ اُذُنَيْهِ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ ایوب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بن ابوالحسن کو دیکھا' انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ان کے لیے پانی کا ایک بڑا برتن لایا گیا' پھر وہ پانی پیالے میں ڈال دیا گیا' انہوں نے سب سے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں کانوں کا مسح کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لیے' پھر یہ بات بیان کی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ یہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن عبداللہ بن مہران ابوجعفر وراق: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ (۳/۶۱) (۱۰۱۳)۔

○ محمد بن حسین بن موسیٰ بن ابوحنین: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی''

٣٦٤-ذكره الزيلعي في نصب الراية (١/١٤)، وسكت عليه۔

(۲/۴۲۵)(۶۷۴)۔

○ معلیٰ بن اسد عمی ابوہیثم بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۶۰)(۶۸۵۰)۔

○ ایوب بن عبداللہ بن مکرز عامری قرشی خطیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۶۰)(۶۲۲)۔

•••———•••———•••

365- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَمُؤَخَّرَهُ وَصُدْغَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فَمَسَحَ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

☆☆ سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے اور پیچھے والے حصے اور دونوں کنپٹیوں کا مسح کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں داخل کر کے ان کے ذریعے کان کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محرز بن عون ہلالی ابوالفضل بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 231ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۱)(۹۴۵)۔

○ مسلم بن خالد مخزومی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مکی المعروف بالزنجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴۵)(۱۰۷۹)۔

•••———•••———•••

366- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ فَمَسَحَ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ هٰكَذَا يَقُوْلُ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهٗ يَرْوِيْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ فِعْلِهٖ.

★★ حمید بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تھے تو اپنے کان پر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کرتے تھے اور پھر یہ بیان کیا کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیگر راویوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے فعل کے طور پر روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشار بن عثمان عبدی بصری ابوبکر بندار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 252ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۸)(۵۷۹۱)۔

○ حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبداللہ ازدی ابواحمد بن زنجویہ وھو لقب ابیہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰)(۱۵۶۷)۔

367- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ اُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَاْمُرُ بِالْاُذُنَيْنِ.

★★ حمید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں

۳۶۶-اخرجه البيهقي في معرفة السنن (۱/۱۷۸) رقم (۱۷۸) رقم (۹۱): اخبرنا ابو الحسن علي بن احمد ابن عبدان' اخبرنا احمد بن عبيد' ثنا تمتام' حدثني محمد بن بكار' قال: حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن حميد عن انس: انه كان يمسح ظاهر اذنيه وباطنهما' وقال: هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل)- ثم قال: (رواه الشافعي في (كتاب حرملة) عن عبد الوهاب- وقد وهم فيه عبد الوهاب' انما الرواية المحفوظة عن حميد عن انس انه فعل ذلك- ثم عزاه الى عبد الله بن مسعود' وروي عن زائده عن الثوري عن حميد مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم - وهو ايضا غير محفوظ- والله اعلم)- اه- وحديث زائدة عن سفيان اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۴۶) رقم (۱۲۹)-

۳۶۷-اخرجه ابو عبيد في الطهور رقم (۲۵۷): ثنا هشيم ومروان بن معاوية عن حميد الطويل به' واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۳۴): ثنا علي بن شيبة ثنا يحيى بن يحيى عن هشيم به' وقد اخرجه البيهقي -ايضاً- في الخلافيات (۱/۲۴۵) رقم (۱۲۸): اخبرنا محمد بن موسى بن الفضل' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا اسيد بن عاصم' ثنا الحسين ابن حفص عن سفيان الثوري عن حميد قال: (رايت انس بن مالك يتوضا ومسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما' فنظرنا اليه' قال: كان ابن ام عبد يامر بذلك)- ورواه ايضا في الكبرى (۱/۶۴) كتاب الطهارة' باب مسح الاذنين' قال: اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابو العباس' به- ورواه ايضا الطحاوي (۱/۳۴): ثنا ابن ابي داؤد' ثنا ابن ابي مريم' ثنا يحيى بن ايوب' ثني حميد' به- وقد سبق مرفوعا ايضا ولا يصح' كما تقدم في الذي قبل هذا رقم (۳۶۶)-

کانوں کے اندرونی حصے اور باہر والے حصے کا مسح کیا اور پھر یہ بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کانوں (کا مسح کرنے کا) حکم دیا کرتے تھے۔

368- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُوْ اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّاصِحِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُحَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِى الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا .

وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ قَالَ اَبِىْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ وَقَتَادَةَ قَالَا كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلاً وَّهُوَ الصَّوَابُ . وَرَوَاهُ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ مَوْقُوْفًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو اپنے دونوں رخساروں کو نرمی سے ملتے تھے اور پھر اپنی انگلیوں کے ذریعے نیچے کی طرف سے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم خزاعی ابوامیہ طرسوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۸۲۰)(۵۷۳۶)۔

○ عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین دمشقی ابوسعید، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۴)(۳۷۸۱)۔

○ عبدالواحد بن قیس سلمی ابوحمزة دمشقی افطس نحوی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (ص۶۳۱)(۴۲۷۶)۔

۳۶۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۴۹) كتاب الطهارة' باب ما جاء في تخليل اللحية الحديث (۴۳۲): حدثنا هشام بن عمار...... فذكره- واخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۵۵) كتاب الطهارة' باب عرك العارضين' قال: اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد الصوفي' انا ابو احمد بن عدي الحافظ' ثنا ابن دحيم وجماعة قالوا: ثنا هشام بن عمار...... فذكره- ثم قال البيهقي: تفرد به عبد الواحد بن قيس' واختلفوا في عدالته: فوثقه يحيى بن معين وابا ه يحيى بن سعيد القطان ومحمد بن اسماعيل البخاري- قال البوصيري في الزوائد (۱/۱۷۷): (هذا اسناد فيه عبد الواحد وهو مختلف فيه)- اه-

369- حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَ قَوْلِ ابْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے)۔

البتہ انہوں نے اس روایت کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد القدوس بن حجاج خولانی ابومغیرۃ حمصی، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 212ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۸)(۴۱۷۳)۔

370- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو اپنی ٹوپی اٹھا دیتے تھے اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن العاص اموی ابوعثمان بغدادی، :علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۰)(۲۴۲۸)۔

۳۶۹- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۵۵) كتاب الطهارة' باب غسل العارضين من طريق الدارقطني به' وانظر الحديث السابق (۳۶۸)۔
۳۷۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۶۱) كتاب الطهارة' باب ايجاب المسح بالراس وان كان متعمماً من طريق الدارقطني به۔

38- باب مَا رُوِیَ فِیْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَاسْتِیْعَابِ جَمِیعِ الْقَدَمِ فِی الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ.

باب: وضو کی فضیلت اور وضو کے دوران پورے پاؤں تک اچھی طرح پانی پہنچانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

371- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الزَّيَّاتُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاْنَا لِلصَّلَاةِ اَنْ نَغْسِلَ اَرْجُلَنَا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی' جب ہم نماز کے لیے وضو کریں تو اپنے پاؤں دھولیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی قاضی ابوعبدالرحمٰن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۱)(۶۱۲۱)۔

372- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ اَخْبَرَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِيْ اَنَّكَ رُبُعُ الْاِسْلَامِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا فِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ مَعَ

۳۷۱- في اسناده من لا اعرفه- (حفص): لم اجد له ترجمة' وقد رواه ابن عدي في الكامل (۶/ ۲۱۱۴) من طريق محمد بن عبيد الله العرزمي عن عطاء عن جابر- والعرزمي: قال الذهبي في الميزان (۶/۲۴۷): (هو من شيوخ شعبة' المجمع على ضعفهم' ولكن كان من عبا الله الصالحين)- اه-

۳۷۲- اخرجه مسلم (۳/۱۸۲-۱۸۴- شرح الابي) كتاب صلاة المسافرين وقصرها- باب اسلام عمرو بن عبسة' حديث (۲۹۴/ ۸۳۲) من حديث عمرو بن عبسة- واحمد (۴/ ۱۱۲)' وابن ماجه (۱/ ۱۰۴) كتاب الطهارة وسننها' باب ثواب الطهور' رقم (۲۸۳)- وفي الباب عن عطاء بن يسار نحوه' اخرجه النسائي (۱/ ۷۴' ۷۵) كتاب الطهارة' باب مسح الاذنين رقم (۱۰۳)' ومالك في (الموطا) (۱/ ۳۱) كتاب الطهارة' باب جامع الوضوء رقم (۳۰)- وفي الباب من حديث عطاء بن يسار' اخرجه ابن ماجه (۱/ ۱۰۳) كتاب الطهارة وسننها' باب ثواب الطهور رقم (۲۸۲)' والبيهقي (۱/ ۸۱)' وابو عوانة (۱/ ۲۴۵)-

الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى مِرْفَقَيْهِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَاْسِهٖ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِىْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

★★ ابوعمار بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ سے کہا: آپ کس بات کے دعوے دار ہیں؟ آپ کو بہت پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے؟ (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے)

حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ نے یہ بات بیان کی: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتایئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص وضو کرنے لگے تو وہ پہلے کلی کرے پھر ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے تو اس میں سے اس کے تمام گناہ یہاں تک کہ اس کے ناک کے بانسے سے تمام گناہ پانی سمیت باہر نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے میں سے تمام گناہ یہاں تک کہ اس کی داڑھی کے کناروں میں سے بھی پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے یہاں تک کہ ناخنوں میں سے بھی تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے کناروں سمیت اس کے سر کے تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کناروں میں سے بھی تمام گناہ پانی سمیت گر جاتے ہیں پھر وہ اُٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرتا ہے اس کی ثناء بیان کرتا ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے (اس طرح پاک) ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالکریم بن ہیثم بن زیاد بن عمران ابویحییٰ قطان: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 278ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۸/۱۱) (۵۷۵۳)۔

○ عکرمۃ بن عمار عجلی ابوعمار الیمامی اصلہ من البصرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۷)(۲۷۰۶)۔

○ شداد بن عبداللہ قرشی ابوعمار دمشقی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۲)(۲۷۷۱)۔

373- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس کی سند ''ثابت'' اور ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن عبداللہ بن یزید بن میمون بن مہران الیمامی نزیل مکۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۸)(۷۷۹۴)۔

374- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَوْ عَنْ اَخِىْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْمًا عَلٰى اَعْقَابِ اَحَدِهِمْ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ اَوْ مِثْلُ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ قَالَ - فَجَعَلَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ . فَكَانَ اَحَدُهُمْ يَنْظُرُ فَاِنْ رَاٰى مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ اَعَادَ الْوُضُوْءَ.

★★ عبدالرحمان بن سابط نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یا شاید حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی کے

۳۷۴- اخرجه الطبراني (۸/۳۴۸-۳۴۹) رقم (۸۱۱٦) من طريق عبد الواحد بهذا الاسناد' واخرجه الطبراني في (الكبير) (۳۴۷/۸) رقم (۸۱۰۹) من طريق علي بن مسهر عن ليث ابن ابي سليم عن عبد الرحمن بن سابط عن ابي امامة واخيه' قالا: ابصر رسول الله صلى الله عليه وسلم قومًا يتوضئون' فقال: (ويل للاعقاب من النار)' واخرجه الطبراني (۸/۳۴۷-۳۴۸) رقم (۸۱۱۰' ۸۱۱۱' ۸۱۱۳' ۸۱۱۴' ۸۱۱۵) من طرق عن ليث عن عبد الرحمن بن سابط عن ابي امامة وحده' به- وقال الهيثمي في (المجمع) (۲۴۵/۱): رواه الطبراني في (الكبير) من طرق ففي بعضها عن ابي امامة واخيه' وفي بعضها عن ابي امامة فقط' وفي بعضها عن اخيه فقط ...... ومدار طرقه كلها عن ليث بن ابي سليم' وقد اختلط- اه- وحديث: (ويل للاعقاب من النار) صرح السيوطي بتواتره في (الازهار المتناثرة) ص (۲٦) رقم (۱٦) وتبعه الشيخ ابو الفيض الكتاني ص (٦۸' ٦۹) وقال: ومن صرح بانه متواتر الشيخ عبد الرءوف المناوي في (شرح الجامع الصغير)' وشارح كتاب مسلم الثبوت في الاصول- اه-

حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا (وضو کرتے ہوئے) ان میں سے کسی شخص کی ایڑھی کے ایک درہم جتنے یا شاید ایک ناخن جتنے حصہ تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمانا شروع کیا: بعض ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) آدمی کو اس بات کا جائزہ لے لینا چاہیے اگر وہ کوئی ایسی جگہ دیکھے جہاں تک پانی نہیں پہنچا تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سابط، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن عبداللہ بن سابط، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۷۹) (۳۸۹۲)۔

375- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ عَلٰى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ. تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے وضو کرلیا تھا اور اپنے پاؤں کا ایک ناخن جتنا حصہ چھوڑ دیا تھا (وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔

اس روایت کو قتادہ سے نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہیں اور یہ راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جریر بن حازم بن زید بن عبداللہ ازدی ابونضر بصری والد وہب، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے

۳۷۵- اخرجه احمد (۳/۱۴٦)، وابنه عبد الله في زوائد المسند (۳/۱۴٦)، وابو داؤد (۱/۴۴) كتاب الطهارة، باب تفريق الوضوء، الحديث (۱۷۳)، وابن ماجه (۱/۲۱۸) كتاب الطهارة وسننها، باب من توضا فترك موضعًا لم يصبه الماء، الحديث (٦٦۵)، وابن خزيمة رقم (۱٦۴) وابو يعلى في مسنده (۵/۳۲۲) رقم (۲۹۴۴)- قال ابو داؤد: (وهذا الحديث ليس بمعروف عن جرير بن حازم، ولم يروه الا ابن وهب، وقد روى عن معقل بن عبيد الله الجزري عن ابي الزبير عن جابر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال: (ارجع فاحسن وضوء ك)- اه-

ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۶)(۹۱۹)۔

376- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلاَءً حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلاَبٍ حَدَّثَنَا الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلاَبٍ الْحَرَّانِيُّ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَآءَ رَجُلٌ.

وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلاَبٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّاَ وَبَقِىَ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ مِثْلُ ظُفُرِ اِبْهَامِهٖ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِرْجِعْ فَاَتِمَّ وُضُوْءَ كَ ۔ فَفَعَلَ ۔ وَالْمَعْنٰى مُتَقَارِبٌ ۔ اَلْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے' سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص آیا' جس نے وضو کیا تھا اور اس نے اپنے پاؤں کی پشت کا کچھ حصہ' جو اس کے پاؤں کے ناخن کے انگوٹھے جتنا تھا' اس تک پانی نہیں پہنچایا تھا (یعنی وہ حصہ وضو میں خشک رہ گیا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اپنے وضو کو مکمل کرو! تو اس شخص نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب ہے' اس کا ایک راوی وازع بن نافع علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن محمد بن یزید بن سنان ابوفروۃ الرھاوی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے کچھ نقل نہیں کیا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۹/۲۸۸)(۱۲۳۰)۔

○ مصعب بن سعید ابوخیثمہ مصیصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۳۵)(۸۵۶۷)۔

۳۷۶- اخرجه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (۴۲۹)، وفي الصغير (۱/۱۷-۱۸)، والعقيلي في الضعفاء (۴/۱۸۲) من طريق المغيرة بن سقلاب عن الوازع به- قال الطبراني في الصغير: (لا يروى عن ابي بكر الصديق الا بهذا الاسناد، تفرد به المغيرة بن سقلاب)- اھ- وقال العقيلي في ترجمة مغيرة بن سقلاب: (لا يتابعه الا من هو نحوه)- اھ- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۶): رواه الطبراني في الاوسط والصغير، وفيه الوازع بن نافع وهو مجمع على ضعفه)- اھ-

○ مغیرۃ بن سقلاب ابوبشر حرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف اور متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المجروحین (۳/۸)۔

○ واسع بن نافع عقیلی جزری قال ابن معین: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۱۱۵)(۹۳۲۸)۔

377- وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاَى رَجُلاً فِي رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ حِيْنَ تَطَهَّرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْوُضُوْءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَغْسِلَ اللُّمْعَةَ وَيُعِيْدَ الصَّلَاةَ.

☆☆ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا جس کے پاؤں کا کچھ حصہ خشک تھا اور وضو کرتے ہوئے وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وضو کے ساتھ تم نماز میں شریک ہو گئے تھے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا' وہ اس خشک جگہ کو دھوئے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

378- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَى رَجُلاً وَّبِظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَبِهٰذَا الْوُضُوْءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ قَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَرْدُ شَدِيْدٌ وَّمَا مَعِي مَا يُدْفِئُنِيْ فَرَقَّ لَهُ بَعْدَ مَا هَمَّ بِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ اغْسِلْ مَا تَرَكْتَ مِنْ قَدَمِكَ وَاَعِدِ الصَّلَاةَ وَاَمَرَ لَهُ بِخَمِيصَةٍ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا' جس کے پاؤں کی پشت کا کچھ حصہ خشک تھا' وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں شامل ہوئے ہو؟ اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! سردی بہت زیادہ ہے اور میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس کو روک سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے اس پر سختی کرنے لگے تھے' یہ بات سن کر نرم پڑ گئے اور اس سے فرمایا: تم نے اپنے پاؤں کا جو حصہ چھوڑا ہے' اسے دھو لو اور نماز دوبارہ پڑھو' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جبہ دینے کی ہدایت کی۔

379- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ

۳۷۷- اخرجه ابو بكر بن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۵) رقم (۴۴۶)، وسياتي عند المصنف بعد هذا من طريق احمد بن عبد الله، نا الحسن بن عرفة كما سياتي. ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۸۴) كتاب الطهارة، باب تفريق الوضوء- واخرجه عبد الرزاق (۱/۳۶) رقم (۱۱۸) عن معمر عن خالد الحذاء عن ابي قلابة: ان عمر بن الخطاب راى رجلا يصلي، وقد ترك من رجليه موضع ظفره، فامره ان يعيد الوضوء والصلوة- ورواه ابن ابي شيبة (۱/۴۵) رقم (۴۴۷): حدثنا ابن علية عن خالد عن ابي قلابة: ان عمر راى رجلا يصلي قد ترك على ظهر قدمه مثل الظفر، فامره ان يعيد وضوء ه وصلاته- وقد اخرج مسلم (۲/۱۲۲) كتاب الطهارة، باب وجوب استيعاب جميع اجزاء محل الطهارة، الحديث (۲۴۳) وغيره- وذكره ابو داؤد (۱/۴۴) كتاب الطهارة، باب تفريق الوضوء، الحديث (۱۷۳) من طريق ابي الزبير عن جابر عن عمر ان رجلا توضا، فترك موضع ظفر على قدمه، فابصره النبي صلى الله عليه وسلم : فقال: (ارجع فاحسن وضوء ك) فرجع ثم صلى-

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرْضِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدِ اغْتَسَلَ وَقَدْ بَقِيَتْ لُمْعَةٌ مِّنْ جَسَدِهٖ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ وَّارِدٌ فَقَالَ بِشَعْرِهٖ هٰكَذَا عَلَى الْمَكَانِ قَبْلَهٗ .عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا بَصْرِيٌّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَغَيْرُهٗ مِنَ الثِّقَاتِ يَرْوِيْهِ عَنْ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

☆☆ علاء بن زیاد نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:
ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے۔آپ نے غسل کیا ہوا تھا' لیکن آپ کے جسم کا کچھ حصہ خشک رہ گیا تھا جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حصہ خشک رہ گیا ہے' یہاں تک پانی نہیں پہنچا'! نبی اکرم ﷺ کے بال مبارک گھنے تھے' آپ نے اپنے (گیلے) بالوں کی نمی کے ذریعے اس حصے کو تر کرلیا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدسلام بن صالح بصری ہے اور مستند نہیں ہے۔

دیگر ثقہ راویوں نے اسے اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' علاء نامی راوی کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
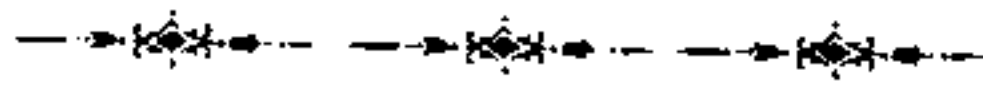
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ابوصلت ہروی مولی قریش نزل نیشاپور، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۸)(۴۰۹۸)۔

○ اسحٰق بن سوید بن ہبیرۃ عدوی، بصری، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 131ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۹)(۳۶۱)۔

○ علاء بن زیاد بن مطر عدوی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۰)(۵۲۷۳)۔

۲۷۹- اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۷): حدثنا موسى بن اسماعيل' اخبرنا حماد عن اسحاق بن سويد عن العلاء بن زياد عن النبي صلى الله عليه وسلم ..... فذكره بمعناه- ورواه ابن ابي شيبة (۱/۴۵) رقم (۴۴۴): حدثنا هشيم وابن علية ومعتمر عن اسحاق بن سويد العدوي قال: حدثنا العلاء..... فذكره- وقد اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۴۶) رقم (۴۵۶)' ومن طريق ابن ماجه في السنة (۱/۲۱۷) كتاب الطهارة' باب من اغتسل من الجنابة' الحديث (۶۶۳): ثنا يزيد بن هارون' ثنا مسلم بن سعيد عن ابي علي الرحبي عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اغتسل من جنابة' فراى لمعة لم يصبها الماء فقال بجمته فبلها عليها- قال البوصيري (۱/۲۲۹): (هذا اسناد ضعيف: ابو علي الرحبي اسمه: حسين بن قيس' اجمعوا على ضعفه)- اه-

380- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَدَوِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرَاَى عَلٰى عَاتِقِهِ لُمْعَةً بِهٰذَا وَقَالَ فَقَالَ بِشَعْرِهِ وَهُوَ رَطْبٌ هٰذَا مُرْسَلٌ وَّهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ علاء بن زیاد عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت کیا' پھر آپ نے اپنی گردن پر تھوڑا سا خشک حصہ ملاحظہ کیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو حرکت دی تو (تو بالوں سے گرنے والے پانی کے قطروں سے) وہ تر ہو گیا۔

یہ روایت مرسل ہے اور یہی درست ہے۔

39- باب التَّنَشُّفِ مِنْ مَّاءِ الْوُضُوْءِ.

باب: وضو کے (پانی) یعنی اعضاء کو خشک کرنا

381- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا بَعْدَ وُضُوْئِهِ .اَبُوْ مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک مخصوص کپڑا تھا جس کے ذریعے آپ وضو کے اعضاء کو خشک کر لیتے تھے۔

اس روایت کا راوی ابومعاذ' سلیمان بن ارقم ہے اور یہ متروک ہے۔

382- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخَذْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَصَبَبْتُهُ فِيْ بِئْرِيْ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لیا اور اسے

۳۸۱- اخرجه الترمذي (۱/ ۷۴) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التمندل بعد الوضوء' الحديث (۵۳): حدثنا سفيان بن وكيع بن الجراح' حدثنا عبد الله بن وهب' به فذكره بسنده ومتنه' ومن طريقه ابن الجوزي في العلل رقم (۵۸۲) وكذا رواه الحاكم (۱/ ۵۴): حدثنا ابو العباس محمد ابن يعقوب' انبا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم' انبا ابن وهب فذكره' ومن طريقه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۸۵) كتاب الطهارة' باب التمسح بالمنديل' وقال الترمذي: (حديث عائشة ليس بالقائم' ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء- وابو معاذ: يقولون: هو (سليمان بن ارقم) وهو ضعيف عند اهل الحديث)- اه- وقال الحاكم: (ابو معاذ هذا: هو الفضل بن ميسرة بصري' روى عنه يحيى بن سعيد' واثنى عليه)- اه- وضعف الحديث البغوي في شرح السنة (۱/ ۲۴۳)' والزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۰۱)' والحافظ في التلخيص (۱/ ۱۷۱)-

۳۸۲- لم نقف عليه عند غير المصنف' والله اعلم- وفي اسناده عمر بن ابي سلمة بن عبد الرحمن' وثقه جماعة' قال الذهبي في الميزان (۵/ ۲۴۳): (لعمر عن ابيه مناكير' وقد علق له البخاري قصة جريج الراهب' فقال: وقال عمر بن ابي سلمة عن ابيه)- اه-

اپنے کنوئیں میں ڈال دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عنبسۃ بن سعید بن ابان بن سعید بن العاص بن سعید اموی اخو یحییٰ بن سعید: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۲/۵) (۶۵۱۶)۔

○ عبداللہ بن مبارک مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۴۰) (۳۵۹۵)۔

○ عمر بن ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۲۰) (۴۹۴۴)۔

40- باب فِيْ نَضْحِ الْمَآءِ عَلَى الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ.

باب: وضو کرنے کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

383- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ اَبُوْ يَحْيَى الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَآءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی' اس کے قریب کے زمانے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

۳۸۳-اخرجه ابن ماجه (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٤٦٢)' والحاكم (۲۱۷/۲)' والبيهقي (۱۶۱/۱) كتاب الطهارة' باب الانتضاح بعد الوضوء : لرد الوسواس' واحمد (١٦١/٤) وعبد بن حميد (۲۸۳- منتخب) من طريق ابن لهيعة عن عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن اسامة بن زيد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ' به- وقد رواه احمد وابنه عبد الله (۲۰۳/۵) من طريق رشيد بن سعد بن عقيل' به' وسياتي عند المصنف في الحديث التالي (٣٨٤)- وللحديث شاهد من حديث ابي هريرة- اخرجه الترمذي (۷۱/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٥٠): حدثنا نصر بن علي الجهضمي واحمد بن ابي عبيد الله السليمي البصري' قالا: ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن الحسن بن علي الهاشمي عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (جاء ني جبريل' فقال: (يا محمد' اذا توضات فانتضح)' ورواه ابن ماجه (۱۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النضح بعد الوضوء' الحديث (٤٦٣)' من طريق سلم بن قتيبة به بلفظ: (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا توضات فانتضح)- اه- قال الترمذي: هذا حديث غريب' وسمعت محمدا يقول: الحسن بن علي الهاشمي منكر الحديث)- اه-

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ کر کے دکھایا۔ جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلّو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن ابراہیم بن قریش بن حازم بن صبیح بن صباح ابوعبداللہ الکاتب یعرف بالحکیمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 336ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۲۶۷)(۱۰۲)۔

○ ہیثم بن خارجۃ مروزی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۰)(۷۴۱۴)۔

○ قرۃ بن عبدالرحمٰن بن حیویل معافری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۰)(۵۵۷۶)۔

384- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرَاهُ الْوُضُوءَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ اَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَّاءٍ فَرَشَّ بِهَا فِي الْفَرْجِ.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے تو (ابتدائی زمانے میں) انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کا طریقہ کر کے دکھایا' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے چلّو میں پانی لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

حدیث روایت کرنے والے صحابی کا تعارف:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

(آپ کا شجرہ نسب یہ ہے) اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔

ان کی والدہ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''دائی ماں'' تھیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کنیت بعض حضرات نے ''ابومحمد'' نقل کی ہے اور بعض نے ''ابوزید'' نقل کی ہے جبکہ بعض نے ''ابوخارجہ'' بھی نقل کی ہے۔

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حب رسول اللہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میرے محبوب لوگوں میں سے ایک ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھارہ برس کی عمر میں عامل مقرر کیا تھا۔

مشہور روایت کے مطابق حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کے آخری دور میں سن ۵۸ یا ۵۹ میں انتقال فرمایا۔

بعض لوگوں کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن میمون الاسکندرانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 262ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۵۶۴/۲۵) (۵۳۷۸)۔

طبقات ابن سعد (189/2) طبقات خليفه (ص 297/6) التاريخ الكبير (20/2) الجرح والتعديل (283/2) الثقات لابن حبان (2/3) المستدرك (596/3) معرفة الصحابة لابي نعيم (181/2) الاستيعاب (75/1) تهذيب الكمال (338/2) اسد الغابة (79/1) الاصابة (29/1) التهذيب (208/1) التقريب (ص 98) وانظر ايضا مناقبة في صحيح البخارى (87/7) ومسلم (1884/4) الرياض المستطابة (ص 30)

۲۸۵- اخرجه الترمذي (۱/ ۱۸۰-۱۸۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء: اذا التقى الختانان وجب الغسل' الحديث (۱۰۸)' وابن ماجه (۱/ ۱۹۹) كتاب الطهارة' باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان' الحديث (۱۰۸)' واحمد (۱/ ۱۶۱)' والنسائي (۱/ ۱۰۸) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل اذا التقى الختانان' الحديث (۱۹۶) من السنن الكبرى' والبيهقي في الكبرى (۱/ ۱٦٤) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين' وابن حبان في صحيحه (۲/ ٤٥٢) رقم (۱۱۷٦)- كلهم ; من طريق الوليد بن مسلم عن الاوزاعي' به' وقد اخرجه المصنف والبيهقي (۱/ ۱٦٤) من طريق الوليد بن مزيد عن الاوزاعي' به' وسياتي بعد هذا عند المصنف- ورواه ابن الجارود في المنتقى رقم (۹۳) من طريق بشر بن بكر عن الاوزاعي' به' بلفظ المصنف والبيهقي- قال الحافظ في التلخيص (۱/ ۲۳۴): (اعله البخاري بان الاوزاعي اخطا فيه' ورواه غيره عن عبد الرحمن بن القاسم مرسلاً' واستدل على ذلك بان ابا الزناد قال: سالت القاسم بن محمد سمعت في هذا الباب شيئاً! فقال: لا- واجاب من صححه بانه يحتمل ان يكون القسم نسيه ثم تذكر' فحدث به ابنه' اوكان حدث به ابنه ثم نسي' ولا يخلو الجواب عن نظر)- اه- وللحديث طرق عن عائشة' بعضها في صحيح مسلم' وانظر الحديث رقم (۲۸۷)-

---

41- باب فِی وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ

باب: شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہوا ہو

385- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاغْتَسَلْنَا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسا کرتے تھے تو ہم دونوں غسل کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق تیمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 126ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۵)(۴۰۰۷)۔

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسئلہ ذکر کیا ہے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان اختلاف منقول ہے۔ مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن رُشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

﴿المسالة الاولٰی﴾ اختلف الصحابة رضی الله عنهم فی سبب ايجاب الطهر من الوطء فمنهم من رای الطهر واجبا فی التقاء الختانين انزل ام لم ينزل وعليه اكثر فقهاء الامصار مالك واصحابه والشافعی واصحابه وجماعة من اهل الظاهر وذهب قوم من اهل الظاهر الی ايجاب الطهر مع الانزال فقط والسبب فی اختلافهم فی ذلك تعارض الاحاديث فی ذلك لانه ورد فی ذلك حديثان ثابتان اتفق اهل الصحيح علی تخريجهما .قال قاضی رضی الله عنه: ومتی قلت ثابت فانما اعنی به ما اخرجه البخاری ومسلم او ما اجتمعا عليه: احدهما حديث ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی عليه الصلاة والسلام انه قال "اذا قعد بين شعبها الاربع والزق الختان بالختان فقد اوجب الغسل "والحديث الثانی حديث عثمان انه سئل فقيل له " ارايت الرجل اذا جامع اهله ولم يمن ؟ قال عثمان: يتوضا كما يتوضا للصلاة سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم "فذهب العلماء فی هذين الحديثين مذهبين: احدهما مذهب النسخ والثانی مذهب الرجوع الی ما عليه الاتفاق عند التعارض الذی لا يمكن الجمع فيه ولا الترجيح .فالجمهور راوا ان

حديث ابى هريرة ناسخ لحديث عثمان ومن الحجة لهم على ذلك ما روى عن ابى بن كعب انه قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل ذلك رخصة في اول الاسلام ثم امر بالغسل خرجه ابو داود . واما من راى ان التعارض بين هذين الحديثين هو مما لا يمكن الجمع فيه بينهما ولا الترجيح فوجب الرجوع عنده الى ما عليه الاتفاق وهو وجوب الماء من الماء .وقد رجح الجمهور حديث ابى هريرة من جهة القياس قالوا: وذلك انه لما وقع الاجماع على ان مجاورة الختانين توجب الحد وجب ان يكون هو الموجب للغسل وحكموا ان هذا القياس ماخوذ عن الخلفاء الاربعة ورجح الجمهور ذلك ايضا من حديث عائشة لاخبارها ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرجه مسلم [1]

توضیح مسئلہ:

صحبت کی وجہ سے غسل لازم ہونے کے سبب کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: محض شرم گاہیں مل جانے کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں' جن میں امام مالک' ان کے اصحاب' امام شافعی' ان کے اصحاب اور اہلِ ظاہر کی ایک جماعت شامل ہے۔

اہلِ ظاہر کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: غسل اس وقت لازم ہوتا ہے جب انزال ہو۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جن میں ظاہر طور پر تعارض پایا جاتا ہے کیونکہ اس حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں جو دونوں مستند طور پر منقول ہیں اور حدیث کی مستند کتابوں کے مصنفین نے انہیں نقل کیا ہے۔

قاضی (یعنی شیخ ابن رشد) فرماتے ہیں: جب میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ثابت ہے تو میری اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

اس حوالے سے ان دونوں حضرات نے جو روایت نقل کی ہے' ان میں سے ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مرد عورت کا قرب اختیار کرے اور شرم گاہ کو شرم گاہ سے ملا دے تو غسل واجب ہو جاتا ہے''۔

جبکہ دوسری حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان سے یہ سوال کیا گیا ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے گا (یعنی اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہے) پھر انہوں نے یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

---

[1] (بداية المجتهد 'كتاب الطهارة من الحدث' الباب الثانى فى معرفة نواقض هذه الطهارة 65/1)

(مصنف فرماتے ہیں:) ان دونوں احادیث کے حوالے سے علماء نے دوطرح کا طرزِ عمل اختیار کیا ہے ایک نسخ کے طور پر ہے جبکہ دوسرا تعارض کی صورت میں ہے جب دونوں روایات کے درمیان جمع اور تطبیق ممکن نہ رہے اور اس وقت وہ اس صورت کو اختیار کریں جس پر اتفاق ہو۔

جمہور اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اس حدیث کے حکم کو منسوخ قرار دیتی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ان کے حق میں وہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے جسے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے آغاز میں اس بات کی اجازت دی تھی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم دیا۔

اس روایت کو امام ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

جو فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ان دونوں روایات میں موجود تعارض کو جمع اور تطبیق کے طور پر یا ترجیح کے ساتھ ختم نہیں کیا جاسکتا ان کے نزدیک ایسی صورتِ حال میں اس حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جاتا ہے جس پر اتفاق پایا جاتا ہو اور وہ حکم یہ ہے: جب انزال ہوگا اس وقت غسل کرنا لازم ہوتا ہے (اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

جمہور اہلِ علم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کو قیاس کے حوالے سے ترجیح دی ہے۔

انہوں نے یہ قیاس پیش کیا ہے: جب شرم گاہ شرم گاہ سے مل جائے (یعنی ناجائز طور پر مل جائے) تو اس کے نتیجے میں حد لازم ہو جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے (حد کے لازم ہونے کے لیے انزال شرط نہیں ہے) تو غسل بھی محض اسی وجہ سے لازم ہونا چاہیے۔

اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ قیاس چاروں خلفائے راشدین سے منقول ہے۔

اسی طرح جمہور نے اپنے مؤقف کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس روایت کو بھی پیش کیا ہے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

386- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْاَةَ فَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ قَالَتْ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا .رَفَعَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّالْوَلِيْدُ بْنُ مَزْيَدٍ .وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَّاَبُو الْمُغِيْرَةِ وَعَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصِّيْصِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ وَّغَيْرُهُمْ مَوْقُوْفًا .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایسا کرتے تھے تو ہم دونوں ایک ساتھ غسل کیا کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے اور بعض اسناد کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید بیروتی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۰۹)۔

○ ولید بن مزید عذری ابوالعباس البیروتی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴۱)(۷۵۰۴)۔

387- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّى حَدَّثَنِى عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ -يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - قَالَ اَخْبَرَتْنِى اُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَّعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّى لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر انزال ہونے سے پہلے (صحبت ختم کر دیتا ہے)' کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہاں بیٹھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں اور یہ (یعنی سیّد عائشہ رضی اللہ عنہا) بعض اوقات اس طرح بھی کر لیتے ہیں لیکن پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن فهری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل

۳۸۷-اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۲۷٦) كتاب الحيض' باب نسخ الماء من الماء' الحديث (۳٥۰)- والنسائي (٥/ ۳٥۲) كتاب عشرة النساء' باب الرخصة في ان يحدث الرجل بما يكون بينه وبين زوجته' الحديث (۹۱۲٦)' واحمد في المسند (٦/ ٦۸' ۷٤' ۱۱۰)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ٥٥)' والبيهقي (۱/ ۱٦٤) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين من طريق ابي الزبير المكي عن جابر بن عبد الله عن ام كلثوم عن عائشة' به-

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۵)(۵۳۱۳)۔

○ ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق،:علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ہیں ان کی پیدائش سے پہلے حضرت ابوبکر کا انتقال ہو گیا تھا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۸۴) (۸۸۵۷)۔

388- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْحَدَّادُ بَصْرِىٌّ عَنْ اَبِىْ ظِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الصُّبْحِ وَقَدِ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَكَانَ نُكْتَةٌ مِثْلُ الدِّرْهَمِ يَابِسٌ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَسَلَتَ شَعْرَهُ مِنَ الْمَآءِ وَمَسَحَهُ بِهٖ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ .

الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ ضَعِيْفٌ .وَرُوِىَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی۔ آپ نے غسل جنابت کیا ہوا تھا' آپ کے جسم مبارک پر ایک درہم جتنا حصہ خشک رہ گیا تھا جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس جگہ تک پانی نہیں پہنچا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں میں سے پانی کو اس جگہ ٹپکایا اور وہاں ہاتھ پھیر لیا' آپ نے نماز از سرنو ادا نہیں کی۔

اس روایت کا راوی متوکل بن فضیل ضعیف ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس کا ایک راوی متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ متوکل بن فضیل حداد۔ عن ابی ظلال: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸/۶) (۷۰۶۲)۔

○ ہلال بن ابوہلال او ابن ابومالک،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲۸)(۷۳۹۹)۔

۳۸۸-اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳٤٦) رقم (٥٦٨) من طريق الدارقطني به' واعله ايضا بالمتوكل قال ابو حاتم الرازي: هو مجهول- وانظر الحديث (۳۷۹) (۳۸۰)-

389-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ غَنِيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ جَنَابَةٍ فَرَاَى لُمْعَةً بِجِلْدِهٖ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعَصَرَ خُصْلَةً مِنْ شَعْرِ رَاْسِهٖ فَاَمَسَّهَا ذٰلِكَ الْمَاءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا' پھر آپ کو اپنی جلد پر ایک چھوٹا سا حصہ نظر آیا' جس تک پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ نے اپنے سر کے بالوں میں سے کچھ پانی نچوڑا اور وہ پانی اس جگہ پر لگا یا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن حمید بن ابوغنیہ خزاعی، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۲)(۴۲۰۴)۔

○ عطاء بن عجلان حنفی، ابومحمد بصری عطار، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۸)(۴۶۲۷)۔

390- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَاَجْهَدَ نَفْسَهٗ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ اسے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

391- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا

۳۸۹-اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳٤٦) رقم (٥٦۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وقد تقدم منحديث ابن عباس (۳۷۹)- وانظر الحديث السابق-

۳۹۰-اخرجه البخاري (۱/۳۹٥) كتاب الغسل' باب اذا التقى الختانان' الحديث (۲۹۱)' ومسلم (۱/۲۷۱) كتاب الحيض: باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانين' الحديث (۳٤۸/۸۷)' وابو داؤد (۱/۱۰٥) كتاب الطهارة' باب في الاكسال رقم (۲۱٦)' وابن ماجه (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان رقم (٦۰۸)' والدارمي (۱/۱۹٤) كتاب الطهارة' باب في مس الختان الختان' والدارقطني (۱/۱۱۳) كتاب الطهارة' باب في وجوب الغسل بالتقاء الختانين' والبيهقي (۱/۱٦٤)' والطيالسي (۱/٥۹)' واحمد (۲/۲٤۷' ٤۷۰) بلفظ: (اذا جلس بين شعبها ثم جهدها فقد وجب الغسل)- من طريق عن الحسن عن ابي رافع عن ابي هريرة مرفوعاً-

الْاَرْبَعِ وَاجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . قَالَ اَحَدُهُمَا وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں، اگرچہ اس کو انزال نہ ہوا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مطر ابن طہمان وراق، ابورجاء سلمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 125ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۹۴۷)(۶۷۴۴)۔

392– حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغُسْلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَالْجُمُعَةِ وَالْحِجَامَةِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ .

مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ وَلَا بِالْحَافِظِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: چار وجہ سے غسل لازم ہو جاتا ہے: جنابت کی وجہ سے، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

اس روایت کا ایک راوی مصعب بن شیبہ مستند نہیں ہے اور حافظ بھی نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر عبدی، ابوعبداللہ کوفی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۳۹۲ اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳۷٦) رقم (٦۲۹) من طريق الدارقطني به، واخرجه ابو داؤد (۱/۹٦) كتاب الطهارة، باب في الغسل يوم الجمعة، الحديث (۳٤۸)، وفي (۲/۲۰۱) كتاب الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت، الحديث (۳۱٦۰)، وابن خزيمة (۱/۱۲٦) رقم (۲٥٦)، والحاكم (۱/۱٦۳)، والخطيب في موضح الاوهام (۱/۱۳۲-۱۳۳)، والبيهقي في الكبرى (۱/۲۹۹) كتاب الطهارة، باب الغسل من غسل الميت- كلهم من طريق زكريا بن ابي زائدة، عن مصعب بن شيبة، عن طلق بن حبيب العنزي، عن عبد الله بن الزبير، عن عائشة: انها حدثته ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من اربع..... فذكروه من فعل النبي صلى الله عليه وسلم - وزكريا وان كان مدلسا الا انه صرح بالتحديث عنه ابي داؤد رقم (۳۱٦۰) وقد تابعه- عليه- ايضا عبد الله بن ابي السفر، فرواه عن مصعب عن احمد في المسند (٦/۱٥۲)، وقال ابن ابي حاتم في العلل (۱/٤۹): سالت ابا زرعة عن الغسل من الحجامة، قلت: يروي عن النبي صلى الله عليه وسلم الغسل من اربع؟ فقال: لا يصح هذا، رواه مصعب بن شيبة، وليس بالقوي- قلت لابي زرعة: لم يرو عن عائشة من غير حديث مصعب؟ قال: لا؟- اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۸)(۵۷۹۳)۔

393- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْمَازِنِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ وَلَا عَلَى الْأَرْضِ جَنَابَةٌ وَلَا عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانی پر جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین پر اثر انداز نہیں ہوتی اور کپڑے پر اثر انداز نہیں ہوتی (یعنی کوئی جنبی شخص اگر پانی میں ہاتھ ڈال دے یا زمین پر لیٹ جائے یا کوئی کپڑا پہن لے تو وہ ناپاک نہیں ہوتے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیم ابن حیان ہذلی، بصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۴)(۲۵۴۶)۔

○ سعید بن مینا، مولی بختری بن ابوذباب،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۹)(۲۴۱۶)۔

394- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْبَعٌ لَا يَجْنُبْنَ الْإِنْسَانُ وَالْمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالثَّوْبُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: چار چیزوں میں جنابت نہیں ہے: انسان میں' پانی میں' زمین میں اور کپڑے میں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الاوردی ابومحمد کوفی یہ ثقہ ہیں۔ فقیہ،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 192ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۳۹۳- ذکرہ المتقي الہندي في کنز العمال (۹/ ۲۹۶) رقم (۲۶۶۵۵) وعزاہ للدارقطني فقط-

۳۹۴- اخرجہ البیہقي (۱/ ۲۶۷) کتاب الطہارۃ' باب ما جاء في نزح زمزم من طریق الحمیدي عن سفیان بہ لکن بلفظ: (اربع لا یجنبن) ثم رواہ من طریق ابي یحیی الحماني عن زکریا بلفظ: (یجنبن)-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۰۱)(۱۸۱)۔

395- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُولَ شَعْرِهِ حَتّٰى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَاَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ بِيَدَيْهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا فَصَبَّهَا عَلٰى رَاْسِهِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَاَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آغاز میں آپ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا کرتے تھے' پھر آپ اپنا دست مبارک برتن میں داخل کرتے تھے اور پھر پانی کےذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ کو یہ اندازہ ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو اچھی طرح دھولیا ہے' تو آپ دونوں ہاتھوں میں پانی بھر کر تین مرتبہ اپنے سر پر بہا دیتے تھے' پھر اس کے بعد پورے جسم کو دھو لیتے تھے۔

396- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ اَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اُمِّي وَخَالَتِي عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّاُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّنَحْنُ نُفِيضُ عَلٰى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِّنْ اَجْلِ الضَّفْرَةِ.

☆☆ جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں

۳۹۵-اخرجه مالك (۱/ ٤٤) كتاب الطهارة' باب العمل في غسل الجنابة' الحديث (٦٧)' والبخاري (٦/ ٥٢) كتاب الغسل' باب الوضوء قبل الغسل' الحديث (٢٤٨)' وفي باب تخليل الشعر' الحديث س٢٧)' واحمد (٦/ ٥٢)' ومسلم (١/ ٢٥٣) كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة' الحديث (٢٥/ ٣١٦)' وابو داؤد (١/ ١٦٧-١٦٨) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' الحديث (٢٤٢)' والترمذي (١/ ١٧٤) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (١٠٤)' والنسائي (١/ ٢٠٥) كتاب الغسل والتيمم' باب الابتداء بالوضوء في غسل الجنابة' وابن ماجه (١/ ١٩٠) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل منالجنابة' الحديث (٥٧٤)' والدارمي (١/ ١٩١) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' والشافعي في (الام) (١/ ٤٠) باب كيف الغسل ا وفي المسند (١/ ٣٩) كتاب الطهارة' باب في احكام الغسل' حديث (١١٠)' وعبد الرزاق (١/ ٢٦٠-٢٦١) رقم (٩٩٧)' والحميدي (١/ ٨٨) رقم (١٦٣)' وابو يعلى (٧/ ٤٠٥-٤٠٦) رقم (٤٤٣٠)' والبيهقي (١/ ١٧٥) كتاب الطهارة' باب تخليل اصول الشعر بالماء' والبغوي في (شرح السنة) (١/ ٣٤٠' ٣٤١)- كلهم من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' قالت: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ......)-

۲۹٦-اخرجه احمد (٦/ ١٨٨)' وابو داؤد (١/ ٦٣) كتاب الطهارة' باب الغسل من الجنابة' الحديث (٢٤١)' والنسائي في الكبرٰى كما في تحفة الاشراف (١/ ٣٨٩) رقم (١٦٠٥٢)- كلهم من طريق عبد الرحمن بن مهدي عن زائدة به' ورواه ابن ماجه (١/ ١٩٠) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (٥٧٤): حدثنا محمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب' ثنا عبد الواحد بن زياد' ثنا صدقة بن سعيد الحنفي' ثنا جميع بن عمير به- ورواه ايضا الدارمي (١/ ٢٦٢) كتاب الصلوة والطهارة' باب اغتسال الحائض اذا وجب الغسل عليها قبل ان تحيض' قال: اخبرنا ابو الوليد' قال: حدثنا زائدة...... فذكره' وفي اسناده صدقة ابن سعيد: قال الحافظ في التقريب (١/ ٣٦٦): (مقبول' من السادسة)- وجميع بن عمير: قال الحافظ في التقريب (١/ ١٣٢): (صدوق يخطئ' ويتشيع' من الثالثة)- اه-

حاضر ہوا تو سیّدہ عائشہ ﷺ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ (غسل کرتے ہوئے) نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے اور ہم (خواتین) اپنے سر پر پانچ مرتبہ پانی بہاتی تھیں' کیونکہ ہم نے بال باندھے ہوئے ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صدقۃ بن سعید حنفی، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۱)(۲۹۲۸)۔

○ جمیع بن عمیر تیمی، اب الاسود کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۲)(۹۷۶)۔

397- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِی مَيْمُونَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غُسْلاً مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِی الْمَآءِ فَاَفْرَغَ عَلٰی فَرْجِهِ وَغَسَلَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ بِمِلْءِ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَنَحَّی مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَاَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: مجھے سیّدہ میمونہ ﷺ نے یہ بات بتائی ہے' ایک مرتبہ جب نبی اکرم ﷺ غسل جنابت کرنے لگے تو میں آپ کے قریب ہوئی' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو یا شاید تین مرتبہ دھوئے' پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں داخل کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے دھویا' پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر اچھی طرح مل کر صاف کیا' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھر کر اپنے پورے جسم کو دھویا' پھر آپ اس جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے' پھر میں آپ کے پاس رومال لے کر آئی (تا کہ آپ اپنا جسم پونچھ لیں) تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

۳۹۷- اخرجه احمد (۶/ ۳۳۰)' والدارمي (۱/ ۱۹۱) كتاب الطهارة' باب في الغسل من الجنابة' والبخاري (۱/ ۳۶۸) كتاب الغسل' باب الغسل مرة واحدة' الحديث (۲۵۷)' ومسلم (۱/ ۲۵۴) كتاب الحيض' باب صفة غسل الجنابة' الحديث (۳۷/ ۳۱۷)' وابو داؤد (۱/ ۱۶۹) كتاب الطهارة' باب الغسل من الجنابة' الحديث (۲۴۵)' والترمذي (۱/ ۱۷۳- ۱۷۴) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (۱۰۳)' والنسائي (۱/ ۲۰۴) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (۱۰۳)' والنسائي (۱/ ۲۰۴) كتاب الغسل والتيمم' باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج' وابن ماجه (۱/ ۱۹۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الغسل من الجنابة' الحديث (۵۷۳)' والبيهقي (۱/ ۱۷۳) كتاب الطهارة' باب دلك اليد بالارض بعده وغسلها' من طرق عن الاعمش' عن سالم بن ابي الجعد' عن كريب' عن عبد الله بن عباس' عن ميمونة- وهذا الحديث له روايات مطولة ومختصرة في الكتب الستة وغيرها-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن ابوجعد رافع غطفانی، اشجعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۹)(۲۱۸۳)۔

○ کریب بن ابومسلم ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱۱)(۵۶۷۳)۔

398- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَاَ الْاِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ اَوْ بِالْاَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کرنا تھا۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا اور پھر آپ نے اپنے پورے جسم پر پانی بہالیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں کو دھولیا۔

399- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ امْرَاَةً اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ اَوْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ تُفْرِغِي عَلَيْكِ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ .

☆☆ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے بال چوٹیوں کی شکل میں سختی سے بندھے ہوئے ہوتے تھے' میں نے

۳۹۹- اخرجه احمد (۳۱۵/۶)' ومسلم (۲۵۹/۱) کتاب الحیض' باب حکم ضفائر المغتسلة' الحدیث (۳۳۰/۵۸)' وابو داؤد (۱/۱۷۳- ۱۷۴) کتاب الطهارة' باب في المراة هل تنقض شعرها عند الغسل؛ الحدیث (۲۵۱)' والترمذي (۱/۱۷۵-۱۷۶) کتاب الطهارة' باب هل تنقض المراة شعرها عند الغسل' الحدیث (۱۰۵)' والنسائي (۱/۱۳۱) کتاب الطهارة' باب ترك المراة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' وابن ماجه (۱/۱۹۸) کتاب الطهارة' باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة' الحدیث (۶۰۳)- كلهم من طريق ايوب عن سعيد' به-

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے' تم اپنے سر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ بھر کر پانی بہالیا کرو۔

(یہاں حدیث کے لفظ میں راوی کو شک ہے) تم اپنے پورے جسم پر پانی بہالیا کرو' تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ابوسعید کیسان مقبری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۹)(۲۳۳۴)۔

○ عبداللہ بن رافع مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۳)(۲۸۹)۔

42- باب مَا رُوِیَ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِیْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

400- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الِاسْتِنْشَاقَ فِی الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

☆☆ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غسلِ جنابت میں ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ان حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے:

ابوہریرۃ-عمران بن حصین-ابن عباس-عدی بن حاتم-ابن عمر-عبیدۃ السلمانی-شریحا القاضی-انس بن مالک-خلقا سواہم۔

ان سے احادیث روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں:

۴۰۰-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۶۸) رقم (۷۳۶)' حدثنا وكيع عن سفيان فذكره' ورجاله ثقات لكنه مرسل' وسياتي مسندا عن ابي هريرة في الحديث (۴۰۲)-

قتادۃ-ایوب-یونس بن عبید-ابن عون-خالد الحذاء-ہشام بن حسان-عوف الاعرابی-قرۃ بن خالد-مہدی ابن میمون-جریر بن حازم-ابو ہلال محمد بن سلیم-یزید بن ابراہیم التستری-عقبۃ بن عبد اللہ الاصم-سعید بن ابو عروبۃ-ابو بکر سلمی الہذلی-حیان بن حصین-شبیب بن شیبۃ-سلیمان بن مغیرۃ-خلید بن دعلج

امام محمد بن سیرین کے بھائی انس بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی محمد جب پیدا ہوئے تو اس کے دو برس بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔

ابن عون بیان کرتے ہیں: امام محمد بن سیرین حدیث کو مکمل الفاظ کے ساتھ نقل کرتے تھے جبکہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حدیث کو معنوی طور پر نقل کرتے تھے۔

حبیب بن شہید بیان کرتے ہیں: میں عمرو بن دینار کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے طاؤس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا تو ایوب سختیانی بولے جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اللہ کی قسم! اگر وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لیتے تو یہ بات نہ کہتے۔

عثمان بیان کرتے ہیں: بصرہ میں محمد بن سیرین سے زیادہ قضا (فیصلہ کرنے) کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں تھا۔

ابن یونس بیان کرتے ہیں: ابن سیرین بعض معاملات میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سمجھدار تھے۔

امام شعبی نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: تم لوگ ان کی صحبت کو لازم اختیار کرو۔

مورق عجلی فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو محمد بن سیرین سے زیادہ دین میں فقیہ اور فقہ میں زاہد ہو۔

ابوعوانہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن سیرین کو بازار میں دیکھا ہے۔ انہیں جو بھی شخص دیکھتا تھا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

محمد بن عمر باہلی فرماتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ کوفہ یا بصرہ کا رہنے والا کوئی بھی شخص زہد و تقویٰ میں محمد بن سیرین کا ہم پلہ نہیں ہے۔

امام محمد بن سیرین کا انتقال حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے ایک سو دن بعد ہوا۔

یہ 110 ہجری کی بات ہے۔

ایک روایت کے مطابق ان کا انتقال ۹ شوال ایک سو دس ہجری میں ہوا۔

طبقات ابن سعد 193/7، الزہد لاحمد 306، طبقات خلیفۃ ت 1728، تاریخ البخاری 90/1، المعارف 442، المعرفۃ والتاریخ 54/2، ذیل المذیل 640، الجرح والتعدیل القسم الثانی من المجلد الثالث 280، الحلیۃ 263/2، تاریخ بغداد 331/5، طبقات الفقہاء للشیرازی 88، تاریخ ابن عساکر 15/ 210 آ، تہذیب الاسماء واللغات القسم الاول من الجزء الاول 82-فیات الاعیان 4/ 181، تہذیب الکمال ص 1207، تاریخ الاسلام 192/4، تذکرۃ الحفاظ 73/1، العبر 135/1، تذہیب التہذیب 3/ 210 ب، مرآۃ الجنان 232/1، البدایۃ والنہایۃ 9/ 267 و 274، غایۃ النہایۃ ت 3057، تہذیب التہذیب 214/9، النجوم الزاہرۃ 1/ 268، طبقات الفقہاء للسیوطی 31، خلاصۃ تذہیب التہذیب 340، شذرات الذہب 1/ 138.

توضیح مسئلہ:

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کا ذکر کیا ہے کہ غسلِ جنابت کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم کیا ہے؟

ابن حجرؒ کا بیان:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کے بارے میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

﴿قوله باب المضمضة والاستنشاق فی الجنابة﴾

ای فی غسل الجنابة والمراد هل هما واجبان فیه ام لا واشار بن بطال وغیره الی ان البخاری استنبط عدم وجوبهما من هذا الحدیث لان فی روایة الباب الذی بعده فی هذا الحدیث ثم توضا وضوء ه للصلاة فدل علی انهما للوضوء وقام الاجماع علی ان الوضوء فی غسل الجنابة غیر واجب والمضمضة والاستنشاق من توابع الوضوء فاذا سقط الوضوء سقطت توابعه ویحمل ما روی من صفة غسله صلی الله علیه وسلم علی الکمال وفضل[1]

امام بخاری نے اس مسئلے کے بارے میں صحیح بخاری میں ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے اس کے الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

متن کے یہ الفاظ: ''(غسل) جنابت میں کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا'' اس کا مطلب یہ ہے: غسلِ جنابت میں اسے کرنے کا کیا حکم ہے؟ مراد یہ ہے: یہ دونوں غسلِ جنابت میں واجب ہیں یا نہیں ہیں؟

شیخ ابن بطال اور دیگر حضرات نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے' امام بخاری نے اس حدیث کے ذریعے ان دونوں کے فرض نہ ہونے کا استنباط کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: کیونکہ اس کے بعد والے باب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر آپ نے وضو کیا' جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے۔ تو یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس کے لیے تھا اور اس بات پر اتفاق ہے: غسلِ جنابت میں وضو کرنا واجب نہیں۔ اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چونکہ وضو کے توابع کی حیثیت رکھتے ہیں' اس لیے جب وضو ساقط ہوگا' تو اس کے توابع بھی ساقط ہو جائیں گے اور نبی اکرم ﷺ کے غسل کی صفت کے بارے میں جو روایت ذکر کی گئی ہیں' انہیں کمال اور زیادہ فضیلت پر محمول کیا جائے گا۔

ابن حجرؒ کی مزید وضاحت:

ایک اور مقام پر علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

[1] فتح الباری' لابن حجر عسقلانی' 372/1

وعلى مشروعية المضمضة والاستنشاق في غسل الجنابة لقوله فيها ثم تمضمض واستنشق وتمسك به الحنفية للقول بوجوبهما وتعقب بان الفعل المجرد لا يدل على الوجوب الا اذا كان بيانا لمجمل تعلق به الوجوب وليس الامر هنا كذلك قاله بن دقيق العيد[1]

غسلِ جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی مشروعیت متن کے ان الفاظ میں ہے: آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ احناف نے اس کے ذریعے یہ استدلال کیا ہے: یہ دونوں واجب ہیں۔

اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: محض فعل کسی چیز کے وجود پر دلالت نہیں کرتا' ماسوائے اس صورت کے' جب وہ کسی مجمل چیز کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہو' جس کے ساتھ وجود کا تعلق ہو اور یہاں ایسی کوئی صورتِ حال نہیں ہے۔ یہ بات شیخ ابن دقیق العید نے بیان کی ہے۔ (362/1)

علامہ عینیؒ کا تبصرہ:

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

وفيها مشروعية المضمضة والاستنشاق في غسل الجنابة وقال بعضهم وتمسك الحنفية للقول بوجوبهما وتعقب بان الفعل المجرد لا يدل على الوجوب الا اذا كان بيانا لمجمل تعلق به الوجوب وليس الامر هنا كذلك قلت ليس الامر هنا كذلك لانهم انما اوجبوهما في الغسل بالنص لقوله تعالى وان كنتم جنبا فاطهروا ﴿سورة المائدة 6﴾ اى طهروا ابدانكم وهذا يشمل الانف والفم وقد حققناه فيما مضى[2]

اس میں غسلِ جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی مشروعیت کا ذکر ہے' بعض حضرات (علامہ ابن حجر مراد ہیں) نے یہ کہا ہے: احناف نے ان دونوں کے وجوب کا فتویٰ اس روایت کی بنیاد پر دیا ہے۔

لیکن اس پر یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے: محض فعل کسی چیز کے وجود پر دلالت نہیں کرتا' ماسوائے اس صورت کے' جب وہ کسی مجمل چیز کو واضح کرنے کے لیے ہو' جس کے ساتھ وجوب کا تعلق ہو' اور یہاں ایسی صورتِ حال نہیں ہے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معاملہ اس طرح نہیں ہے' کیونکہ احناف نے غسل میں ان دونوں کو واجب قرآن کی اس نص کی وجہ سے قرار دیا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرو''۔

یعنی اپنے بدن کو پاک کرو اور اس میں ناک اور منہ بھی شامل ہیں' ہم اس سے پہلے اس موضوع پر تحقیق کر چکے ہیں۔

علامہ عینیؒ کا مزید تبصرہ:

ایک اور مقام پر علامہ عینی تحریر کرتے ہیں:

---

[1] فتح الباری ' لابن حجر عسقلانی '362/1

[2] عمدۃ القاری لبدر الدین عینی ' 194/3

ای ھذا باب فی بیان حکم المضمۃ والاستنشاق فی غسل الجنابة هل هما واجبان ام سنتان وقال بعضهم اشار ابن بطال وغيره الى انالبخاری استنبط عدم وجوبهما من هذا الحديث لان فی رواية الباب الذی بعده فی هذا الحديث ثم توضئ وضوء ه للصلاة فدل علی انهما للوضوء وقام الاجماع علی ان الوضوء فی غسل الجنابة غير واجب والمضمضة والاستنشاق من توابع الوضوء فاذا اسقط الوضوء سقط توابعه ويحمل ما روی من صفة غسله عليه الصلاة والسلام علی الكمال وفضل قلت هذا الاستدلال غير صحيح لان هذا الحديث ليس له تعلق بالحديث الذی ياتی وفيه التصريح بالمضمضة والاستنشاق ولا شك ان النبی لم يتركهما فدل علی المواظبة وهی تدل علی الوجوب فان قلت ما الدليل علی المواظبة قلت عدم النقل عنه بتركه اياهما وسقوط الوضوء القصدی لا يستلزم سقوط الوضوء الضمنی وعلی كل حال لم ينقل تركهما وايضا النص يدل علی وجوبهما كما ذكرنا فيما مضی[1]

(متن کے یہ الفاظ) جنابت میں کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا' یعنی یہ باب غسلِ جنابت میں ناک میں پانی ڈالنا اور کلّی کرنے کے حکم کے بیان میں ہے: کیا یہ دونوں واجب ہیں یا یہ دونوں سنت ہیں؟ بعض حضرات نے (اس سے مراد علامہ ابن حجر ہیں) یہ بات بیان کی ہے۔ ابن بطال اور دیگر حضرات نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' امام بخاری نے ان دونوں کے واجب نہ ہونے کا اس حدیث کے ذریعے استنباط کیا ہے' کیونکہ اس باب کے بعد آنے والی روایت میں مذکور ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا تعلق وضو کے ساتھ تھا اور اس بات پر اتفاق ہے: غسلِ جنابت میں وضو کرنا فرض نہیں ہے۔ کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کے توابع ہیں' اس لیے جب وضو ساقط ہوگا تو اس کے توابع بھی ساقط ہو جائیں گے اور یہ ہوسکتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے غسل کے طریقے کے بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے' اسے کمال اور فضیلت پر محمول کیا جائے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ استدلال درست نہیں ہے' کیونکہ اس حدیث کا اس حدیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جو آگے آ رہی ہے اور اس میں کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی تصریح ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو کبھی ترک نہیں کیا اور یہ بات آپ ﷺ کی مواظبت پر دلالت کرتی ہے اور یہ چیز وجوب پر دلالت کرتی ہے' اگر آپ یہ کہیں' مواظبت کی دلیل کیا ہے؟ تو میں یہ کہوں گا: نبی اکرم ﷺ سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے' آپ ﷺ نے کبھی ان دونوں کو ترک کیا ہو۔ ویسے بھی قصد اور ارادے کے تحت جو وضو کیا جاتا ہے' اس کا ساقط ہونا مستلزم نہیں ہوگا کہ وہ وضو بھی ساقط شمار ہو' جو ضمنی طور پر کیا جاتا ہے۔ بہرحال کسی بھی حالت میں یہ بات منقول نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو ترک کیا ہو' ویسے بھی نص ان دونوں کے وجود پر دلالت کرتی ہے' جیسا کہ ہم سابقہ صفحات میں اس بات کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

[1] عمدة القاری لبدر الدين عينی' 206/3

صاحبِ ہدایہ کی وضاحت:

وفرض الغسل: المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن وعند الشافعی رحمه الله تعالی هما سنتان فیه لقوله علیه الصلاة والسلام ﴿عشر من الفطرة﴾ ای من السنة ﴿وذکر منها المضمضة والاستنشاق﴾ ولهذا کانا سنتین فی الوضوء ولنا قوله تعالی: ﴿وان کنتم جنبا فاطهروا﴾ ﴿المائدة: 6﴾ وهو امر بتطهیر جمیع البدن الا ان ما یتعذر ایصال الماء الیه خارج عن النصب بخلاف الوضوء لان الواجب فیه غسل الوجه والمواجهة فیهما منعدمة والمراد بما روی حالة الحدیث بدلیل قوله علیه الصلاة والسلام ﴿انهما فرضان فی الجنابة سنتان فی الوضوء﴾[1]

صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: غسل کے فرض یہ ہیں: کلّی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا اور پورے جسم کو دھونا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ دونوں یعنی (کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا) غسل میں سنت ہیں۔ ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''دس چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں'' یعنی سنت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر کیا ہے' یہی وجہ ہے' وضو میں بھی ان دونوں کو سنت قرار دیا گیا ہے۔

ہماری (احناف کی) دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو' تو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرو''۔

اس میں پورے جسم کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ماسوائے اس حصے کے' جہاں تک پانی پہنچنا عملی طور پر ناممکن ہے' جبکہ وضو کا حکم اس کے برخلاف ہے' چونکہ اس میں چہرے کو دھونا فرض ہے اور ان دونوں میں یعنی منہ کے اندرونی حصے میں اور ناک کے اندرونی حصے میں مواجہت کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے' اس سے مراد بے وضو ہونے کی حالت ہے' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''یہ دونوں غسل (جنابت) میں فرض ہیں اور وضو میں سنت ہیں''۔

امام نوویؒ کی توضیح:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

واما تطهیر الرجل والمراة من اناء واحد فهو جائز باجماع المسلمین لهذه الاحادیث التی فی الباب واما تطهیر المراة بفضل الرجل فجائز بالاجماع ایضا واما تطهیر الرجل بفضلها فهو جائز عندنا وعند مالک وابی حنیفة وجماهیر العلماء سواء خلت به او لم تخل قال بعض اصحابنا ولا کراهة فی ذلک للاحادیث الصحیحة الواردة به وذهب احمد بن حنبل وداود الی انها اذا خلت بالماء واستعملته لا یجوز

[1] البدایة شرح بدایة المبتدی' 19/1

للرجل استعمال فضلها وروی هذاعن عبد الله بن سرجس والحسن البصری وروی عن احمد رحمه الله تعالی کمذهبنا وروی عن الحسن وسعید بن المسیب کراهة فضلها مطلقا والمختار ما قاله الجماهیر لهذه الاحادیث الصحیحه فی تطهیره صلی الله علیه وسلم مع ازواجه وکل واحد منهما یستعمل فضل صاحبه ولا تاثیر للخلوة وقد ثبت فی الحدیث الآخر انه صلی الله علیه وسلم اغتسل بفضل بعض ازواجه رواه ابوداود وترمذی والنسائی واصحاب السنن قال ترمذی هو حدیث حسن صحیح واما الحدیث الذی جاء بالنهی وهو حدیث الحکم بن عمرو فاجاب العلماء عنه باجوبة احدها انه ضعیف ضعفه ائمة الحدیث منهم البخاری وغیره الثانی ان المراد النهی عن فضل اعضائها وهو المتساقط منها وذلك مستعمل الثالث ان النهی للاستحباب والافضل والله اعلم

جہاں تک مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) کا ایک ہی برتن سے طہارت حاصل کرنے (وضو کرنے یا غسل کرنے) کا تعلق ہے تو اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے ایسا کرنا جائز ہے اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرے تو اس بات پر بھی اتفاق ہے ایسا کرنا جائز ہے لیکن جہاں تک عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ مرد کے طہارت حاصل کرنے کا تعلق ہے تو یہ ہمارے (شوافع) امام مالک امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے خواہ عورت نے (وضو یا غسل کرنے کے لیے اس پانی کو) اکیلے استعمال کیا ہو یا اکیلے استعمال نہ کیا ہو۔

ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں مستند احادیث منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل اور امام داؤد ظاہری اس بات کے قائل ہیں: جب عورت نے اکیلے میں اس پانی کو استعمال کیا ہو (یعنی صرف عورت نے وضو کیا ہو) تو اب مرد کے لیے یہ بات جائز نہیں ہوگی وہ اب عورت کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرے۔

یہی بات حضرت عبداللہ بن سرجس اور حسن بصری کے حوالے سے روایت کی گئی ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں جو ہمارا مؤقف ہے۔

حسن بصری اور سعید بن میتب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے عورت کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرنا مطلق طور پر مکروہ ہے۔

لیکن مختار رائے وہی ہے جو جمہور علماء نے بیان کی ہے جس کی بنیاد یہ مستند احادیث ہیں جن میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے ہمراہ طہارت حاصل کرلیا کرتے تھے اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے بچائے ہوئے پانی کو استعمال کرلیتا تھا۔

ا۔ الحاشیة للنووی علی صحیح مسلم 2/4

ویسے بھی (عورت کے) اکیلے (پانی کو استعمال کرنے کا شرعی حکم پر) کوئی اثر نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث سے یہ بات ثابت ہے: نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے بچائے ہوئے پانی کے ساتھ بھی غسل کیا ہے۔

اس روایت کو امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور اصحابِ سنن نے روایت کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جو اس بارے میں ممانعت کے حوالے سے منقول ہے' تو یہ حضرت حکم بن عمرو کے حوالے سے منقول ہے۔

علماء نے اس کے کئی جوابات دیئے ہیں جن میں سے ایک جواب یہ ہے: یہ روایت ضعیف ہے' علمِ حدیث کے ماہرین جن میں امام بخاری بھی شامل ہیں اور دیگر حضرات بھی شامل ہیں' انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' دوسرا جواب یہ ہے: یہاں ممانعت اس پانی کے بارے میں ہے جو اعضاء سے بچا ہوا ہو' یعنی عورت کے اعضاء سے لگ کر گرا ہو اور یہ پانی مستعمل ہوتا ہے' تیسرا جواب یہ ہے: یہ ممانعت استحباب اور افضل ہونے کے حوالے سے ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

401- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُو السَّرِيِّ يَعْنِي هَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

402- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوْا حَدَّثَنَا بَرَكَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعَلَ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلَاثًا فَرِيْضَةً. هٰذَا بَاطِلٌ وَّلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ غَيْرُ بَرَكَةَ وَبَرَكَةُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ وَكِيْعٍ الَّذِيْ

۴۰۲- اخرجه ابن حبان في المجروحين (۱/ ۲۰۲)' وابن عدي في الكامل (۲/ ۲۷۹)' ومن طريقه ابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۸۱) من حديث بركة بن محمد الحلبي' عن يوسف ابن اسباط' عن سفيان' عن خالد الحذاء عن ابن سيرين' عن ابي هريرة- وبركة هذا: قال ابن حبان: (يروي عن يوسف بن اسباط واهل الشام' ثنا عنه شيوخنا' كان يسرق الحديث' وربما قلبه' واذا ادخل عليه حديث حدث به: لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۲/ ۱۲): (متهم بالكذب)- اه- وللحديث طريق آخر' رواه ابن الجوزي في الموضوعات من طريق الدارقطني' من طريق سليمان بن الربيع النهدي حدثنا همام- ثم قال ابن الجوزي: (هذا حديث موضوع لا شك فيه- فاما الطريق الاول: ففيه بركة بن محمد' وكان كذاباً- واما الطريق الثاني: ففيه همام بن مسلم' ولعله سرقه من يوسف' وقال ابن حبان: (كان يروي عن الثقات ما ليس من حديثهم' ويسرق الحديث: فبطل الاحتجاج به' وفيه سليمان بن الربيع! قال الدارقطني! غير اسماء مشايخ' وصحف عنهم مناكير)- اه- وسئل عنه المصنف في العلل (۸/ ۱۰۴-۱۰۵)! فقال: (يرويه بركة بن محمد بن زيد الحلبي' وقيل: الانصاري عن يوسف بن اسباط عن الثوري عن خالد الحذاء عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وتابعه سليمان بن الربيع النهدي عن همام بن مسلم عن الثوري' وكلاهما متروك' وهو وهم' والصواب ما رواه وكيع وغيره عن الثوري عن خالد الحذاء عن ابن سيرين مرسلاً: ان النبي صلى الله عليه وسلم سن في الاستنشاق في الجنابة ثلاثاً- وبركة الحلبي متروك)- اه-

كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا مُرْسَلاً عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَنَّ الْاِسْتِنْشَاقَ فِى الْجَنَابَةِ ثَلاثًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت میں) تین مرتبہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو فرض قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت باطل ہے۔ برقہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے اسے بیان نہیں کیا اور برقہ نامی یہ راوی اپنی طرف سے حدیثیں بنایا کرتا تھا۔

صحیح روایت وہ ہے جسے وکیع نامی راوی نے نقل کیا ہے جسے ہم اس سے پہلے "مرسل" روایت کے طور پر ابن سیرین کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کی حالت میں ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نضر بن بحر، ابوجعفر عسکری: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 290ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۸۵/۵) (۲۶۳۵)۔

○ برکۃ بن محمد حلبی، قال شمس الدین بن الذھبی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "کذاب" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲/۲) (۱۱۵۱)۔

○ یوسف بن اسباط شیبانی الزاھد الواعظ: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۱۱/۶) (۹۴۵۰)۔

403- وَتَابَعَ وَكِيعًا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى وَغَيْرُهُ. حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِىُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْاِسْتِنْشَاقِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاثًا.

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کی حالت میں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔

404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالاَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ اَعَادَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَاسْتَاْنَفَ الصَّلَاةَ. وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ اِذَا نَسِىَ الْمَضْمَضَةَ

۴۰۴- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۳۷۹/۱) رقم (۳۶۱) من طريق حفص بن غياث وهشيم عن حجاج به' وعلقه البيهقي في السنن (۱۷۹/۱) فقال: (ورواه حجاج بن ارطاة عن عائشة بنت عجرد- والحجاج بن ارطاة ليس بحجة)- اه-

وَالِاسْتِنْشَاقَ اِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ انْصَرَفَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاَعَادَ الصَّلاةَ .قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ لَيْسَ لِعَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ عَائِشَةُ بِنْتُ عَجْرَدٍ لَا تَقُوْمُ بِهَا حُجَّةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر غسل جنابت میں (آدمی کلی کرتا ہو اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے) تو وہ دوبارہ کلی کرے گا اور ناک میں پانی ڈالے گا اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی' وہیں سے پڑھ لے گا۔

ابن عرفہ بیان کرتے ہیں: اگر آدمی غسل جنابت میں کلی کرنا ہو اور ناک میں پانی ڈالنے بھول جائے' اور (نماز کے دوران اسے یاد آئے) تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' کلی کرے گا' ناک میں پانی ڈالے گا اور نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عائشہ بنت عجرد نامی راوی خاتون سے صرف یہی روایت منقول ہے اور ان کی نقل کردہ روایت مستند قرار نہیں دی جاسکتی۔

405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُثْمَانَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُعِيْدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِي الْوُضُوْءِ.

☆☆ عائشہ بنت عجرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو بھولنے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے گا' البتہ وضو میں وہ ایسا نہیں کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعیم بن حماد بن معاویہ بن حارث خزاعی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۰۶) (۷۲۱۵)۔

406- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُعِيْدُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا .

☆☆ عائشہ بنت عجرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی نماز اسی وقت دُہرائے گا جب وہ جنبی ہو۔

407- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ فِيْ جُنُبٍ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيْدُ الصَّلاةَ.

۴۰۵- علقه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۷۹) فقال: (رواه الثوري عن عثمان)- اه - وانظر السابق-

۴۰۶- اخرجه البيهقي (۱/ ۱۷۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' والخوارزمي في جامع المسانيد (۱/ ۲۲۹) وانظر رقم (۴۰۴) (۴۰۵)-

★★ عائشہ بنت عجرد نے جنبی شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جو (غسل کرتے ہوئے) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاتا ہے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ کلی کرے گا' ناک میں پانی ڈالے گا اور دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن الجنید الدقاق ابوجعفر۔ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۸۳/۷)۔

○ عبداللہ بن یزید مکی، ابوعبدالرحمٰن مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۵۵۸) (۳۷۳۹)۔

408- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُوْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالاَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ .تَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ فَوَصَلَهُ وَاَرْسَلَهُ غَيْرُهُمَا .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہ ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے۔ تاہم دیگر راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

۴۰۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۸۴/۱) رقم (۱۳۶) من طريق الدارقطني به' ورواه البيهقي في الكبرى (۵۲/۱) كتاب الطهارة' باب تاكيد المضمضة والاستنشاق' قال: اخبرنا ابو الحسن علي بن احمد بن عبدان' انا احمد بن عبيد الصفار' ثنا ابراهيم بن احمد الواسطي' ثنا هدبة بن خالد به' لكن لفظه: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالمضمضة والاستنشاق)- قال البيهقي: (كذا في هذا حديث اظنه هدبة ارسله مرة' ووصله اخرى' وتابعه داؤد بن المحبر عن حماد في وصله- وغيرهما يرويه مرسلاً - كذلك ذكره ابو بكر الفقيه عن ابي الحسن الدارقطني' وخالفهما ابراهيم بن سليمان الخلال شيخ ليعقوب بن سفيان' فقال: عن حماد عن عمار' عن ابن عباس' وكلاهما غير محفوظ)- اه- وقد اجاب ابن الجوزي في التحقيق (۸۷/۱) عن علة الارسال بقوله: (الجواب ان هدبة ثقة' اخرجا عنه في الصحيحين' فاذا رفعه' كان رفعه زيادة على قول من وقفه- والزيادة من الثقة مقبولة' ومن وقفه لم يحفظ ما حفظ الرافع)- اه- وتبعه ايضا ابن عبد الهادي في (التنقيح)- وانظر نصب الراية (۷۷/۱-۷۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد، ابومحمد جوالیقی قاضی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 306ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۷۸)۔

○ عمار بن ابوعمار، مولی بنی ہاشم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۷۰۹) (۴۸۶۳)۔

409- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِى عَمَّارٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ حَمَّادٍ غَيْرُ هَذَيْنِ وَغَيْرُهُمَا يَرْوِيهِ عَنْهُ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .وَلَايَذْكُرُ اَبَا هُرَيْرَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یوسف بن احمد بن خلاد بن منصور بن احمد بن خلاد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۲۰)۔

○ حارث بن محمد بن ابواسامۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۲۱۸) ت (۴۳۳۲)۔

43- باب النَّهْيِ عَنِ الْغُسْلِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

۴۰۹- فی اسناد داؤد بن المحبر: قال الذہبی فی میزان الاعتدال (۲/۳۳): قال احمد: (لا یدری ما الحدیث)- وقال ابن المدینی: (ذہب حدیثہ) وقال ابو زرعۃ وغیرہ: (ضعیف)- وقال ابو حاتم: (ذاہب الحدیث غیر ثقۃ) وقال الدارقطنی: (متروک)- وقال الحافظ فی التقریب (۱/۲۳۱): (متروک' واکثر کتاب العقل الذی صنفہ موضوعات' من التاسعۃ)- اہ- وانظر تخریج الحدیث السابق-

410- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَّشْرَعَانِ جَمِيْعًا .خَالَفَهُ شُعْبَةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی عورت کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرے' یا عورت مرد کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کرے' البتہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں۔

شعبہ نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن المحبر ابن قحذم ثقفی بکراوی، ابوسلیمان بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۳۰۸) (۱۸۲۰)۔

○ عبدالعزیز بن مختار الدباغ بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۶۱۵) (۴۱۴۸)۔

411- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ تَتَوَضَّاُ الْمَرْاَةُ وَتَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ الرَّجُلِ وَطَهُوْرِهِ وَلَا يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ

۴۱۰- اخرجه ابن ماجه (۱۳۳/۱) كتاب الطهارة' باب النهي عن فضل وضوء المراة' الحديث (۳۷٤)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۲٤)' وابن حزم في المحلى (۲۱۲/۱)' كلهم من طريق معلى بن اسد ثنا عبد العزيز بن المختار' ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس به' قال ابن ماجه: (هذا وهم' والصواب حديث الحكم بن عمرو)- اه- ونقل الترمذي في العلل ص (٤٠) عن البخاري انه قال: (حديث عبد الله بن سرجس ...... هو موقوف' ومن رفعه فهو خطا)- اه-

وقال البوصيري في (الزوائد) (۱۵۷/۱): وحديث عبد الله بن سرجس له شاهد من حديث ابي هريرة' رواه ابو بكر بن ابي شيبة موقوفاً' ورواه البيهقي (۱/۱۹۲- ۱۹۳) كتاب الطهارة' باب ما جاء في النهي عن فضل المحدث' من طريق ابراهيم بن الحجاج' ثنا عبد العزيز بن المختار به' ثم قال: كما قال الدارقطني' بعد ان اسنده من طريقه' ثم قال: (وبلغني عن ابي عيسى الترمذي' عن البخاري انه قال: حديث عبد الله بن سرجس' الصحيح انه موقوف ورفعه خطا)- وللحديث شاهد من حديث رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' اخرجه احمد (۱۱۱/٤)' وابو داؤد (٦٣/۱) كتاب الطهارة' باب النهي عن الوضوء بفضل المراة' الحديث (۸۱)' والنسائي (۱/ ۱۳۰) كتاب الطهارة' باب ذكر النهي عن الاغتسال بفضل الجنب' والطحاوي (في شرح معاني الآثار) (۲٤/۱) كتاب الطهارة' باب سؤر بني آدم' من طريق داؤد بن عبد الله الاودي' عن حميد بن عبد الرحمن الحميري' قال: (لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم - كما صحبه ابو هريرة- اربع سنين' قال: (نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المراة' ويغتسل الرجل بفضل المراة وليغترفا جميعا)-

بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ وَلَاطَهُوْرِهَا . وَهٰذَا مَوْقُوْفٌ صَحِيْحٌ وَّهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عورت مرد کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرسکتی ہے' البتہ مرد عورت کے غسل یا وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو نہیں کرسکتا۔

یہ روایت ''موقوف'' طور پر زیادہ مستند ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔

44- باب فِي النَّهْيِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ.

باب: جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

412- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن بالکل نہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عقبۃ بن ابوعیاش اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۳)(۷۰۴۱)۔

توضیح مسئلہ:

حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

۴۱۲- اخرجه الترمذي (۱/۲۳۶) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الجنب والحائض انهما لا يقرآن القرآن' حديث (۱۳۱)' وابن ماجه (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة' حديث (۵۹۵)' وابو الحسن القطان في (زوائده على ابن ماجه) (۵۹۶)' والعقيلي في (الضعفاء) (۱/۹۰)' والبيهقي (۱/۸۹)- كلهم من طريق اسماعيل بن عياش عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر' به- قال الترمذي: وسمعت محمد بن اسماعيل يقول: ان اسماعيل بن عياش يروي عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير! كانه ضعف روايته عنهم- وقال العقيلي: حدثنا عبد الله بن احمد قال: قال ابي: هذا باطل انكره على اسماعيل بن عياش- يعني: انه وهم من اسماعيل بن عياش- ونقل ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۹) رقم (۱۱۶) عن ابيه قال: (هذا خطا انما هو عن ابن عمر قوله)- اه- وياتي الحديث من طريق عبد الملك بن مسلمة: حدثني المغيرة بن عبد الرحمن عن موسى بن عقبة' به' رقم (۴۱۶)- قال العلامة احمد شاكر في شرح الترمذي (۱/۲۳۸): (اكثر ما في رواية ابن عياش خوف الغلط منه' فمتابعة مثل عبد الملك بن مسلمة له ترفع احتمال الخطا' وتويد صحة الحديث)- اه-

صاحب ہدایہ کا بیان:

ولیس للحائض والجنب والنفساء قراء ة القرآن لقوله صلى الله عليه وسلم ﴿لا تقرا الحائض والجنب شيئا من القرآن﴾ وهو حجة على مالك رحمه الله فى الحائض وهو باطلاقه يتناول ما دون الآية فيكون حجة على الطحاوى فى اباحته وليس لهم مس المصحف الا بغلافه

''حیض والی عورت' جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں''۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''حیض والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے''۔

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے حیض والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہوگی' اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہوگی جنہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے' یہ لوگ (یعنی حیض' جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے غلاف کے ساتھ تھام سکتے ہیں[1]

وقال ابراهيم لا باس ان تقرا الآية ولم ير ابن عباس بالقراء ة للجنب باسا[2]

قوله قال ابراهيم هو ابراهيم النخعى قوله لا باس اى لا حرج ان تقرا اى الحائض الآية من القرآن وقد وصله الدارمى بلفظ اربعة لا يقرؤون القرآن الجنب والحائض وعند الخلاء وفى الحمام الا آية وعن ابراهيم فيه اقوال فى قول يستفتح راس الآية ولا يتمها وهو قول عطاء وسعيد بن جبير لما روى ابن ابى شيبة حدثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن عطاء وعن حماد عن ابراهيم وسعيد بن جبير فى الحائض والجنب يستفتحون راس الآية ولا يتمون آخرها وفى قول يكره قراء ة القرآن للجنب وروى ابن ابى شيبة حدثنا وكيع عن شعبة بن حماد ان سعيد بن المسيب قال يقرا الجنب القرآن قال فذكرته لابراهيم فكرهه وفى قول يقرا ما دون الآية ولا يقرا آية تامة وروى ابن ابى شيبة حدثنا وكيع عن مغيرة عن ابراهيم قال يقرا ما دون الآية ولا يقرا آية تامة وفى قوله يقرا القرآن ما لم يكن جنبا وحدثنا وكيع عن شعبة عن حماد عن ابراهيم عن عمر قال تقرا الحائض القرآن

ولم ير ابن عباس بالقراء ة للجنب باسا

هذا الاثر وصله ابن المنذر بلفظ ان ابن عباس كان يقرا ورده وهو جنب وقال ابن ابى شيبة حدثنا الثقفى عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس انه كان لا يرى باسا ان يقرا الجنب الآية والآيتين وكان احمد يرخص للجنب ان يقرا الآية ونحوها وبه قال مالك وقد حكى عنه انه قال تقرا الحائض ولا يقرا الجنب لان الحائض اذا لم تقرا نسيت القرآن لان ايام الحائض تتطاول ومدة الجنابة لا تطول[3]

[1] البداية: كتاب الطهارة باب الحيض والاستحاضة 32/1

[2] صحیح بخاری کتاب الحیض' باب تقضی الحائض المناسک کلہا الا الطواف بالبیت [3] عمدة القاری' للعینی' 274/3

(امام بخاری نے صحیح بخاری میں اس حوالے سے یہ بات نقل کی ہے)

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ ایک آیت کی تلاوت کرے جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جنابت والے شخص کے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی تشریح کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

ان کا یہ کہنا: ابراہیم نے یہ فرمایا ہے' سے مراد ابراہیم نخعی ہیں' روایت کے یہ الفاظ ''لا بأس'' اس سے مراد یہ ہے: کوئی حرج نہیں ہے' یعنی اس میں کوئی حیض والی عورت قرآن کی ایک آیت کو پڑھ لے۔

امام دارمی نے اس روایت کو ان الفاظ میں موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

جنابت والا شخص' حیض والی عورت' بیت الخلاء میں موجود شخص اور حمام میں موجود شخص قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے' البتہ ایک آیت کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں شیخ ابراہیم نخعی سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

ایک قول کے مطابق ایسا شخص آیت کا ابتدائی حصہ پڑھ سکتا ہے لیکن وہ اسے مکمل نہیں پڑھ سکتا۔

عطاء بن ابی رباح' سعید بن جبیر بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کا ثبوت وہ روایت ہے جس کو امام ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے حوالے سے عطاء' حماد' ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کیا ہے: یہ حضرات یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنابت والا شخص آیت کا ابتدائی حصہ پڑھ سکتے ہیں' لیکن وہ اسے مکمل نہیں پڑھ سکتے۔

ایک قول کے مطابق ابراہیم نخعی کے نزدیک جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

اس روایات کو امام ابن ابی شیبہ نے نقل کیا ہے' سعید بن مسیب فرماتے ہیں: ''جنبی شخص قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

ایک قول کے مطابق ابراہیم نخعی اس بات کے قائل ہیں: ایسا شخص ایک آیت سے کم حصے کو تلاوت کرسکتا ہے' ایک مکمل آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

امام ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ''ایسا شخص ایک آیت سے کم حصے کی تلاوت کرسکتا ہے لیکن وہ ایک مکمل آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا''۔

ایک قول کے مطابق (ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں:) آدمی قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے جب تک وہ جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے:

''حیض والی عورت قرآن کی تلاوت کرسکتی ہے''۔

اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جنابت والے شخص کے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اس روایت کو شیخ ابن منذر نے موصول روایت کے طور پر ان الفاظ میں نقل کیا ہے:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا ورد پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ وہ جنابت کی حالت میں ہوتے تھے (یعنی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا)۔
شیخ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جنابت والا شخص ایک یا دو آیات کی تلاوت کرے۔
امام احمد بن حنبل نے جنابت والے شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے وہ ایک آیت یا اس کی مانند (کسی بڑی آیت کا حصہ) پڑھ سکتا ہے۔
امام مالک نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔
ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت قراءت کرسکتی ہے لیکن جنابت والا شخص قراءت نہیں کرسکتا اس کی وجہ یہ ہے: حیض والی عورت اگر قرآن نہیں پڑھے گی تو اسے قرآن بھول جائے گا کیونکہ حیض کے ایام کافی دن تک باقی رہتے ہیں جبکہ جنابت کی حالت زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتی ہے۔

413- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

414- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کی متابعت بھی کی گئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یعقوب طالقانی، ابوبکر، یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۹/۱)۔

415- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحِ الْاَبْهَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح، ابوبکر فقیہ مالکی الابھری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 375ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۶۲/۵)۔

○ ابراہیم بن علاء بن ضحاک بن مہاجر بن عبدالرحمٰن بن زید زبیدی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۶۱/۲)۔

416- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِی الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَقْرَاُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ. عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا كَانَ بِمِصْرَ وَهٰذَا غَرِيبٌ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَرُوِیَ عَنْ اَبِی مَعْشَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنبی شخص قرآن بالکل نہ پڑھے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمدویہ بن سہل ابونصر مروزی حافظ المعروف بالفازی نزیل بغداد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التذکرۃ (۸۷۲/۳)۔

۴۱۶- هذا الاسناد فيه متابعة لاسماعيل بن عياش، وقد صحح ابن سيد الناس - رحمه الله - هذه الطريق كما في التلخيص (۱/۱۴۰)، وتعقبه الحافظ بقوله: (اخطا في ذلك؛ فان فيها عبد الملك بن مسلمة وهو ضعيف؛ فلو سلم منه لصح اسناده، وان كان ابن الجوزي ضعفه بمغيرة ابن عبد الرحمن فلم يصب في ذلك؛ فان مغيرة ثقة- وكان ابن سيد الناس تبع ابن عساكر في قوله (في الاطراف): ان عبد الملك بن مسلمة هذا هو القعنبي، وليس كذلك بل هو آخر)- اه-

قلت: عبد الملك بن مسلمة قال الذهبي في الميزان (۴/۴۱۱): (عن الليث وابن لهيعة قال ابن يونس: منكر الحديث- وقال ابن حبان: يروي مناكير كثيرة عن اهل المدينة)- اه- وقد فهم الشيخ احمد شاكر -رحمه الله- في تعليقه على الترمذي (۱/۲۳۸) من قول الدارقطني في هذا الحديث: (وهو ثقة)- ان الضمير يعود على عبد الملك بن مسلمة-

○ عبداللہ بن حماد بن ایوب، ابوعبدالرحمٰن الآملی روی البخاری عن عبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے بارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۱)(۳۳۰۰)۔

○ عبدالملک بن مسلمۃ مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۷۱/۵)۔

○ مغیرۃ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 103ھ کے پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۶۵)(۶۸۹۲)۔

417- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَقْرَآنِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنبی شخص اور حائضہ عورت قرآن بالکل نہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نجیح بن عبدالرحمٰن سندی مدنی، ابومعشر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۸)(۷۱۵۰)۔

418- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ حَدَّثَنَا اَبُو الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ فَخَرَجَ اِلَى اَقْصَى الرَّحْبَةِ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِى اَبَوْلًا اَحْدَثَ اَمْ غَائِطًا ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِكُوزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ قَبَضَهُمَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ صَدْرًا مِّنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يُصِبْ اَحَدَكُمْ جَنَابَةٌ فَاِنْ اَصَابَتْهُ

۴۱۷- في اسناده مجهول- و(ابو معشر): هو نجيح بن عبد الرحمن' قال الحافظ في التقريب (۲۹۸/۱): (ضعيف' من السادسة' اسن واختلط)- اه- والحديث ضعفه الحافظ في (التلخيص) (۲۴۰/۱)' وابن الجوزي في (التحقيق) (۱۰۹/۱)' وتبعه ابن عبد الهادي في (تنقيح التحقيق)-

۴۱۸- اخرجه البيهقي في الكبرى (۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب نهي الجنب عن قراء ة القرآن' اخبرنا عمر بن عبد العزيز بن قتادة' نا ابو الفضل بن حميرويه' نا احمد بن نجدة' ثنا احمد بن يونس' ثنا الحسن بن حي عن عامر بن السمط عن ابي الغريف عن علي في الجنب' قال: لا يقرا القرآن ولا حرفا- وقد روى هذا الحديث مرفوعاً' رواه احمد في المسند (۱۱۰/۱)' وابو يعلى في مسنده (۱/ ۳۰۰-۳۰۱) رقم (۳۶۵) من طريق عائذ بن حبيب' به' وقال الهيثمي في المجمع (۲۸۱/۱): (رواه ابو يعلى' ورجاله موثقون)- اه- وقد ورد الحديث عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي مرفوعاً' وسياتي رقم (۴۴۲)-

جَنَابَةٌ فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا .هُوَ صَحِيحٌ عَنْ عَلِيٍّ.

☆☆ ابوظریف ہمدانی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کھلے میدان میں موجود تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میدان کے کنارے تک تشریف لے گئے' اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ نہیں ہے' انہوں نے پیشاب کیا کہ پاخانہ کیا' انہوں نے پانی کا برتن منگوایا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور پھر ان دونوں کو جوڑ کر قرآن کا ابتدائی حصہ تلاوت کیا اور پھر یہ فرمایا:

تم لوگ قرآن کی تلاوت اس وقت تک کر سکتے ہو جب تک کسی شخص کو جنابت لاحق نہ ہو' اگر اسے جنابت لاحق ہو جائے تو پھر وہ اس کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔

یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مستند طور پر منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عامر بن سمط، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن السبط، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۲۵/۱۴)۔

○ عبید اللہ بن خلیفۃ، ابوالغریف ہمدانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۷)(۴۳۱۴)۔

419- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنِ الْحَارِثِ

۴۱۹- لم اجده عن غير المصنف- وقال الزبيدي في اتحاف السادة (۹۷/۳): (فيه ابو نعيم النخعي وهو كذاب)- اه- قلت: قال الذهبي في الميزان (۳۲٤/٤): (قال احمد: ليس بشيء- ورماه يحيى بالكذب- وقال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه)- اه- وقال الحافظ في التقريب (۵۰۱/۱): (صدوق له اغلاط' افرط ابن معين فكذبه- وقال البخاري: هو في الاصل صدوق)- اه- وايضا شيخه عبد الملك بن حسين ابو مالك النخعي: قال الحافظ في التقريب (٤٦٨/۲): (متروك)- وقد اخرجه ابن ماجه (۲۸۹/۱) كتاب اقامة الصلوة' باب الجلوس بين السجدتين' الحديث (۸۹۵): حدثنا محمد بن ثواب' ثنا ابو نعيم النخعي عن ابي مالك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي موسى وابي اسحاق عن الحارث عن علي' قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم : (يا علي' لا تقع اقعاء الكلب)- اه- لكن الحديث اخرجه الترمذي (۷۲/۱) كتاب الصلوة' باب ما جاء في كراهية الاقعاء في السجود' الحديث (۲۸۲)' واحمد (۸۲/۱)' وعبد ابن حميد رقم (۶۷)' والبيهقي في الكبرى (۱۲۰/۲) كتاب الصلوة' باب الاقعاء المكروه في الصلوة' كلهم من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي' قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم : (يا علي' احب لك ما احب لنفسي' واكره لك ما اكره لنفسي' لا تقع بين السجدتين) واللفظ للترمذي' فعداه- ايضا- ابو داؤد (۲۳۹/۱) كتاب الصلوة' باب النهي عن التلقين' الحديث (۹۰۸)' من طريق يونس ابن ابي اسحاق عن الحارث عن علي -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (يا علي' لا تفتح على الامام في الصلوة)- قال ابو داؤد: (ان ابا اسحاق لم يسمع من الحارث الا اربعة احاديث' ليس هذا منها)-

عَنْ عَلِيٍّ.
قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ وَّاَخْبَرَنِىْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِىُّ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى .قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنِىْ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى كِلاهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا عَلِيُّ اِنِّىْ اَرْضَى لَكَ مَا اَرْضَى لِنَفْسِى وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِى لا تَقْرَاِ الْقُرْآنَ وَاَنْتَ جُنُبٌ وَلَاوَاَنْتَ رَاكِعٌ وَلَاوَاَنْتَ سَاجِدٌ وَلَاتُصَلِّ وَاَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ وَلَاتُدَبِّحْ تَدْبِيحَ الْحِمَارِ .

☆☆ ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے۔ دوسری سند کے مطابق حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
اے علی! میں تمہارے لیے اس بات سے راضی ہوں جس بات سے اپنے لیے راضی ہوں' اور تمہارے لیے اس بات کو ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں' تم اس وقت قرآن کی تلاوت نہ کرو جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور نہ ہی اس وقت کرو جب تم رکوع کی حالت میں ہو اور نہ ہی اس وقت کرو جب سجدے کی حالت میں ہو' اور تم اس وقت نماز ادا نہ کرو جب تم نے بالوں کو باندھ رکھا ہو اور (نماز کے دوران رکوع کی حالت میں) اس طرح نہ جھکو جیسے گدھا اپنے سر کو جھکا دیتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ہانی بن سعید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۰۳)(۴۰۵۹)۔

○ ابومالک نخعی، واسطی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۹۹)(۸۴۰۳)۔

○ عاصم بن کلیب بن شہاب بن مجنون الرمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 133ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۳)(۳۰۹۲)۔

○ ابوبردۃ بن ابوموسیٰ اشعری، قیل: اسمہ عامر، حارث: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 104ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۱۲)(۸۰۰۹)۔

420- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِی الْكَنُودِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا طَعَامًا ثُمَّ قَالَ اسْتُرْ عَلَيَّ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَخَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ اَنَّكَ اَكَلْتَ وَاَنْتَ جُنُبٌ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاْتُ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا اَقْرَاُ حَتّٰى اَغْتَسِلَ.

★★ حضرت عبداللہ غافقی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ کھایا اور پھر فرمایا: میرے لیے پردہ تانک دو تاکہ میں غسل کرلوں! میں نے آپ سے دریافت کیا: کیا آپ جنابت کی حالت میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! بعد میں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اس نے یہ بتایا ہے آپ ﷺ نے جنابت کی حالت میں کچھ کھایا پیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ہاں! جب میں وضو کرلوں تو میں کھاپی سکتا ہوں لیکن میں قراءت اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نضر بن عبدالجبار بن نضیر مرادی، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۳۹۱/۲۹)۔

○ عبداللہ بن سلیمان بن زرعۃ حمیری، علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۴)(۳۳۹۱)۔

○ ثعلبۃ بن ابوالکنود الحمراوی، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ جب کہ ان کے حوالے سے خالد بن یزید اور سلیمان بن ابوزینب نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۶۳/۲)۔

421- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِی الْكَنُودِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْغَافِقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذَا تَوَضَّاْتُ وَاَنَا جُنُبٌ اَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا اُصَلِّيْ وَلَا اَقْرَاُ حَتّٰى اَغْتَسِلَ.

★★ حضرت عبداللہ بن مالک غافقی بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

۴۲۰- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۹۵/۱۹) رقم (۶۵۶): حدثنا بكر بن سهل' ثنا عبد الله بن يوسف' ثنا ابن لهيعة' به- ورواه ايضا البيهقي في الكبرى (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب نهي الجنب عن قراءة القرآن من طرق عن ابن لهيعة' به- قال الهيثمي في (المجمع (۲۷۹/۱)): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه ابن لهيعة)- اه-

یہ فرماتے ہوئے سنا: جب میں جنابت کی حالت میں وضو کرلوں تو میں کھاپی سکتا ہوں لیکن میں جب تک غسل نہ کروں اس وقت تک نماز ادا نہیں کرتا اور قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی وزن نادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۰۴۹)۔

422- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا .قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي شُعْبَةُ مَا أُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے قرآن کی تلاوت کرنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی' ماسوائے اس صورت کے' جب آپ جنابت کی حالت میں ہوں۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے یہ فرمایا: میں نے اس سے بہترین حدیث بیان نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عمران بن رزین بن وہب اللہ قرشی مخزومی العابدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۵/۳۷۸)۔

○ مسعر بن کدام بن ظہیر بن عبیدۃ بن حارث بن ہلال بن عامر بن صعصعۃ ہلالی العامری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے

۴۲۲- اخرجه احمد (۱/۱۰٦- ۱۲٤) وابو داؤد (۱/۱۵۵) كتاب الطهارة' باب في الجنب يقرا القرآن (۹۱)' الحديث (۲۲۹)' والترمذي (۱/۲۷۳- ۲۷٤) كتاب الطهارة' باب في الرجل يقرا القرآن على كل حال ما لم يكن...... الحديث (۱٤٦)' والنسائي (۱/ ۱٤٤) كتاب الطهارة' باب حجب الجنب من قرائة القرآن' وابن ماجه (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة' الحديث (۵۹٤)' والدارقطني (۱/۱۱۹) كتاب الطهارة' باب في النهي للجنب والحائض عن قراءة القرآن' الحديث (۱۰)' والحاكم (٤/۱۰۷) كتاب الاطعمة' والبيهقي (۱/۸۸-۸۹) كتاب الطهارة' باب نهي الجنب عن قراءة القرآن' وابو يعلى الموصلي (۱/۲٤۷)' الحديث (۲۷/۲۸۷)' والطيالسي (۱۰۱-منحة)' والطحاوي (۱/ ۵۲)' وابن الجارود (۵۲' ۵۳)' وابن حبان (۹۲- موارد)' وابن خزيمة (۱/ ۱۰٤) رقم (۲۰۸)' والبزار كما في (التلخيص) (۱/۱۳۹) وهكذا صححه ابن خزيمة' وابن السكن' وابن حبان' وعبد الحق' والبغوي في (شرح السنة): كما في (التلخيص) (۱/۱۳۹)' وروى ابن خزيمة (۱/ ۱۰٤) باسناده عن شعبة' قال: (هذا الحديث ثلث راس مالي)- كلهم من طريق عمرو بن مرة' به' وقد تقدم من غير طريق عمرو بن مرة هذا- انظر: الحديث (٤۱۸)-

مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۴۳)۔

○ عمرو بن مرۃ بن عبداللہ بن طارق بن حارث بن سلمۃ بن کعب بن وائل بن جمل بن کنانۃ بن ناجیۃ بن مراد مرادی جملی ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 118ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۸)۔

○ عبداللہ بن سلمۃ مرادی کوفی ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۰)۔

423- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ .اِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَّغَيْرُهُ لاَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

اس روایت کی سند بہترین ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن یونس منجنیقی وراق ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 304ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۶) (۳۳۷)۔

424- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ

۴۲۳-هذا الحديث والذي بعده مداره على اسماعيل بن عياش عن زمعة' به- واسماعيل ابن عياش: قال الحافظ في التقريب (۱/۷۳): (صدوق في روايته عن اهل بلده' مخلط في غيرهم)- اه- وزمعة بن صالح هذا: قال الحافظ في التقريب (۱/۲۶۳): (يماني نزيل مكة ابو وهب ضعيف' وحديثه عند مسلم مقرون' من السادسة)- اه- وقد رواه الحسن بن عرفة عن اسماعيل بن عياش عن زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن عبد الله بن رواحة' وعكرمة لم يلق ابن رواحة؛ فانه قد استشهد في غزوة موتة- رضي الله عنه- وسياتي بعد هذا- وقد قال البيهقي في الخلافيات (۱/۲۲۹): (روى عن اسماعيل بن عياش عن زمعة كذلك موصولاً' وليس بالقوي)- اه- وسياتي من غير طريق اسماعيل بن عياش-

صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

425- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ مُضْطَجِعًا اِلٰى جَنْبِ امْرَاَتِهٖ فَقَامَ اِلٰى جَارِيَةٍ لَّهٗ فِىْ نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَفَزِعَتِ امْرَاَتُهٗ فَلَمْ تَجِدْهُ فِىْ مَضْجِعِهٖ فَقَامَتْ وَخَرَجَتْ فَرَاَتْهُ عَلٰى جَارِيَتِهٖ فَرَجَعَتْ اِلَى الْبَيْتِ فَاَخَذَتِ الشَّفْرَةَ ثُمَّ خَرَجَتْ وَفَرَغَ فَقَامَ فَلَقِيَهَا تَحْمِلُ الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَتْ مَهْيَمْ لَوْ اَدْرَكْتُكَ حَيْثُ رَاَيْتُكَ لَوَجَاْتُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ بِهٰذِهِ الشَّفْرَةِ قَالَ وَاَيْنَ رَاَيْتِنِىْ قَالَتْ رَاَيْتُكَ عَلَى الْجَارِيَةِ فَقَالَ مَا رَاَيْتِنِىْ وَقَالَ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدُنَا الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ فَاقْرَاْ فَقَالَ

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ ... كَمَا لَاحَ مَشْهُوْرٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَتٰى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا ... بِهٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِىْ جَنْبَهٗ عَنْ فِرَاشِهٖ ... اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ

فَقَالَتْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ الْبَصَرَ ثُمَّ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهٗ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پہلو میں سو رہے تھے وہ اُٹھے اور گھر کے کنارے میں موجود اپنی کنیز کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنے لگے' ان کی اہلیہ خواب میں ڈر گئیں' وہ بیدار ہوئیں تو انہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بستر پر نہیں ملے' وہ اُٹھیں اور باہر آئیں تو دیکھا کہ وہ اس کنیز کے ساتھ صحبت کر رہے ہیں' وہ خاتون گھر کے اندر گئی' اس نے چھری لی اور باہر نکلی تو اس دوران حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ صحبت کر کے فارغ ہو چکے تھے اور واپس آ رہے تھے۔ ان کا اپنی اہلیہ سے سامنا ہوا جس نے چھری اُٹھائی ہوئی تھی' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہوا؟ تو ان کی اہلیہ نے جواب دیا: ہونا کیا ہے' اگر میں آپ کو اس حالت میں پاتی جس حالت میں' میں نے آپ کو پہلے دیکھا ہے' تو میں نے یہ چھری آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مار دینی تھی۔ ابن رواحہ نے دریافت کیا: تم نے مجھے کہاں دیکھ لیا؟ تو اہلیہ نے جواب دیا: میں نے آپ کو کنیز کے ساتھ صحبت کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو ابن رواحہ نے یہ فرمایا: تم نے مجھے نہیں دیکھا' پھر حضرت ابن رواحہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی

۴۲۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۲۸- ۲۲۹) من طريق الدارقطني به' وفي اسناده (زمعة بن صالح) وهو ضعيف' تقدمت ترجمته ترجمته في الحديث (۴۲۳) وهو ايضا مرسل-

شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے تو اہلیہ نے کہا: پھر آپ تلاوت کریں تو حضرت ابن رواحہ نے یہ اشعار پڑھے:

''ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جو چمکدار اور روشن صبح سے بھی زیادہ مشہور اور روشن ہے وہ ہمارے پاس ہدایت لے کر آئے اس کے بعد کہ ہمارے دل نابینا ہو چکے تھے وہ ایسی ہدایت تھی جو یقین دلانے والی تھی اور انہوں نے جو فرمایا وہ واقع ہوا وہ رات ایسی حالت میں بسر کرتے تھے کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا تھا اس وقت جب مشرکوں کے بستر ان کے وزن سے بوجھل ہوتے تھے''۔

تو اس خاتون نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہوں اور اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات کو غلط قرار دیتی ہوں پھر اگلے دن حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ مجھے آپ کے اطراف کے دانت دکھائی دیئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن دبیس بن احمد بن علی حداد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۷۲)۔

○ محمد بن سلیمان بن حارث، ابوبکر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۹۸)۔

426- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ گھر داخل ہوئے (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت عبداللہ بن رواحہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے۔

۴۲۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۲۹) من طريق الدارقطني به- وابن عمار الموصلي: هو محمد بن عبد الله بن عمار الخزاعي نزيل الموصل ثقة حافظا كما في التقريب (۲/۱۷۸-۱۷۹)- ذكر المزي في تهذيب الكمال (۲۵/۵۱۰) ممن روى عنه عمر بن زريق وضبطه الدكتور بشار عواد فقال: (بضم الزاي المعجمة والراء المهملة والياء آخر الحروف والقاف قيده الذهبي في (المشتبه) (۳۱۵)- اه- ولم اجد لعمر بن زريق او رزيق هذا ترجمة-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن خلف، ابومحمد الدوری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 307ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرۃ الحفاظ (۷۶۵/۲)۔

○ محمد بن عبداللہ بن عمار، خزاعی ازدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 242ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۸/۲)۔

427- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لاَ يَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ وَلَا النُّفَسَاءُ الْقُرْآنَ. يَحْيٰى هُوَ ابْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت' جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن کی تلاوت نہیں کریں گے۔

اس روایت کا راوی یحییٰ' یہ ابن ابی انیسہ ہے اور یہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن سلیمان حضرمی، واسطی الاصل، کوفی، و: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 233ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۲)(۴۷۳۹)۔

○ یحییٰ بن ابوانیسہ ابوزید جزری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 146ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۲)۔

45- باب فِيْ نَهْيِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ.

باب: بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا منع ہے

۴۲۷- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۳۱/۱) من طريق الدارقطني به' قال البيهقي في الكبرٰى (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب ذكر الحديث الذي ورد في نهي الحائض عن قراءة القرآن' وفيه نظر: (وروي عن جابر بن عبد الله من قوله في الجنب والحائض والنفساء' وليس بالقوي)- اه- قال الحافظ في التلخيص (۲۴۱/۱): (فيه يحيى بن انيسة وهو كذاب)- اه- وقد روي من حديث جابر مرفوعا من طريق محمد بن الفضل عن ابيه عن طاوس عن جابر' به' وسياتي عند المصنف في كتاب الجنائز' باب تخفيف القرائة لحاجة-

428- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ فِی كِتَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَلَّا تَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ .مُرْسَلٌ وَّرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اس میں یہ بات بھی تھی: تم قرآن کو صرف باوضو حالت میں چھونا۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے اور اس کے راوی ''ثقہ'' ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۱۸)(۸۰۴۵)۔

توضیح مسئلہ:

بے وضو حالت میں قرآن کو چھونے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

ابن عبدالبرؒ کا بیان:

وكتاب عمرو بن حزم هذا قد تلقاه العلماء بالقبول والعمل وهو عندهم اشهر واظهر من الاسناد الواحد المتصل وهو قول مالك والشافعي وابي حنيفة واصحابهم والثوري والاوزاعي واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه وابي ثور وابي عبيد وهؤلاء ائمة الراى والحديث في اعصارهم

وروى ذلك عن سعد بن ابي وقاص وعبد الله بن عمر وطاوس والحسن والشعبي والقاسم بن محمد وعطاء وهؤلاء من ائمة التابعين بالمدينة ومكة واليمن والكوفة والبصرة

قال اسحاق بن راهويه لا يقرا احد في المصحف الا وهو متوضء وليس ذلك لقول الله عز وجل ﴿لا يمسه الا المطهرون﴾ الواقعة 79

ولكن لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمس القرآن الا طاهر

وهذا كقول مالك ومعنى ما في الموطا

وقال الشافعي والاوزاعي وابو ثور واحمد لا يمس المصحف الجنب ولا الحائض ولا غير المتوضء[1]

امام دارقطنی نے یہاں اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کا ذکر کیا ہے جو آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کو

[1] الاستذكار في معرفة مذاہب علماء الامصار 472/2

تحریر کیا تھا' اس خط کی استدلالی حیثیت پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن عبدالبر نقل کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن حزم کے حوالے سے منقول اس خط کو اہلِ علم نے قبول کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے اور یہ اتنا مشہور ہے کہ اس کے لیے کوئی ایک متصل سند پیش کرنا ضروری نہیں ہے' امام مالک' امام شافعی اور امام ابوحنیفہ' ان کے اصحاب' امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ' امام ابوثور اور امام ابوعبید (نے اسے قبول کیا ہے) اور یہ وہ حضرات ہیں جو اپنے زمانے میں اہل رائے اور اہل حدیث کے امام ہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمرو' طاؤس' حسن بصری' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' عطاء بن ابی رباح سے بھی روایات منقول ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں' جو تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ' مکہ مکرمہ' یمن' کوفہ اور بصرہ کے امام مانے جاتے ہیں۔

شیخ اسحاق بن راہویہ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی بھی شخص صرف وضو کی حالت میں قرآن کو پڑھ سکتا ہے (یعنی اسے چھو سکتا ہے) اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے:

''اسے صرف پاک لوگ چھو سکتے ہیں''۔

بلکہ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''قرآن کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے''۔

یہ رائے بھی امام مالک کے قول کی طرح ہے اور اسی مفہوم کی حامل ہے جسے موطأ میں نقل کیا گیا ہے۔

امام شافعی' امام اوزاعی' امام ابوثور اور امام احمد یہ کہتے ہیں: جنابت والا شخص' حیض والی عورت اور بے وضو شخص قرآن کو چھو نہیں سکتے ہیں۔

429- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى

۴۲۸- اخرجه عبد الرزاق (۱/۲۴۱- ۲۴۲) رقم (۱۳۲۸)، ومن طريقه المصنف هنا، ومن طريق المصنف، اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۸۷/۱) كتاب الطهارة، باب في نهي المحدث عن مس المصحف، وسياتي عند المصنف رقم (۴۳۱) من طريق عبد الرزاق، نا معمر عن عبد الله ومحمد ابني ابي بكر عن ابيهما ان النبي صلى الله عليه وسلم ...... الحديث-

وقد اخرجه ابن خزيمة (۱۹/۴) رقم (۲۲۶۹) قال: حدثنا عبد الرحمن بن بشر بن الحكم، حدثنا عبد الرزاق، اخبر نا معمر عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده، به، فلم يرسله، ورواه ايضا البيهقي في الخلافيات (۴۹۸/۱) اخبرنا ابو بكر بن الحارث، انا ابو محمد بن حيان، ثنا محمد بن سهل، ثنا ابو مسعود، انبا عبد الرزاق، به- وفيه: (عن ابيه عن جده)، وقد اخرجه ايضا مالك في الموطا (۱۹۹/۱) رقم (۱۴۱)، ومن طريقه اخرجه ابو داؤد في المراسيل رقم (۹۳)، والبيهقي في المعرفة (۱۸۶/۱) رقم (۱۰۶) عن عبد الله بن ابي بكر ان الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم الا يمس القرآن الا طاهر، قال البيهقي في المعرفة: (رواه الشافعي عن مالك وهو منقطع، وقد رويناه في كتاب السنن موصولا من حديث سليمان بن داؤد عن الزهري عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده، عن النبي صلى الله عليه وسلم)- اه- وسياتي حديث سليمان بن داؤد هذا رقم (۴۳۲)-

قال الغماري في تخريج البداية (۴۲۷/۱): (وصححه ابن حبان والحاكم وغيرهما، وهو الحق الذي لا يمتري فيه الا متعسف: فانه وان وقع في اسناده اختلاف في الوصل والارسال واضطراب في الرواية، الا ان ذلك كله بالنسبة لنسخة عمرو بن حزم، والكتاب كان عندهم في بيتهم: فكان يروى عن جميعهم، ثم هو لشهرته يستغنى فيه عن الاسناد: كما قال المحققون من الائمة والحفاظ- ومن راى اسانيده وطرقه وشهرته في كتب الحديث، عرف ثبوته وصحته بالضرورة)- اه-

بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ فِي كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلٰى نَجْرَانَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' جب انہیں نجران بھیجا تھا تو اس میں یہ بات بھی تھی' (اس کے بعد حسبِ سابق روایت ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمارة بن عمرو بن حزم انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸۱)(۶۲۰۷)۔

430- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَّابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

431- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدِ ابْنَيْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ كِتَابًا فِيْهِ وَلَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ عبداللہ بن ابوبکر اور محمد بن ابوبکر اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں خط لکھا تھا' جس میں یہ بات بھی تھی: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

۴۳۰- اخرجه البيهقي (۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' وفي الخلافيات (۵۰۸/۱- ۵۰۹) من طريق الدارقطني به' واخرجه الطبراني في الكبير (۳۱۳/۱۲-۳۱۴) رقم (۱۳۲۱۷)' واللالكائي في اصول الاعتقاد (۲۴۴/۱) رقم (۵۷۲) من طريق سعيد بن محمد بن ثواب' به- قال الحافظ بن حجر في التلخيص (۱۳۱/۱): (واسناده لا باس به) وقال الهيثمي في المجمع (۲۷۶/۱): (رواه الطبراني في الكبير والصغير' ورجاله موثقون)- اه-

۴۳۱ انظر: تخريجه في الحديث (۴۲۸)-

راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۹)(۵۸۰۰)۔

432- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فَكَانَ فِيْهِ لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

☆☆ ابوبکر بن محمد اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہلِ یمن کو یہ خط لکھا تھا جس میں یہ بات بھی تھی: قرآن کو صرف باوضو شخص چھوئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزۃ بن واقد حضرمی، ابوعبدالرحمٰن دمشقی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 183ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۵۲)۔

433- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهٗ لَا تَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَاَنْتَ عَلٰى طُهْرٍ قَالَ لَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُوْلُ سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ بِلَالٍ مِّنْ عَآئِشَةَ وَعَمَّارٍ. قِيْلَ لَهٗ سَمِعَ مَطَرٌ مِّنْ حَسَّانَ فَقَالَ نَعَمْ.

☆☆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: تم قرآن کو صرف اس وقت چھونا جب تم وضو کی حالت میں ہو۔

۴۳۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۰۸/۱) رقم (۱۷۸) من طريق الدارقطني به' وانظر الحديث (۴۲۸)' (۴۳۱)-

۴۳۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۳/۱) رقم (۳۰۳) منطريق الدارقطني' واخرجه الحاكم في المستدرك (۴۸۵/۳)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۵۱۰/۱- ۵۱۱) رقم (۳۰۲): انا احمد بن سليمان الفقيه به (ببغداد)' ثنا جعفر بن ابي عثمان الطيالسي' به' واخرجه الطبراني في الكبير (۲۲۹/۳) رقم (۳۱۳۵): حدثنا بكر بن مقبل البصري' ثنا اسماعيل بن ابراهيم' به- وقال في الاوسط: (لم يرو هذا الحديث عن مطر الوراق الا سويد ابو حاتم' ولا يروى عن حكيم بن حزام الا بهذا الاسناد)- اه- وقال الحاكم: (صحيح الاسناد ولم يخرجاه)- اه- قال الحافظ في تلخيص الحبير (۲۲۷/۱): (في اسناده سويد ابو حاتم' وهو ضعيف' وذكر الطبراني في الاوسط انه تفرد به' وحسن الحازمي اسناده)- وقال الهيثمي في (المجمع) (۲۷۷/۱): (وفيه سويد ابو حاتم ضعفه النسائي وابن معين في رواية ووثقه في رواية- وقال ابو زرعة: ليس بالقوي' حديثه حديث اهل الصدق)- اه- وسويد هذا: قال فيه الحافظ في التقريب (۳۴۰/۱): (صدوق' سيء الحفظ له اغلاط' وقد افحش ابن حبان فيه القول)- اه- ومطر الوراق ايضا قال فيه الحافظ في التقريب (۲۵۲/۲): (صدوق كثير الخطا' وحديثه عن عطاء ضعيف)- اه-

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابوعثمان، ابوفضل طیالسی بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 282ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التذکرۃ (۲/۶۲۶)۔

○ سوید بن ابراہیم ۔ندری، ابوحاتم بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۳)(۲۷۰۲)۔

○ حسان بن بلال مزنی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲)(۱۲۰۶)۔

434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ خَتَنَكَ وَاُخْتَكَ قَدْ صَبَوَا فَاَتَاهُمَا عُمَرُ وَعِنْدَهُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ يُقَالُ لَهُ خَبَّابٌ وَّكَانُوا يَقْرَءُونَ (طه) فَقَالَ اَعْطُوْنِى الْكِتَابَ الَّذِىْ عِنْدَكُمْ فَاَقْرَؤُهُ وَكَانَ عُمَرُ يَقْرَاُ الْكُتُبَ فَقَالَتْ لَهُ اُخْتُهُ اِنَّكَ رِجْسٌ وَّلَايَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَقُمْ فَاغْتَسِلْ اَوْ تَوَضَّاْ فَقَامَ عُمَرُ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَاَ (طه) اَلْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ گلے میں تلوار لٹکا کر نکلے تو انہیں بتایا گیا' آپ کے بہنوئی اور آپ کی بہن بے دین ہو گئے ہیں (یعنی اُنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے

۴۳۴- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۸۸) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' وفي دلائل النبوة (۲/۲۱۹) من طريق اسحاق بن يوسف الازرق' به قريبًا من هذا- ورواه الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين (۶/۲۴۰) رقم (۳۶۵۴): حدثنا احمد' ثنا اسماعيل بن عيسى' ثنا اسحاق بن يوسف الازرق عن القاسم بن عثمان ابو العلاء البصري' عن انس بن مالك: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا عشية الخميس فقال: (اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن هشام): فاصبح عمر يوم الجمعة فاسلم- ثم قال الطبراني: (لا يروى عن انس الا بهذا الاسناد' تفرد به اسحاق)- والقاسم: قال العقيلي في الضعفاء (۳/۴۸۰): (عن انس لا يتابع على حديثه' حدث عنه اسحاق الازرق احاديث لا يتابع منها على شيء)- اه- قال الذهبي في الميزان (۵/۴۵۶): (عن انس قال البخاري: له احاديث لا يتابع عليها- قلت: حدث عن اسحاق الازرق بمتن محفوظ' وبقصة اسلام عمر وهي منكرة جدا)- اه- والقصة رواها ابن اسحاق: كما في سيرة ابن هشام (۱/۳۶۵-۳۶۸)' ومن طريق ابن اسحاق البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۶-۵۱۷) رقم (۳۱۰)' وفي الدلائل (۲/۲۲۱-۲۲۲) من كلام ابن اسحاق مرسلاً-

پاس آئے' ان دونوں کے پاس اس وقت ایک مہاجر شخص بیٹھا ہوا تھا' جس کا نام حباب تھا۔ یہ لوگ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس جو یہ کتاب موجود ہے' یہ مجھے بھی دو تاکہ میں اس کو پڑھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کتاب کو پڑھنا چاہتے تھے لیکن ان کی بہن نے ان سے کہا: آپ ناپاک ہیں' اسے صرف پاکیزہ لوگ چھو سکتے ہیں' اُٹھیں اور غسل کریں یا وضو کریں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے' انہوں نے وضو کیا' پھر انہوں نے اس تحریر کو لیا اور سورۂ فاتحہ کو پڑھا۔

اس روایت کا راوی قاسم بن عثمان مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن غیلان، ابوبکر خزاز یعرف بالسوسی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۴۵)۔

○ قاسم بن عثمان بصری، امام بخاری فرماتے ہیں: انہوں نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۴۵۶)۔

435- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي سَفَرٍ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَقُلْنَا لَهُ تَوَضَّأْ حَتّٰى نَسْاَلَكَ عَنْ اٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ سَلُونِي فَاِنِّي لَسْتُ اَمَسُّهُ فَقَرَاَ عَلَيْنَا مَا اَرَدْنَا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ .

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' انہوں نے قضائے حاجت کی' ہم نے ان سے کہا: آپ وضو کرلیں تاکہ ہم آپ سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کریں' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھ سے سوال کرو' میں قرآن کو چھو تو نہیں رہا' پھر انہوں نے ہمارے سامنے وہ آیت تلاوت کی' جو ہم چاہ رہے تھے اور اس وقت ہمارے اور ان کے درمیان پانی موجود نہیں تھا۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ایک جماعت نے اس سے اختلاف کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلام بن سلیم حنفی (یہ ان ۔ کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوالاحوص کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں

۴۳۵- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۸۳) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۵۱۴) رقم (۳۰۵) قال: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا العباس بن محمد الدوري به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه: لتوقيفه- وقد رواه ايضا جماعة من الثقات عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان)- اه- وسياتي بعد هذا على الوجه الذي ذكره الحاكم-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۵)(۲۷۱۸)۔

436- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فَخَرَجَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَوْ تَوَضَّاْتَ لَعَلَّنَا اَنْ نَسْاَلَكَ عَنْ اٰيَاتٍ فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَمَسُّهُ اِنَّمَا لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا مَا شِئْنَا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' وہ تشریف لے گئے' انہوں نے قضائے حاجت کی' پھر وہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضو کرلیں تو مناسب ہوگا' تاکہ ہم آپ سے کچھ آیات کے بارے میں دریافت کریں' تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کو چھو نہیں رہا' اسے صرف باوضو لوگ چھو سکتے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے وہ آیات تلاوت کیں جو ہم چاہتے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

437- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ اَيْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّاْ لَعَلَّنَا نَسْاَلُكَ عَنْ اٰيٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ سَلُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَا اَمَسُّهُ اِنَّهُ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَرَاَ عَلَيْنَا قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ .وَالْمَعْنٰى قَرِيْبٌ .كُلُّهَا صِحَاحٌ.

☆☆ عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھے' وہ تشریف لے گئے' انہوں نے قضائے حاجت کی' پھر وہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! آپ وضو کرلیں تاکہ ہم آپ سے قرآن کی کچھ آیات کے بارے میں دریافت کرلیں' تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو میں اسے چھو نہیں رہا' اسے صرف باوضو لوگ چھو سکتے ہیں' پھر ہم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سوالات کیے' اور انہوں نے وضو کرنے سے پہلے ہی ہمارے سامنے کچھ آیات کی تلاوت کی۔

٤٣٦ اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٥١٣) رقم (٣٠٨) وفي السنن الكبرٰى (١/ ٨٨) كتاب الطهارة' باب نهي المحدث عن مس المصحف' ورواه ايضا اللالكائي في (شرح اصول اعتقاد اهل السنة) (٢/ ٣٤٥) رقم (٥٧٥): اخبرنا محمد بن عمر بن حميد' ثنا محمد بن مخلد به' ورواه الحاكم (١/ ١٨٣) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (١/ ٥١٤) رقم (٣٠٦) قال الحاكم: (حدثناه ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار' ثنا احمد بن يونس الضبي' ثنا ابو بدر شجاع بن الوليد عن الاعمش' به)- وسياتي عند المصنف رقم (٤٣٧)' ورواه ايضا الحاكم (١/ ١٨٢)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (١/ ٥١٥) رقم (٣٠٧): اخبرنا ابو الوليد' ثنا الحسن بن سفيان' ثنا محمد بن عبد الله ابن نمير' ثنا ابي وابو معاوية عن الاعمش' به- وهو عند البيهقي ايضا في المعرفة (١/ ١٨٥) من نفس طريق الحاكم- ورواه ابن ابي شيبة (١/ ٩٨) رقم (١١٠٠): حدثنا ابو معاوية عن الاعمش' به- وسياتي من طريق ابي معاوية عند المصنف رقم (٤٣٧)-

اس روایت کا مضمون قریب قریب ہے' اور تمام اسناد مستند طور پر منقول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۲)(۶۰۹۳)۔

438- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ بِنَحْوِهٖ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ عبدالرحمان بن یزید کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عمر بن حفص بن جہم بن واقد کندی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 235ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲)(۸۳)۔

439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ سَلْمَانَ اَنَّهٗ قَرَاَ بَعْدَ الْحَدَثِ .كُلُّهَا صِحَاحٌ.

☆☆ علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن کی آیت کی تلاوت کی تھی۔ یہ تمام اسناد مستند ہیں۔

46- باب مَا وَرَدَ فِيْ طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَحُكْمِهٖ رَطْبًا وَيَابِسًا.

باب: تر یا خشک منی کے پاک ہونے اور اس کے حکم کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

۴۳۸- رواه الحاكم في المستدرك (۲/ ۴۷۷): اخبرنا ابو زكريا العنبري' ثنا محمد بن عبد السلام' ثنا اسحاق' انبا جرير عن الاعمش عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد' قال: كنا مع سلمان...... فذكره نحوه- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه)' ووافقه الذهبي' وانظر الحديث (۴۳۵)' (۴۳۶)' (۴۳۷)-

۴۳۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/ ۹۸) رقم (۱۱۰۱): حدثنا وكيع عن سفيان' به-

440- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ .قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ وَاِنَّمَا يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ اَوْ بِاِذْخِرَةٍ .لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اِسْحَاقَ الْاَزْرَقِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ اَبِى لَيْلٰى ثِقَةٌ فِى حِفْظِهِ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑوں پر منی لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ بلغم اور تھوک کی طرح ہے' تمہارے لیے اتنا کافی ہوگا' تم اسے کسی کپڑے یا گھاس کے ذریعے صاف کرلو۔

صرف اسحاق نامی راوی نے اس روایت کو''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

توضیح مسئلہ:

منی کی طہارت یا عدم طہارت کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی تحریر کرتے ہیں:

امام نووی کا بیان:

اختلف العلماء فى طهارة منى الآدمى فذهب مالك و ابو حنيفة الى نجاسته الاان ابا حنيفة قال يكفى فى تطهيره فركه اذا كان يابسا وهو رواية عن احمد وقال مالك لا بد من غسله رطبا ويابسا وقال الليث هو نجس ولا تعاد الصلاة منه وقال الحسن لا تعاد الصلاة من المنى فى الثوب وان كان كثيرا وتعاد منه فى الجسد وان قل وذهب كثيرون الى ان المنى طاهر روى ذلك عن على بن ابى طالب وسعد بن ابى وقاص وبن عمر وعائشة وداود واحمد فى اصح الروايتين وهو مذهب الشافعى واصحاب الحديث وقد غلط من اوهم ان الشافعى رحمه الله تعالى منفرد بطهارته ودليل القائلين بالنجاسة رواية الغسل ودليل القائلين بالطهارة رواية الفرك فلو كان نجسا لم يكف فركه كالدم وغيره قالوا ورواية الغسل محمولة على

[1] الحاشية للنووى على صحيح مسلم 198/3

۴۴۰- اخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/ ۱۴۸) رقم (۱۱۳۲۱): حدثنا الحسين بن اسحاق التستري: ثنا سعيد بن يحيى الازهر' به- ورواه البيهقي (۲/ ۴۱۸) كتاب الطهارة' باب المني يصيب الثوب: انبا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انبا ابو محمد بن حيان' ثنا عبد الله بن قحطبة: ثنا مريح الخادم' ثنا اسحاق الازرق' به- قال البيهقي: (رواه وكيع عن ابن ابي ليلى موقوفا على ابن عباس' وهو الصحيح)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۸۴): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه محمد بن عبيد الله العرزمي' وهو مجمع على ضعفه)- اه- قلت: وهذا وهم من الهيثمي- رحمه الله- فانه ليس في اسناده العرزمي هذا: فتنبه- والله اعلم- ومحمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى: قال فيه المصنف هنا: (ثقة في حفظه شيء)' وقال في السنن ايضا (۲/ ۲۶۲): (رديء الحفظ' كثير الوهم)- وقال فيه الحافظ في التقريب (۲/ ۱۸۴): (صدوق سيء الحفظ جدا)- اه-

الاستحباب والتنزیه واختیار النظافة واللہ اعلم هذا حکم منی الآدمی ولنا قول شاذ ضعیف ان منی المراة نجس دون منی الرجل وقول اشذ منه ان منی المراة والرجل نجس والصواب انهما طاهران [1]

انسان کی منی کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے' امام مالک اور امام ابوحنیفہ نے اسے نجس قرار دیا ہے' البتہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: اگر وہ خشک ہو چکی ہو تو اسے پاک کرنے کے لیے صرف کھرچ دینا کافی ہے' ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام مالک یہ کہتے ہیں: منی خشک ہو چکی ہو یا تر حالت میں ہو' اسے دھونا ضروری ہے۔

شیخ لیث بن سعد فرماتے ہیں: یہ ناپاک ہوتی ہے (لیکن کپڑے پر اگر یہ لگی ہوئی ہو اور آدمی نے نماز ادا کر لی ہو) تو اب اس نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا۔

حسن بصری یہ فرماتے ہیں: کپڑے پر منی لگی ہوئی ہو تو اس نماز کو دُہرایا نہیں جائے گا خواہ وہ زیادہ ہی ہو لیکن اگر وہ جسم پر لگی ہوئی ہو تو اس نماز کو دُہرایا جائے گا خواہ وہ تھوڑی ہی ہو۔

اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: منی پاک ہوتی ہے۔

یہ روایت حضرت علی بن ابوطالب' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت عبداللہ بن عمر' سیدہ عائشہ صدیقہ' داؤد ظاہری اور صحیح روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل سے منقول ہے۔

امام شافعی اور علمِ حدیث کے ماہرین بھی اسی بات کے قائل ہیں' اس نے یہ غلط بیان کی ہے جس نے یہ کہا ہے' امام شافعی اسے پاک قرار دینے میں منفرد ہیں۔

جو حضرات اس کے نجس ہونے کے قائل ہیں' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں اسے دھونے والی روایت پیش کی ہے' جو حضرات اس کے پاک ہونے کے قائل ہیں' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں کھرچ دینے والی روایت پیش کی ہے۔

اگر یہ ناپاک ہوتی تو محض اسے کھرچ دینا کافی نہ ہوتا' جیسے خون وغیرہ کا یہی حکم ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: دھونے والی روایت کو استحباب اور پاک صاف کرنے پر محمول کیا جائے گا کہ انسان نفاست کو اختیار کرے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ حکم مرد کی منی کے بارے میں ہے اور ہمارے ہاں ایک شاذ اور ضعیف قول یہ ہے: عورت کی منی ناپاک ہوتی ہے اور مرد کی منی ناپاک نہیں ہوتی۔

اور اس سے بھی زیادہ شاذ قول یہ ہے: مرد اور عورت دونوں کی منی ناپاک ہوتی ہے' درست یہ ہے: یہ دونوں پاک ہوتی ہیں۔

حافظ ابن حجر کا بیان:

اسی موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح بخاری کے عظیم شارح حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

لم یخرج البخاری حدیث الفرك بل اکتفی بالاشارة الیه فی الترجمة علی عادته لانه ورد من حدیث

عائشة ايضا كما سنذكره وليس بين حديث الغسل وحديث الفرك تعارض لان الجمع بينهما واضح على القول بطهارة المنى بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب وهذه طريقة الشافعى واحمد واصحاب الحديث وكذا الجمع ممكن على القول بنجاسته بان يحمل الغسل على ما كان رطبا والفرك على ما كان يابسا وهذه طريقة الحنفية والطريقة الاولى ارجح لان فيها العمل بالخبر والقباس معا لانه لو كان نجسا لكان القياس وجوب غسله دون الاكتفاء بفركه كالدم وغيره[1]

امام بخاری نے کھرچ دینے سے متعلق روایت کو نقل نہیں کیا بلکہ ترجمۃ الباب میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے جیسا کہ ان کا عام معمول ہے کیونکہ اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث منقول ہے جسے ہم عنقریب ذکر کریں گے ویسے بھی دھو دینے اور کھرچ دینے والی روایات میں تعارض نہیں پایا جاتا کیونکہ ان دونوں کو جمع کرنا واضح ہے یعنی آپ اس بات کے قائل ہوں کہ منی پاک ہوتی ہے اور غسل کو استحباب پر محمول کیا جائے تا کہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے یہ وجوب کے طور پر نہ ہو یہ امام شافعی امام احمد بن حنبل اور محدثین کا طریقہ ہے۔

اسی طرح اس قول کے مطابق بھی اسے جمع کرنا ممکن ہے کہ اسے نجس قرار دیا جائے اور دھونے کے حکم کو اس صورتِ حال پر محمول کیا جائے جب وہ تر ہو اور کھرچنے کو اس صورتِ حال پر محمول کیا جائے جب وہ خشک ہو چکی ہو۔

یہ احناف کا طریقہ ہے لیکن پہلے والا طریقہ زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ اس میں حدیث اور قیاس دونوں پر عمل کیا جا رہا ہے اس لیے کہ اگر یہ ناپاک ہوتی تو قیاس کا تقاضا یہ تھا: اسے دھونا لازم ہوتا محض کھرچ دینا کافی نہ ہوتا (جیسا کہ خون وغیرہ کا یہی حکم ہے)۔

علامہ عینیؒ کا تبصرہ:

علامہ ابن حجر کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

وقال بعضهم لم يخرج البخارى حديث الفرك بل اكتفى بالاشارة اليه فى الترجمة على عادته لانه ورد من حديث عائشة رضى الله تعالى عنها ايضا قلت هذا اعتذار بارد لان الطريقة انه اذا ترجم الباب بشىء ينبغى ان يذكره وقوله بل اكتفى بالاشارة اليه كلام واه لان المقصود من الترجمة معرفة حديثها والا فمجرد ذكر الترجمة لا يفيد شيئا والحديث الذى فى هذا الباب لا يدل على الفرك ولا على غسل ما يصيب من المراة واعتذر الكرمانى عنه بقوله واكتفى بايراد بعض الحديث وكثيرا يقول مثل ذلك او كان فى قصده ان يضيف اليه ما يتعلق به ولم يتفق له او لم يجد رواته بشرطه قلت كل هذا لا يجدى ولكن حبك للشىء يعمى ويصم لم ان بعضهم ذكر فى اول هذا الباب كلاما لا يذكره من له بصيرة وروية وفيه رد لما ذهب اليه الحنفية ومع هذا اخذ كلامه هذا من كلام خطابى مع تغيير وهو انه قال وليس بين حديث

[1] فتح الباری لابن حجر عسقلانی، 332/1

الغسل وحديث الفرك تعارض لان الجمع بينهما واضح على القول بطهارة المنى بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب وهذه طريقة الشافعي واحمد واصحاب الحديث وكذا الجمع ممكن على القول بنجاسته بان يحمل الغسل على ما كان رطبا والفرك على ما كان يابسا وهذه طريقة والطريقة الاولى ارجح لان فيها العمل بالخبر والقياس معا لانه لو كان نجسا لكان القياس وجوب غسله دون الاكتفاء بفركه كالدم وغيره وهم لا يكتفون فيما لا يعفى عنه من الدم بالفرك قلت من هو الذى ادعى تعارضا بين الحديثين المذكورين حتى يحتاج الى التوفيق ولا نسلم التعارض بينهما اصلا بل حديث الغسل يدل على نجاسة المنى بدلالة غسله وكان هذا هو القياس ايضا فى يابسه ولكن خص بحديث الفرك وقوله بان يحمل الغسل على الاستحباب للتنظيف لا على الوجوب كلام واه وهو كلام من لا يدرى مراتب الامر الوارد من الشرع فاعلى مراتب الامر الوجوب وادناها الاباحة وهنا لا وجه للثانى لانه عليهم الصلاة والسلام لم يتركه على ثوبه ابدا وكذلك الصحابة من بعده ومواظبته على فعل شىء من غير ترك فى الجملة يدل على الوجوب بلا نزاع فيه وايضا الاصل فى الكلام الكمال فاذا اطلق اللفظ ينصرف الى الكامل اللهم الا ان ينصرف ذلك بقرينة تقوم فتدل عليه حينئذ وهو فحوى كلام اهل الاصول ان الامر المطلق اى المجرد عن القرائن يدل على الوجوب ثم قوله والطريقة الاولى ارجح الخ غير راجح فضلا ان يكون ارجح بل هو غير صحيح لانه قال فيها العمل بالخبر وليس كذلك لان من يقول بطهرة المنى يكون غير عامل بالخبر لان الخبر يدل على نجاسته كما قلنا وكذلك قوله فيها العمل بالقياس غير صحيح لان القياس وجوب غسله مطلقا ولكن خص بحديث الفرك لما ذكرنا فان قلت ما لا يجب غسل يابسه لا يجب غسل رطبه كالمخاط قلت لا نسلم ان القياس صحيح لان المخاط لا يتعلق بخروجه حدث ما اصلا والمنى موجب لاكبر الحدثين وهو الجنابة فان قلت سقوط الغسل فى يابسه يدل

قوله كالدم وغيره الى آخره قياس فاسد لانه لم يات نص بجواز الفرك فى الدم ونحوه وانما جاء فى يابس المنى على خلاف القياس فيقتصر على مورد النص [1]

بعض حضرات (اس سے ابن حجر مراد ہیں) نے یہ بات بیان کی ہے: امام بخاری نے کھرچ دینے سے متعلق روایت نقل نہیں کی ہے بلکہ اس کی طرف ترجمۃ الباب میں اشارہ کر دیا ہے جیسا کہ ان کا عام معمول ہے کیونکہ یہ روایت سیدہ عائشہ کے حوالے سے منقول ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ کوئی قابل ذکر عذر نہیں ہے' کیونکہ طریقہ تو یہ ہے: جب آپ کسی چیز کے بارے میں ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو آپ اسے ذکر کریں اور ان صاحب کا یہ کہنا: انہوں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے' یہ کافی ہے' یہ مناسب کلام نہیں ہے کیونکہ ترجمۃ الباب کا مقصد یہ ہے کہ اس سے متعلق حدیث کی معرفت حاصل کی جائے' محض ترجمۃ الباب ذکر کر دینا تو کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا اور اس کے بعد اس باب میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے وہ نہ تو کھرچنے پر دلالت کرتی ہے اور نہ

[1] عمدۃ القاری' للعینی' 144/3

ہی دھونے پر دلالت کرتی ہے' یعنی وہ چیز جو عورت کے جسم سے (مرد کے جسم پر لگ جاتی ہے)۔

امام کرمانی نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا ہے' یہاں پر روایت کے بعض حصے کو نقل کر دینا کافی ہے' بہت سے حضرات نے یہی بات بیان کی ہے یا پھر یہ ہے کہ ان کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ اس کی طرف اس چیز کی نسبت کریں جو اس کے متعلق ہے اور اس کے ساتھ اتفاق نہیں ہے' ہوسکتا ہے کہ انہیں اس حوالے سے اپنی شرط کے مطابق راوی نہ ملے ہوں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بھی کوئی قابل ذکر بات نہیں ہے' کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔

پھر بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری نے اس باب کے آغاز میں کلام ذکر کیا ہے' جسے ایسا کوئی بھی شخص ذکر کرنا پسند نہیں کرے گا جس کے اندر تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ موجود ہو اور اس میں احناف کے مؤقف کی تردید ہے۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) انہوں نے یہ کلام خطابی کے کلام سے نقل کیا ہے اور اس میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی ہے' انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ دھونے اور کھرچ دینے والی حدیث کے درمیان تعارض نہیں ہے' کیونکہ ان دونوں کو جمع کیا جا سکتا ہے' اس اعتبار سے کہ منی کی طہارت کا فتویٰ دیا جائے اور دھونے والی روایت کو زیادہ صفائی حاصل کرنے کے لیے استحباب پر محمول کیا جائے' اس وجوب پر محمول نہ کیا جائے' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور محدثین کا طریقہ یہی ہے' اسی طرح اس کو جمع کرنا اس حوالے سے بھی ممکن ہے کہ اس کے نجس ہونے کا فتویٰ دیا جائے او دھونے کے حکم کو اس صورت پر محمول کیا جائے جب وہ تر ہو اور کھرچنے کے حکم کو اس صورت پر محمول کیا جائے جب وہ خشک ہو لیکن پہلے والا طریقہ زیادہ قابل ترجیح ہے کیونکہ اس میں خبر اور قیاس دونوں پر عمل کیا جا رہا ہے لیکن گر یہ نجس ہو تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اسے دھونا ضروری ہے محض کھرچ دینا کافی نہ ہو' جیسا کہ خون وغیرہ کا یہی حکم ہے کہ جب وہ اتنی مقدار میں لگا ہوا ہو جو قابل معافی نہ ہو تو وہ اس میں کھرچنے پر اکتفا نہیں کرتے ہیں۔

(علامہ عینی کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ وہ شخص کون ہے جو اس بات کا دعوے دار ہے کہ ان دونوں روایات کے درمیان تعارض پایا جاتا ہے تا کہ ان کے درمیان توفیق کی ضرورت محسوس ہو' ہم اپنی اصل کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان تعارض کو تسلیم ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دھونے والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ منی ناپاک ہے کیونکہ دھونا اس بات پر دلالت کرتا ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر وہ خشک ہو تو بھی یہی حکم ہو' لیکن کھرچنے والی روایت سے اس کی خصوصیت ثابت ہوگئی ہے (کہ اس کو استثنائی طور پر محمول کیا جائے گا)۔

ان کا یہ کہنا کہ دھونے کا حکم کو زیادہ صفائی حاصل کرنے کے لیے استحباب پر محمول کیا جائے گا' وجوب پر محمول نہیں کیا جائے گا' اس کلام میں بھی کوئی پختگی نہیں ہے' اور یہ بات ایسا شخص کہہ سکتا ہے جو شریعت کی طرف سے آنے والے احکام کے مراتب سے واقفیت نہ رکھتا ہو' امر کا سب سے بلند ترین مرتبہ وجوب ہے اور اس کا سب سے کم تر مرتبہ مباح ہونا ہے اور یہاں دوسری صورت کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے (یعنی آپ اسے مباح قرار نہیں دے سکتے) کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے کبھی بھی اپنے کپڑوں پر لگا نہیں رہنے دیا' اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے بھی یہی طرز عمل اختیار کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ کا کسی بھی فعل پر باقاعدگی اختیار کرنا اور اسے کبھی ترک نہ کرنا' اس بات پر دلالت کرے گا کہ ایسا کرنا واجب ہے

اور اس بارے میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔
دوسرا پہلو یہ ہے کہ کلام میں اصل مفہوم کامل مراد ہوتا ہے تو جب لفظ مطلق ہوگا تو اسے کامل مفہوم کی طرف پھیرا جائے گا ماسوائے اس کے کہ کوئی قرینہ اسے کسی دوسرے مفہوم کی طرف لے جائے اور وہ پھر دوسرے مفہوم پر دلالت کر رہا ہو' علم اصول کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ جب کوئی حکم مطلق طور پر منقول ہو' یعنی کسی قرینے کے بغیر ہو تو وہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔
پھر ان کا (یعنی ابن حجر کا) یہ کہنا پہلا طریقہ زیادہ ہے (تو میرے بھائی) وہ تو بھی نہیں ہے چہ جائیکہ آپ اسے زیادہ قرار دیں بلکہ وہ تو صحیح بھی نہیں ہے کیونکہ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں خبر پر عمل بھی ہو رہا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ جو لوگ منی کی طہارت کے قائل ہیں وہ اس خبر پر عمل ہی نہیں کر رہے کیونکہ خبر تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ ناپاک ہے' جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔
اسی طرح ان کا (یعنی ابن حجر کا) یہ کہنا کہ اس میں قیاس پر بھی عمل کیا جا رہا ہے' یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ قیاس تو مطلق طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسے دھونا لازم ہونا چاہیے' لیکن کھرچنے والی روایت سے اس کا مخصوص ہونا ثابت ہو رہا ہے' جیسا کہ ہم پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں۔
اگر آپ یہ سوال کریں کہ جس چیز کو خشک ہونے کی حالت میں دھونا لازم نہیں ہوتا' اسے تر ہونے کی حالت میں بھی دھونا لازم نہیں ہوتا جیسے بلغم وغیرہ کا حکم ہے تو میں یہ جواب دوں گا کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ قیاس درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ بلغم نکلنے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے (لہٰذا بلغم اور منی کے خروج کا حکم مختلف ہوگا)۔
جبکہ منی کے خروج کی وجہ سے غسل کرنا لازم ہو جاتا ہے اور یہ حکم جنابت کا ہے۔
اگر آپ یہ کہیں کہ خشک منی کو دھونے کے حکم کا ساقط ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے جو ابن حجر نے کہی ہے کہ یہ خون کی طرح ہے تو یہ قیاس بھی درست نہیں ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جو خون کو کھرچ دینے کے بارے میں ہو' یہ روایت صرف خشک منی کے بارے میں منقول ہے اور کیونکہ یہ خلافِ قیاس ہے لہٰذا یہ اپنی اصل تک مخصوص رہے گی' (اس کے علاوہ اس کے بارے میں حکم نہیں دیا جائے گا)۔

441- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ النُّخَامَةِ وَالْبُزَاقِ اَمِطْهُ عَنْكَ بِاِذْخِرَةٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کپڑوں پر منی لگ جانے کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ

۴۴۱- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۴۱۸) كتاب الصلوة' باب المني يصيب الثوب: انبا يحيى بن ابراهيم بن محمد بن يحيى المزكي' ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' انبا الربيع بن سليمان' انبا الشافعي' انبا سفيان عن عمرو بن دينار' وابن جريج كلاهما يخبره عن عطاء عن ابن عباس ...... فذكره بنحوه- ورواه الطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/ ۵۲): حدثنا سليمان بن شعيب' قال: ثنا عبد الرحمن' قال: ثنا شعبة' عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس' ورواه ايضا في (شرح المعاني) (۱/ ۵۲): حدثنا حسين بن نصر' قال: ثنا ابو نعيم' قال: ثنا سفيان عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس مختصراً- قال البيهقي: (وقد روي مرفوعاً' ولا يصح رفعه)- اه-

بات فرمائی ہے: یہ بلغم اور تھوک کی طرح ہے تم اسے گھاس کے ذریعے صاف کرلو۔

442- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ يَابِسًا وَاَغْسِلُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی تھی اور اگر وہ تر ہوتی تھی تو میں اسے دھولیتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن ابوالزرقاء یزید ثعلبی، موصلی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۳)(۲۱۵۰)۔

○ عمرو بن میمون بن مہران جزریپ، ابوعبداللہ وابوعبدالرحمٰن،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 147ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے بلاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۶)(۵۱۵۶)۔

○ سلیمان بن یسار ہلالی، مدنی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۴)(۲۶۴۴)

443- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَتَّبِعُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۴۲- اخرجه ابو عوانة (۱/ ۲۰٤) من طريق الاوزاعي عن يحيى عن عمرة عن عائشة' ورواه البيهقي في الكبرىٰ (۲/ ٤۱۷) كتاب الصلوٰة' باب المني يصيب الثوب من طريق الشافعي' انبا عمرو بن ابي سلمة عن الاوزاعي عن يحيى بن سعيد عن القاسم عن عائشة..... فذكره' ثم قال: (وقيل: عن بشر بن بكر عن الاوزاعي عن يحيى عن عمرة عن عائشة -رضي الله عنها-)- وسياتي من طريق سليمان بن يسار عنها-

۴۴۳- اخرجه البخاري (۱/ ٤٤٥) كتاب الوضوء' باب غسل المني' الحديث (۲۲۹)' واطرافه في (۲۳۰)' (۲۳۱)' (۲۳۲)' ومسلم (۲/ ۲۰۰) كتاب الطهارة' باب حكم المني' الحديث (۲۸۹)' وابو داؤد (۱/ ۱۰۲) كتاب الطهارة' باب المني يصيب الثوب' الحديث (۳۷۳)' والترمذي (۱/ ۲۰۱) كتاب الطهارة' باب غسل المني من الثوب' الحديث (۱۱۷)' والنسائي (۱/ ۱۵٦) كتاب الطهارة' باب غسل المني من الثوب' وابن ماجه (۱/ ۱۷۸) كتاب الطهارة' باب المني يصيب الثوب' الحديث (۵۳٦)' واحمد في المسند (٦/ ٤۷' ۱٤۲' ۲۳۵)' وابو عوانة في صحيحه (۱/ ۲۰٤)' وابن حبان في صحيحه (٤/ ۲۲۰) رقم (۱۳۸۱)' (۱۳۸۲) وابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۸۷)' والبيهقي في الكبرىٰ (۲/ ٤۱۸- ٤۱۹) كتاب الصلوٰة' باب الاختيار في غسل المني تنظفاً' والبغوي في شرح السنة رقم (۲۹۷)- كلهم من طريق عمرو ابن ميمون عن سليمان بن يسار' به-

وَسَلَّمَ) فَاغْسِلُهُ ۔صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں (منی کا) داغ دیکھتی تھی تو اسے دھو دیتی تھی۔ یہ روایت مستند ہے۔

444- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى بُقَعِهِ مِنْ اَثَرِ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهِ ۔صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر منی لگ جاتی تو آپ اسے دھو لیتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے' جب کہ آپ کے کپڑے پر دھونے کے اثر کے نشان میں دیکھ رہی ہوتی تھی۔

445- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ اُمِّ الْقَلُوْصِ عَمْرَةَ الْغَاضِرِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَرٰى عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةً وَّلَا الْاَرْضِ جَنَابَةً وَّلَا يُجْنِبُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ۔لَا يَثْبُتُ هٰذَا ۔اُمُّ الْقَلُوْصِ لَا تَثْبُتُ بِهَا حُجَّةٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھتے تھے' کپڑے کو جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو جنبی نہیں کرتا۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے' اس روایت کی راوی اُم قلوص نامی خاتون کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا۔

47- باب الْجُنُبُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: جب جنبی شخص سونے' کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو وہ کیا کرے؟

446- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

٤٤٥- وعمرة الغاضرية ام القلوص: قال الحافظ في التقريب (٢/٦٠٧): (عن عائشة، وعنها المتوكل بن الفضل في الدارقطني)- اه- وانظر الحديث رقم (٣٩٢)-

٤٤٦- اخرجه احمد (٦/٩١)، من طريق ابن لهيعة، عن ابي الاسود، عن عروة، عن عائشة بلفظ: (من اراد ان ينام وهو جنب، فليتوضا وضوءه للصلوة) وهو عند الاكثرين بدون هذه الزيادة، فقد اخرجه احمد (٦/٣٦)، والبخاري (١/٣٩٢) كتاب الغسل، باب كينونة الجنب في البيت اذا توضا قبل ان يغتسل، الحديث (٢٨٦)، ومسلم (١/٢٤٨) كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب، الحديث (٢١/٣٠٥)، وابو داؤد (١/١٥٠-١٥١) كتاب الطهارة، باب الجنب ياكل، الحديث (٢٢٢)، والنسائي (١/١٣٩) كتاب الطهارة، باب وضوء الجنب اذا اراد ان ينام، وابن ماجه (١/١٣٩) كتاب الطهارة، باب من قال: لا ينام الجنب حتى يتوضا وضوءه للصلوة، الحديث (٥٨٤)، والدارمي (٢/١٠٨) كتاب الاطعمة، باب في الجنب ياكل من حديث ابي سلمة عنها: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضا وضوءه للصلوة قبل ان ينام)- ولفظ البخاري، عن ابي سلمة، قال: (سالت عائشة: اكان النبي صلى الله عليه وسلم يرقد وهو جنب؟ قالت: نعم، ويتوضا)- وفي رواية له منحديث عروة عنها قالت: (كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام وهو جنب غسل فرجه، وتوضا للصلوة)-

اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کَانَ اِذَا اَصَابَتْہُ جَنَابَۃٌ فَاَرَادَ اَنْ یَّنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ ہٗ لِلصَّلَاۃِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْکُلَ غَسَلَ کَفَّیْہِ ثُمَّ اَکَلَ ۔ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی اور آپ سونے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے' لیکن اگر اس حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دھو کر کھا لیتے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن یحیٰ بن نعمان بن ابوعیاش زرقی، انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵)(۳۰۵۴)۔

447- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَۃَ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَھُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ ہٗ لِلصَّلَاۃِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّطْعَمَ غَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ اَکَلَ ۔ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اگر (جنابت کی حالت میں) کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھو کر وہ چیز کھا لیتے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سالم، ابوجعفر صائغ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 276ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۴۸)۔

○ ابراہیم بن منذر بن عبد اللہ بن منذر بن مغیرۃ بن عبد اللہ بن خالد بن حزام اسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 236ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۱۶)(۲۵۵)۔

○ انس بن عیاض بن ضمرۃ، ابوعبد الرحمٰن لیثی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۱۵۴) (۵۶۹)۔

448- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ طَعِمَ .صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اگر کچھ کھانے کا ارادہ کرتے جبکہ آپ جنابت کی حالت میں ہوتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے اور کلی کر کے وہ چیز کھا لیتے۔

یہ روایت مستند ہے۔

48- باب نَسْخِ قَوْلِهِ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَآءِ .

باب: صرف انزال کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا حکم منسوخ ہے

449- حَدَّثَنَا الْقَاضِيْ اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ اَبِيْ غَسَّانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يُفْتُوْنَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَآءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَمَرَنَا بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدُ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: انزال کی وجہ سے غسل لازم ہوتا ہے (حالانکہ درحقیقت) یہ ایک رخصت تھی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں عطاء کی تھی' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غسل کرنے کا حکم دیا۔

یہ روایت مستند ہے۔

۴۴۹-اخرجه ابو داؤد (۱۴۷/۱) كتاب الطهارة' باب في الاكسال' الحديث (۲۱۵)' وابن ابي شيبة (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب من قال: اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل' واحمد (۱۱۵/۵)' والدارمي (۱۹۴/۱) كتاب الطهارة' باب الماء من الماء' والترمذي (۱۸۳/۱-۱۸۴): كتاب الطهارة' باب ما جاء ان الماء من الماء' الحديث (۱۱۰)' وابن ماجه (۲۰۰/۱) كتاب الطهارة' باب الماء من الماء' الحديث (۶۰۹)' وابن الجارود ص (۴۰) كتاب الطهارة' باب في الجنابة والتطهر لها' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۵۷/۱) كتاب الطهارة' باب الذي يجامع ولا ينزل' والبيهقي (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة' باب وجوب الغسل بالتقاء الختانين' وابن خزيمة (۱۱۲/۱) كتاب الطهارة' باب ذكر نسخ اسقاط الغسل في الجماع من غير امناء (۱۷۷)' الحديث (۲۲۵)' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۸۰) كتاب الطهارة' باب ما يوجب الغسل' الحديث (۲۲۸)' وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح' وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' لكنه وقع عندهم عن الزهري عن سهل)-

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن مالک بن نجار کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔
حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں ہیں۔ ان کی ایک کنیت ''ابوالمنذر'' ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔
ان کی دوسری کنیت ابوطفیل ہے۔ یہ کنیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی تھی کیونکہ ان کے ایک صاحب زادے کا نام طفیل تھا۔
حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ''اُبی'' ہی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے لوگوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں جبکہ ان کے علاوہ عبداللہ بن خطاب' حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے طفیل' نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں احادیث بھی منقول ہیں جیسا کہ ایک روایت کے مطابق:
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ ''لم یکن'' کی تلاوت کروں' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ (خوشی کی وجہ سے) رونے لگے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ۲۲ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال کیا۔
جبکہ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مہران جمال ابوجعفر رازی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۹۰۰) (۶۳۶۳)۔

طبقات ابن سعد (498/3) طبقات خلیفہ بن خیاط (ص 88) التاریخ الکبیر (39/2) الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم (29/2) المعرفۃ والتاریخ للفسوی (315/1) معجم الصحابۃ للبغوی (ق 1/1) الثقات لابن حبان (5/3) المستدرک للحاکم (302/3) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم (163/2) المعجم الکبیر للطبرانی (197/1) الاستیعاب لابن عبد البر (65/1) تہذیب الکمال للمزی (262/2) اسد الغابۃ (61/1) سیر اعلام النبلاء (389/1) تذکرۃ الحفاظ (187/1) تجرید اسماء الصحابۃ (52/1) الکاشف (52/1) الاصابۃ (16/1) التہذیب (187/1) التقریب (ص96) الریاض المستطابۃ (ص27)

توضیح مسئلہ:

غسل کے وجوب کے لئے انزال ہونا شرط ہے' اس حکم کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام ترمذیؒ تحریر کرتے ہیں:

امام ترمذیؒ کا بیان:

وانما كان الماء من الماء في اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلك وهكذا روى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم: ابى بن كعب و رافع بن خديج والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم: على انه اذا جامع الرجل امراته فى الفرج وجب عليهما الغسل وان لم ينزلا ا.

انزال کی وجہ سے غسل لازم ہونے کا حکم اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھا' اس کے بعد اسے منسوخ کر دیا گیا' کئی صحابہ کرام نے اس بات کو بیان کیا ہے' جن میں حضرت اُبی بن کعب اور حضرت رافع بن خدیج شامل ہیں۔

اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے' یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے تو اب ان دونوں پر غسل لازم ہو جاتا ہے خواہ ان دونوں کو انزال نہ ہوا ہو۔

مصنف عبدالرزاق کی روایت:

اسی حوالے سے روایت نقل کرتے ہوئے امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ معمر یہ کہتے ہیں:

عبد الرزاق عن معمر قال اخبرنى من سمع ابا جعفر يقول كان المهاجرون يامرون بالغسل وكانت الانصار يقولون الماء من الماء فمن يفصل بين هؤلاء وقال المهاجرون اذا مس الختان الختان فقد وجب الغسل فحكموا بينهم على بن ابى طالب فاختصموا اليه فقال ارايتم لو رايتم رجلا يدخل ويخرج ايجب عليه الحد قال فيوجب الحد ولا يوجب عليه صاعا من ماء فقضى للمهاجرين فبلغ ذلك عائشة فقالت ربما فعلنا ذلك انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم فقمنا واغتسلنا ٢.

انہوں نے امام ابوجعفر (یعنی حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: مہاجرین ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور انصار کا یہ کہنا تھا کہ غسل اس وقت لازم ہوتا ہے جب انزال ہو جائے تو ان حضرات نے یہ فیصلہ کیا کہ اس بارے میں کسی کو ثالث تسلیم کیا جائے کیونکہ مہاجرین یہ کہتے ہیں کہ محض شرم گاہ کے ملنے کی وجہ سے غسل لازم ہو جاتا ہے تو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اپنے درمیان ثالث تسلیم کیا' ان لوگوں نے اپنا مقدمہ ان کے سامنے پیش کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص کسی عورت کی شرم گاہ میں (زنا کے طور پر اپنی شرم گاہ کو داخل کر لیتا ہے اور اسے باہر نکال لیتا ہے' یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) تو کیا اس شخص پر حد لازم ہو گی' (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ

ا۔ جامع ترمذی' ترمذی ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء: ان الماء من الماء

٢۔ مصنف عبدالرزاق ﴿کتاب الطہارۃ﴾ ﴿باب ما یوجب الغسل﴾ 249/1

نے ارشاد فرمایا:) یہ چیز حد کو تو لازم کر دیتی ہے لیکن پانی کے ایک صاع یعنی غسل کرنے کو لازم نہیں کرتی ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

جب اس بات کی اطلاع سیدہ عائشہ کو ملی تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ بعض اوقات میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی صورتِ حال سے دوچار ہوتے تھے تو ہم بعد میں غسل کرلیا کرتے تھے۔

450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ سَاَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ قَوْلُ النَّاسِ اَنْ يَاْخُذُوا بِالْآخِرِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا يَغْتَسِلُ وَذٰلِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ .

☆☆ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو صحبت کرتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوتا تو عروہ نے جواب دیا: لوگوں کی رائے یہ ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم کو اختیار کرتے ہیں۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے' لیکن یہ مکہ فتح ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد آپ نے غسل کرنا شروع کیا اور لوگوں کو بھی (ایسی صورتحال میں) غسل کرنے کی ہدایت کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمزۃ بن عباس بن حازم، ابوعلی مروزی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۷۹/۸)۔

○ عبد اللہ بن عثمان بن جبلۃ ابن ابورواد: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۵،۵۲۶) (۳۴۸۸)۔

○ محمد بن میمون، مروزی ابوحمزۃ سکری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۴۵۰- اخرجه ابن حبان في صحيحه (۲/ ۴۵۴-۴۵۵) رقم (۱۱۸۰) ومن طريقه الحازمي في الاعتبار ص (۱۲۹) ورواه العقيلي في الضعفاء الكبير (۱/ ۲۰۷) في ترجمة حسين ابن عمران الجهني' كلهم من طريق ابي حمزة: محمد بن ميمون' نا الحسين بن عمران' به- قال العقيلي: (حسين بن عمران الجهني: قال البخاري: لا يتابع على حديثه' ومن حديثه...... ثم ساق له هذا الحديث - ثم قال: والحديث في الغسل لا لتقاء الختانين ثابت عن النبي - عليه السلام - من غير هذا الوجه)- اه- وقال الحازمي في الاعتبار: (هذا حديث قد حكم ابو حاتم ابن حبان بصحته' واخرجه في صحيحه' غير ان الحسين بن عمران قد ياتي عن الزهري بالمناكير' وقد ضعفه غير واحد من اصحاب الحديث- وعلى الجملة الحديث بهذا السياق فيه ما فيه' ولكنه حسن جيد في الاستشهاد)- اه-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۲)۔

○ حسین بن عمران جہنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۸)۔

49- باب نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَالامْرِ بِالتَّنَزُّهِ مِنْهُ وَالْحُكْمِ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: پیشاب کا ناپاک ہونا اور اس سے بچنے کا حکم اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے پیشاب کا حکم

451- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا عَلٰى بِئْرٍ اَدْلُو مَاءً فِيْ رِكْوَةٍ لِيْ فَقَالَ يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَغْسِلُ ثَوْبِيْ مِنْ نُخَامَةٍ اَصَابَتْهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ يَا عَمَّارُ مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوْعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِيْ فِيْ رِكْوَتِكَ اِلَّا سَوَاءٌ .

۴۵۱- اخرجه ابويعلى في مسنده (۳/۱۸۵-۱۸۶) رقم (۱۶۱۱)، والبزار (۱/۱۳۱) رقم (۲۴۸- كشف)، والطبراني في الاوسط والكبير كما في مجمع الزوائد (۱/۲۸۸)، وابن عدي في الكامل (۲/۹۸) في ترجمة ثابت بن حماد، كلهم من طريق ثابت بن حماد ابو زيد، حدثنا علي بن زيد، به، ولفظه عند ابي يعلى: (مربي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسقي ناقة لي ...)- وعند ابن عدي نحوه- ولفظ البزار: (اتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء في ركوة لي ...... فذكره- ولم يذكر (المني)، ولفظ الطبراني: (رآني رسول الله وانا اسقي رجلين من ركوة بين يدي)، قال ابن عدي: (ولا اعلم روى هذا الحديث عن علي بن زيد غير ثابت بن حماد هذا)- اه- وقال البزار: (وثابت بن حماد لا نعلم روى الا هذا)- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۸۸): (ومدار طرقه عند الجميع على ثابت بن حماد وهو ضعيف جدا)- اه- وقد علقه البيهقي في الكبرى (۱/۱۴)، ثم قال: (هذا باطل لا اصل له: علي بن زيد غير محتج به، وثابت بن حماد متهم بالوضع)- اه-

قال الزيلعي في نصب الراية (۱/۲۱۱): (و اعلم اني وجدت الحديث في نسختين صحيحتين من مسند البزار: من رواية ثابت بن حماد، وليس فيه المني، وانما قال: انما يغسل الثوب من الغائط، والبول، والقيء، والدم)- انتهى- قال البزار: وثابت بن حماد كان ثقة، ولا يعرف انه روى غير هذا الحديث)- انتهى- نقل البزار ذلك عن شيخ شيخه ابراهيم بن زكريا، وقال البيهقي في (سننه الكبرى) في (باب التطهير بالماء دون المائعات): (و اما حديث عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له: (يا عمار، ما نخامتك .....) الى آخره، فهو باطل لا اصل له، انما رواه ثابت بن حماد عن علي بن زيد عن ابن المسيب عن عمار- وعلي بن زيد غير محتج به، وثابت بن حماد متهم بالوضع)- انتهى- وكان البيهقي -رحمه الله- توهم ان تشبيه النخامة في الحديث بالماء في الطهورية، وليس كذلك، وانما التشبيه في الطهارة، اي: النخامة طاهرة لا يغسل الثوب منها، وانما يغسل من كذا وكذا، ولفظ الحديث يدل عليه، اذ لا يلزم من تشبيه شيء بشيء استواؤهما من كل الوجوه: فصح ان ما قاله غير ظاهر، وعلي بن زيد روى له مسلم مقرونا بغيره، وقال العجلي: لا باس به، وفي موضع آخر قال: يكتب حديث، وروى له الحاكم في (المستدرك)، وقال الترمذي: صدوق- وثابت هذا: قال شيخنا علاء الدين: ما رايت احدا بعد الكشف التام جعله متهما بالوضع غير البيهقي، وقد ذكره في (كتاب المعرفة) في هذا الحديث، ولم ينسبه الى الوضع، وانما حكى فيه قول الدارقطني- وقول ابن عدي المتقدمين- والله اعلم- اه-

لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ وَّهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَابْرَاهِيمُ وَثَابِتٌ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت ایک کنوئیں کے کنارے ایک ڈول سے پانی نکال رہا تھا' آپ نے فرمایا: اے عمار! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں اپنے کپڑے پر لگی ہوئی بلغم کو دھونا چاہ رہا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کپڑے کو پانچ وجہ سے دھویا جاتا ہے: پاخانہ لگا ہو' پیشاب لگا ہو' قے لگی ہو' خون لگا ہو یا منی لگی ہو۔ اے عمار! تمہاری بلغم' تمہارے آنسو اور تمہاری چھاگل میں موجود پانی ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس روایت کو صرف ثابت بن حماد نے نقل کیا ہے اور یہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔ اس روایت کے دو راوی ابراہیم اور ثابت دونوں ضعیف ہیں۔
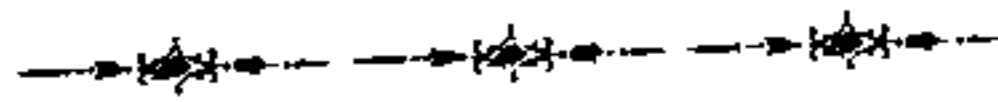
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین۔

ان کی کنیت ''ابو یقظان'' تھی۔

یہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا' اس وقت تیس کے قریب لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ یہ ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقون الاوّلون میں سے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ایک ہی موقع پر مسلمان ہوئے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کو دارِ ارقم کے دروازے پر دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں موجود تھے تو میں نے صہیب سے پوچھا تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ اس نے دریافت کیا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور ان کی بات سنوں تو وہ بولے: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔

پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور

طبقات ابن سعد (231,217/2) وتہذیب التہذیب (257—256/4) والتقریب (ص 408) وتذھیب تہذیب الکمال (261/2) والاصابۃ (274'273/4) والثقات (302-301/3) والتاریخ الکبیر (26-25/7) والاستیعاب (231-227/3) والریاض المستطابۃ (ص 211) والمصباح المضی (75/1) والتحفۃ اللطیفۃ (286/3) وتجرید اسماء الصحابۃ (394/1) واصحاب بدر (ص 111) والکاشف (301/2) والجرح والتعدیل (389/6) وتاریخ الاسلام (346/3) وصفۃ الصفوۃ (442/1) والازمنۃ التاریخ الاسلامی (794/1) وبقی بن مخلد (ص 54) والبدایۃ والنہایہ (312/7) والزھد الوکیع (ص 141) سیر اعلام النبلاء (406/1) اسد الغابۃ (ت 3804)

انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔

ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی (جب میں نے اسلام قبول کیا) تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام' دوخواتین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں' سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ یہ سات آدمی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت خباب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ۔

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ انہیں اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ نبی اکرم ﷺ کی برائی بیان نہ کریں اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف نہ کریں۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرلیا تو مشرکین نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے حال احوال دریافت کیے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بہت بری خبر ہے۔ میں اس وقت صرف اس وجہ سے زندہ بچا ہوں کہ میں نے آپ کی (نہ چاہتے ہوئے) برائی بیان کی اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے دل کی کیفیت کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: دل تو ایمان پر قائم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر (کوئی مسئلہ نہیں ہے)۔ محدثین نے یہ بات بیان کی ہے قرآن کی یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔ البتہ اگر اسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے بارے میں مضبوط ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اور انہیں غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق' بیعت رضوان وغیرہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا' عمار کے طریقے کو سیکھنا اور ابن اُمّ عبد (عبداللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرنا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے اور عمار کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ میں نے انہیں کوئی سخت بات کہہ دی۔ عمار میری شکایت کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں بھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس وقت میری شکایت کررہے تھے تو میں نے سخت لہجے میں پھر کوئی بات کہہ دی۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ خالد کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کا رویہ میرے ساتھ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے' اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند بنا دے۔ (عمار اس دوران اٹھ کر جا چکے تھے)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اس وقت مجھے دنیا میں سب سے محبوب یہ بات تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ لہٰذا میں ان کے پیچھے گیا' ان سے ملا (ان سے معافی مانگی) تو وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عمار کے سامنے جب بھی کوئی دو باتیں پیش کی جائیں تو وہ اس کو اختیار کرتا ہے جو ہدایت پر مبنی ہو۔

بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چاشت کے وقت وہاں پہنچے۔ اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنائیں جہاں آپ دوپہر کے وقت سائے میں آرام سے بیٹھیں اور آپ نماز بھی وہاں ادا کریں چنانچہ چند پتھر جمع کر کے مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ اسلام میں قائم کی جانے والی سب سے پہلی مسجد ہے اور اس کا مشورہ دینے والے حضرت عمار بن یاسر تھے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں دیگر بہت سی روایات منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اہل کوفہ کے نام خط میں یہ لکھا تھا:

''اما بعد! تم یہ بات جان لو کہ میں عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر بنا کر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ایک ہیں۔ تم نے ان دونوں کی پیروی کرنی ہے''۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر میں جنگ صفین کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جن میں وہ شہید ہوئے تھے اور انہیں غسل نہیں دیا۔ البتہ ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ گندمی رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا قد لمبا تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ سینہ کشادہ تھا' بال سفید ہو چکے تھے۔ تاہم آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ ان کے سر پر بالوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تابعین میں سے ابوامامہ' جروذ' ابوطفیل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد' سعید بن مسیّب' ابوبکر بن عبدالرحمان' ابووائل' علقمہ' زر بن حبیش اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن زکریا، ابواسحاق عجلی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۱۵۰)۔

○ ثابت بن حماد، ابوزید، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۸۲/۲)۔

توضیح مسئلہ:

اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

شیخ ابن رُشد کا بیان

اتفق العلماء على نجاسة بول ابن آدم ورجيعه الا بول الصبى الرضيع واختلفوا فيما سواه من الحيوان فذهب الشافعي وابو حنيفة الى انها كلها نجسة .وذهب قوم الى طهارتها باطلاق اعنى فضلتى سائر الحيوان البول والرجيع .وقال قوم: ابوالها وارواثها تابعة للحومها فما كان منها لحومها محرمة فابوالها وارواثها نجسة محرمة وما كان منها لحومها ماكولة فابوالها وارواثها طاهرة ما عدا التى تاكل النجاسة وما كان منها مكروهة فابوالها وارواثها مكروهة وبهذا قال مالك كما قال ابو حنيفة بذلك فى الاسآر .وسبب اختلافهم شيئان: احدهما اختلافهم فى مفهوم الاباحة الواردة فى الصلاة فى مرابض الغنم واباحته عليه الصلاة والسلام للعرنيين شرب ابوال الابل والبانها وفى مفهوم النهى عن الصلاة فى اعطان الابل .والسبب الثانى اختلافهم فى قياس سائر الحيوان فى ذلك على الانسان فمن قاس سائر الحيوان على الانسان ورای انه من باب قياس الاولى والاحرى لم يفهم من اباحة الصلاة فى مرابض الغنم طهارة ارواثها وابوالها جعل ذلك عبادة ومن فهم من النهى عن الصلاة فى اعطان الابل النجاسة وجعل اباحته للعرنيين ابوال الابل لمكان المداواة على اصله فى اجازة ذلك قال: كل رجيع وبول فهو نجس ومن فهم من حديث اباحة الصلاة فى مرابض الغنم طهارة ارواثها وابوالها وكذلك من حديث العرنيين وجعل النهى عن الصلاة فى اعطان الابل عبادة او لمعنى غير معنى النجاسة وكان الفرق عنده بين الانسان وبهيمة الانعام ان فضلتى الانسان مستقذرة بالطبع وفضلتى بهيمة الانعام ليست كذلك جعل فضلات تابعة للحوم والله اعلم .ومن قاس على بهيمة الانعام غيرها جعل فضلات كلها ما عدا فضلتى الانسان غير نجسة ولا محرمة والمسالة محتملة ولولا انه لا يجوز احداث قول لم يتقدم اليه احد فى المشهور وان كانت مسالة فيها خلاف لقيل ان ما ينتن منها ويستقذر بخلاف ما لا ينتن ولا يستقذر وبخاصة ما كان منها رائحته حسنة لاتفاقهم على اباحة العنبر وهو عند اكثر الناس فضلة من فضلات حيوان البحر وكذلك المسك وهو فضلة دم الحيوان الذى يوجد المسك فيه فيما يذكر[1]

اس بات پر تمام اہلِ علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ انسان کا پاخانہ اور پیشاب ناپاک ہوتا ہے' البتہ دودھ پیتے بچے کا حکم مختلف ہے۔ جانوروں کے بارے میں اہلِ علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ

[1] بداية المجتهد كتاب الطهارة من النجس الباب الثانى فى معرفة انواع النجاسات 120/1

اس بات کے قائل ہیں: تمام جانوروں کا پیشاب و پاخانہ ناپاک ہوتا ہے۔

جبکہ بعض لوگوں نے اسے مطلق طور پر پاک قرار دیا ہے' ہمارا مطلب ہے: تمام جانوروں کے فضلے' یعنی پیشاب اور پاخانے کو۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان جانوروں کا پیشاب اور ان کی لید ان کے گوشت کے تابع ہوگی' یعنی جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے' ان کا پیشاب اور لید بھی ناپاک اور حرام ہوں گے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کا پیشاب اور لید پاک ہوں گے' البتہ نجاست کھانے والے جانوروں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ ان کے گوشت کھانے کو بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے تو ان کا پیشاب اور لید بھی مکروہ ہوگا۔

امام مالک اسی بات کے قائل ہیں جیسا کہ ان جانوروں کے جوٹھے کے بارے میں امام ابوحنیفہ نے یہی بات بیان کی ہے۔

اس حوالے سے اہلِ علم کے درمیان اختلاف دو حوالوں سے پایا جاتا ہے۔

ان میں سے پہلا پہلو یہ ہے کہ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے جائز ہونے سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ پینے کی اجازت دی تھی (اس کا مفہوم کیا ہے؟)

اور نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے (تو اس سے مراد کیا ہوگی؟)

دوسرا سبب یہ ہے: ان حضرات کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے' دیگر جانوروں کو انسان پر قیاس کیا جائے گا جن حضرات نے دیگر جانوروں کو انسان پر قیاس کیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ قیاس کے حوالے سے یہ بات زیادہ مناسب اور زیادہ بہتر ہے' انہوں نے بکریوں کے باڑے میں نماز کے جائز قرار دیئے جانے کی بدولت ان بکریوں کے پیشاب یا لید کے پاک ہونے کی رائے قائم نہیں کی' انہوں نے اسے عبادت تصور کیا ہے۔

جبکہ جن حضرات نے اونٹوں کے بارے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کی وجہ نجس ہونے کو قرار دیا ہے' انہوں نے عرینہ قبیلے کے افراد کو اونٹ کا پیشاب پینے کی اجازت کو علاج کے طور پر (محدود پیمانے پر) جائز قرار دیا ہے۔ ان حضرات نے ہر طرح کے جانور کے پیشاب اور پاخانے کو ناپاک قرار دیا ہے۔

جن اہلِ علم نے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کے جواز کی بنیاد پر بکریوں کے پاخانے اور پیشاب کو پاک سمجھا ہے' انہوں نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق روایت کے ذریعے بھی ان کے پاک ہونے کو اختیار کیا ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت کو عبادت کے طور پر شمار کیا ہے یا اسے نجاست کے علاوہ کسی اور مفہوم پر محمول کیا ہے' ان کے نزدیک انسان اور جانور میں یہ فرق ہے کہ انسان کا پیشاب اور پاخانہ اپنی فطرت کے اعتبار سے گندہ اور نجس ہوتا ہے لیکن جانوروں کے فضلے کی یہ حیثیت نہیں ہوتی' انہوں نے جانوروں کے فضلے کو ان کے گوشت کے تابع قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

جن لوگوں نے چوپایوں کو دوسرے جانوروں پر قیاس کیا ہے' انہوں نے انسان کے علاوہ دیگر تمام قسم کے حیوانات کے فضلے کو نہ تو نجس قرار دیا ہے اور نہ ہی حرام قرار دیا ہے' یہ مسئلہ احتمالی ہے۔

اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا کہ مشہور مسائل میں کوئی نیا قول اختیار نہیں کیا جا سکتا جس تک پہلے کسی کی رسائی نہ ہوئی ہو اور اگر یہ مسئلہ ایسا ہو کہ جس میں اختلاف موجود ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے جو فضلہ بدبودار ہو اور جسے دیکھ کر گھن محسوس ہو اس کا حکم اس فضلے سے مختلف ہوگا جس میں بدبو نہ ہو اور جس سے گھن محسوس نہ ہو خاص طور پر ایسا فضلہ جس کی بو اچھی ہو کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عنبر استعمال کرنا جائز ہے۔

اکثر لوگوں کے نزدیک سمندری جانور کا فضلہ بھی فضلے کی ایک قسم ہے۔

یہی حال مشک کا ہے' عام روایت کے مطابق یہ جانور کے خون کا فضلہ ہوتا ہے جس میں سے مشک نکلتی ہے (جسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے)۔

452- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْاَبَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ . اَلْمَحْفُوْظُ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیشاب سے بچو' کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اس وجہ سے ہوتا ہے۔

یہ روایت ''مرسل'' ہونے کے طور پر زیادہ محفوظ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوجعفر رازی، تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، اور ان کا نام عیسیٰ بن ابوعیسیٰ عبداللہ بن ماھان ہے: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۶/۲)۔

453- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِی الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ . سَوَّارٌ ضَعِيْفٌ.

۴۵۲- ذكره المنذري (۱۹٤/۱)' ونقل قول الدارقطني فيه واقره' وابو جعفر الرازي قال فيه الحافظ في التقريب (۴۰٦/۲): (صدوق سيئ الحفظ خصوصًا عن مغيرة)- اھ- وقال الزيلعي في نصب الراية (۱۲۸/۱): (وابو جعفر متكلم فيه: قال ابن المديني: (كان يخلط)- وقال احمد: (ليس بقوي) - وقال ابو زرعة: يهم كثيراً- اھ- وقال ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل (۲٦/۱): (سالت ابي وابا زرعة عن حديث رواه حيان بن هلال وحرمي وابراهيم بن الحجاج' عن حماد بن سلمة عن ثمامة بن انس عن انس: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (استنزهوا من البول: فان عامة عذاب القبر من البول)- قال ابو محمد: قال ابي: (حدثنا ابو سلمة عن حماد عن ثمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل)- وهذا اشبه عندي- وقال ابو زرعة: (المحفوظ عن حماد عن ثمامة عن انس' وقصر ابو سلمة)- اھ-

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت کا راوی سوار ضعیف ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

براء بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدع بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ۔

آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بعض حضرات نے ابوعمارہ نقل کی ہے اور یہی روایت درست ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر ان کی کم سنی کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا تھا اس لیے یہ سب سے پہلے غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۴ غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے ''رے'' فتح کیا تھا جبکہ بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: ''رے'' کو فتح کرنے والے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عبید بن عازب نے جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور وہیں اقامت پذیر رہے۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکومت کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

○ عبداللہ بن محمد بن ایوب بن صبیح: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

طبقات ابن سعد (71/6،364/4) طبقات خليفة (ص 89، 135، 190) التاريخ الكبير (117/2) الجرح والتعديل (399/2) معجم الصحابة للبغوي (ق 19/ب) الثقات لابن حبان (26/3) معرفة الصحابة لابي نعيم (71/3) الجمهرة لابن حزم (ص 341) الاستيعاب (155/1) اسد الغابة (205/1) تهذيب الكمال (34/4) سير اعلام النبلاء (194/3) تجريد اسماء الصحابة (46/1) الكاشف (98/1) الاصابة (147/1) التهذيب (425/1) التقريب (ص121) الرياض المستطابة (ص37) المغني لمحمد طاهر (ص34)

۴۵۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۵۶-۵۷) رقم (۸۸) من طريق الدارقطني به، وعلقه البيهقي في السنن (۱/ ۲۵۲) فقال: (ورواه يحيى بن ابي بكير عنه باسناده: لا باس ببول ما اكل لحمه) اي: رواه عن سوار بن مصعب- و(سوار) هذا: قال ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۵۷): (قال احمد ويحيى بن معين والنسائي: سوار متروك الحديث)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۱/ ۲۴۲): (قال عباس عن يحيى: كان يجيء الينا ليس بشيء- وقال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي وغيره: متروك- وقال ابو داؤد: ليس بثقة- قلت: وفي (جزء ابي الجهم) عنه مناكير)- اه- والحديث ضعفه الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۲۵)، والحافظ في التلخيص (۱/ ۷۱)، وقد خالف يحيى عليه عبد الله بن رجاء، فرواه عن مصعب بن سوار به بلفظ: (ما اكل لحمه فلا باس بسوره)- وسياتي عند المصنف رقم (۴۵۵)-

265ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۱/۱۰)۔

○ سوار بن مصعب ہمدانی کوفی، ابوعبداللہ الاعمی المؤذن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۴۳/۳)۔

○ مطرف بن طریف، کوفی، ابوبکر او ابوعبدالرحمٰن، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 141ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۳/۲)۔

○ سلیمان بن جہم بن ابوجہم انصاری حارثی، ابوالجہم الجوزجانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)۔

454- خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ فَرَوَاهُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ .حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهِ . لَا يَثْبُتُ .عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَيَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ ضَعِيفَانِ وَسَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ اَيْضًا مَتْرُوْكٌ وَّقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَقِيلَ عَنْهُ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَاْسَ بِسُؤْرِهِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو'اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

اس کے بعض راوی ضعیف ہیں اور ایک راوی متروک ہے۔

ایک قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے'اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۵۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۵۷/۱) رقم (۸۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وعلقه ايضا البيهقي في السنن (۲۵۲/۱) كتاب الطهارة' باب الخبر الذي ورد في سور ما يوكل لحمه' فقال: (ورواه عمران بن الحصين عن يحيى بن العلاء عن مطرف عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله مرفوعًا في البول- وعمران بن الحصين ويحيى بن العلاء ضعيفان' ولا يصح بشئ من ذلك)- اه- وقال ابن الجوزي في التحقيق (۵۸/۱): (فيه عمرو بن الحصين' قال ابو حاتم الرازي: ليس بشي- وقال الدارقطني متروك- واما يحيى بن العلاء: فقال احمد: كذاب يضع الحديث- وقال الفلاس: متروك الحديث)- اه- والحديث ضعفه ايضا الزيلعي في نصب الراية (۱۲۵/۱) والحافظ في تلخيص الحبير (۷۱/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عثمان بن بکر، ابوسہل الاھوازی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵/۲)۔

○ محارب بن دثار سدوسی، کوفی، قاضی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 116ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰/۲)۔

455- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِى الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلاَ بَاْسَ بِسُؤْرِهِ . كَذَا يُسَمِّيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ مُصْعَبَ بْنَ سَوَّارٍ فَقَلَبَ اسْمَهُ وَاِنَّمَا هُوَ سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

456- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهُ فَلاَ بَاْسَ بِسَلْحِهِ.

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کی لید میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن خالد سلمی، ابوعلی دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 247ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲/۲)۔

۴۵۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۵۷-۵۸) من طريق الدارقطني' به- ورواه البيهقي (۱/۲۵۲) كتاب الطهارة' باب الخبر الذي ورد في سور ما يوكل لحمه: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو سعيد بن ابي عمرو' قالا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا اسيد ابن عاصم' ثنا عبد الله بن رجاء' ثنا مصعب بن سوار عن مطرف عن ابي الجهم عن البراء' به مرفوعاً' ثم قال: (كذا يسميه عبد الله بن رجاء؛ مصعب بن سوار): فقلب اسمه وانما هو سوار ابن مصعب' وسوار بن مصعب متروك)- اه- وانظر تخريج الحديث (۴۵۲) وايضا حديث ابن المنقدم قبل هذا رقم (۴۵۴)-

۴۵۶- و اسناده ضعيف؛ فيه عبد الله بن لهيعة' تقديم الكلام عليه- وانظر حديث البراء المتقدم (۴۵۲)-

○ عبداللہ بن ابوقتادۃ انصاری مدنی یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۱/۱)۔

457- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ السَّمَّانُ - بَصْرِيٌّ - حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ . الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پیشاب سے بچو' کیونکہ عام طور پر قبر میں عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زیادہ درست یہ ہے' روایت ''مرسل'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن صالح بن مساور، ابومحمد بکری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 298ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۱/۱۰)۔

○ محمد بن صباح سمان، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۹/۶)۔

○ ازھر بن سعد سمان، ابوبکر باہلی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 203ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱/۱)۔

○ عبداللہ بن عون بن ارطبان، ابوعون بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۹/۱)۔

458- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَكْثَرُ عَذَابِ

۴۵۷- سنده صحيح غير محمد بن الصباح هذا- قال الذهبي في الميزان (۱۸۹/۶): (عن ازهر السمان لا يعرف وخبره منكر)- اهـ- وسياتي الحديث من طريق آخر عن ابي هريرة به عند المصنف رقم (۴۵۸)-

الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ . صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عیسیٰ بن ابوموسیٰ، ابوجعفر الابواہی۔ ان کا انتقال 268 ہجری میں ہوا۔

○ اسحاق بن منصور سلولی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعبدالرحمٰن، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲)(۳۸۹)۔

○ ابویحییٰ القتات: ان کا نام زاذان تھا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۲۴)(۸۵۱۲)۔

459- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ . لَا بَأْسَ بِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب سے بچو۔

اس روایت کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۵۸- اخرجه ابن ماجه (۱/۱۲۵) كتاب الطهارة' باب التشديد في البول' حديث (۳۴۸)' واحمد (۲/۳۲۶' ۳۸۸' ۳۸۹)' وابن ابي شيبة (۱/۱۲۱)' والحاكم (۱/۱۸۳) والآجري في (الشريعة) رقم (۳۶۲' ۳۶۳)' والبيهقي (۲/۴۱۲) من طريق الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة- وقال الحاكم: (صحيح على شرط الشيخين' ولا اعرف له علة)- ووافقه الذهبي - قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۱۴۶): (هذا اسناد صحيح' رجاله عن آخرهم محتج بهم في الصحيحين)- وانظر الحديث السابق-

۴۵۹ اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۲۱۵) رقم (۶۴۲) من طريق ابي يحيى القتات عن مجاهد عن ابن عباس' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (ان عامة عذاب القبر في البول' فتنزهوا من البول)- قال النووي في (المجموع) (۲/۵۶۷): (هذا الحديث رواه عبد بن حميد- شيخ البخاري ومسلم - في مسنده من رواية ابن عباس- رضي الله عنهما- باسناد كلهم عدول ضابطون بشرط الصحيحين الا رجلا واحدا وهو ابو يحيى القتات فاختلفوا فيه: فجرحه الاكثرون' ووثقه يحيى بن معين في رواية عنه' وقد روى له مسلم في صحيحه' وله متابع على حديثه وشواهد يقتضي مجموعها حسنه وجواز الاحتجاج به)- اه-

50- باب الْحُكْمِ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ مَا لَمْ يَأْكُلاَ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ یا بچی کھانا نہیں کھاتے ہوں' ان کے پیشاب کا حکم

460- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُوَانَ بْنِ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْقَاسِمِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخَذْتُهُ اَخْذًا عَنِيفًا فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَلاَ يَضُرُّ بَوْلُهُ . وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ دَعِيهِ فَاِنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ فَلاَ يُقَذِّرُ بَوْلُهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا' تو میں نے اسے سختی سے اُٹھالیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا نہیں کھاتا' اس کے پیشاب کا کوئی نقصان نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا:

اسے چھوڑ دو! کیونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا' اس کا پیشاب گندا نہیں کرتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی، ابوسلیمان بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 228ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۳/۱)۔

○ موسیٰ بن نافع اسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۹/۲)۔

○ محمد بن شعبۃ بن جوان، ابوعلی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۵۲/۵)۔

توضیح مسئلہ:

امام ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں:

۴۶۰- في اسناده الحجاج بن ارطاة وهو صدوق كثير الخطا والتدليس: كما قال الحافظ في التقريب (۱۵۲/۱): ولذلك قال الحافظ في التلخيص (۶۳/۱): (اسناده ضعيف)- اه-

وقد اجمع المسلمون على ان بول كل صبى ياكل الطعام ولا يرضع نجس كبول ابيه واختلفوا فى بول الصبى والصبية اذا كانا يرضعان لا ياكلان الطعام

فقال مالك وابو حنيفة واصحابهما بول الصبى والصبية كبول الرجل مرضعين كانا او غير مرضعين وقال الاوزاعى لا باس ببول الصبى ما دام يشرب اللبن ولا ياكل الطعام وهو قول عبد الله بن وهب صاحب مالك

وقال الشافعى بول الصبى الذى لم ياكل الطعام ليس بنجس حتى ياكل الطعام ولا يتبين لى فرق ما بين الصبية وبينه ولو غسل كان احب الى

وقال طبرى بول الصبية يغسل غسلا وبول الصبى يتبع ماء وهو قول الحسن البصرى

وذكر عبد الرزاق عن معمر وبن جريج عن بن شهاب قال مضت السنة بان يرش بول الصبى ويغسل بول الجارية [1]

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو' اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے' البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں' کچھ کھاتے نہ ہوں' ان کے پیشاب کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک' امام ابوحنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو' اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی اگر وہ کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

امام مالک کے شاگرد شیخ عبداللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا نہ شروع کر دے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آسکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ اس حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے' تاہم اگر اسے دھولیا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگی۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' شیخ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے' یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

[1] الاستذکار' ﴿2 کتاب الطہارة﴾ - ﴿28 باب ما جاء فی بول الصبی﴾ 256/1

461 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْاٰدَمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِىْ بَوْلِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ . قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غُسِلَا جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے والے بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچے کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے' اور بچی کے پیشاب کو دھولیا جائے۔

قتادہ نامی راوی نے یہ بات واضح کی ہے' یہ اس وقت تک ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے نہ ہوں' اگر وہ کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے (پیشاب لگے ہوئے کپڑے کو) دھویا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحرب بن ابوالاسود دیلی بصری یہ ثقہ ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 108ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۳۲)(۸۱۰۰)۔

○ ابوالاسود دیلی دولی: ان کا ظالم بن سفیان تھا۔ علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 69ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۱/۲)۔

462 - حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۴٦۱– اخرجه احمد (۱/۷٦) وابو داؤد (۱/۳٦۳) كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، الحديث (۳۷۷) وابن ماجه (۱/۱۷٤–۱۷۵) كتاب الطهارة، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم، الحديث (۵۲۵)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۹۲) كتاب الطهارة، باب حكم بول الغلام والجارية قبل ان ياكلا الطعام، والحاكم (۱/۱٦۵–۱٦٦)، والبيهقي (۲/٤۱۵) كتاب الصلوة، باب ما روي في الفرق بين بول الصبي والصبية، وابن خزيمة (۱/٤۳–۱٤٤) رقم (۲۸٤)، وابن حبان (۲٤۷) موارد، والبغوي في شرح السنة (۱/۳۸٦) من حديث علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...... وقال الحاكم: (حديث حسن)- قال الحافظ في (التلخيص)(۱/۳۸): (اسناده صحيح، وقد اختلف في رفعه ووقفه، وفي وصله وارساله- وقد رجح البخاري صحته وكذا الدارقطني)- اهـ- وقد اخرجه ابو داؤد (۲۷۷)، والبيهقي (۲/٤۱۵)، وابن ابي شيبة (۱/۱۲۱)، وعبد الرزاق ۱۰/۳۸۱) رقم (۱٤۸۸) عن علي موقوفاً-

فائدة: قال الحسن بن القطان (۱/۱۷۵– ابن ماجه): كتاب الطهارة، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (۷۷)، الحديث (۵۲۵): ثنا احمد بن موسى بن معقل، ثنا ابو اليمان المصري، قال: سالت الشافعي – رضي الله عنه– عن حديث النبي صلى الله عليه وسلم : (يرش من بول الغلام، ويغسل من بول الجارية والماء ان جميعا واحد)، قال: لان بول الغلام من الماء والطين، وبول الجارية من اللحم والدم، ثم قال لي: فهمت! اوقال: لقنت! قلت: لا! قال: ان الله تعالىٰ لما خلق آدم خلقت حواء من ضلعه القصير، وصار بول الغلام من الماء والطين، وصار بول الجارية من اللحم والدم، قال لي: فهمت ! قلت: نعم، قال لي: نفعك الله به)- اهـ- وهذا معنى جليل، والظاهر ان الله تعالىٰ فتح بابه على الامام الشافعي – رضي الله عنه– وللحديث شاهد موقوف من حديث ام سلمة من فعلها اخرجه ابو داؤد (۱/۱۵٦–۱۵۷) كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، حديث (۳۷۹) من طريق الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب الماء على بول الغلام ما لم يطعم، فاذا طعم غسلته وكانت تغسل بول الجارية-

مِثْلَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ وَّوَقَفَهُ ابْنُ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ . وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ . قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ اس وقت ہے جب وہ کچھ کھاتے نہ ہوں' اگر وہ کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔
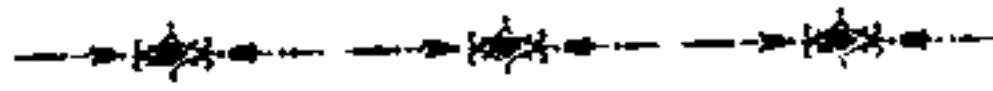
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن صباح بن سفیان جرجرائی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۱/۲)۔

463- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو السَّمْحِ

۴۶۳- اخرجه ابو داود (۱/ ۲۶۲) کتاب الطهارة' باب بول الصبي يصيب الثوب' الحديث (۳۷۶)' والنسائي (۱/ ۱۵۸) کتاب الطهارة' باب بول الجارية (۱۸۹)' وابن ماجه (۱/ ۱۷۵) کتاب الطهارة' باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم' الحديث (۵۲۶)' والدولابي (۱/ ۳۷) في (الكنى)' والحاكم (۱/ ۱۶۶) کتاب الطهارة' وابو نعيم ۹۰/ ۶۲)' والبيهقي (۲/ ۴۱۵) کتاب الصلوة' باب ما روي في الفرق بين بول الصبي والصبية' وابن خزيمة (۱/ ۱۴۳) رقم (۲۸۳)- قال الحاكم: صحيح الاسناد' ووافقه الذهبي' وصححه ابن خزيمة- وقال ابن الملقن في البدر المنير (۲/ ۳۰۲-۳۰۳):

(وقال البخاري: (حديث ابي السمح هذا حديث حسن)- ورواه ايضاً: ابو بكر البزار في (مسنده) بلفظ: (ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية)- وقال: (ابو السمح لا يعلم حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم الا بهذا الحديث' ولا لهذا الحديث اسناد الا هذا' ولا يحفظ هذا الحديث الا من حديث عبد الرحمن بن مهدي)- قلت: له حديث آخر؛ قاله بقي بن مخلد- وقال ابن عبد البر: (هذا حديث لا تقوم به حجة' والمحل ضعيف- ورواية من روى الصب على بول الصبي' واتباعه بالماء اصح)- وتبعه ابن عبد الحق في كتابه: (الرد على ابن حزم في المحلى)- فقال: (هذا حديث ضعيف؛ لانه من رواية يحيى بن الوليد بن المسير' ابو الزعراء' وفيه جهالة' لم يذكره ابن ابي حاتم بجرح ولا تعديل' ولا غيره من المتقدمين' الا النسائي؛ فانه قال: (لا باس به)' وفيه ايضاً: محل- بميم مضمومة' ثم حاء مهملة مكسورة' ثم لام مشددة' كذا ضبطه صاحب (الامام) - ابن خليفة' قال ابن عبد البر فيه: ضعيف- ووثقه ابن معين- وقال ابو حاتم: (صدوق)- انتهى ما ذكر ابن عبد الحق-

والحق: صحته؛ كما قاله ابن خزيمة' والحاكم' وكذا القرطبي في (شرح مسلم)- او حسنه؛ كما قال البخاري- ويكفينا في (يحيى بن الوليد) قول النسائي' وكذلك في (محل بن خليفة) قول ابن معين' وابي حاتم' وقد اخرجه له مع ذلك البخاري في (صحيحه)- اه-

قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِىْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيهِ قَفَاىَ وَاَنْشُرُ الثَّوْبَ يَعْنِىْ اَسْتُرُهُ فَاُتِىَ بِحَسَنٍ اَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا يُصْنَعُ يُرَشُّ مِنَ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنَ الْاُنْثٰى .

☆☆ حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' جب آپ نے غسل کرنا ہوتا تو آپ مجھ سے فرماتے: منہ دوسری طرف کرلو تو میں منہ دوسری طرف کر لیتا اور پردہ کر دیتا۔

(ایک مرتبہ آپ نے غسل کرلیا تھا) تو آپ کے پاس جناب امام حسن رضی اللہ عنہ یا شاید امام حسین رضی اللہ عنہ کو لایا گیا' انہوں نے آپ کے سینے پر پیشاب کردیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا' اور ارشاد فرمایا: اگر لڑکا پیشاب کر دے' تو اس طرح چھڑک دیا جائے گا اور اگر لڑکی پیشاب کرے تو اسے دھویا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ولید طائی، ابوزعراء کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۰/۲)۔

○ محل بن خلیفہ طائی کوفی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۵۰)۔

464- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَصَابَ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ جِلْدَهُ بَوْلُ صَبِىٍّ وَهُوَ صَغِيرٌ فَصُبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ بِقَدْرِ الْبَوْلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر یا آپ کی جلد پر نابالغ کم سن

۴۶۴- في اسناده الواقدي محمد بن عمر: متروك: كما قال الحافظ في التقريب (۲/ ۱۹٤) وقد تقدمت ترجمته- وقد رواه المصنف من طريق ابراهيم بن ابي يحيى عن داؤد به: كما سياتي رقم (٤٦٥)' والحديث قال الحافظ في تلخيص الحبير (۱/ ٦٤): (و اسناده ضعيف)- وايضا فيه داؤد بن الحصين: (ثقة الا في عكرمة' ورمي براي الخوارج): كما قال الحافظ في التقريب (۱/ ۲۳۱)-

فائدة: وقع التلخيص' ولعله منا لناسخ قال الحافظ (۱/ ٦٤): روى الدارقطني من طريق ابراهيم بن ابي يحيى عن خارجة بن عبد الله بن سليمان عن عكرمة عن ابن عباس' قال: (اصاب ثوب النبي صلى الله عليه وسلم او جلده بول صبي وهو صغير' فصب عليه من الماء بقدر ما كان البول)- واسناده ضعيف- اه-

قلت: والذي في سنن الدارقطني من طريقين: الاول: من طريق الواقدي نا خارجة... به وهو لهذا الحديث- والثاني: منطريق ابراهيم بن محمد بن داؤد عن عكرمة' وهو الآتي بعد لهذا رقم (٤٦٥): فحدث خلط بين الاسنادين-

بچے کا پیشاب لگ گیا تو آپ نے اس جگہ پر پانی چھڑک دیا' جہاں پیشاب لگا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن بختری بن مدرک بن ابوسلیمان، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۲/۳)(۱۱۵۴)۔

○ احمد بن خلیل بن ثابت بغدادی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۸)(۳۳)۔

465- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ كَذٰلِكَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبَوْلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ،اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ اَبِىْ يَحْيٰى ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچے کے پیشاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جس حصہ پر وہ لگا ہو' اس حصے پر پانی چھڑک دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا پیشاب لگنے پر بھی اسی طرح کیا تھا۔

اس روایت کا راوی ابراہیم' ابویحییٰ کا بیٹا ہے اور یہ ضعیف ہے۔

51- باب مَا رُوِىَ فِى النَّوْمِ قَاعِدًا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ .

باب: بیٹھے ہوئے سو جانا وضو نہیں توڑتا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

466- قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِىْ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَنَامُ فَلَا نُحْدِثُ لِذٰلِكَ وُضُوْءًا . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آجاتے تھے' اور سو جایا کرتے تھے تو ہم لوگ

٤٦٥- في اسناده ابن ابي يحيى ضعيف؛ كما قال المصنف- وايضا في رواية داؤد عن عكرمة كلام؛ كما تقدم في الحديث السابق رقم (٤٦٤)-

(سو جانے کی وجہ سے) دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیم، ابوہلال راسبی بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 167ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۶۶)۔

توضیح مسئلہ:

نیند کے ناقضِ وضو ہونے کے حوالے سے مختلف احکام کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابوالحسن علی بن ابوبکر فرغانی تحریر کرتے ہیں:

صاحب ہدایہ کا بیان

والنوم مضطجعا او متكئا او مستندا الى شىء لو ازيل عنه لسقط لان الا ضطجاع سبب الاسترخاء المفاصل فلا يعرى عن خروج شىء عادة والثابت عادة كالمتيقت به والاتكاء يزيل مسكة اليقظة لزوال المقعد عن الارض ويبلغ الاسترخاء غايته بهذا النوع من الاستناد غير ان السند يمنعه من السقوط وبخلاف النوم حالة القيام والقعود الركوع والسجود فى الصلاة وغيرها هو الصحيح لان بعض الاستمساك باق اذ لو زال لسقط فلم يتم الاسترخاء والاصل فيه قوله عليه الصلاة والسلام ﴿لا وضوء على من نام قائما او قاعدا او راكعا او ساجدا انما الوضوء على من نام مضطجعا﴾ فانه اذا نام مضطجعا استرخت مفاصله[1]

سونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹ جانے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: لیٹ کر تکیے کے سہارے اور کسی چیز پر سہارا لے کر سو جانا' اس طرح کہ اگر اس چیز کو ہٹایا جائے تو آدمی گر جائے (یہ سونا بھی وضو کو توڑ دیتا ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ لیٹنے کے نتیجے میں اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ اس دوران انسان

۴۶۶—في اسناده ابو هلال الراسبي محمد بن سليم: قال الحافظ في التقريب (۲/۱۶۶): (صدوق فيه لين)- اه- وطالوت بن عباد قال فيه الذهبي في الميزان (۱/۴۵۷): (ليس به باس' قال ابو حاتم: صدوق- واما ابن الجوزي فقال من غير تثبت: ضعفه علماء النقل- قلت: الى الساعة افتش فما وقعت باحد ضعفه' وقد وقع لي حديثه بعلو في (المنتقى) من حديث المخلص)- اه- وقد اخرجه مسلم في صحيحه (۲/۳۰۷- ۳۰۸) كتاب الحيض' باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء' الحديث (۳۷۶/۱۲۵) من طريق شعبة عن قتادة' قال: (سمعت انسا يقول: كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون' ثم يصلون' ولا يتوضؤون - قال: قلت: سمعته من انس! قال: اي والله!)- واخرجه البخاري (۱۲/۲۵۹) كتاب الاستئذان' باب طول النجوى' الحديث (۶۲۹۲)' ومسلم (۲/۳۰۷) كتاب الحيض' باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء' الحديث (۳۷۶/۱۲۳) من طريق شعبة عن عبد العزيز بن صهيب' وسياتي من طرق اخرى عن انس عند المصنف-

[1] الہدایہ: كِتَابُ الطَّہارَاتِ ﴿فَصْلٌ فِي نَوَاقِضِ الْوُضُوْءِ

کے جسم سے (ہوا) خارج ہو جائے تو جو چیز عام رواج کے مطابق ثابت ہوتی ہو اُسے یقینی خیال کیا جاتا ہے جہاں تک تکیے کے ساتھ ٹیک لگانے کا تعلق ہے تو اس کے نتیجے میں بیداری کی ہوش مندی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ مقعد زمین سے الگ ہو جاتا ہے اور اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں' البتہ اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر انسان سویا ہوا ہو تو اس کے نتیجے میں گرنے کا امکان نہیں ہوتا' جہاں تک کھڑے ہو کر بیٹھنے کی حالت میں' رکوع کی حالت میں' سجدے کی حالت میں' نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ سو جانے کا تعلق ہے تو صحیح حکم یہ ہے کہ (ایسی حالت میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے) چونکہ جسم پر کچھ کنٹرول باقی ہوتا ہے' یعنی اگر انسان سے وہ کیفیت زائل ہو تو وہ گرے گا نہیں' اس اعتبار سے اس کے اعضاء کا ڈھیلا ہو جانا مکمل نہیں ہوتا' ویسے بھی اس بارے میں اصل دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''ایسے شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا جو قیام کی حالت میں قعدہ کی حالت میں' رکوع کی حالت میں یا سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے' وضو کرنا اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سوتا ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

امام ابن ہمام کی وضاحت:

ہدایہ کے متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے شارح ہدایہ شیخ کمال الدین ابن ہمام سیواسی تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ وَيَبْلُغُ الِاسْتِرْخَاءُ الَخ﴾ ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَدَمُ النَّقْضِ بِهٰذَا الِاسْتِنَادِ مَا دَامَتْ الْمَقْعَدَةُ مُسْتَمْسِكَةً لِلْاَمْنِ مِنَ الْخُرُوْجِ ، وَالِانْتِقَاضُ مُخْتَارُ الطَّحَاوِيِّ اخْتَارَهُ الْمُصَنِّفُ وَالْقُدُورِيُّ ؛ لِاَنَّ مَنَاطَ النَّقْضِ الْحَدَثُ لَا عَيْنُ النَّوْمِ ، فَلَمَّا خَفِيَ بِالنَّوْمِ اُدِيرَ الْحُكْمُ عَلَى مَا يَنْتَهِضُ مَظِنَّةً لَهُ ، وَلِذَا لَمْ يَنْقُضْ نَوْمُ الْقَائِمِ وَالرَّاكِعِ وَالسَّاجِدِ ، وَنُقِضَ فِي الْمُضْطَجِعِ ؛ لِاَنَّ الْمَظِنَّةَ مِنْهُ مَا يَتَحَقَّقُ مَعَهُ الِاسْتِرْخَاءُ عَلَى الْكَمَالِ وَهُوَ فِي الْمُضْطَجِعِ لَا فِيهَا ، وَقَدْ وُجِدَ فِي هٰذَا النَّوْعِ مِنَ الِاسْتِنَادِ اِذْ لَا يُمْسِكُهُ اِلَّا السَّنَدُ ، وَتَمَكُّنُ الْمَقْعَدَةِ مَعَ غَايَةِ الِاسْتِرْخَاءِ لَا يَمْنَعُ الْخُرُوْجَ ، اِذْ قَدْ يَكُونُ الدَّافِعُ قَوِيًّا خُصُوصًا فِي زَمَانِنَا لِكَثْرَةِ الْاَكْلِ فَلَا يَمْنَعُهُ اِلَّا مَسْكَةُ الْيَقَظَةِ ، وَلَوْ كَانَ مُحْتَبِيًا وَرَاْسُهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ لَا يَنْقُضُ ﴿قَوْلُهُ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا﴾ هٰذَا اِذَا نَامَ عَلَى هَيْئَةِ السُّجُودِ الْمَسْنُونِ خَارِجَ الصَّلَاةِ بِاَنْ جَافَى ، اَمَّا اِذَا لَصِقَ بَطْنُهُ بِفَخِذَيْهِ فَيَنْقُضُ ، ذَكَرَهُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْقُمِّيُّ .

وَفِي الْاَسْرَارِ قَالَ عُلَمَاؤُنَا: لَا يَكُونُ النَّوْمُ حَدَثًا فِي حَالٍ مِنْ اَحْوَالِ الصَّلَاةِ .

وَكَذَا قَاعِدًا خَارِجَ الصَّلَاةِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُتَوَرِّكًا ؛ لِاَنَّهَا جِلْسَةٌ تَكْشِفُ عَنِ الْمَخْرَجِ انْتَهَى .

وَلَا يُخَالِفُهُ مَا فِي الْخُلَاصَةِ مِنْ عَدَمِ نَقْضِ الْمُتَوَرِّكِ ؛ لِاَنَّهُ فَسَّرَهُ بِاَنْ يَبْسُطَ قَدَمَيْهِ مِنْ جَانِبٍ وَيُلْصِقَ اَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ .

وَفِي الْاَسْرَارِ عَلَّلَهُ بِاَنْ يَكْشِفَ عَنِ الْمَقْعَدَةِ فَهٰذَا اشْتِرَاكٌ فِي اسْتِعْمَالِ لَفْظِ التَّوَرُّكِ .

وَفِي الذَّخِيرَةِ: مَنْ نَامَ وَاضِعًا أَلْيَتَيْهِ عَلَى عَقِبَيْهِ وَصَارَ شِبْهَ الْمُنْكَبِّ عَلَى وَجْهِهِ وَاضِعًا بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ لَا يُنْتَقَضُ وُضُوءُهُ.

وَفِي غَيْرِهَا لَوْ نَامَ مُتَرَبِّعًا وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذَيْهِ نَقَضَ، وَهَذَا خِلَافُ مَا فِي الذَّخِيرَةِ: ثُمَّ أَطْلَقَ فِي الْكِتَابِ قَوْلَهُ فِي الصَّلَاةِ فَشَمَلَ مَا كَانَ عَنْ تَعَمُّدٍ وَمَا عَنْ غَلَبَةٍ.

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ: إِذَا تَعَمَّدَ النَّوْمَ فِي الصَّلَاةِ نَقَضَ، وَالْمُخْتَارُ الْأَوَّلُ.

وَفِي فَصْلٍ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ مِنْ فَتَاوَى قَاضِي خَانَ: لَوْ نَامَ فِي رُكُوعِهِ أَوْ سُجُودِهِ إِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ لَا تَفْسُدُ، وَإِنْ تَعَمَّدَ فَسَدَتْ فِي السُّجُودِ دُونَ الرُّكُوعِ اهـ. كَأَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى قِيَامِ الْمُسْكَةِ حِينَئِذٍ فِي الرُّكُوعِ دُونَ السُّجُودِ.

وَمُقْتَضَى النَّظَرِ أَنْ يُفَصَّلَ فِي ذَلِكَ السُّجُودِ إِنْ كَانَ مُتَجَافِيًا لَا يُفْسِدُ لِلْمُسْكَةِ وَإِلَّا يُفْسِدُ ﴿قَوْلُهُ هُوَ الصَّحِيحُ﴾ احْتِرَازٌ عَنْ قَوْلِ ابْنِ شُجَاعٍ: أَنَّهُ إِنَّمَا لَا يَكُونُ حَدَثًا فِي هَذِهِ الْأَحْوَالِ فِي الصَّلَاةِ.

وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ لَا فَرْقَ.

وَلَوْ نَامَ قَاعِدًا فَسَقَطَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِنِ انْتَبَهَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ جَنْبُهُ الْأَرْضَ أَوْ عِنْدَ الْإِصَابَةِ بِلَا فَصْلٍ لَمْ يُنْتَقَضْ.

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ يُنْتَقَضُ.

وَعَنْ مُحَمَّدٍ إِنِ انْتَبَهَ قَبْلَ أَنْ يُزَايِلَ مَقْعَدُهُ الْأَرْضَ لَمْ يُنْتَقَضْ، وَإِنْ زَالَ قَبْلَهُ نُقِضَ.

وَالْفَتْوَى عَلَى رِوَايَةِ أَبِي حَنِيفَةَ.

وَقَالَ الْحَلْوَانِيُّ: ظَاهِرُ مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ كَمَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ قِيلَ هُوَ الْمُعْتَمَدُ، وَسَوَاءٌ سَقَطَ أَوْ لَمْ يَسْقُطْ، وَإِنْ نَامَ جَالِسًا يَتَمَايَلُ رُبَّمَا يَزُولُ مَقْعَدُهُ وَرُبَّمَا لَا.

قَالَ الْحَلْوَانِيُّ: ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَدَثٍ اهـ.

وَيَشْهَدُ لَهُ مَا فِي أَبِي دَاوُدَ ﴿كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ﴾ وَأَمَّا مَا فِي سُنَنِ الْبَزَّارِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: ﴿كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ فَيَضَعُونَ جُنُوبَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَنَامُ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ فَيَجِبُ حَمْلُهُ عَلَى النُّعَاسِ [1]

متن کے یہ الفاظ استرخاء اس حد تک پہنچ جائے امام ابوحنیفہ سے منقول مذہب کے مطابق ایسی صورت میں ٹیک لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے جب تک مقعد یعنی پیٹھ زمین پر جمی ہوئی ہو کیونکہ ایسی حالت میں ہوا خارج ہونے کا امکان نہیں ہوتا ہے اور امام طحاوی نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ ایسی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

[1] فتح القدير شرح البداية: كتاب الطهارات ﴿فصل في نواقض الوضوء﴾

مصنف اور امام قدوری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے کیونکہ وضو کے ٹوٹنے کی اصل بنیاد حدث کا لاحق ہونا ہے نیند نہیں ہے تو جب نیند کا حکم مخفی ہو جائے گا تو اب حکم کا مدار اس چیز پر ہو گا جس کے ساتھ یہ گمان متعلق ہو گا' یہی وجہ ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں' رکوع کی حالت میں سو جانے والے شخص کا وضو نہیں ٹوٹتا' لیکن لیٹ کر سو جانے والے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس کے بارے میں گمان یہی ہوتا ہے کہ اس ڈھیلے پن کی وجہ سے جو کمال کی حد تک پہنچ گیا ہے' یہ صورتِ حال سامنے آ سکتی ہے اور یہ کیفیت لیٹنے کی صورت میں ہوتی ہے' دوسری صورتوں میں نہیں ہوتی۔

اسی نوعیت کے ٹیک لگانے میں یہ بھی صورت سامنے آئے گی کہ جب انسان صرف ٹیک کی وجہ سے ہی ٹھہر جائے اور اس کی پیٹھ انتہائی استرخاء کے ساتھ ہو جو ہوا کے خروج کے لیے رکاوٹ نہ بن سکے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورتِ حال اکثر پیش آ سکتی ہے' بطورِ خاص ہمارے زمانے میں کہ جب لوگوں نے کھانا پینا زیادہ کر دیا ہے تو اس صورت میں صرف بیداری کی ہوشیاری ہی اس کے لیے رکاوٹ بن سکتی ہے' اگر کوئی شخص احتباء کے طور پر بیٹھا ہوا ہو اور اس کا سر اس کے گھٹنوں کے اوپر ہو تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

متن کے یہ الفاظ نماز میں اور نماز کے علاوہ یہ حکم اس وقت ہے کہ جب انسان سجدے کی حالت میں سویا ہو جو مسنون حالت ہے اور وہ نماز سے باہر ہو یعنی اس کے پہلو سے بازو الگ ہوں' لیکن اگر اس کا پیٹ اس کے زانوؤں کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ شیخ علی بن موسیٰ قمی نے یہ بات بیان کی ہے۔

الاسرار نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: ہمارے علماء یہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران کسی بھی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

اسی طرح نماز کے علاوہ بیٹھے ہوئے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا' ماسوائے اس صورت کے کہ جب انسان تورک کے طور پر بیٹھا ہوا ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں بیٹھنے کے نتیجے میں مخرج سے رکاوٹ ہٹ جاتی ہے۔

الخلاصہ نامی کتاب میں جو بات تحریر ہے' وہ اس کی مخالف نہیں ہو گی کہ تورک کے طور پر بیٹھنے والے شخص کا وضو نہیں ٹوٹتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے تورک کی وضاحت یہ کی ہے: انسان انے دونوں پاؤں ایک جانب پھیلا لے اور اپنے سرین کو زمین کے ساتھ ملا دے۔

الاسرار نامی کتاب کے مصنف نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس کی صورت یہ ہو کہ انسان کے مقعد سے کپڑا ہٹ جائے (یا رکاوٹ ہٹ جائے) تو یہ دونوں مفاہیم تورک میں مشترک ہوں گے۔

الذخیرہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: جو شخص اپنے سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ کر سو جائے اور وہ اس طرح ہو کہ اس نے اپنے چہرے کو جھکایا ہوا ہو اور اس کا پیٹ اس کے زانوؤں کے ساتھ لگا ہوا ہو تو ایسے شخص کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دوسری کتابوں میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص چوکڑی مار کر بیٹھا ہوا سو جائے اور اس کا سر اس کے زانوؤں پر ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

یہ روایت الذخیرہ نامی کتاب سے مختلف ہے پھر اس کے بعد انہوں نے کتاب میں مطلق طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ وہ شخص نماز کی حالت میں ہو تو یہ دونوں صورتوں کو شامل ہوگا یعنی خواہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے یہ صورت حال پیش آئے۔

امام ابویوسف سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر سو جاتا ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا' تاہم پہلا قول مختار ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں کی اس فصل میں جس میں وہ وضو کو توڑنے والی چیزوں کا تذکرہ ہے' اس میں یہ تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص سجدے یا رکوع کی حالت میں سو جاتا ہے اور جان بوجھ کر نہیں سوتا تو اس کی نماز فاسق نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ جان بوجھ کر سو جاتا ہے تو سجدے کی حالت میں نماز فاسد ہو جائے گی' رکوع کی حالت میں سونے سے فاسق نہیں ہوگی۔

گویا کہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں انسان کا اپنے جسم پر کنٹرول ہوتا ہے جبکہ سجدے کی حالت میں یہ کنٹرول برقرار نہیں رہتا ہے' قیاس کے اعتبار سے اگر جائزہ لیا جائے تو سجدہ کے اندر حکم میں بھی تفصیل پائی جاتی ہے' یعنی اگر سجدے کی حالت میں انسان کا پہلو زانوؤں سے الگ ہو تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کنٹرول برقرار رہے' ورنہ فاسد ہو جانی چاہیے۔

متن کے یہ الفاظ ''صحیح یہ ہے'' اس کے ذریعے مصنف نے شیخ ابن شجاع کے اس قول پر احتراز کیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: نماز کے دوران ان حالتوں میں وضو ٹوٹتا ہی نہیں ہے۔

ظاہر الروایت میں یہ ہے: اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر سو جاتا ہے اور پھر گر جاتا ہے۔

تو امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ منقول ہے: اگر کوئی شخص اپنے پہلو کے زمین سے لگنے سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے یا کسی رکاوٹ کے بغیر پہنچنے سے پہلے بیدار ہو جاتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا' جبکہ امام ابویوسف سے یہ روایت منقول ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

امام محمد سے یہ روایت منقول ہے کہ اگر اس شخص کی پیٹھ زمین سے الگ ہونے سے پہلے وہ شخص متوجہ ہو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور اس کے متوجہ ہونے سے پہلے اس کی پیٹھ زمین سے الگ ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

تاہم فتویٰ امام ابوحنیفہ سے منقول روایت کے مطابق دیا جاتا ہے۔

شیخ حلوانی یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا ظاہری مذہب وہی ہے جس طرح امام محمد کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے اور ایک قول کے مطابق یہی قابل اعتماد ہے اور اس بارے میں یہ صورت برابر ہے کہ وہ شخص گر جائے یا نہ گرے' اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے تو بعض اوقات وہ کسی ایک طرف جھک جاتا ہے' اس صورت میں اس کی پیٹھ زمین سے الگ ہو جاتی ہے اور بعض اوقات الگ نہیں بھی ہوتی۔

حلوانی کہتے ہیں: ظاہر مذہب کے مطابق اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ان کی گردنیں جھک جایا کرتی تھیں' پھر وہ لوگ اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جو صحیح سند کے ساتھ مسند بزار میں منقول ہے:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے انتظار میں ہوتے تھے' وہ اپنے پہلو زمین کے ساتھ لگا دیتے تھے' ان میں سے بعض لوگ سو بھی جاتے تھے' پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگتے تھے۔

تو لازم ہو گا کہ آپ اس صورتِ حال کو اونگھنے پر محمول کریں۔

حلوانی یہ فرماتے ہیں: پہلو کے بل لیٹنے کے اندر اونگھنے کا ذکر نہیں ہو سکتا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ وضو کو توڑتی نہیں ہے کیونکہ یہ تھوڑی نیند ہے۔

شیخ دقاق نے یہ بات بیان کی ہے کہ عام طور پر جو بات کہی جاتی ہے' اس کے حوالے سے تو یہ حدث شمار نہیں ہو گا' اگرچہ انسان مصحف کے ساتھ ایک یا دو حرف پڑھ لے۔

467- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُوقَظُوْنَ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَسْمَعُ لِاَحَدِهِمْ غَطِيطًا ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ .قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا عِنْدَنَا وَهُمْ جُلُوسٌ .صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے' انہیں نماز پڑھنے کے لیے اُٹھایا جاتا تھا' یہاں تک کہ بعض اوقات میں ان میں سے کسی کے خراٹے بھی سن لیتا تھا' لیکن وہ پھر اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابن مبارک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک یہ حکم اس وقت ہے جب یہ لوگ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے۔

یہ حدیث مستند ہے۔

468- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى يَخْفِقُوا

۴۶۷- اخرجه البيهقي (۱/ ۱۲۰) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من النوم قاعدًا: اخبرنا ابو حازم الحافظ' ثنا ابو احمد الحافظ' انا ابو القاسم البغوي' نا ابن حميد- يعني: محمدًا- ثنا ابن المبارك' به- ورواه عبد الرزاق (۱/ ۵۰۴) رقم (۱۹۳۱): اخبرنا معمر عن ثابت عن انس قال: (كانت الصلوة تقام' فيكلم الرجل النبي صلى الله عليه وسلم في الحاجة تكون له فيقوم بينه وبين القبلة' فما يزال قائمًا يكلمه فربما رايت بعض القوم ينعس من طول قيام النبي صلى الله عليه وسلم)-

ورواه ابو يعلى (۵/ ۴۶۷) رقم (۳۱۹۹)' والبزار في مسنده (۲۸۲- كشف) من طريق سعيد ابن ابي عروبة عن قتادة عن انس ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يضعون جنوبهم فمنهم من يتوضا' ومنهم من لا يتوضا- وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۴۸): (رواه البزار ورجاله رجال الصحيح' ورواه ابو يعلى' ورجاله رجال الصحيح)' وياتي في الذي بعده رقم (۴۶۸) من طريق هشام الدستوائي عن قتادة-

بِرُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَقُومُونَ يُصَلُّونَ وَلَايَتَوَضَّئُونَ .صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم عشاء کی اذان کے انتظار میں ہوتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر جھک جایا کرتے تھے (یعنی وہ سو جاتے تھے) پھر وہ اُٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت مستند طور پر منقول ہے۔

52- باب فِيْ طَهَارَةِ الْاَرْضِ مِنَ الْبَوْلِ.

باب: زمین کو پیشاب سے پاک کرنا

469- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ وَّعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْ شِئْتُمْ خَرَجْتُمْ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا . فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَحُّوا فَاَقْبَلُوْا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوْهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَارْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوْا بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''عرینہ'' قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو صدقے کے اونٹوں کی طرف چلے جاؤ اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیؤ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ تندرست ہو گئے پھر وہ لوگ ان اونٹوں کے چرواہے کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو اپنے ساتھ ہانک کر لے گئے اور اسلام کو چھوڑ کر مرتد

٤٦٨-اخرجه ابو داؤد (١/ ٥١) كتاب الطهارة، باب الوضوء من النوم، الحديث (٢٠٠): حدثنا شاذ بن فياض، ثنا هشام الدستوائي عن قتادة عن انس، قال: (كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رء وسهم، ثم يصلون ولا يتوضئون)، ومن طريق ابي داؤد رواه البيهقي في الكبرٰى (١/ ١١٩) كتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من النوم قاعداً-

٤٦٩-اخرجه البخاري (١/ ٤٠٠) في الوضوء، باب ابوال الابل (٢٣٣) و(٣/ ٤٢٨) في الزكاة، باب استعمال ابل الصدقة والبانها لابناء السبيل (١٥٠١) و(٦/ ١٧٧) في الجهاد والسير، باب اذا حرق المشرك المسلم هل يحرق؟ (٣٠١٨)، (٧/ ٥٢٤) في المغازي، باب قصة عكل وعرينة (٤١٩٢، ٤١٩٣) (٨/ ١٣٣) في التفسير، باب (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فساداً ان يقتلوا ...) (٤٦١٠) و(١٠/ ١٤٩) في الطب، باب الدواء بابوال الابل (٥٦٨٦)، وباب من خرج من ارض لا تلائمه (٥٧٢٧) و(١٢/ ١١١) في الحدود، باب المحاربين من اهل الكفر والردة (٦٨٠٢)، وباب لم يحسم المرتدين المحاربون حتى ماتوا (٦٨٠٤)، وباب سمر النبي صلى الله عليه وسلم اعين المحاربين (٦٨٠٥)، وفي الديات، باب القسامة (٦٨٩٩)، ومسلم (٣/ ١٢٩٦-١٢٩٨) في القسامة، باب حكم المحاربين والمرتدين (٩-١٤/ ١٦٧١)، وابو داؤد (٥٣٤١٣) في الحدود، باب ما جاء في المحاربة (٤٣٦٤-٤٣٦٨)، والنسائي (١/ ١٥٨) في الطهارة، باب بول ما يوكل لحمه (٧/ ٩٣-١٠٠) في تحريم الدم، باب قول الله تعالىٰ: (انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض......) باب اختلاف الناقلين لخبر حميد عن انس بن مالك فيه، باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث، واحمد (٣/ ١٦٣، ١٧٠، ١٩٨، ٢٣٣)-

ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور پھر انہیں پتھریلی زمین پر ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن بیان بن زکریاء واسطی، ابوحسن سکری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۷)۔

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 130ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۰)۔

توضیح مسئلہ:

زمین پر گری ہوئی نجاست کو پاک کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صاحبِ ہدایت کا بیان

وان اصابت الارض نجاسة فجفت بالشمس وذهب اثرها جازت الصلاة على مكانها وقال زفر والشافعي رحمهما الله: لا تجوز الانه لم يوجد المزيل و لهذا لا يجوز التيمم به ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿زكاة الارض يبسها﴾ وانما لا يجوز التيمم به لان كطهارة الصعيد ثبتت شرطا بنص الكتاب فلا تتادى بمنا ثبت بالحديث [۱]

اگر زمین پر نجاست لگ جائے اور وہ دھوپ کے ذریعے خشک ہو جائے اور اس کا اثر بھی زائل ہو جائے تو اس جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

امام زفر اور امام شافعی یہ فرماتے ہیں: ایسی صورتِ حال میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایسی کوئی چیز نہیں پائی جاتی جس نے نجاست کو زائل کر دیا ہو' یہی وجہ ہے کہ اس مٹی کے ذریعے تیمم کرنا بھی جائز نہیں ہوتا۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''زمین کا خشک ہو جانا اسے پاک کر دیتا ہے''۔

ایسی مٹی کے ذریعے تیمم ناجائز اس لیے ہے' کیونکہ کتاب اللہ کی کتاب سے یہ بات ثابت ہے کہ جس مٹی کے ذریعے تیمم کیا جا رہا ہو' وہ پاک ہونی چاہیے تو اب کسی حدیث کی وجہ سے اس کے مفہوم میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

[۱] البدایہ: کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہا 36/1

ابن ہمام کی توضیح

متن کے ان الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ فَجَفَّتْ بِالشَّمْسِ﴾ اتِّفَاقِيٌّ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْجَفَافِ بِالشَّمْسِ وَالنَّارِ اَوِ الرِّيحِ ، وَالْمُرَادُ مِنَ الْاَثَرِ الذَّاهِبِ: اللَّوْنُ اَوِ الرِّيحُ .

وَحَدِيثُ ذَكَاةِ الْاَرْضِ يُبْسُهَا ذَكَرَهُ بَعْضُ الْمَشَايِخِ اَثَرًا عَنْ عَائِشَةَ ، وَبَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْهُ ، وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ اَبِي قِلَابَةَ .

وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ: جُفُوفُ الْاَرْضِ طُهُورُهَا ، وَرَفَعَهُ الْمُصَنِّفُ ، وَذَكَرَهُ فِي الْمَبْسُوطِ: اَيُّمَا اَرْضٍ جَفَّتْ فَقَدْ ذَكَتْ .

حَدِيثًا مَرْفُوعًا ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ .

وَفِي سُنَنِ اَبِي دَاوُدَ: بَابُ طُهُورِ الْاَرْضِ اِذَا يَبِسَتْ وَسَاقَ بِسَنَدِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ اَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا ، وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَوْلَا اعْتِبَارُهَا تَطْهُرُ بِالْجَفَافِ كَانَ ذٰلِكَ تَبْقِيَةً لَهَا بِوَصْفِ النَّجَاسَةِ مَعَ الْعِلْمِ بِاَنَّهُمْ يَقُومُونَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ اَلْبَتَّةَ اِذْ لَا بُدَّ مِنْهُ مَعَ صِغَرِ الْمَسْجِدِ وَعَدَمِ مَنْ يَتَخَلَّفُ لِلصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ ؛ وَكَوْنِ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي بِقَاعٍ كَثِيرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ لَا فِي بُقْعَةٍ وَاحِدَةٍ حَيْثُ كَانَتْ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ وَتَبُولُ ، فَاِنَّ هٰذَا التَّرْكِيبَ فِي الْاِسْتِعْمَالِ يُفِيدُ تَكَرُّرَ الْكَائِنِ مِنْهَا اَوْ لِاَنَّ تَبْقِيَتَهَا نَجِسَةً يُنَافِي الْاَمْرَ بِتَطْهِيرِهَا فَوَجَبَ كَوْنُهَا تَطْهُرُ بِالْجَفَافِ ، بِخِلَافِ ﴿اَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِهْرَاقِ ذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَوْلِ الْاَعْرَابِيِّ فِي الْمَسْجِدِ﴾ لِاَنَّهُ كَانَ نَهَارًا وَالصَّلَاةُ فِيهِ تُتَابِعُ نَهَارًا ، وَقَدْ لَا يَجُوزُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاَمَرَ بِتَطْهِيرِهَا بِالْمَاءِ ، بِخِلَافِ مُدَّةِ اللَّيْلِ ، اَوْ لِاَنَّ الْوَقْتَ كَانَ اِذْ ذَاكَ قَدْ آنَ اَوْ اُرِيدَ اَنَّ ذَاكَ اَكْمَلُ الطَّهَارَتَيْنِ[1]

متن میں مصنف نے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے کے جو الفاظ نقل کیے ہیں' یہ اتفاق کے طور پر ہیں' شرط کے طور پر نہیں ہیں کیونکہ وہ مٹی دھوپ کے ذریعے خشک ہو یا آگ کے ذریعے خشک ہو یا ہوا کے ذریعے خشک ہو' اس میں کوئی فرق نہیں ہے' اور رخصت ہو جانے والے اثر یعنی ختم ہو جانے والے نشان سے مراد یہ ہے کہ اس کا رنگ یا اس کی بو چلی جائے۔

خشک ہو جانے کی وجہ سے زمین کے پاک ہو جانے والی روایت کو بعض مشائخ نے سیدہ عائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ بعض نے شیخ محمد بن حنفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' شیخ ابن ابی شیبہ نے اسے روایت کیا ہے' اسی طرح انہوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

---

[1] فتح القدیر' کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہ

امام عبدالرزاق نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زمین کا خشک ہو جانا اسے پاک کر دیتا ہے۔

مصنف نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ المبسوط کے مصنف نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے:

''جو بھی زمین خشک ہو جائے وہ پاک ہو جاتی ہے'' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سنن ابوداؤد کے اندر یہ باب ہے:

''زمین کا خشک ہونے پر پاک ہو جانا''

اس کے بعد امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں رات کے وقت مسجد میں سو جایا کرتا تھا' میں نوجوان اور کنوارا شخص تھا' کتے (مسجد میں) پیشاب کر دیا کرتے تھے' اندر آ جاتے تھے' باہر چلے جایا کرتے تھے تو ان کے پیشاب کے اوپر کوئی چیز بہائی نہیں جاتی تھی تو اگر اس بات کا اعتبار نہ کیا جائے کہ خشک ہونے کی وجہ سے زمین پاک ہو جاتی ہے تو اب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسجد نبوی کی زمین بدستور ناپاک رہتی تھی اور لوگوں کو اس کا علم بھی ہوتا تھا کہ انہوں نے وہاں پر نماز ادا کرنی ہے' پھر یہ بھی ضروری تھا کہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی اور ایسا بھی نہیں ہوتا تھا کہ لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کر لیتے ہوں' پھر اس سے یہ بھی بات ثابت ہو رہی ہے کہ مسجد کے مختلف حصے تھے' وہ کتے کسی ایک جگہ پر آ کر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے' کیونکہ روایت کے یہ الفاظ ہیں' وہ آیا کرتے تھے' وہ جایا کرتے تھے اور پیشاب کر دیا کرتے تھے' تو عام محاورے کے اعتبار سے یہ ترکیب اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ ایسا مختلف اوقات میں ہوتا تھا تو اب اس صورت میں مسجد کا ناپاک رہ جانا' اس بات کے منافی ہوگا کہ اسے پاک کرنے کا حکم دیا جائے تو اس سے لازم یہ ہوگا کہ خشک ہونے کے نتیجے میں زمین پاک ہو جاتی ہے۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے' جو آپ نے دیہاتی شخص کے مسجد میں پیشاب کرنے پر جاری کیا تھا کہ اس کی جگہ پر پانی بہا دیا جائے تو وہ دن کا وقت تھا اور دن کے وقت وہاں نماز بار بار ادا کی جاتی تھی' نماز کے وقت سے پہلے ایسا کرنا درست نہیں ہوگا' ایسی صورت میں پانی کے ذریعے زمین کو پاک کرنے کا حکم دیا جائے گا' لیکن رات کی طویل مدت کا حکم اس سے مختلف ہے (کیونکہ صبح تک زمین خود ہی خشک ہو چکی ہو گی) البتہ اگر نماز کا وقت ہو چکا ہو یا اس چیز کا خیال کیا جائے کہ دھونے سے زیادہ اچھے طریقے سے پاک ہو جاتی ہے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

اس بارے میں صاحب ہدایہ مزید تحریر کرتے ہیں:

﴿وَيَجُوزُ تَطْهِيرُهَا بِالْمَاءِ وَبِكُلِّ مَائِعٍ طَاهِرٍ يُمْكِنُ اِزَالَتُهَا بِهِ كَالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَنَحْوِهِ مِمَّا اِذَا عُصِرَ انْعَصَرَ﴾ وَهَذَا عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ: لَا يَجُوزُ اِلَّا بِالْمَاءِ لِاَنَّهُ يَتَنَجَّسُ بِاَوَّلِ الْمُلَاقَاةِ، وَالنَّجِسُ لَا يُفِيدُ الطَّهَارَةَ اِلَّا اَنَّ هَذَا الْقِيَاسَ تُرِكَ فِي الْمَاءِ لِلضَّرُورَةِ.

وَلَهُمَا اَنَّ الْمَائِعَ قَالِعٌ، وَالطَّهُورِيَّةَ بِعِلَّةِ الْقَلْعِ وَالْاِزَالَةِ وَالنَّجَاسَةَ لِلْمُجَاوَرَةِ، فَاِذَا انْتَهَتْ اَجْزَاءُ

النَّجَاسَةِ يَبْقَى طَاهِرًا ، وَجَوَابُ الْكِتَابِ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ ، وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَإِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ ، وَعَنْهُ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَلَمْ يَجُوزْ فِي الْبَدَنِ بِغَيْرِ الْمَاءِ[1]

ایسی زمین کو پانی کے ذریعے یا ہر پاک مائع چیز کے ذریعے پاک کرنا جائز ہے' جس مائع چیز کے ذریعے وہ نجاست زائل ہو سکتی ہو' جیسے سرکہ' پھولوں کا رس وغیرہ' جب اسے نچوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔

یہ حکم امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف کے نزدیک ہے' امام محمد' امام زفر اور امام شافعی یہ کہتے ہیں: ایسی زمین کو صرف پانی کے ذریعے ہی پاک کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسی زمین کے ساتھ جو بھی چیز لگے گی' وہ اس کے ساتھ ملنے کے ساتھ ہی خود ناپاک ہو جائے گی تو جو چیز خود ناپاک ہو گی' وہ کسی دوسرے کو کیسے پاک کر سکتی ہے' البتہ اس قیاس کو ضرورت کے پیش نظر پانی کے مسئلے میں ترک کر دیا گیا ہے۔

ان دونوں حضرات (یعنی امام ابوحنیفہ' امام محمد یوسف) کی دلیل یہ ہے: ہر مائع چیز نجاست کو ختم کر دیتی ہے اور طہارت کا حکم اس وقت سامنے آتا ہے جب نجاست ختم ہو جائے تو جب نجاست کے اجزاء ختم ہو جائیں گے تو زمین صاف ہو جائے گی اور کتاب کا جواب کپڑے اور جسم کے درمیان کوئی فرق ظاہر نہیں کرتا' امام ابوحنیفہ اسی بات کے قائل ہیں اور دو میں ایک روایت کے مطابق امام ابو یوسف سے بھی یہی منقول ہے' تاہم ان سے یہ روایت بھی منقول ہے' کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے' انہوں نے جسم کے بارے میں یہی کہا ہے: وہ پانی کے بغیر پاک نہیں ہوتا۔

470- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَانِهِ فَاحْتُفِرَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَعْمَلْ بِعَمَلِهِمْ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ . سَمْعَانُ مَجْهُولٌ .

۴۷۰- اخرجه ابو يعلى في مسنده (۶/ ۳۱۰) رقم (۳۶۲۶): حدثنا ابو هشام الرفاعي' حدثنا ابو بكر بن عياش به' والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/ ۱۴) من طريق يحيى بن عبد الحميد الحماني' ثنا ابو هشام به- وعزاه الحافظ في تلخيص الحبير (۱/ ۶۰) الى الدارمي' ولم اجده في النسخة المطبوعة' وايضا لم يعزه اليه ابن الملقن في البدر المنير- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/ ۲۴): (سمعت ابا زرعة يقول: حديث سمعان في بول الاعرابي في المسجد عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال احفروا موضعه- قال: هذا حديث ليس بقوي)- اه-

وقال ابن الملقن (۲/ ۲۹۳): (رواه الدارقطني في (سننه) باسناد فيه ضعيفان: احدهما: سمعان بن مالك: قال ابو زرعة: (ليس بالقوي) - الثاني: ابو هشام الرفاعي: قال البخاري: (رايتهم مجمعين على ضعفه)- وقال ابن ابي حاتم: (ليس لهذا الحديث اصل)- وقال ابو زرعة: (منكر)- اه - وقد ذكر الهيثمي الحديث في المجمع (۱/ ۲۹۱): (رواه ابو يعلى' وفيه سفيان بن مالك - كذا في المجمع والصواب: سمعان بن مالك - قال ابو زرعة: ليس بالقوي' وقال ابن خراش: مجهول' وبقية رجاله رجال الصحيح)- اه - وذكره الحافظ ابن حجر في المطالب العالية (۱/ ۱۰) رقم (۱۶)- وانظر نصب الراية (۱/ ۲۱۲)-

[1] البدایہ: کتاب الطہارۃ باب الانجاس وتطہیرہا 36/1

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا' اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے کھود دیا جائے' اور پھر اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا جائے' اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان کے عمل کی طرح عمل نہیں کرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: وہ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔

اس روایت کا ایک راوی سمعان مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر بن عیاش ابن سالم اسدی، کوفی مقری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۹/۲)۔

○ سمعان بن مالک: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۲۸/۳)۔

471- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى الْمَالِكِىُّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ اِلَّا اَنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ . قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ فَذَهَبَ الشَّيْخُ فَاَخَذَهُ بَوْلُهُ فِى الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّاسُ فَاَقَامُوْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعُوْهُ عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ . فَصَبُّوْا عَلٰى بَوْلِهِ الْمَاءَ . كَذَا قَالَ يُوْسُفُ الْمُعَلَّى الْمَالِكِىُّ . الْمُعَلَّى مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بڑی عمر کا آدمی تھا' اس نے عرض کیا: اے حضرت محمد! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے اس کے لیے کوئی زیادہ نمازیں اور روزے تیار نہیں کیے ہیں' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

---

۴۷۱ ذکره المصنف في العلل (۸۰/۵- ۸۱) وفيه: (سئل عن حديث ابي وائل شقيق ابن سلمة عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم : (المرء مع من احب) وفيه قصة الاعرابي حين بال في المسجد؟ فقال: يرويه ابو بكر بن عياش واختلف عنه؛ فرواه يوسف الصفار وابو كريب وحسين بن عبد الاول عن ابي بكر بن عياش عن سمعان المالكي- وقال ابو بكر بن ابي شيبة ويحيى الحماني وسليمان بن داؤد الهاشمي وابو هشام الرفاعي عن ابي بكر عن سمعان بن مالك- وقال احمد بن محمد بن ايوب عن ابي بكر عن المعلى بن سمعان الاسدي- قال احمد بن يونس عن ابي بكر عن المعلى المالكي- ويقال: ان الصواب المعلى بن سمعان- والله اعلم)- اه- وانظر تخريج الحديث السابق-

اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تم محبت رکھتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ بڑی عمر کا آدمی گیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا چاہا' کچھ لوگ اس کے پاس سے گزرے اور اسے روک دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو! ہوسکتا ہے' یہ جنتی ہو' پھر ان لوگوں نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن یونس بن عبداللہ بن قیس کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 227ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳)(۶۳)۔

472- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ فَانْكَشَفَ فَبَالَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً . قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ تَابِعِيٌّ وَهُوَ مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد کے کنارے پر کھڑا ہوا' اس نے اپنا تہبند ہٹایا اور وہاں پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس جگہ اس نے پیشاب کیا ہے' وہاں سے مٹی نکال کر پھینک دو اور اس جگہ پر پانی بہا دو۔

اس روایت کے راوی عبداللہ بن معقل تابعی ہیں اور یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عمیر بن سوید لخمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۵)(۴۲۲۸)۔

○ عبداللہ بن معقل ابن مقرن، مزنی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۴۷۲- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۰۳-۱۰۴) كتاب الطهارة: باب الارض يصيبها البول الحديث (۳۸۱) ومن طريقه البيهقي (۲/۴۲۸) كتاب الصلوة: باب طهارة الارض من البول- قال ابو داؤد: (ابن معقل لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم قال البيهقي: (وقد روى هذا من حديث ابن مسعود- رضي الله عنه- وليس بصحيح وقد تكلمنا عليه في الخلافيات)- اه- وهو عند ابي داؤد في المراسيل رقم (۱۱) وقال عقبه: (روي متصلا ولا يصح)- اه- وانظر: البدر المنير (۲/۲۹۲) وتلخيص الحبير (۱/۵۹-۶۰)-

تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۴۸)(۳۶۵۹)۔

53- باب صِفَةِ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا رُوِىَ فِى الْمُلامَسَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب: اُن چیزوں کا بیان جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور چھو لینے اور بوسہ دینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

473- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّاَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ قَالاَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ الْحَسَّانِىُّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ رِيْحٍ .لَمْ يَقُلْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْ رِيْحٍ غَيْرُ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ.

☆☆ حضرت صفوان بن عسال بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسافر شخص کے لیے تین دنوں تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے۔

البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (تو یہ حکم صرف) پاخانہ کرنے' پیشاب کرنے یا ہوا خارج ہونے کے بارے میں ہے (یعنی اس کے بعد آدمی وضو کے دوران موزوں پر مسح کرسکتا ہے)۔

ہوا خارج ہونے کا حکم صرف ایک روایت میں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن حسن بن یزید ابوطیب بزاز: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 331ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۹/۱۴)۔

۴۷۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۱۵) كتاب الطهارة' باب الوضوء من البول والغائط من طريق الدارقطني به' ورواه (۱/ ۱۱۴-۱۱۵): قال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو الوليد الفقيه' ثنا عبد الله بن شيرويه' ثنا عبد الله بن هاشم' ثنا وكيع عن مسعر ...... فذكره- والحديث ورد من طريق ابن عيينة وحماد بن سلمة والثوري ومعمر وابن مغول وشعبة وابي بكر ابن عياش وحماد بن زيد وغيرهم- كلهم عن عاصم بن ابي النجود' قال: اخبرنا زر بن حبيش به- ورواياته مطولة ومختصرة- وسياتي الحديث في باب الرخصة في المسح على الخفين-

○ عاصم بن بهدلة وهو ابن ابوالنجو داسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۱)(۳۰۷۱)۔

توضیح مسئلہ:

خاتون کو چھونے سے وضوٹوٹ جانے کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

ابن رشد کا بیان:

اختلف العلماء في ايجاب الوضوء من لمس النساء باليد او بغير ذلك من الاعضاء الحساسة فذهب قوم الى ان من لمس امراة بيده مفضيا اليها ليس بينه وبينها حجاب ولا ستر فعليه الوضوء وكذلك من قبلها لان القبلة عندهم لمس ما سواء التذ ام لم يلتذ وبهذا القول قال الشافعي واصحابه الا انه مرة فرق بين اللامس والملموس فاوجب الوضوء على اللامس دون الملموس ومرة سوى بينهما ومرة ايضا فرق بين ذوات المحارم والزوجة فاوجب الوضوء من لمس الزوجة دون ذوات المحارم ومرة سوى بينهما . وذهب آخرون الى ايجاب الوضوء من اللمس اذا قارنته اللذة او قصد اللذة في تفصيل لهم في ذلك وقع بحائل او بغير حائل باى عضو اتفق ما عدا القبلة فانهم لم يشترطوا لذة في ذلك وهو مذهب مالك وجمهور اصحابه ونفى قوم ايجاب الوضوء من لمس النساء وهو مذهب ابى حنيفة ولكل سلف من الصحابة الا اشتراط اللذة فاني لا اذكر احدا من الصحابة اشترطها .وسبب اختلافهم في هذه المسالة اشتراك اسم اللمس في كلام العرب فان العرب تطلقه مرة على اللمس الذى هو باليد ومرة تكنى به عن الجماع فذهب قوم الى ان اللمس الموجب للطهارة في آية الوضوء هو الجماع في قوله تعالى ﴿او لامستم النساء﴾ وذهب آخرون الى انه اللمس باليد ومن هؤلاء من رآه من باب العام اريد به الخاص فاشترط فيه اللذة ومنهم من رآه من باب العام اريد به العام فلم يشترط اللذة فيه ومن اشترط اللذه فانما دعاه الى ذلك ما عارض عموم الآية من ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يلمس عائشة عند سجوده بيده وربما لمسته وخرج اهل الحديث حديث حبيب بن ابى ثابت عن عروة عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم "انه قبل بعض نسائه ثم خرج الى الصلاة ولم يتوضا فقلت من هى الا انت ؟ فضحكت" قال ابوعمر هذا الحديث وهنه الحجازيون وصححه الكوفيون والى تصحيحه مال ابوعمر بن عبد البر قال: وروى هذا الحديث ايضا من طريق معبد بن نباتة وقال الشافعي ان ثبت حديث معبد بن نباتة في القبلة لم ار فيها ولا في اللمس وضوءا .وقد احتج من اوجب الوضوء من اللمس باليد بان اللمس ينطلق حقيقة على اللمس باليد وينطلق مجازا على الجماع وانه اذا تردد اللفظ بين الحقيقة والمجاز فالاولى ان يحمل على الحقيقة حتى يدل الدليل على المجاز ولاولئك ان يقولوا ان المجاز اذا كثر استعماله كان ادل على

المجاز منه على الحقيقة كالحال في اسم الغائط الذي هو ادل على الحدث الذي هو فيه مجاز منه على المطمئن من الارض الذي هو فيه حقيقة .والذي اعتقده ان اللمس وان كانت دلالته على المعنيين بالسواء او قريبا من السواء انه اظهر عندي في الجماع وان كان مجازا لان الله تبارك وتعالى قد كنى بالمباشرة والمس عن الجماع وهما في معنى اللمس وعلى هذا التاويل في الآية يحتج بها في اجازة التيمم للجنب دون تقدير تقديم فيها ولا تاخير على ما سياتي بعد وترتفع المعارضة التي بين الآثار والآية على التاويل الآخر .واما من فهم من الآية اللمسين معا فضعيف فان العرب اذا خاطبت بالاسم المشترك انما تقصد به معنى واحد من المعاني التي يدل عليها الاسم لا جميع المعاني التي يدل عليها وهذا بين بنفسه في كلامهم[1]

خواتین کو ہاتھ کے ساتھ یا کسی اور محسوس کرنے والے عضو کے ساتھ چھونے کے نتیجے میں وضوٹوٹ جانے کے بارے میں اہلِ علم نے اختلاف کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص کسی عورت کو ہاتھ کے ذریعے چھولے جبکہ اس عورت اور مرد کے درمیان کوئی حجاب یا پردہ نہ ہوتو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

اسی طرح جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے' اس کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ بوسہ لینا بھی چھونے کے مترادف ہے' خواہ بوسے کے ذریعے اس شخص کو لذت محسوس ہوئی ہو یا محسوس نہ ہوئی ہو۔

امام شافعی اوران کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض اوقات امام نے چھونے والے شخص اور جسے چھوا جارہا ہے' اس کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور چھونے والے پر وضو کو لازم قرار دیا ہے' جسے چھوا گیا ہے اس پر وضو کو لازم قرار نہیں دیا ہے' کبھی انہوں نے ان دونوں کے حکم کو یکساں قرار دیا ہے' کبھی انہوں نے محرم عورت اور بیوی کے درمیان فرق کی وضاحت کی ہے' یعنی بیوی کو چھونے والے شخص کے وضو کو لازم قرار دیا ہے لیکن محرم عورت کے چھونے پر وضو کو لازم قرار نہیں دیا ہے' کبھی انہوں نے دونوں کو یکساں قرار دیا ہے۔

بعض دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کو چھونے سے وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب اس چھونے کے ذریعے لذت کے حصول کا ارادہ کیا گیا ہو یا جس وقت اسے چھوا گیا ہو' اس وقت لذت محسوس ہوئی ہو خواہ وہ چھونا کسی رکاوٹ کے بغیر ہو یا درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو' خواہ اسے کسی عضو کے ذریعے چھوا جائے' البتہ بوسہ لینے کا حکم مختلف ہے کیونکہ اس میں لذت کا حصول شرط نہیں ہوگا۔ امام مالک اوران کے تمام اصحاب اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے خواتین کو چھونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں دیا ہے' امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں۔

ان میں سے ہر ایک گروہ کے مؤقف کے مطابق اسلاف کی آراء منقول ہیں' البتہ لذت کے حصول کی شرط جن حضرات نے عائد کی ہے' اس حوالے سے اسلاف سے کچھ منقول نہیں ہے' ہمارے علم کے مطابق کسی بھی صحابی نے اس حوالے سے لذت محسوس ہونے کی شرط عائد نہیں کی ہے۔

۱- بداية المجتهد : كتاب الطهارة من الحدث الباب الرابع في نواقض الوضوء. 45/1

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کے کلام میں لفظ ''لمس'' سے مراد کیا ہے' یہ ایک مشترک لفظ ہے کبھی اس کے ذریعے یہ مفہوم مرادلیا جاتا ہے کہ ہاتھ کے ذریعے کسی چیز کو چھولیا جائے' کبھی اس کے ذریعے کنایہ کے طور پر مباشرت کا عمل مرادلیا جاتا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ قرآن کا یہ حکم ہے:

''یاتم عورتوں کو چھولو''۔

یہاں لمس سے مراد صحبت کرنا ہے اور اسی کے نتیجے میں طہارت لازم ہوتی ہے۔

جبکہ دوسرے گروہ نے اس آیت میں مذکور ''لمس'' سے مراد ہاتھ کے ذریعے چھونا لیا ہے۔

اس گروہ میں سے بعض حضرات نے اسے عام لفظ قرار دیا ہے' جس کے ذریعے خاص مفہوم مرادلیا گیا ہے اور انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ اس سے مراد وہ خاص مفہوم ہے کہ جب انسان نے لذت کے حصول کے لیے عورت کو چھولیا ہو' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ عام حکم ہے' لہٰذا اس سے عام حکم ہی مرادلیا جائے گا وہ اس صورت میں لذت کا حصول شرط قرار نہیں دیتے۔

جن لوگوں نے لذت کے حصول کو شرط قرار دیا ہے' ان کی تائید میں وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جو قرآن کے اس عمومی حکم کے برخلاف ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات نماز ادا کرتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے سیدہ عائشہ کے ہاتھ کو چھولیتے تھے' اسی طرح کبھی سیدہ عائشہ آپ ﷺ کو چھولیتی تھیں (لیکن آپ ﷺ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے)۔

علم حدیث کے ماہرین نے اس روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ سیدہ حضرت عائشہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر از سرِ نو وضو کیے بغیر نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: وہ زوجہ محترمہ آپ ہی ہو سکتی ہیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرادیں۔

شیخ اندلسی تحریر کرتے ہیں. حجاز کے محدثین نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اہلِ کوفہ نے اسے مستند تسلیم کیا ہے۔

شیخ ابن عبدالبراندلسی نے اسے خود مستند قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: اگر بوسہ لینے کے حوالے سے راوی سے منقول اس روایت کو مستند تسلیم کرلیا جائے تو پھر میرے نزدیک بوسہ لینے اور چھو لینے کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

جن حضرات نے ہاتھ کے ذریعے چھونے کے نتیجے میں وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے' وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں: لمس کا حقیقی مطلب ہاتھ کے ذریعے چھونا ہے' البتہ مجازی طور پر اس کے ذریعے صحبت کرنا اور مباشرت کرنا مرادلیا جاتا ہے تو جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز دونوں کے درمیان ممکنہ احتمال رکھتا ہو تو بہتر یہ ہوتا ہے کہ اسے حقیقی معنوں پر محمول کیا جائے' تاوقتیکہ کوئی ایسی دلیل سامنے نہ آجائے جو اس کے مجازی مفہوم کو متعین کردے۔

دوسرا گروہ یہ کہتا ہے: جب کوئی لفظ مجازی طور پر بکثرت استعمال ہوتا ہو تو اب ایسا لفظ حقیقت کی بجائے مجازی مفہوم پر دلالت کرے گا' جیسے لفظ الغائط کا مجازی مطلب پاخانہ کرنا ہے جبکہ اس کا حقیقی مطلب زمین کا ہموار ہونا ہے (لیکن اس سے مراد پاخانہ کرنا لیا جاتا ہے' چونکہ یہ مجازی طور پر بکثرت استعمال ہوتا ہے)۔

میں یہ کہتا ہوں: اگرچہ یہ لفظ ''لمس'' ان دونوں مفاہیم پر تقریباً ایک جتنی دلالت کرتا ہے یا ایک دوسرے کے قریب دلالت کرتا ہے' تاہم میرے نزدیک زیادہ واضح یہ ہے' یہاں اس سے مراد صحبت کرنا ہے' اگرچہ یہ مفہوم مجازی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لفظ مباشرت اور لمس کے ذریعے صحبت کرنا مراد لیا ہے اور یہ دونوں مفہوم لفظ لمس میں پائے جاتے ہیں' اس تاویل کے اعتبار سے قرآن کی اس آیت میں کسی بھی مقدم یا مؤخر مفہوم کو مانے بغیر جنبی شخص کو تیمم کرنے کی اجازت دی جائے گی' اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے اور اس دوسری تاویل کے مطابق آثار اور آیت میں مذکور ظاہری تعارض بھی ختم ہو جائے گا۔

جن فقہاء نے قرآن کی آیت سے دونوں مفہوم مراد لیے ہیں' ان کی تاویل ضعیف ہے کیونکہ عربوں کا یہ محاورہ ہے کہ جب وہ مشترک لفظ کے ذریعے کوئی مفہوم مراد لیتے ہیں تو دونوں میں سے کوئی ایک مفہوم مراد لیتے ہیں' وہ ایک ہی وقت میں مشترک لفظ کے تمام مفاہیم مراد نہیں لیتے ہیں' جن پر وہ لفظ دلالت کرتا ہے' یہ بات ان کے کلام سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

474- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ بَلَلاً وَّلاَ يَذْكُرُ احْتِلاَمًا قَالَ يَغْتَسِلُ . وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى اَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلاَ يَجِدُ بَلَلاً قَالَ لاَ غُسْلَ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اَعَلَى الْمَرْاَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کر لے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے یہ یاد ہوتا ہے' اسے احتلام ہوا تھا لیکن اسے تری نظر نہیں آتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اگر عورت یہ چیز دیکھ لے؟ تو کیا اس پر بھی یہ حکم لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! عورتیں مردوں کا پہلو ہیں۔

۴۷۴- اخرجه ابو داؤد (۶۱/۱) کتاب الطهارة' باب في الرجل يجد البلة في منامه' الحديث (۲۳۶) ومن طريقه البيهقي في السنن الكبرى (۱۶۸/۱) كتاب الطهارة' باب المراة ترى في منامها ما يرى الرجل' والترمذي (۱/۱۸۹-۱۹۰) كتاب الطهارة' باب ما جاء فيمن يستيقظ فيرى بللاً' الحديث (۱۱۳)' وابن ماجه (۱/۲۰۰) كتاب الطهارة' باب من احتلم ولم ير بللاً' الحديث (۶۱۲) مختصراً- والدارمي (۱/۱۹۵- ۱۹۶)' واحمد (۶/۲۵۶)- كلهم من طريق عبد الله بن عمر العمري عن عبيد الله بن عمر عن القاسم عن عائشة' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن منیع بغوی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 259ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۵)(۳۳۰)۔

○ حماد بن خالد خیاط قرشی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۸)(۱۵۰۴)۔

○ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق تیمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 106ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۹۴)(۵۵۲۴)۔

475- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغُسْلُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَغُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغُسْلُ الْمَيِّتِ وَالْغُسْلُ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ . مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: غسل کرنا پانچ صورتوں میں لازم ہوتا ہے' جنابت کے بعد جمعہ کے دن غسل کرنا' میت کو غسل دینے کے بعد' حمام کے پانی میں نہانے کے بعد۔

اس روایت کا راوی مصعب بن شعبہ' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حماد بن ابوزیاد' شیبانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۶/۲)۔

۴۷۵- اخرجه ابن الجوزي (۱/۳۷۶-۳۷۷) رقم (۶۳۰) من طريق الدارقطني به- والبيهقي (۱/۳۰۰) كتاب الطهارة' باب الغسل من غسل الميت: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' ثنا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن حاتم الزاهد' ثنا ابو سعيد الحسن بن عبد الصمد' ثنا عبد الصمد بن حسان المروروذي بنيسابور' ثنا سفيان عن عبد الله بن ابي السفر' به- وقد رواه زكريا ابن ابي زائدة عن مصعب بن شيبة به' بلفظ: (الغسل من اربعة: الجنابة' والجمعة' والحجامة' وغسل الميت)- وقد تقدم رقم (۳۹۲)-

○ عبداللہ بن ابوسفر ثوری، کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۲۰)۔

○ مصعب بن شیبۃ بن جبیر بن شیبۃ بن عثمان عبدری، مکی، الحجی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴۶)(۶۷۳۶)۔

476- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ اِلَّا قَدْ اَصَابَهُ مِنْهَا اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا فَقَالَ تَوَضَّاْ وُضُوْءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ . قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ) الْآيَةَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَهِيَ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً . صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو کسی ایسی عورت کے قریب جاتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں' وہ ہر کام اس کے ساتھ کر لیتا ہے' البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کرتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو' پھر اُٹھ کر نماز ادا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ حکم اس شخص کے لیے مخصوص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

۴۷۶- اخرجه الواحدي في اسباب النزول رقم (۵۴۲) واحمد (۵/ ۲۴۴) والترمذي (۵/ ۲۹۱) كتاب تفسير القرآن' باب ومن سورة هود' الحديث (۳۱۱۲) وعبد بن حميد رقم (۱۱۰- منتخب) وابن جرير الطبري التفسير (۷/ ۱۳۲) رقم (۱۸۶۹۵) والحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۵) وسكت عنه' والبيهقي في الكبرى (۱/ ۱۲۵) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة- كلهم من طريق ابن ابي ليلى عن معاذ بن جبل' به- وقال الزيلعي في تخريج احاديث الكشاف (۲/ ۱۵۴): (هذا حديث ضعيف' ليس بمتصل السند؛ فان عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يدرك معاذاً' ومعاذ مات في خلافة عمر بن الخطاب' وعمر قتل وعبد الرحمن بن ابي ليلى غلام صغير' ابن ست سنين ا- اه- وذكره السيوطي في الدر (۲/ ۶۲۸) وعزاه نسبته الى (ابي الشيخ وابن مردويه)-

54- باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يُقَبِّلُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ

باب: باوضو حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

477- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الطَّرَسُوْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَيَّارٍ - مَدِيْنِيٌّ - حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ مِنَ الْقُبْلَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَيُصَلِّيْ وَلاَ يَتَوَضَّأُ . خَالَفَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ فِيْ اِسْنَادِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بوسہ لینے کی وجہ سے نماز کو دہرایا نہیں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور بعد میں نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کی سند میں منصور بن زاذان نامی راوی نے اس طرح کی بات نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 152ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۶)(۶۰۸۹)۔

478- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ التِّنِّيْسِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُنِيْ اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلاَةِ وَمَا يَتَوَضَّأُ.

۴۷۷- اخرجه البیهقی فی الخلافیات (۱/ ۲۸۲) من طریق الدارقطنی بهذا الاسناد' ثم قال: (رواة هذا الحدیث الی ابن اخی الزهری اكثر هم مجهولون' ولا یجوز الاحتجاج باخبار یرویها المجهولون- وقد رواه غیره فخالفه فیه)- اه - وانظر ایضا المعرفة (۱/ ۲۱۸)' ونصب الرایة (۱/ ۷۴)-

۴۷۸- اخرجه البیهقی فی الخلافیات (۱/ ۲۸۳): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو العباس محمد بن یعقوب' انا العباس بن الولید' انا ابن شعیب' به- ثم قال: (تفرد به سعید بن بشیر' ولیس بالقوی)- وذكره الغسانی فی تخریج الاحادیث الضعاف رقم (۸۱)- وقال ایضا البیهقی فی المعرفة (۱/ ۲۱۸): (روی عن سعید بن بشیر - وهو ضعیف - عن منصور بن زاذان عن الزهری عن ابی سلمة عن عائشة- وروی باسناد آخر مجهول عن عیسی بن یونس عن معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن عروة عن عائشة' ولا یصح شیء من هذا)- اه - وقال الزیلعی فی نصب الرایة (۱/ ۷۴): (سعید هذا وثقه شعبة ودحیم: كذا قال ابن الجوزی' واخرجه له الحاكم فی المستدرك- وقال ابن عدی: (لا اری بما یروی باسا' والغالب علیه الصدق)- انتهی - واقل احوال مثل هذا ان یستشهد به)- اه -

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے نبی میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور از سرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عبد العزیز بن وزیر جروی ابوعلی مصری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 257ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ص (۲۳۹) (۱۲۶۳)۔

○ منصور بن زاذان واسطی، ابومغیرۃ ثقفی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 129ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۷۲) (۶۹۴۶)۔

479- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعَلِيُّ بْنُ سَلْمِ بْنِ مِهْرَانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ .تَفَرَّدَ بِهٖ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيْثِ وَالْمَحْفُوْظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ الثِّقَاتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ مَعْمَرٌ وَّعُقَيْلٌ وَّابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ .وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ . وَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ صَحِيْحًا لَمَا كَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِخِلَافِهٖ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' جس میں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: بوسہ لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے' تو اگر زہری کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو درست تسلیم کرلیا جائے تو پھر زہری کو اس کے خلاف فتویٰ نہیں دینا چاہیے تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

480- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ الْوُضُوْءُ .

۴۷۹- تقدم حدیث سعید بن بشیر عن منصور فی الذی قبل هذا- واما حدیث الزهری عن ابی سلمة عن عائشة' فسیاتی رقم (۵۰۲)-

۴۸۰- اخرجه مالك فی الموطا (۱/ ۴۴) کتاب الطهارة' باب الوضوء من قبلة الرجل امراته' الحدیث (۶۶) ومن طریقه البیهقی فی الخلافیات (۱/ ۲۸۴) لکن من غیر طریق الدارقطنی' فعداه ایضا فی معرفة السنن (۱/ ۲۱۸) رقم (۱۸۲)-

☆☆ امام مالک' ابن شہاب زہری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اگر شوہر اپنی بیوی کا بوسہ لے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔

481- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .ثُمَّ ضَحِكَتْ .تَفَرَّدَ بِهِ حَاجِبٌ عَنْ وَكِيعٍ وَّوَهِمَ فِيْهِ وَالصَّوَابُ عَنْ وَكِيعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ . وَحَاجِبٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ كِتَابٌ اِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کے رسول اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔ (یہ بات بیان کرنے کے بعد) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے' جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

482- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو

٤٨١-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٥) من طريق الدارقطني به- وفي اسناده حاجب بن سليمان: قال الحافظ في التقريب (١/١٣٨): (صدوق يهم)- وقال الزيلعي في نصب الراية (١/٧٥): (والنيسابوري امام مشهور' وحاجب لا يعرف فيه مطعن' وقد حدث عنه النسائي' ووثقه- وقال في موضع آخر: لا باس به- وباقي الاسناد لا يسال عنه الا ان الدارقطني قال عقيبه:تفرد به حاجب عن وكيع ووهم فيه- والصواب: عن وكيع بهذا الاسناد انه- عليه السلام- كان يقبل وهو صائم- وحاجب لم يكن له كتاب' وانما كان يحدث من حفظه- ولقائل ان يقول: هو تفرد ثقة- وتحديثه من حفظه ان كان اوجب كثرة خطئه بحيث يجب ترك حديثه: فلا يكون ثقة' ولكن النسائي وثقه' ان لم يوجب خروجه عنه الثقة: فلعله لم يهم' وكان لنسبته الي الوهم بسبب مخالفة الاكثرين له)- اه-

٤٨٢-اخرجه البيهقي (١/٢٨٩) في الخلافيات من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- قال الزيلعي في نصب الراية (١/٧٥): (وعلي مصنف مشهور' فخرج عنه في (المستدرك)- وعاصم: اخرجه له البخاري- وابو اويس: استشهد به مسلم)- اه- وقال البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٩): (هذا وهم من علي بن عبد العزيز هذا او عاصم او ابي اويس' والمحفوظ عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة: (ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم) فقط- كذلك رواه مالك بن انس الامام' وسفيان بن عيينة' ويحيى بن سعيد القطان وغيرهم عن هشام عن عروة)- اه- وقد قال في المعرفة (١/٢١٨): (روى عن ابي اويس والحسن بن دينار وعبد الملك بن محمد وابن ابي ليلى ومحمد بن جابر عن هشام بن عروة عن عائشة- وكلهم ضعيف لا يحتج برواياتهم- ورواه غالب ابن عبيد الله الجزري وقيل: عبد الله بن غالب عن عطاء عن عائشة' وغالب ضعيف- وروي من اوجه اخرجه عن عطاء' وكل ذلك ضعيف' والصحيح عن عطاء من قوله' وعن عطاء عن ابن عباس من قوله: فجعله بعض الضعفاء عن عطاء عن عائشة مرفوعاً- والصحيح عن عائشة في قبلة الصائم: فغلط بعض الضعفاء فحمله على ترك الوضوء منها)- اه-

واما رواية الحسن بن دينار عن هشام فستاتي رقم (٤٨٣)- واما رواية عبد الملك بن محمد التي اشار اليها الدارقطني في هذا الحديث' فقد اخرجها ابن راهويه في (مسنده): كما في نصب الرايه (١/٧٣): اخبرنا بقية بن الوليد' حدثني عبد الملك بن محمد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة: (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلها وهو صائم)' وقال: (ان القبلة لا تنقض الوضوء' ولا تفطر الصائم' وقال: يا حميراء ان في ديننا لسعة) ومن طريق اسحاق اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٧)- (وعبد الملك بن محمد): قال الذهبي في الميزان (٤/٤١٠-٤١١): (قيل: عبد الرحمن ابو الزرقاء الصنعاني' ويقال: هما شيخان رويا عن الاوزاعي- قال ابو حاتم: ليس بقوي- وقال الفلاس: ثقة- وقال ابن حبان: عبد الملك بن محمد الصنعاني- صنعاء الشام- عن زيد بن جبيرة ويحيى بن سعيد الانصاري وعنه هشام بن عمار- كان يجيب في كل ما يسال حتى ينفرد عن الثقات بالموضوعات)- اه- ورواية ابن المصفى عن بقية التي ذكرها المصنف علقها البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٧)' وذكرها الغساني في (الاحاديث الضعاف) رقم (٨٢)-

اُوَیْسٍ حَدَّثَنِی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهُ بَلَغَهَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ فِی الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ. فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا یَتَوَضَّأُ. لَا اَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَلِیٍّ هٰكَذَا غَیْرُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ. وَذَكَرَهُ ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰی حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَیْسَ فِی الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک قول کا پتہ چلا کہ بوسہ لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے اور آپ ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن علی بن عاصم بن صہیب واسطی، ابوحسن تیمی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۲)(۳۰۸۴)۔

483- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ مَزْیَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَبِّلُ امْرَاَتَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَلَا یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهَا لَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ اِلَّا مِنْكِ - قَالَ - فَسَكَتَتْ. هٰكَذَا قَالَ فِیْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ. وَذَكَرَهُ ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا.

☆☆ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو وضو کر لینے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

---

۴۸۳ اخرجه البیهقي في الخلافیات (۱/۲۸۶): اخبرناه محمد بن عبد الله الحافظ ومحمد ابن الحسین السلمي قالا: نا ابو العباس محمد بن یعقوب' انا العباس بن الولید' به- وقال البیهقي: (الحسن بن دینار: كان دینار زوج امه وهو الحسن بن واصل منكر الحدیث)- اه- والحدیث ذكره الغساني في (الاحادیث الضعاف) رقم (۸۳)- وانظر: تخریج الحدیث (۴۸۲)' (۴۸۱)- واما روایة ابن ابي داؤد: نا جعفر بن محمد بن المرزبان' نا هشام بن عبید الله' نا محمد بن جابر عن هشام بن عروة- فرواها البیهقي في الخلافیات (۱/۲۸۸) عن الدارقطني' به- وذكره الغساني في (الاحادیث الضعاف) رقم (۸۲)' ثم قال: (محمد بن جابر ضعیف)- اه-

نبی اکرم ﷺ اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو وہ اہلیہ آپ ہی ہوں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن دینار ابوسعید تمیمی، حسن بن واصل، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۳۴)۔

○ ہشام بن عبید اللہ رازی سنی فقیہ، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 221ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۰/۴۴۶)۔

484- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غَالِبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ .غَالِبٌ هُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ میرا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کا راوی غالب ابن عبید اللہ ہے' اور وہ متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جندل بن والق تغلبی ابوعلی کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴)(۹۸۶)۔

○ غالب بن عبید اللہ عقیلی جزری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۴۸۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۱): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ، ثنا ابو بكر احمد بن اسحاق الفقيه وعبد الله بن محمد الكعبي، قالا: ثنا محمد بن ايوب، انا جندل بن والق' به- وغالب متروك: كما قال المصنف- وقال ابن حبان في المجروحين (۲/۲۰۱): (كان ممن يروي المعضلات عن الثقات: حتى ربما سبق الى القلب انه كان المتعمد لها' لا يجوز الاحتجاج بخبره بحال) - وقد روى ابن حبان هذا الحديث في ترجمته تلك في المجروحين' قال: اخبرناه عمران بن فضالة الشعيري بالموصل' قال: حدثنا مسعود بن جويرية قال: حدثنا عمر بن ايوب الموصلي' حدثنا غالب بن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر- وحديث عائشة ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۷۰) رقم (۸٤)' وانظر: المعرفة (۱/۲۱۸)' وراجع تخريج الحديث (٤٨٢)-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۹۹/۵)۔

485- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَايَتَوَضَّأُ .يُقَالُ اِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ صَالِحٍ وَّهِمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَاِنَّمَا هُوَ حَدِيْثُ غَالِبٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن صالح نخاس ضبی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۳/۲)۔

486- وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ مِّنْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الصَّوَابُ .حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا 'حَمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوْءٌ .هٰذَا هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

یہ روایت درست ہے۔

487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ هِيَ اِلَّا

۴۸۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹٤) من طريق الدارقطني به- وقد رواه البزار في مسنده؛ كما في نصب الراية (۱/ ۷٤)؛ حدثنا اسماعيل بن يعقوب بن صبيح' ثنا محمد بن موسى بن اعين' ثنا ابي عن عبد الكريم' به- قال الزيلعي: (وقال عبد الحق- بعد ذكره لهذا الحديث من جهة البزار-: لا اعلم له علة توجب تركه' ولا اعلم فيه مع ما تقدم اكثر من قول ابن معين: حديث عبد الكريم عن عطاء حديث ردي؛ لانه غير محفوظ' وانفراد الثقة بالحديث لا يضره؛ فاما ان يكون قبل نزول الآية' ويكون الملامسة: (الجماع)؛ كما قال ابن عباس' انتهى كلامه- فان قيل: فقد رواه الدارقطني من جهة ابن مهدي عن الثوري عن عبد الكريم عن عطاء' قال: (ليس في القبلة وضوء)- قلنا: الذي رفعه زاد' والزيادة مقبولة' والحكم للرافع' ويحتمل ان يكون عطاء افتى به مرة' ومرة اخرى رفعه- والله اعلم- اه-

۴۸٦ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹٤) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث السابق-

اَنْتِ فَضَحِكَتْ وَقَالَ ابْنُ مَالِحٍ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَايَتَوَضَّأُ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے اور پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

عروہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن سہل ابوبکر عطار البربھاری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 319ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۴۵)۔

○ حبیب بن ابوثابت قیس: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 119ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۸)۔

488- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اِشْكَابَ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَلْقَاهُ الْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهِ فَيُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي .قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَنْ تَرَيْنَهُ غَيْرُكِ فَضَحِكَتْ.

٤٨٧- اخرجه ابو داؤد (١/ ٩٤) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة (١٧٩)' والترمذي (١/ ١٣٣) ابو اب الطهارة' باب ما جاء في ترك الوضوء من القبلة (٨٦)' وابن ماجه (١/ ١٦٨) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة (٥٠٢)' والنسائي معلقا (١/ ١٢٤)' واحمد (٦/ ٢١٠)' والبيهقي (١/ ١٢٦) من طرق عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة' به- قال ابو داؤد: (قال يحيى بن سعيد القطان الرجل: احرعني: ان هذا الحديث شبه لا شيء)- قال ابو داؤد: (وروي عن الثوري انه قال: ما حدثنا حبيب الا عن عروة المزني' يعني: لم يحدثهم عن عروة بن الزبير بشيء)- وقال الترمذي: (انما تركه اصحابنا: لانه لم يصح عندهم: لحال الاسناد- قال- سمعت ابا بكر العطار البصري' يذكر عن علي بن المديني' قال: ضعف يحيى ابن سعيد القطان هذا الحديث' وقال: هو شبه لا شيء' قال: وسمعت محمد بن اسماعيل- يعني: البخاري- يضعف هذا الحديث' وقال: حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة- قال: وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء)-

٤٨٨- في اسناده الحماني' وهو صدوق يخطئ' رمي بالارجاء: كما في التقريب (١/ ٤٦٩)- وقد تقديم الكلام عليه- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہوتے اور نماز کے لیے وضو کر لیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اہلیہ آپ کے سامنے آتی تو آپ ان کا بوسہ لے لیتے اور پھر نماز ادا کر لیتے (یعنی از سرِنو وضو نہیں کرتے تھے)۔
عروہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: وہ آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن ابراہیم عامری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۵/۲)۔

489- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى النَّجْمِ بِالرَّافِقَةِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّأُ .لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے' پھر اپنی اہلیہ کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

ان دونوں کا لفظ ایک ہی ہے۔

490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ وَّذُكِرَ لَهٗ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ فَقَالَ اَمَا اِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ اَنَّ حَبِيْبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ اس بارے میں سفیان ثوری جو سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: حبیب نامی راوی نے عروہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

491- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى وَذُكِرَ عِنْدَهٗ حَدِيْثَا الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ تُصَلِّىْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ وَفِى الْقُبْلَةِ قَالَ

۴۹۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۷۸/۱): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' قال: سمعت ابا بكر احمد بن اسحاق الفقيه' يقول: سمعت احمد بن محمد بن الشرقي' يقول: سمعت عبد الرحمن بن بشر بن الحكم...... فذكره' وهو عنده في السنن الكبرٰى (۱۲۶/۱) من طريق الدارقطني' به-

۴۹۱- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱۲۶/۱) من طريق الدارقطني به' ورواه ايضا في الخلافيات (۲۷۸/۱): اخبرنا ابو علي الروذباري' انا ابو بكر بن داسة' نا ابو داؤد' قال يحيى ابن سعيد القطان لرجل: احك عني ان هذين الحديثين: حديث الاعمش هذا عن حبيب' وحديثه بهذا الاسناد في المستحاضة تتوضا لكل صلاة' قال يحيى: احك عني انهما شبه لا شيء- وانظر تخريج الحديث (۴۸۷)-

يَحْيٰى اخْلِكَ عَنِّىْ اَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَىْءَ .

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کرلیتی تھی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوتے تھے۔اسی طرح بوسہ لینے کے حوالے سے بھی یحییٰ نامی راوی نے بیان کیا ہے' اسے میری طرف سے بیان کردو۔ان دونوں کی حیثیت اسی طرح ہے' جیسے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۳۱۷)۔

492- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَخْزَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّأُ .هٰذَا حَدِيْثُ غُنْدَرٍ وَّقَالَ وَكِيْعٌ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّىْ وَلَا يَتَوَضَّأُ .وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ غَيْرُ اَبِىْ رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا نَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ غَيْرُ الثَّوْرِيِّ وَاَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاخْتَلَفَا فِيْهِ فَاَسْنَدَهُ الثَّوْرِىُّ عَنْ عَائِشَةَ وَاَسْنَدَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَفْصَةَ وَكِلَاهُمَا اَرْسَلَهُ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِىُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَا مِنْ حَفْصَةَ وَلَا اَدْرَكَ زَمَانَهُمَا وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَصَلَ اِسْنَادَهُ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ فِىْ لَفْظِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ

۴۹۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۱۴) رقم (۱۹۰) من طريق الدارقطني به' واخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۷۹) من طريق عصام به- واخرجه احمد (۶/ ۲۱۰)' وابو داؤد (۱/ ۱۳۳) كتاب الطهارة' باب الوضوء من القبلة' الحديث (۱۷۸)' وقال: ابراهيم التيمي لم يسمع من عائشة' والنسائي (۱/ ۱۰۴) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من القبلة' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۴/ ۲۱۹)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۱۲۷) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة' وقال النسائي: (ليس في هذا الباب حديث احسن من هذا الحديث' وان كان مرسلا)- وقال البيهقي: (فهذا مرسل : ابراهيم التيمي لم يسمع من عائشة)' وابو روق ليس بقوي' ضعفه يحيى بن معين وغيره- قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۱۴۱): (قال الدارقطني: لم يسمع من عائشة ولا من حفصة ولا ادرك زمانهما- وقال الترمذي: لا نعرف لا براهيم التيمي سماعا من عائشة)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ . وَقَالَ عَنْهُ غَيْرُ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے اور وضو کرنے کے بعد آپ (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابن مہدی نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (اپنی اہلیہ) کا بوسہ لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

ابو عاصم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کیا کرتے تھے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطیۃ بن حارث، ابوروق ہمدانی کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴/۲)۔

○ معاویۃ بن ہشام قصار، ابوالحسن کوفی: علم 'اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 204ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۶)(۶۸۱۹)۔

493- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ لَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ اَوْ قَالَتْ يُصَلِّي.

۴۹۳- اخرجه عبد الرزاق (۱۳۵/۱) رقم (۵۱۱)، ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۲۶/۱-۱۲۷) كتاب الطهارة، باب الوضوء من الملامسة- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے کے بعد (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور ازسرنو وضونہیں کرتے تھے۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔

494- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِاِسْنَادِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ يُصَلِّيْ . مِثْلَهٗ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے کے بعد (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور پھر نماز ادا کر لیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

495- وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ حَنِيفَةَ فَحَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَارُوْدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَلَا يُحْدِثُ وُضُوْءًا.

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لیتے تھے اور دوبارہ وضونہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن الجارود بن دینار، ابوجعفر قطان: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۱۶۰)(۵۸۷)۔

496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ رَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ . كَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے تھے' جب کہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے۔

۴۹۴-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۷۹): اخبرنا ابو الحسن' انا احمد' نا محمد ابن غالب' نا قبيصة' نا سفيان باسناده الى انه قال: (يقبلني وهو على وضوء ثم يصلي)- وانظر تخريج الحديث رقم (۴۹۲)-

۴۹۵-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۱) من طريق الدارقطني به- وقد خالف سفيان ابا حنيفة فرواه عن ابي روق عن ابراهيم عن عائشة: كما تقدم- وهو على الحالين معلول: فان ابراهيم لم يسمع من عائشة ولا من حفصة: كما تقدم رقم (۴۹۲)-

عثمان بن ابوشعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

497- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الدِّمَشْقِيُّ أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ وَيَلْمَسُهَا أَيَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ فَقَالَتْ لَرُبَّمَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيُقَبِّلُنِي ثُمَّ يَمْضِي فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .زَيْنَبُ هَذِهِ مَجْهُولَةٌ وَلَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ جو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے' اُسے چھولیتا ہے' تو کیا اس شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا؟ تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے اور پھر میرا بوسہ لے لیتے اور پھر تشریف لے جاتے اور نماز ادا کرتے اور از سرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کی راوی زینب نامی راوی مجہول ہے اور اس طرح کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بشر بن عبدالوہاب، ابوطاہر دمشقی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۲/۴) (۱۶۶۰)۔

۴۹۶- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من طريق الدارقطني به- وقد نقل الزيلعي في نصب الراية (۷۲/۱) قول البيهقي: (ورواه ابو حنيفة عن ابي روق عن ابراهيم عن حفصة، وابراهيم لم يسمع من عائشة ولا من حفصة- قال: والحديث الصحيح عن عائشة انما هو في قبلة الصائم: فحمله الضعفاء من الرواة على ترك الوضوء منها، ولو صح اسناده لقلنا به)- انتهى- ثم عقب عليه بقوله: (قلنا: اما قوله: (ابراهيم لم يسمع من عائشة)، فقال الدارقطني في (سننه) بعد ان رواه: (وقد روى هذا الحديث معاوية بن هشام عن الثوري عن ابي روق عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن عائشة، فوصل سنده- ومعاوية هذا: اخرج له مسلم في (صحيحه)- وابو روق: عطية بن الحارث: اخرج له الحاكم في (المستدرك)- وقال احمد: ليس به باس- وقال ابن معين: صالح- وقال ابو حاتم: صدوق- وقال ابن عبد البر: قال الكوفيون: هو ثقة لم يذكره احد بجرح، ومراسيل الثقات عندهم حجة- واما قوله: (والحديث الصحيح عن عائشة في (قبلة الصائم)، فحمله الضعفاء من الرواة على ترك الوضوء منها) فهذا تضعيف منه للرواة من غير دليل ظاهر، والمعنيان مختلفان: فلا يعلل: احدهما بالآخر)- اه-

۴۹۷- اخرجه ابن ماجه (۱۶۸/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء من القبلة، الحديث (۵۰۲)، والبيهقي في الخلافيات (۲۸۱/۱) من طريق الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب، به- وقال البوصيري في (الزوائد) (۲۰۰/۱): (هذا اسناد ضعيف، حجاج -هو ابن ارطاة- كان يدلس، وقد رواه بالعنعنة)- وذكره ابن ابي حاتم في (العلل) (۴۸/۱) وقال ابو حاتم وابو زرعة: (الحجاج يدلس في حديثه عن الضعفاء، ولا يحتج بحديثه) اما الزيلعي فقال في (نصب الراية) (۷۲/۱): (وهذا سند جيد)- وفيه نظر، فحال الحجاج بن ارطاة معروف، والخلاف في حاله معروف ايضاً، وله ترجمة واسعة في التهذيب لخصها الحافظ ابن حجر في (التقريب) (۱۵۲/۱)، فقال: (صدوق كثير الخطا والتدليس)- وقد رواه هنا بالعنعنة وهو معروف بالتدليس عن الضعفاء والمتروكين- وزينب: قال الدارقطني: (انها مجهولة)- وقال الحافظ في (التقريب) (۶۰۰/۲): (لا يعرف حالها)-

○ زینب بنت محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۵۶)(۸۶۹۶)۔

498- حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَايَتَوَضَّاُ . قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ لا يَرىٰ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءً ا.

☆☆ عمرو بن شعیب' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر نماز ادا کرتے تھے اور ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

عطاء کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن عوام بن عمر کلابی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 185ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۲)(۳۱۵۵)۔

499- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

500- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ لا يُحْدِثُ وُضُوْءً ا . قَوْلُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَالِبٍ وَّهَمٌ وَّاِنَّمَا اَرَادَ غَالِبَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ . وَاَبُوْ سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ هُوَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ ضَعِيْفٌ وَّلَيْسَ بِالَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ کا بوسہ لیتے تھے اور پھر ازسرنو وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

یہاں پر راوی کا یہ کہنا کہ یہ روایت عبداللہ بن غالب سے منقول ہے' یہ وہم ہے۔ان کی مراد یہ تھی: یہ غالب بن عبیداللہ

۴۹۸-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۱) من غير طريق الدارقطني عن الحجاج بهذا الاسناد' ثم قال: قال الحاكم: (هذا اسناد لا تقوم به الحجة: فان حجاج بن ارطاة-على جلالة قدره- غير مذكور في الصحيح - وزينب السهمية: ليس لها ذكر في حديث آخر)- اه - وانظر: الحديث السابق رقم (۴۹۷)-

۵۰۰-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۱): اخبرناه علي بن محمد بن بشران ببغداد' نا ابو جعفر محمد بن عمرو الرزاز' ح: واخبرنا الفقيه ابو علي اسماعيل بن محمد الصفار' قالا: نا سعدان بن نصر المخزومي' به- وانظر تخريج الحديث (۴۸۴)-

سے منقول ہے اور یہ راوی متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوسلمۃ جہنی: روی عنہ فضیل بن مرزوق نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم محدثین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت بھی نقل کی ہے۔ تعجیل المنفعۃ (۲/۴۷۱) (۱۲۹۳)۔

501– حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ.

☆☆ عطاء اس بات کے قائل ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

502– حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .هٰذَا خَطَأٌ مِنْ وُجُوهٍ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی اہلیہ کا) بوسہ لے لیتے تھے جبکہ آپ روزے کی حالت میں ہوتے تھے پھر اس کے بعد آپ نماز ادا کر لیتے تھے اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

اس میں کئی حوالے سے خطاء موجود ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن شعیب بن صالح بن حسین ابومنصور وراق، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 355ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۹۳) (۱۸۸۳)۔

○ حامد بن سہل: محدث حافظ ابومحمد بخاری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 297ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۴/۵۰) (۲۳)۔

503– حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ

۵۰۲–اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۵) من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹)-

۵۰۳–اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۵) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۸) رقم (۴۸۶): حدثنا هشيم بن بشير عن الاعمش عن حبيب عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس وحجاج عن عطاء عن ابن عباس' به- وحجاج صدوق' كثير الخطا' معروف بالتدليس ! كما تقدم ذلك-

واخرجه ايضا البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۵): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ وابو بكر بن الحسن القاضي قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب' نا الحسن بن علي بن عفان' نا ابو يحيى الحماني عن ابي حنيفة عن عطاء عن ابن عباس' قال: (ليس في القبلة وضوء)-

بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَالاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ لاَ يَرٰى فِى الْقُبْلَةِ وُضُوْءً ا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن جبیر بن ہشام اسدی والبی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد ابوعبداللہ کوفی: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التہذیب (۱۰/۳۵۸) (۲۲۴۵)۔

504- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِى الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

یہ روایت مستند ہے۔

505- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ وَّحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِىُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَّيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِىْ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لاَ

۵۰۵- اخرجه مسلم (۱/۳۵۲) كتاب الصلوة' باب ما يقال في الركوع والسجود' حديث (۲۲۲/۴۸۶)' والترمذي (۵/۵۲۴) كتاب الدعوات' باب (۷۶)' حديث (۳۴۹۳)' والبيهقي (۱/۱۲۷) كتاب الطهارة' باب ما جاء في (الملموس)' وفي الخلافيات (۱/۲۹۶) من طريق ابي هريرة عن عائشة- والحديث عن عائشة طريق آخر سياتي رقم (۵۰۷)-

و يشهد له حديث عائشة الآخر: اخرجه البخاري (۱/۴۹۱) كتاب الصلوة' باب الصلوة على الفراش' حديث (۳۸۲)' ومسلم (۱/۳۶۷) كتاب الصلوة' باب الاعتراض بين يدي المصلي' حديث (۲۷۲/۵۱۲)' ومالك في (الموطا) (۱/۱۱۷) كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل' حديث (۲)' وابو داؤد (۱/۲۴۷) كتاب الصلوة' باب من قال: المراة لا تقطع الصلوة' حديث (۷۱۳' ۷۱۴)' والنسائي (۱/۱۰۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الرجل امراته منغير شهوة' من طريق ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت: (كنت انام بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم ' ورجلاي في قبلته' فاذا سجد غمزني ' فقبضت رجلي ' فاذا قام بسطتهما والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح)-

واخرجه النسائي (۱/۱۰۱- ۱۰۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الرجل امراته من غير شهوة' من طريق القاسم عن عائشة قالت: (ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي' واني لمعترضة بين يديه اعتراض الجنازة' حتى اذا اراد ان يوتر مسني برجله)-

أُحْصِي مِدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ . هٰذَا لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ غَضَبِكَ . تَابَعَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَخَالَفَهُمْ وُهَيْبٌ وَمُعْتَمِرٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ رَوَوْهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالُوا عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَا هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر موجود نہیں پایا' میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے دونوں پاؤں پر پڑا جو کھڑے ہوئے تھے' میں نے سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

''میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' تیری بارگاہ میں تیری ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے اور میں تیری تعریف نہیں کرسکتا اور تیری ثناء بیان نہیں کرسکتا' تیری ثناء اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنی ذات کی ثناء بیان کی ہے''۔

اس روایت میں سند میں کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حوثرۃ ابن محمد ابوزہر بصری وراق، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۰۷)(۲۴۷)۔

506- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ أَغْتَسِلْ بَعْدُ فَجَاءَنِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَأَدْفَأْتُهُ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سردی کے موسم میں) غسل جنابت کرتے تھے اور میں نے ابھی غسل جنابت نہیں کیا ہوتا تھا' آپ میرے پاس تشریف لاتے تو میں آپ کو اپنے ساتھ لپٹا لیتی اور آپ

۵۰۶- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۷٦) رقم (۸۳۷): حدثنا شريك عن حريث' به- ومن طريق ابن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه (۱/۱۹۲) كتاب الطهارة' باب في الجنب يستدفي بامرأته قبل ان تغتسل' الحديث (۵۸۰) قال: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة' به- ورواه الترمذي (۱/۲۱۰-۲۱۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في الرجل يستدفي بالمرأة بعد الغسل' الحديث (۱۲۳): حدثنا هناد' حدثنا وكيع عن حريث به- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۷) من طريق شريك ووكيع عن حريث' به- ورواه ابن عدي في الكامل (۲/۲۰۰) في ترجمة حريث بن ابي مطر من طريق اسباط بن محمد' ثنا حريث' به- وقال الترمذي: (هذا حديث ليس باسناده باس)-

قال البيهقي: (تفرد به حريث بن ابي مطر وهو ضعيف: ضعفه يحيى بن معين والبخاري وغيرهما' وكان يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن المهدي لا يحدثان عنه' وهذا الحديث احد ما انكر عليه)- اه- وقال الذهبي في الميزان (۲/۲۱۸): (ضعفه غير واحد- وقال النسائي: متروك الحديث - وقال البخاري: ليس بالقوي عندهم' وقال مرة: فيه نظر)- اه-

کے جسم کو حرارت پہنچاتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث بن ابومطر فزاری، ابوعمرو بن عمرو کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۰)(۱۱۹۲)۔

○ مسروق بن اجدع بن مالک ہمدانی، الوادعی ابوعائشہ کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 62ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۵)(۶۶۴۵)۔

507- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنْ فِرَاشِي فَقُلْتُ قَامَ اِلٰى جَارِيَتِهِ مَارِيَةَ فَقُمْتُ اَتَحَسَّسُ الْجُدُرَ وَلَيْسَ لَنَا كَمَصَابِيحِكُمْ هٰذِهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى صَدْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لاَ اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . اَلْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ضَعِيفٌ .خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوُهَيْبٌ وَغَيْرُهُمَا رَوَوْهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلاً.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہیں پایا تو میں اُٹھی' میں نے یہ سوچا کہ آپ اپنی کنیز ماریہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے' میں اُٹھی اور دیواروں کو ٹٹولنے لگی' ان دنوں ہمارے ہاں تم لوگوں کی طرح چراغ نہیں ہوا کرتے تھے' جواب موجود ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' میں نے اپنے ہاتھ آپ کے پاؤں کی پشت پر رکھا تو آپ سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں' تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں' اور میں تیرے

۵۰۷- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۹۷/۱) من طريق الدارقطني به' واخرجه الطبراني في (المعجم الصغير) (۱۷۱/۱) من طريق فضالة عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عمرة عن عائشة قالت: (فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلى من فراشه فقلت: انه قام الى جاريته مارية: فقمت التمس الجدار' فوجدته قائما يصلي' فادخلت يدي في شعره: لا نظر اغتسل ام لا ؟ فلما انصرف قال: (اخذك شيطانك يا عائشة!) قلت: ولي شيطان! قال: (نعم' ولجميع بني آدم) قلت: ولك شيطان ؟ قال: (نعم ولكن الله اعانني عليه فاسلم)- قال الطبراني: لم يروه عن يحيى بن سعيد الا التيمي عن عائشة- ومحمد لم يسمع من عائشة: قاله ابو حاتم- اه- قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۲۶۱): قال ابو حاتم: لم يسمع من جابر ولا منابي سعيد ولا من عائشة-

بارگاہ میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثناء نہیں بیان کر سکتا' تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے''۔
اس روایت کا ایک راوی فرج بن فضالہ'ضعیف ہے۔
بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے اور اس روایت کو''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابراہیم الازرق، ابومحمد او ابوابراہیم البغدادی، : علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۲)(۱۱۲۶)۔

508- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ اَعَادَ الْوُضُوْءَ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور وہ وضو کی حالت میں ہو' تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

یہ روایت مستند ہے۔

509- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ قُتَيْلَةَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینا'لمس (جس کا ذکر قرآن میں ہے) کا حصہ ہے' تو تم اس کے بعد وضو کرو۔

یہ روایت مستند ہے۔

---

۵۰۸ اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۱۳۲) رقم (۴۹۶)' واخرجه مالك في الموطا (۱/ ۴۳) كتاب الطهارة' باب الوضوء من قبلة الرجل امراته' الحديث (۶۴)' ومن طريقه الشافعي في الام (۱/ ۱۵)' ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في المعرفة (۱/ ۲۱۳) رقم (۱۷۲) وفي الخلافيات (۱/ ۲۷۴) عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال: (قبلة الرجل امراته وجسها بيده من الملامسة' فمن قبل امراته او جسها بيده فعليه الوضوء) وسياتي رقم (۵۱۰) وسياتي ايضا رقم (۵۱۱) من طريق آخر عن الزهري-

۵۰۹- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۵)' ومن طريقه اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/ ۱۲۴) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الملامسة' وفي الخلافيات (۱/ ۲۷۴) قال: اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ' انا اسماعيل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعراني' نا جدي' نا ابراهيم بن حمزة' نا عبد العزيز بن محمد' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن شبیب ابوسعید ربعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:المیزان (۴/۱۱۸)(۴۳۸۱)۔

○ یحییٰ بن ابراہیم بن عثمان بن داؤد بن ابوقبیلۃ سلمی ابوابراہیم مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۱)(۵)۔

○ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان اموی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 145ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۴)(۶۰۷۶)۔

510- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَجَسِّهِ بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .صَحِيْحٌ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انہوں نے آدمی کے اپنی بیوی کو بوسہ دینے اور ہاتھ سے چھونے کے بارے میں یہ فرمایا ہے' یہ ملامست کا حصہ ہے' تو جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئے تو اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

511- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ وَيَاْمُرُ فِيْهَا بِالْوُضُوْءِ.

☆☆ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: وہ یہ سمجھتے تھے' بوسہ لینا' لمس (چھونے' جس کا ذکر قرآن میں ہے) کا حصہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں وضو کرنے کا حکم دیا۔

512- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۵۱۱-اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۴۹) رقم (۴۹۱) ومن طريقه رواه المصنف هنا- ورواه عبد الرزاق في المصنف ايضا (۱/۱۳۲) رقم (۴۹۷) عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه سئل عن القبلة قال: منها الوضوء' وهي من اللمس' وسياتي بعد هذا- وانظر: تخريج الحديث (۵۰۸) (۵۱۰)-

۵۱۲-اخرجه ابن جرير الطبري (۸/۳۹۴) رقم (۹۶۱۷) في تفسيره' قال: حدثني يونس ابن عبد الاعلى' قال: اخبرنا ابن وهب' قال: اخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع: ان ابن عمر كان يتوضا من قبلة المراة' ويرى فيها الوضوء' ويقول: (هي من اللماس)-

عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِى الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بوسہ لینے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اس سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔
یہ روایت مستند ہے۔

513- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بوسہ لینا "لماس" کا حصہ ہے۔

514- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

515- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَّحَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيْهَا الْوُضُوْءُ .زَادَ ابْنُ عَرَفَةَ وَالْمُعَلّٰى وَاللَّمْسُ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ لینا لمس کا حصہ ہے اور اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔
ابن عرفہ اور معلّٰی نامی راوی نے یہ بات اضافی نقل کی ہے: لمس وہ چیز ہوتی ہے جو صحبت کرنے کے علاوہ ہو۔ اور یہ بات مستند ہے۔

516- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ . صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ دینا "لماس" کا حصہ ہے۔
یہ روایت مستند ہے۔

517- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۵۱۳—في اسناده عبد الله بن عمر العمري وهو ضعيف- وقد تقدم رقم (۵۱۱): انه اخرجه عبد الرزاق رقم (۴۹۷)- وقد تقدم ايضا رقم (۵۱۲) من طريق عبيد الله العمري عن نافع عن ابن عمر في الذي قبل هذا! فانظره-

۵۱۵—اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۴۹/۱) رقم (۴۹۲)، وعنه المصنف هنا، ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷۴) من طريق معلى بن منصور: نا هشيم' به- واخرجه ابن جرير في تفسيره (۲۹۳/۸) رقم (۹۶۱۱) من طريق ابن فضيل عن الاعمش' به- ورواه رقم (۹۶۱۲) من طريقه شريك عن الاعمش' به' وسياتي ايضا من طريق شعبة والثوري عن الاعمش- وسماع ابي عبيدة من ابيه مختلف فيه-

۵۱۶ اخرجه ابن جرير في تفسيره (۲۹۳/۸) رقم (۹۶۱۰) من طريق سفيان عن الاعمش به- وانظر تخريج الحديث السابق-

۵۱۷— تقدم تخريجه في الذي قبله- وانظر رقم (۵۱۵)-

اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ .صَحِيْحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ہیں: بوسہ دینا ''لماس'' کا حصہ ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

518- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ اَوْ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ نَحْوَهُ .صَحِيْحٌ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہلال بن یساف: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۲۸)(۷۴۰۲)۔

55- باب مَا رُوِیَ فِیْ لَمْسِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ وَالذَّكَرِ وَالْحُكْمُ فِیْ ذٰلِكَ.

باب: (عورت کا اپنی) اگلی یا پچھلی شرمگاہ یا مرد کا اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اور اس کا حکم

519- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ فَاَنْكَرَ

۵۱۸- علقه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۱۲٤) بعد روايته لرواية هشيم عن الاعمش' قال: كذا رواه الثوري وشعبة عن الاعمش' وقد رواه ابن جرير (۸/ ۳۹۳) رقم (۹٦۰۹) من طريق شعبة عن المغيرة عن ابراهيم قال: قال ابن مسعود: (اللمس ما دون الجماع)- ورواه الطبري ايضا (۸/ ۳۹٦) رقم (۹٦۲۷): حدثنا ابن وكيع' قال: حدثنا ابي عن ابيه' وحسن بن صالح عن منصور عن هلال بن يساف عن ابي عبيدة' قال: (القبلة من اللمس)-

۵۱۹- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۱۳۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وفي المعرفة (۱/ ۲۲۰) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' الحديث (۱۸٦) من طريق الدارقطني' به- ورواه الحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۷): حدثنا ابو زكريا يحيى بن محمد العنبري' ثنا ابو عبد الله محمد بن ابراهيم البوشنجي' ثنا الحكم بن موسى' به- واخرجه ابن حبان في صحيحه (۳/ ۳۹۷- ۳۹۸) رقم (۱۱۱۳) من طريق شعيب بن اسحاق' به- واخرجه الترمذي (۱/ ۱۲۹) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' الحديث (۸۳)' وابن ماجه (۱/ ۱٦۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (٤۷۹)' وابن خزيمة رقم (۳۳)' وابن حبان في صحيحه (۳/ ۳۹۸) رقم (۱۱۱٤)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۱۷)' (۱۸)' والحاكم في المستدرك (۱/ ۱۳۷)- كلهم من طريق عروة عن ابيه عن مروان عن بسرة مختصراً-

ذٰلِكَ عُرْوَةُ فَسَاَلَ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ بِمَا قَالَ ۔

هٰذَا صَحِيْحٌ ۔تَابَعَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِزَامِيُّ وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَحُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَرَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ هٰكَذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ ۔قَالَ عُرْوَةُ فَسَاَلْتُ بُسْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَدَّقَتْهُ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے' جب تک وضو نہ کرلے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے' تو انہوں نے بسرہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو بسرہ نے ان کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی۔ یہ بات مستند ہے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کی مطابقت کی ہے' جس میں یہ بات بھی مذکور ہے: عروہ فرماتے ہیں' میں نے بسرہ سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے اس بات کی تدیق کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شعیب بن اسحاق بن عبد الرحمٰن اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 89ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۱/۱)(۷۰)۔

○ مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ، ابوعبدالملک اموی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 64ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۱)(۶۶۱۱)۔

○ ربیعۃ بن عثمان بن ربیعۃ بن عبداللہ بن ھدیر تیمی ابوعثمان مدنی الھدیری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 154ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲)(۱۹۲۳)۔

○ منذر بن عبداللہ بن منذر بن مغیرۃ بن عبداللہ بن خالد بن حزام اسدی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۴/۲)۔

○ عنبسۃ بن عبدالواحد بن امیۃ بن عبداللہ بن سعید بن عاص اموی، الخلاصۃ (۳۰۷/۲)۔

○ حمید بن اسود بن اشقر بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

بن حجر عسقلانی' (۲۷۳)(۱۵۵۱)۔

توضیح مسئلہ:

امام ترمذی اس حوالے سے حدیث نقل کرنے کے بعد یہ تحریر کرتے ہیں:

امام ترمذیؒ کا بیان

وهو قول غير واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعين وبه يقول الاوزاعی و الشافعی و احمد و اسحق

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور کئی تابعین اسی بات کے قائل ہیں' امام اوزاعی' امام شافعی' امام احمد اور امام اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن رُشدؒ کا بیان:

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ ابن رشد مالکی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيه على ثلاثة مذاهب فمنهم من رای الوضوء فيه كيفما مسه وهو مذهب الشافعی واصحابه واحمد وداود ومنهم من لم یر فیه وضوء ا اصلا وهو ابو حنيفة واصحابه ولكلا الفريقين سلف من الصحابة والتابعين .وقوم فرقوا بين ان يمسه بحال او لا يمسه بتلك الحال وهؤلاء افترقوا فيه فرقا: فمنهم من فرق فيه بين ان يلتذ او لا يلتذ .ومنهم من فرق بين ان يمسه بباطن الكف او لا يمسه فاوجبوا الوضوء مع اللذة ولم يوجبوه مع عدمها وكذلك اوجبه قوم مع المس بباطن الكف ولم يوجبوه مع المس بظاهرها وهذان الاعتباران مرويان عن اصحاب مالك وكان اعتبار باطن الكف راجع الى اعتبار سبب اللذة .وفرق قوم فی ذلك بين العمد والنسيان فاوجبوا الوضوء منه مع العمد ولم يوجبوه مع النسيان وهو مروی عن مالك وهو قول داؤد واصحابه .ورای قوم ان الوضوء من مسه سنة لا واجب قال ابو عمر: وهذا الذی استقر من مذهب مالك عند اهل المغرب من اصحابه والرواية عنه فيه مضطربة .وسبب اختلافهم فی ذلك ان فيه حديثين متعارضين: احدهما الحديث الوارد من طريق بسرة انها سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول "اذا مس احدكم ذكره فليتوضا "وهو اشهر الاحاديث الواردة فی ايجاب الوضوء من مس الذكر خرجه مالك فی الموطا وصححه يحيی بن معين واحمد بن حنبل وضعفه اهل الكوفة وقد روی ايضا معناه من طريق ام حبيبة وكان احمد بن حنبل يصححه وقد روی ايضا معناه من طريق ابی هريرة وكان ابن السكن ايضا يصححه ولم يخرجه البخاری ولا مسلم .والحديث الثانی المعارض له حديث طلق بن علی قال "قدمنا على رسول الله صلی الله عليه وسلم وعنده رجل كانه بدوی

ا۔ جامع ترمذی' رقم الحدیث 520

فقال: یارسول اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ان یتوضا ؟ فقال: وھل ھو الا بضعۃ منک ؟ "خرجہ ایضا ابوداود وترمذی وصححہ کثیر من اھل العلم الکوفیون وغیرھم فذھب العلماء فی تاویل ھذہ الاحادیث احد مذھبین: اما مذھب الترجیح او النسخ واما مذھب الجمع فمن رجح حدیث بسرۃ او رآہ ناسخا لحدیث طلق بن علی قال بایجاب الوضوء من مس الذکر ومن رجح حدیث طلق بن علی اسقط وجوب الوضوء من مسہ ومن رام ان یجمع بین الحدیثین اوجب الوضوء منہ فی حال ولم یوجبہ فی حال او حمل حدیث بسرۃ علی الندب وحدیث طلق بن علی نفی الوجوب والاحتجاجات التی یحتج بھا کل واحد من الفریقین فی ترجیح الحدیث الذی رجحہ کثیرۃ یطول ذکرھا وھی موجودۃ فی کتبھم ولکن نکتۃ اختلافھم ھو ما اشرنا الیہ[1]

اس بارے میں اہل علم کے تین گروہ ہیں' بعض حضرات کے نزدیک ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے خواہ انسان نے کسی بھی حالت میں سے چھولیا ہو' امام شافعی' ان کے اصحاب' امام احمد بن حنبل اور شیخ داؤد ظاہری اسی بات کے قائل ہیں' دوسرا مؤقف یہ ہے کہ ایسی صورت میں سرے سے وضو کرنا لازم ہی نہیں ہوتا' امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں اور ان دونوں گروہوں کی تائید میں صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال موجود ہیں۔

ایک تیسرے گروہ نے چھونے کی کیفیت کے درمیان فرق واضح کیا ہے' ان میں پھر اس کے آگے بہت سے جزوی اختلافات ہیں' بعض حضرات نے چھونے کی اس کیفیت میں لذت کے حصول یا عدم حصول کے حوالے سے فرق کیا ہے۔

بعض حضرات نے ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھونے یا نہ چھونے کے بارے میں فرق کیا ہے' یعنی لذت موجود ہوگی تو وضو کو واجب قرار دیا ہے' لذت نہیں ہوگی تو اسے واجب قرار نہیں دیا ہے' اسی طرح اگر ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھوا ہے تو اسے واجب قرار دیا ہے اور اگر ہتھیلی کے اوپر والے حصے سے چھوا ہے تو واجب قرار نہیں دیا ہے۔

یہ دونوں اعتبارات امام مالک کے شاگردوں سے منقول ہیں۔

ہتھیلی کے اندرونی حصے سے چھونے کا اعتبار کرنا لذت کی تلاش کی خاطر ہوگا۔

جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جان بوجھ کر چھونے اور بھول کر چھونے کے درمیان فرق ہوگا' اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام مالک سے بھی منقول ہے' داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ شرم گاہ کو چھو لینے کے بعد وضو کرنا سنت ہے' واجب نہیں ہے۔

شیخ ابوعمرو فرماتے ہیں: مغرب (یعنی اندلس) کے رہنے والے مالکی علماء کے نزدیک یہی رائے مستحکم ہے۔

امام مالک سے اس بارے میں جو روایت منقول ہے' اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

---

[1] بدایۃ المجتہد ' کتاب الطہارۃ من الحدث الباب الرابع فی نواقض الوضوء، 46/1

اہلِ علم کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اس بارے میں دومختلف طرح کی روایات منقول ہیں' جن میں ظاہری طور پر تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک روایت سیدہ بسرہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھولے تو اسے وضو کرنا چاہیے''۔

شرم گاہ کو چھونے سے وضو لازم ہونے کے حوالے سے یہ سب سے زیادہ مشہور روایت ہے' اسے امام مالک نے اپنی موطأ میں نقل کیا ہے' شیخ یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل نے اسے مستند قرار دیا جب کہ اہلِ کوفہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسی مفہوم سے متعلق ایک روایت سیدہ اُم حبیبہ سے بھی منقول ہے' جسے امام احمد بن حنبل نے مستند قرار دیا ہے۔

اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے' جسے شیخ ابن نے مستند قرار دیا ہے' تاہم اس روایت کو امام بخاری' امام مسلم نے نقل نہیں کیا ہے۔

اس کے مقابلے میں آنے والی دوسری روایت حضرت طلق بن علی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ ﷺ کے پاس ایک شخص موجود تھا جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرم گاہ کو چھولیتا ہے تو آپ ﷺ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ (اسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

اس روایت کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے جبکہ بہت سے اہلِ علم نے جن کا تعلق کوفہ اور دیگر علاقوں سے ہے' انہوں نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

تو اہلِ علم نے ان احادیث کے حوالے سے یا تو تاویل کے طریقہ کار کا اختیار کیا ہے یا ترجیح اور نسخ کی صورت کو اختیار کیا ہے یا جمع اور تطبیق کی صورت کو اختیار کیا ہے۔

جن اہلِ علم نے حضرت بسرہ سے منقول حدیث کو ترجیح دی ہے' انہوں نے اس روایت کو حضرت طلق بن علی سے منقول روایت کی ناسخ قرار دیا ہے اور ان حضرات نے شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے' جن حضرات نے طلق بن علی کے حوالے سے منقول روایت کو ترجیح دی ہے' انہوں نے شرم گاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہونے کے حکم کو ساقط قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے دونوں روایات میں جمع اور تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے' انہوں نے ایک حالت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے اور دوسری حالت میں لازم قرار نہیں دیا ہے یا پھر انہوں نے سیدہ بسرہ سے منقول حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے اور حضرت طلق بن علی سے منقول حدیث کو واجب نہ ہونے پر محمول کیا ہے' ان میں سے ہر ایک فریق نے جو دلائل پیش کیے ہیں وہ بہت سے ہیں' جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا' یہ تمام دلائل ان کی کتابوں میں موجود ہیں' لیکن بنیادی اختلاف وہی ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

یہ روایت مستند ہے۔

521- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وہ نماز کی طرح کا وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن سعید بن محمد بن یحییٰ بن خالد ابو محمد سلمی من اہل الرہا: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 329ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۷۰/۷)۔

522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوْسَى الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِسَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس عدوی، صاحب اسماعیل الکسائی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔

۵۲۰- اخرجه ابن حبان في صحيحه (۴۰۰/۲) رقم (۱۱۱۶) من طريق سفيان عن هشام' به- وانظر: الحديث السابق-

ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجامع فی الجرح والتعدیل (۱/۴۳) (۱۵۴)۔

○ اسماعیل بن سعید کسائی شالنجی طبری ابواسحاق: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۱۷۳) (۵۸۷)۔

523- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّا وُضُوْءَهُ لِلصَّلاةِ۔

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے' وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔
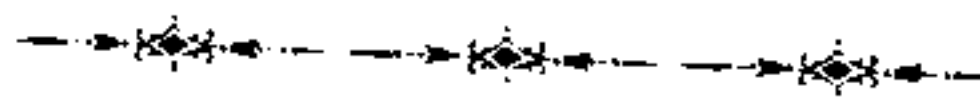
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن معبد بن نوح مقری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۹۰) (۶۰۵۹)۔

○ اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابوفروۃ فروی مدنی اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 226ھ

۵۲۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق رقم (۱۹۶) من طريق الدارقطني' به- وعبد الله العمري: قال ابن حبان في (المجروحين) (۲/۶-۷): (كان ممن غلب عليه الصلاح والعبادة حتى غفل عن ضبط الاخبار وجودة الحفظ للآثار' فوقع المناكير في روايته)' وقد تقدم مرارا'

وله طرق كثيرة عنه:

الاول: من رواية العلاء بن سليمان' عن الزهري' عن سالم' عن ابيه' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من مس فرجه فليتوضا)- رواه الطبراني في (الكبير)' كما في (المجمع) (۱/۲۴۹)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۷۴) كتاب الطهارة' باب مس الفرج' وقال الطحاوي: العلاء لهذا ضعيف)- وقال الهيثمي: (وفي سنده العلاء بن سليمان وهو ضعيف جداً)- اه- والعلاء بن سليمان عن الزهري: قال ابن عدي: (منكر الحديث)- وقال ابو حاتم: (ضعيف)- ينظر: المغني (۲/۴۴۰) للحافظ الذهبي-

الطريق الثاني: من رواية صدقة بن عبد الله عن نافع عن ابن عمر- اخرجه البزار (۱/۱۴۸- كشف) رقم (۲۸۵)' والطحاوي (۱/۷۴)' وقال الطحاوي: (صدقة بن عبد الله لهذا ضعيف' وهشام بن زيد ليس من اهل العلم الذين يثبت بروايتهم مثل لهذا)- وقال الهيثمي (۱/۲۴۹): (وفي سنده هشام بن زيد وهو ضعيف جدًا)-

الثالث: من طريق عبد العزيز بن ابان' عزاه الحافظ في (التلخيص) (۱/۱۲۴) الى الحاكم' وقال: (عبد العزيز بن ابان ضعيف)- وقال الذهبي في (المغني) (۲/۳۹۶): (عبد العزيز بن ابان متروك متهم)-

الرابع: من طريق ايوب بن عتبة: اخرجه ابن عدي في (الكامل) كما في (التلخيص) (۱/۱۲۴)' وقال: وفيه مقال' اي: ايوب- اه- قال البخاري: (عندهم لين)- وقال النسائي: (مضطرب الحديث)- وقال الذهبي: (ضعفوه: لكثرة مناكيره)- وقال الحافظ: (ضعيف)- ينظر: الضعفاء للبخاري (۲۵)' والضعفاء للنسائي (۲۴)' والمغني للذهبي (۱/۹۷)' وتقريب التهذيب (۱/۹۰)-

میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۱)(۳۸۵)۔

524- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّوْفَلِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى فَرْجِهٖ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا سِتْرٌ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے جائے' یہاں تک کہ اس کے ہاتھ اور اس کی شرمگاہ کے درمیان کوئی حجاب (کپڑا) نہ ہو' تو وہ شخص نماز کے وضو کی طرح وضو کرے (یعنی اس پر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبداللہ، ابوعلی السواق: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۶/۷)(۳۸۳۹)۔

○ عبدالعزیز بن عبداللہ بن یحییٰ بن عمرو بن اویس بن سعد بن ابوسرح اویسی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۳)(۴۱۳۴)۔

○ یزید بن عبدالملک بن مغیرۃ بن نوفل بن حارث ہاشمی نوفلی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۹)(۷۸۰۳)۔

۵۲۴ اخرجه الشافعي في الام (۱/ ۳٤) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وفي المسند (۱/ ۳٤-۳۵)' واحمد (۲/ ۳۳۳) و الطحاوي (۱/ ۷٤) كتاب الطهارة' باب مس الفرج' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۷۷) كتاب الطهارة' باب ما جاء في مس الفرج (۲۹)' الحديث (۲۱۰)' والحاكم (۱۳۸/۱) كتاب الطهارة' والطبراني في (المعجم الصغير) (۱/ ٤۲)' والبيهقي (۱۳۱/۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (۹٦- بتحقيقنا) والبغوي في (شرح السنة) (۱/ ۳٦۳- بتحقيقنا)' والحازمي في الاعتبار في (الناسخ والمنسوخ) ص (۸۷-۸۸)' كلهم من طريق يزيد بن عبد الملك النوفلي' الا ابن حبان فمن طريقه وطريق نافع بن ابي نعيم؛ والحاكم فمن طريق الثاني فقط' كلاهما عن سعيد المقبري' عن ابي هريرة' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (اذا افضى احدكم بيده الى فرجه' وليس بينهما ستر ولا حائل -فليتوضأ وضوء ه للصلوة)-

وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح' وشاهده الحديث المشهور' عن يزيد بن عبد الملك عن سعيد بن ابي سعيد' عن ابي هريرة' ووافقه الذهبي' وقال البيهقي: (يزيد بن عبد الملك تكلموا فيه' ثم اسند عن الفضل بن زياد' قال: سالت احمد بن حنبل' عن يزيد بن عبد الملك النوفلي؟ فقال: شيخ من اهل المدينة لا باس به' ولابي هريرة فيه اصل' يقصد اصلا موقوفاً؛ فقد اخرجه البخاري في (التاريخ الكبير) (۲/ ۲۱٦)' ومن طريقه البيهقي (۱/ ۱۳٤) عنه موقوفاً' وقال البيهقي: هكذا موقوف' وله طريق آخر موقوف- اخرجه ابو نعيم في (حلية الاولياء) (۹/ ٤٤)-

525- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاصِحٍ بِمِصْرَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالاَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَإِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ قُبُلَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے اور جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

526- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔

527- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

٥٢٥- في اسناده اسماعيل بن عياش وهو ضعيف في غير رواية الشاميين، وهشام حجازي مشهور- وقد تقدم الحديث من غير طريق اسماعيل - انظر: رقم (٥١٩)، (٥٢٠)، (٥٢١)، (٥٢٢)-

٥٢٦- اخرجه احمد (٢/٢٢٣)، واسحاق بن راهويه في مسنده كما في (المطالب العالية) (١/١/٤٢) رقم (١٤٣)، وابن الجارود (١٩)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/٧٥)، والبيهقي (١/١٣٢)، وابن شاهين في (الناسخ والمنسوخ) ص (٩٥- بتحقيقنا)، والحازمي في (الاعتبار) ص (٤٤) من طريق بقية بن الوليد، ثني محمد بن الوليد الزبيدي، ثني عمرو بن شعيب، عن ابيه، عن جده مرفوعا بلفظ: (ايما رجل مس فرجه فليتوضا، وايما امراة مست فرجها فلتتوضا)- وذكره الترمذي في (العلل الكبير) ص (٤٩)، وقال: قال محمد: وحديث عبد الله بن عمرو هو عندي صحيح- وقال ابن شاهين: لا اعلم ذكر هذا الزيادة في مس المراة فرجها غير حديث عبد الله بن عمرو- وقال الحازمي: هذا اسناد صحيح-

٥٢٧- في اسناده عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري: قال الحافظ في التقريب (١/٤٨٧-٤٨٨): متروك- قال الزيلعي في نصب الراية (١/٦٠): (وهو معلول بعبد الرحمن هذا- قال احمد: كان كذاباً- وقال النسائي وابو حاتم وابو زرعة: متروك، زاد ابو حاتم: وكان يكذب)- اه- واخرجه البزار (١/١٤٨- كشف) رقم (٢٨٤)، والطحاوي (١/٧٤)، وابو نعيم في (تاريخ اصبهان) (٢/٨)، وذكره الهيثمي في (المجمع) (١/٢٥٠)، وقال: وفيه عمر بن شريح: قال الازدي: لا يصح حديثه- قلت: وقد فاته علة اخرى، وهي ضعف ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حبيبة الاشهلي- قال البخاري في (الضعفاء) رقم (٢): منكر الحديث- وقال الطحاوي: وعمر بن شريح لا يحتج به- قال الذهبي في الميزان (٥/٢٤٠): (لين) ويقال له: ابن سرحة، تكلم فيه ابن حبان وابن عدي، فقال ابن عدي: احاديثه عن الزهري ليست مستقيمة) وذكر الذهبي من مناكيره هذا الحديث، وضعفه الحافظ ابن حجر في التلخيص (١/٢٣٠)- والحديث ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف) ص (٧٤) رقم (٧٢)- وهو يعارض ما رواه ابو يعلى في مسنده (٨/٢٨٦-٢٨٧) رقم (٤٨٧٥): حدثنا الجراح بن مخلد، حدثنا عمر بن يونس اليمامي، حدثنا المفضل بن ثواب- رجل من اهل اليمامة- قال: حدثني حسين بن قادح، عن ابيه، عن ابيه عن سيف بن عبد الله الحميري قال: دخلت انا ورجال معي على عائشة، فسألناها عن الرجل يمس فرجه؟ فقالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (ما ابالي اياه مسست او انفي)- وقد اورده الحافظ في المطالب العالية (١/٤٢) رقم (١٤٦)، وعزاه الى ابي يعلى، وضعفه في التلخيص (١/٢٢١)، فقال: (اسناده مجهول)- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (١/٢٤٩): (رواه ابو يعلى من رواية رجل من اهل اليمامة عن حسين بن قادح عن ابيه عن سيف، وهؤلاء مجهولون، وهو اقل ما يقال فيهم)- اه-

الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِىُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ وَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَمَسُّوْنَ فُرُوْجَهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ . قَالَتْ عَآئِشَةُ بِاَبِىْ وَاُمِّىْ هٰذَا لِلرِّجَالِ اَفَرَاَيْتَ النِّسَاءَ قَالَ اِذَا مَسَّتْ اِحْدَاكُنَّ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّاْ لِلصَّلَاةِ . عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْعُمَرِىُّ ضَعِيْفٌ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اُن لوگوں کے لیے بربادی ہے جو اپنی شرمگاہوں کو چھو لیتے ہیں اور وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے والدین آپ پر قربان ہوں! یہ حکم تو مردوں کے لیے ہے خواتین کے لیے آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز کے لیے وضو کرے۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالرحمان عمری' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معلّٰی بن منصور، ابوعوانة رازی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۶۷)(۷۷۰۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۸۶)(۳۹۴۷)۔

528- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيَتَوَضَّاْ . كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامٍ وَّوَهِمَ فِىْ ذِكْرِ الْاُنْثَيَيْنِ وَالرُّفْغِ وَاِدْرَاجِهِ ذٰلِكَ فِىْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْمَحْفُوْظُ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ غَيْرِ مَرْفُوْعٍ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ هِشَامٍ مِّنْهُمْ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ

۵۲۸- اخرجه البيهقي (۱/ ۱۳۷) من طريق الدارقطني به' واخرجه الطبراني في الكبير (۲۴/ ۲۰۰) رقم (۵۱۱)' وفي الاوسط (۵/ ۷) رقم (۱۰۰٤)' وهو في مجمع البحرين رقم (٤٥۲) من طريق محمد بن بكر البرساني عن عبد الحميد بن جعفر' به- وقال الطبراني في الاوسط: (لم يقل في هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة: (وانثييه فليتوضا وضوء ه للصلوة) الا عبد الحميد بن جعفر- ويهمو ان هذه الزيادة مدرجة في الحديث؛ فقد رواه ايوب' وذكره انه من قول عروة' وسياتي رقم (۵۲۹)- وقال الهيثمي في المجمع (۱/ ۲۵۰): (رواه الطبراني في الاوسط والكبير' وهو في السنن خلا ذكره الانثيين والرفغين' ورجاله رجال الصحيح)- اه-

وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّغَيْرُهُمَا.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے یا اپنے خصیے کو چھو لے اور اپنی بودار جگہ کو چھو لے تو وہ وضو کرے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم خصیے اور بودار جگہ کا ذکر کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے کیونکہ سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے۔

زیادہ محفوظ یہ ہے: یہ عروہ کا قول ہے اور "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے ثقہ راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔
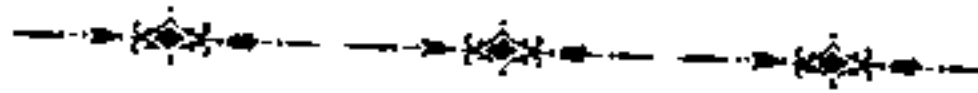
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع انصاری: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (٥٦٤)(٣٧٨٠)۔

529- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّرَّاجُ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ رُفْغَيْهِ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ. وَاللَّفْظُ لِاَبِي الْاَشْعَثِ. صَحِيْحٌ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عروہ یہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنی بودار جگہ یا اپنے خصیے کو چھو لے یا اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

یہ الفاظ ابواشعث نامی راوی کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت "مستند" ہے۔
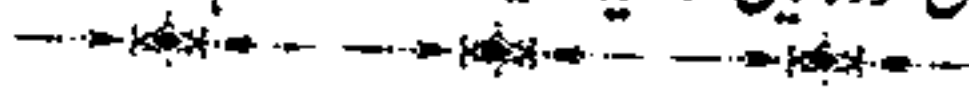
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمود بن محمد بن منذر بن ثمامة: علم "اسماء الرجال" کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

٥٢٩- اخرجه البيهقي (١٣٨/١) كتاب الطهارة، باب في مس الانثيين من طريق الدارقطني به- وقد رواه الطبراني في الكبير (٢٠٠/٢٤) رقم (٥١٠): حدثنا عبدان بن احمد، ثنا ابو كامل الجحدري، ثنا يزيد بن زريع ...... فذكره بلفظ: (اذا مس احدكم ذكره او انثييه او رفغيه فليتوضا)- اه- فادرج قول عروة في الحديث- وانظر: تخريج الحديث السابق-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۶۱/۳)(۱۳۵۲)۔

530- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ اَبِى يَقُولُ اِذَا مَسَّ رُفْغَيْهِ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يَتَوَضَّاَ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ ہشام بن عروہ یہ بیان کرتے ہیں: میرے والد یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی میل والی جگہ کو یا اپنے خصیے یا اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہ کرلے۔

اس روایت کے تمام راوی مستند ہیں۔

531- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ حَدَّثَنَا اَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَقَدْ كَانَتْ صَحِبَتِ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ اَوْ اُنْثَيَيْهِ فَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يَتَوَضَّاَ.

☆☆ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو یا اپنے خصیے کو چھولے تو وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے' جب تک وضو نہ کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابورجال صلحی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات اسلمی (۱۱۵)۔

532- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ

۵۳۰- اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱۳۸/۱) من طريق الدارقطني به- قال البيهقي: (وروى ذلك عن هشام بن عروة من وجه آخر مدرجًا في الحديث وهو وهم- والصواب: انه من قول عروة- والقياس ان لا وضوء في المس وانما اتبعنا السنة في ايجابه بمس الفرج؛ فلا يجب بغيره)- اه- وانظر: الحديث (۵۲۸)، (۵۲۹)-

۵۳۱- اخرجه الطبراني في الكبير (۲۰۱/۲۴) رقم (۵۱۴) من طريق ابن جريج به-

۵۳۲- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۴۷/۱) رقم (۲۱۱)، واخرجه الطبراني في الكبير (۲۹۸/۸) رقم ۸۲۳۹، ۸۲۴۰) والبيهقي في الكبرٰى (۱۳۵/۱) مطولًا من طريق محمد بن جابر بهذا الاسناد نحوه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۲/۲): (فيه محمد بن جابر اليمامي ضعفه احمد وغيره واختلف في الاحتجاج به)- ورواه احمد كما في مجمع الزوائد (۱۲/۲) والطبراني في الكبير (۴۰۲/۸) رقم (۸۲۵۴) من طريق ايوب بن عتبة عن قيس بن طلق عن ابيه نحوه- قال الهيثمي: (رواه احمد وفيه ايوب بن عتبة واختلف في ثقته)- اه-

ورواه ايضًا الطبراني في الكبير (۳۹۹/۸) رقم (۸۲۴۲): حدثنا معاذ بن المثنى، ثنا مسدد، ثنا ملازم بن عمرو، ثنا عبد الله بن بدر عن قيس بن طلق عن ابيه قال: بنيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة، فكان يقول: (قربوا اليمامي من الطين فانه من احسنكم له مسا)- قال الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۲/۲۰): (رواه احمد والطبراني في الكبير ورجاله موثقون)- اه-

قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُمْ يُؤَسِّسُوْنَ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَنْقُلُ كَمَا يَنْقُلُوْنَ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اخْلِطْ لَهُمُ الطِّيْنَ يَا اَخَا الْيَمَامَةِ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ . قَالَ فَجَعَلْتُ اَخْلِطُهٗ لَهُمْ وَيَنْقُلُوْنَهٗ .

☆☆ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد بنانے میں مصروف تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ اس وقت پتھر منتقل کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا میں بھی اسی طرح نہ کروں جیسے یہ لوگ (پتھر) منتقل کر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم انہیں گارا بنا دو' اے یمامہ کے رہنے والو! کیونکہ تم اس میں ماہر ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں بنا دیا اور وہ لوگ اسے لے کر جانے لگے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق المعروف بالشیعی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۱/۵۶۱) (۱۳۹۹)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۹۹) (۳۳۳۶)۔

○ قیس بن طلق بن علی حنفی یمامی۔ یہ ''صدوق'' ہیں: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۵) (۵۶۱۵)۔

533- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ . قَالَ ابْنُ اَبِى حَاتِمٍ سَاَلْتُ اَبِى وَاَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا فَقَالَا قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ وَّوَهَّنَاهُ وَلَمْ يُثْبِتَاهُ.

☆☆ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۳۳- اخرجه ابو داؤد (۱/۴۷) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك' الحديث (۱۸۳)' وابن ماجه (۱/۱۶۳) كتاب الطهارة' باب الرخصة في ذلك: الحديث (۴۸۳)' واحمد (۴/۲۳)' وابن الجارود رقم (۲۰)' والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۷۵)' والبيهقي في الكبرٰى (۱/۱۳۵)' وابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/۳۶۱) رقم (۵۹۷)' والطبراني رقم (۸۲۳۳)' (۸۲۳۴) من طريق محمد بن جابر عن قيس' به' ومحمد بن جابر ضعيف كما تقدم- قال ابن ابي حاتم في العلل (۱/۴۸): (سالت ابي وابا زرعة عن حديث محمد بن جابر..... الخ ! فلم يثبتاه' وقالا: (قيس بن طلق ليس ممن تقوم به الحجة ووهناه)- اه- وضعفه الزيلعي في نصب الراية (۱/۶۱)' واعله بمحمد بن جابر- وسياتي رقم (۵۳۶) من طريق ايوب بن محمد عن قيس' به-

فرمایا: وہ تمہارے جسم کا حصہ ہے۔

ابن ابی حاتم نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (ابوحاتم) اور حضرت ابوشیخ زرعہ راضی سے محمد بن جابر نامی راوی کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو دونوں نے جواب دیا: قیس بن طلق نامی راوی ایسے نہیں ہیں جن کو مستند تسلیم کیا جائے، تو ان دونوں حضرات نے اس راوی کو کمزور ظاہر کیا اور اسے مستند قرار نہیں دیا۔

534- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ - وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهٖ - عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ احْتَكَكْتُ فِى الصَّلَاةِ فَاَصَابَتْ يَدِىْ فَرْجِىْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَفْعَلُ ذٰلِكَ.

☆☆ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: عصمہ بن مالک خطمی نامی راوی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے نماز کے دوران خارش ہوئی، میں نے خارش کی تو میرا ہاتھ میری شرمگاہ کو لگ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کبھی) میں بھی ایسا کر لیتا ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ ابوالعباس عتکی بزار: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۲۷) (۲۳۲)۔

○ احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین مصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۷۵) (۱۵۳)۔

○ فضل بن مختار ابوسہل بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۵/۴۳۵) (۶۷۵۶)۔

○ صلت ابن دینار ازدی، ہنائی، بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ

۵۳۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۲۸) من طريق الدارقطني به- وقال: (الصلت بن دينار ابو شعيب المجنون ضعيف، وكان ممن يشتم اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، مع كثرة المناكير في حديثه- تركه احمد بن حنبل ويحيى بن معين)- اه- وقد ذكر الزيلعي في نصب الراية (۱/۶۹) حديث عصمة بن مالك، ثم قال: (وهو حديث ضعيف ايضاً- قال ابن عدي: الفضل ابن مختار احاديثه منكرة، وقال ابو حاتم: مجهول، واحاديثه منكرة، يحدث بالاباطيل)- اه-

راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۵)(۲۹۶۳)۔

○ عبدالرحمٰن بن مل ابوعثمان نہدی مشہور بکنیتہ، مخضرم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 95ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۱)(۴۰۴۳)۔

○ عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب، ابویحییٰ تیمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴۱)(۴۳۴۰)۔

535- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ فَرْوَةَ الْبَلَدِيُّ اَبُوْ رَوْحٍ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَهَلْ هِيَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْهُ اَوْ بَضْعَةٌ ۔ كَذَا قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ.

☆☆ قیس بن طلق اپنے والد حضرت طلق بن علی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے' جب ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی' ایک شخص آیا' وہ دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آدمی کے نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گوشت کا ٹکڑا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ملازم بن عمرو تیمی، یمامی :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۶/۵۱۲)(۸۷۶۲)۔

○ عبداللہ بن بدر بن عمیرۃ حنفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے

۵۳۵- اخرجہ ابن ابی شیبۃ (۱/۱۶۵)' وابو داؤد (۱/۴۶) کتاب الطہارۃ' باب الرخصۃ فی ذلک' الحدیث (۱۸۲)' والترمذی (۱/۱۳۱) کتاب الطہارۃ' باب ما جاء فی ترک الوضوء من مس الذکر' الحدیث (۸۵)' والنسائی (۱/۱۰۱) کتاب الطہارۃ' باب ترک الوضوء من ذلک' وفی الکبرٰی (۱/۹۹) کتاب الطہارۃ' باب الرخصۃ فی ترک الوضوء من مس الذکر' الحدیث (۱۶۰)- وابن حبان فی صحیحہ (۳/۴۰۲) رقم (۱۱۱۹)' (۱۱۲۰)' وابن الجارود فی المنتقی رقم (۲۱)' والطحاوی (۱/۷۵- ۷۶) والضیاء فی المختارۃ (۱۶۳)' والطبرانی فی الکبیر (۸/۳۹۹) رقم (۸۲۴۳)' والبیہقی (۱/۱۳۴) کلہم من طریق ملازم بن عمرو' عن عبد اللہ بن بدر' عن قیس بن طلق عن ابیہ' بہ-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۳)(۳۲۴۰)۔

536- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ بَضْعَةٌ مِّنْكَ . اَيُّوْبُ مَجْهُوْلٌ .

☆☆ حضرت قیس بن طلق اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

اس روایت کا راوی ایوب' مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن صباح مسمعی، ابومحمد صنعانی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳)(۴۲۱۴)۔

○ ایوب بن محمد ابوجمل یمامی عجلی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۲۵۷)(۹۱۷)۔

537- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّى الْحَافِظُ قَالَ اجْتَمَعْنَا فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ اَنَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فَتَنَاظَرُوْا فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ يَحْيَى يُتَوَضَّأُ مِنْهُ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ بِقَوْلِ الْكُوْفِيِّيْنَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ بِحَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَّقَالَ لِيَحْيَى كَيْفَ تَتَقَلَّدُ اِسْنَادَ بُسْرَةَ وَمَرْوَانُ اَرْسَلَ شُرْطِيًّا حَتَّى رَدَّ جَوَابَهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ فَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ . فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَا الْاَمْرَيْنِ عَلَى مَا قُلْتُمَا فَقَالَ يَحْيَى مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۳۶- اخرجه ابن الجوزي في العلل (۱/۳۶۱- ۳۶۲) رقم (۵۹۸)' وفي التحقيق (۱/۱۲۵) رقم (۲۰۶) من طريق عبد الحميد بن جعفر عن ايوب بن محمد' به- وايوب هذا ضعفه ايضا الدارقطني في السنن (۲/۲۴۲) وقال العقيلي في الضعفاء (۱/۱۱۶): (يهم في بعض حديثه)- قال الذهبي في الميزان (۱/۴۶۲): (ضعفه ابن معين' وقال ابو زرعة: منكر الحديث' وقال ابو حاتم: لا باس به' وقال العقيلي: يهم في بعض حديثه)-

۵۳۷- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۳۹)' ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۱/۱۳۶) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من مس الفرج بظهر الكف- قال الحاكم: حدثنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن الجراح العدل الحافظ بمرو' ثنا عبد الله بن يحيى' به-

عُمَرَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ. فَقَالَ عَلِيٌّ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ لَا يُتَوَضَّاُ مِنْهُ وَاِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْ جَسَدِكَ فَقَالَ يَحْيٰى عَنْ مَنْ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَ فَابْنُ مَسْعُوْدٍ اَوْلٰى اَنْ يُّتَّبَعَ فَقَالَ لَهُ اَحْمَدُ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَبُوْ قَيْسٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ. قَالَ مَا اُبَالِىْ مَسِسْتُهُ اَوْ اَنْفِىْ فَقَالَ اَحْمَدُ عَمَّارٌ وَّابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا وَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا.

☆☆ رجاء بن مرجی نامی محدث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم مسجد خیف میں اکٹھے ہوئے' جن میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تھے' علی بن مدینی تھے اور یحییٰ بن معین تھے' ان لوگوں کے درمیان شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں بحث چھڑ گئی تو یحییٰ نے کہا: اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔

علی بن مدینی نے اہلِ کوفہ کے قول کے مطابق رائے بیان کی اور ان کے قول کی تقلید کی۔

یحییٰ بن معین نے اپنے مؤقف کی تائید میں بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی' جبکہ علی بن مدینی نے اپنے مؤقف کی تائید میں قیس بن طلق کی روایت نقل کی۔

انہوں نے یحییٰ سے کہا: تم بسرہ کی سند کی کیسے پیروی کر سکتے ہو؟ جبکہ مروان (جو مدینہ کا گورنر تھا) اس نے ایک سپاہی کو بھیجا تھا' یہاں تک کہ وہ سپاہی اس خاتون کا جواب لے کر مروان کے پاس آیا تھا' تو یحییٰ نے کہا: اکثر لوگوں نے قیس بن طلق پر تنقید کی ہے اور ان کی روایت کو مستند قرار نہیں دیا' تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ دونوں نے جو بات بیان کی' واقعہ ایسا ہے۔ یحییٰ' مہدی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اس کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے' یہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے' تو یحییٰ نے دریافت کیا: یہ بات کس نے نقل کی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ سفیان نے ابوقیس کے حوالے سے' ہزیل کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

تو جب بھی کسی معاملے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہو' تو حضرت عبداللہ بن مسعود اس بات کے زیادہ مستحق ہوں گے کہ ان کی پیروی کی جائے۔

تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ ایسا ہی ہے' لیکن ابوقیس نامی راوی کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تو اُنہوں نے کہا: ابونعیم نے معمر کے حوالے سے' عمیر کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے' میں اسے (شرمگاہ کو) چھوؤں یا اپنی ناک کو چھوؤں۔

تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں ایک ہی مرتبہ کے ہیں' تو جو شخص چاہے وہ ان کی رائے کو اختیار کرے اور جو شخص چاہے وہ اُن کی رائے کو اختیار کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''کذاب'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۲۷)(۴۶۹۱)۔

○ رجاء بن مرجاء غفاری، مروزی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۴)(۱۹۳۸)۔

○ عمیر بن سعید نخعی، صہبانی یکنی ابا یحییٰ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 107ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۳)(۵۲۱۷)۔

538- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِي اَوْ اُذُنِي وَاَنَا فِي الصَّلاةِ.

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے یا اپنی ناک کو چھولیا ہے جبکہ میں نماز کی حالت میں ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد عتکی، ابوربیع زہرانی، بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 234ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۷)(۲۵۷۱)۔

○ اسماعیل بن زکریا بن مرۃ خلقانی ابوزیاد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 174ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۹)(۴۴۹)۔

○ حصین بن عبدالرحمٰن سلمی، ابوہذیل کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 136ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۳)(۱۳۷۸)۔

۵۳۸ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۳۳) من طريق الدارقطني به' ورواه عبد الرزاق (۱/۱۱۷-۱۱۸) رقم (۴۲۹) عن معمر عن قتادة عن المخارق بن احمر الكلاعي' قال: سمعت حذيفة بن اليمان وعن اياد بن لقيط قال: حدثني البراء بن قيس' قال: سمعت حذيفة بن اليمان' وساله رجل عن مس الذكر في الصلوة؟ فقال: (ما ابالي مسسته او مسست انفي)-

539- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِينٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِى فِى الصَّلَاةِ اَوْ مَسِسْتُ اُذُنِى.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' نماز کے دوران میں اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھولیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن یونس یربوعی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۹۰)(۳۲۱۴)۔

○ عبثر ابن قاسم زبیدی ابوزبید کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 179ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۹)(۳۲۱۴)۔

○ سعد بن عبیدۃ سلمی، ابوحمزۃ کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عمر بن ہبیرہ کے عہدِ حکومت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۰)(۲۲۶۲)۔

○ عبداللہ بن حبیب بن ربیعۃ ابوعبدالرحمٰن سلمی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 70ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۹)(۳۲۸۹)۔

56- باب مَا رُوِىَ فِىْ مَسِّ الْاِبْطِ وَالْوُضُوْءِ مِنْهُ.

باب: بغل کو چھونے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور اس کے بعد وضو کرنے کا حکم

540- حَدَّثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ

۵۳۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۳۳) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث السابق-

۵۴۰- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۱۱۱) رقم (۴۰۶) عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابن شهاب' عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة عن عمر' ومن طريقه رواه المصنف رقم (۵۴۲)' وقد رواه الحميدي في مسنده رقم (۱۴۳)- ورواية عبيد الله بن عبد الله عن عمر مرسلة: كما في جامع التحصيل ص (۲۳۳)- وقد رواه ايضا عبد الرزاق (۱/ ۱۱۱) رقم (۴۰۵) عن ابراهيم عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن رجل عن عمر' قال: (من مس ابطه فليتوضا)- وانظر -ايضا-: الحديث التالي-

عَمْرٍو يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسِّ الْإِبْطِ فَقَالَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ .

☆☆ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے بعد وضو کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوروق احمد بن محمد بن بکر ہزانی بصری قال عنہ الذھبی فی ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 331ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۵/۲۸۵) (۱۲۸)۔

○ احمد بن ہارون بن روح، ابوبکر برذعی ویعرف بالبردیجی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 301ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۱۹۴) (۲۶۶۱)۔

توضیح مسئلہ:

نواقضِ وضو کے بارے میں بعض اہلِ علم کی شاذ رائے کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں:

فھذا جمیع نواقض الطھارۃ ولا تنتقض بغیر ذلک فی قول عامۃ العلماء الا انہ قد حکی عن مجاھد و الحکم و حماد فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط الوضوء وقول جمھور العلماء بخلافھم ولا نعلم لھم فیما یقولون حجۃ اللہ سبحانہ اعلم[1]

یہ تمام چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں' عام علماء کے قول کے مطابق ان کے علاوہ اور کوئی بھی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے' البتہ مجاہد' حکم اور حماد سے یہ بات منقول ہے کہ اُن کے نزدیک مونچھیں تراشنے' ناخن تراشنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے' لیکن جمہور اہلِ علم کی رائے اس سے مختلف ہے۔

اور ہمارے علم کے مطابق ان حضرات نے جو فتویٰ دیا ہے' اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

541 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ وَمَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ . قَالَ وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

---

[1] المغنی لابن قدامہ الحنبلی' فصل واذا تیقن الحدث والطہارۃ معا 227/1)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن خلیفۃ بن صاعد اشجعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابواحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 181ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۹۹)(۱۷۴۱)۔

○ ضرار بن مرۃ کوفی، ابوسنان شیبانی الاکبر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 132ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۹)(۳۰۰۰)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص وضو کرے' اس کے بعد وہ اپنی بغل کو چھو لے تو وہ دوبارہ وضو کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے: ایسے شخص پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

542- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا مَسَّ الْمَرْءُ اِبْطَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ.

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی بغل کو چھو لے تو وہ وضو کرے۔

543- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَصْطَخْرِیُّ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ وَذُكِرَ مَسُّ الْاِبْطِ عِنْدَ اَيُّوْبَ فَقَالَ رُبَّ اِبْطٍ يَنْبَغِى اَنْ يُغْتَسَلَ مِنْهُ.

☆☆ حماد بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: ایوب کے سامنے بغل کو چھونے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بعض بغلیں ایسی ہوتی ہیں' انہیں چھونے کے بعد غسل کرنا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام قدوۃ علامۃ شیخ الاسلام ابوسعید حسن بن احمد بن یزید الاصطخری شافعی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''

۵۴۱-اخرجه البيهقي (۱/۱۳۸) كتاب الطهارة: باب في مس الابط من طريق الدارقطني به. وفيه ايضا اثر ابن عباس. وفي اسناده ليث بن ابي سليم- وقد رواه ايضا ابن ابي شيبة في المصنف (۱/۵۵) رقم (۵٦۷): حدثنا خلف بن خليفة عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس قال: (ليس عليه وضوء في نتف الابط)- وليث: قال الحافظ (۲/۱۳۸): (صدوق. اختلط اخيرا ولم يتميز حديثه: فترك)- اه-

۵۴۳-فيه مسلم بن خالد الزنجي: قال الحافظ في التقريب (۲/۲۴۵): (فقيه. صدوق. كثير الاوهام)- اه-

قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۲۵۰) (۱۰۴)۔

57- باب فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنَ الْبَدَنِ كَالرُّعَافِ وَالْقَيْءِ وَالْحِجَامَةِ وَنَحْوِهِ

باب: جسم سے نکلنے والی چیز جیسے نکسیر' قے' پچھنے (لگوانے سے نکلنے والا خون) وغیرہ کے بعد وضو کرنا

544- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْوُضُوْءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز باہر نکلتی ہے' اس پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے' جو اندر داخل ہوتی ہے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔

۵۴۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۵۱) رقم (۲۴۷) من طريق المصنف' واخرجه ابن عدي في الكامل (۶/۱۶): حدثنا عبد الله بن محمد بن المنهال' ثنا ابراهيم بن منقذ' به- وابن الجوزي في العلل (۱/۳۶۵) رقم (۶۰۶) من طريق ابن عدي' قال: نا احمد بن علي المديني' قال: نا ابراهيم بن منقذ' به- والبيهقي في الكبرٰى (۱/۱۱۶) كتاب الطهارة' باب الوضوء من الدم يخرج من احد السبيلين' من طريق الحاكم وابي سعيد بن ابي عمرو قالا: نا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا ابراهيم بن منقذ' به- وابو نعيم في الحلية (۸/۳۲۰): حدثنا ابو احمد محمد بن احمد الغطريفي' ثنا يحيى بن محمد بن صاعد عن ابراهيم' به- وقد رواه البيهقي (۱/۱۱۶) موقوفًا على ابن عباس: انه ذكر عنده الوضوء من الطعام والحجامة للصائم' فقال انما الوضوء مما خرج وليس مما دخل' وانما الفطر مما دخل وليس مما خرج- قال البيهقي: (وروي ايضا عن علي بن ابي طالب من قوله' وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم' ولا يثبت)- اه- قال ابن الجوزي في العلل: (هذا حديث لا يصح: اما شعبة فهو مولى ابن عباس: قال مالك: ليس بثقة- وقال يحيى: لا يكتب حديثه- وقال ابن عدي: لعل البلاء في هذا الحديث من الفضل ابن المختار لا من شعبة: لان احاديثه منكرة' والاصل في هذا انه موقوف)- اه- ونقل مثل هذا في (التحقيق)' وتبعه ابن عبد الهادي في (التنقيح)- قال الحافظ في التلخيص (۱/۲۰۸): (في اسناده الفضل بن المختار' وهو ضعيف جدا' وفيه شعبة: مولى ابن عباس وهو ضعيف- وقال ابن عدي: الاصل في هذا الحديث انه موقوف- وقال البيهقي: لا يثبت مرفوعا- ورواه سعيد بن منصور موقوفًا من طريق الاعمش عن ابي ظبيان عنه)- اه- وضعفه ايضا السخاوي في المقاصد الحسنة ص (۴۵۲)' وقد رواه الطبراني في الكبير (۸/۲۴۹) رقم (۷۸۴۸) من حديث ابي امامة قال: دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية بنت عبد المطلب فعرقت له او فقربت له عرقا فوضعته بين يديه' ثم عرقت- او قربت- آخر فوضعته بين يديه' فاكل' ثم اتى المؤذن' فقال: الوضوء الوضوء' فقال: (انما علينا الوضوء فيما يخرج' وليس علينا فيما يدخل)- اه-

قال الهيثمي في المجمع (۱/۲۵۷): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد' وهما ضعيفان: لا يحل الاحتجاج بهما)- اه- وضعفه ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۱/۲۰۸)' ورواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۱۷۰) رقم (۶۵۸)' ومن طريقه الطبراني في الكبير (۹/۲۸۷ - ۲۸۸) رقم (۹۲۳۷) عن ابن مسعود موقوفاً قال: (انما الوضوء مما خرج' وليس مما دخل' والصوم مما دخل وليس مما خرج)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۴۸): (رواه الطبراني في الكبير' ورجاله موثقون)- اه- وروى الدارقطني في (غرائب مالك) كما في التلخيص (۱/۲۰۸) من طريق سوادة بن عبد الله عن مالك عن نافع عن ابن عمر مرفوعا: (لا ينقض الوضوء الا ما خرج من قبل او دبر)- قال الحافظ: (واسناده ضعيف)- اه- وكذا ضعفه السخاوي في المقاصد ص (۴۵۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن منقذ بن ابراہیم بن عیسیٰ الامام الحجہ خولانی ابواسحاق (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری عصفری،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 269ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۵۰۳/۱۲) (۱۸۳)، العبر (۴۰/۲)۔

○ ادریس بن یحییٰ: الامام القدوۃ الزاہد شیخ مصر ابوعمرو اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) مصری المعروف باخولانی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 211ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶۵/۱۰) (۲۸)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن مغیرۃ بن حارث بن ابوذئب قرشی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 158ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۱) (۶۱۲۲)۔

○ شعبۃ بن دینار ہاشمی، مولی ابن عباس، مدنی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ہشام کے عہدِ خلافت میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۶) (۲۸۰۷)۔

توضیح مسئلہ:

نواقضِ وضو کے مسئلے پر تحقیق کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

المعانی الناقضة للوضوء كل ما يخرج من السبيلين لقوله تعالى: ﴿او جاء احد منكم من الغائط﴾ ﴿النساء: 43﴾ و ﴿قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم: ما الحدث ؟ قال: ما يخرج من السبيلين﴾ وكلمة ﴿ما﴾ عامة فتتناول المعتاد وغيره والدم والقيح اذا خرجا من البدن فتجاوزا الى موضع يلحقه حكم التطهير والقيء ملء الفم وقال الشافعي رحمه الله: الخارج من غير السبيلين لا ينقض الوضو لما ﴿روى انه عليه الصلاة والسلام قاء فلم يتوضا﴾ ولان غسل غير موضع الاصابة امر تعبدى فيقتصر على مورد الشرع وهو المخرج المعتاد ولنا قلوله عليه الصلاة والسلام ﴿الوضوء من كل دم سائل﴾ وقوله عليه الصلاة والسلام ﴿من قاء او رعف في صلاته فلينصرف وليتوضا ليبن على صلاته ما لم يتكلم﴾ ولانه خروج النجاسة تمؤثر في زوال الطهارة وهذا القدر في الاصل معقول والا قتصار على الاعضاء الاربعة غير معقول لكنه يتعدى ضرورة تعدى الاول غير ان الخروج انما يتحقق بالسيلان الى موضع يلحقه حكم التطهير وبملء الفم في القيء لان بزوال القشرة تظهر اللانجاسة في محلها فتكون بادية لا حارجة بخلاف السبيلين لان ذلك الموضع ليس بموضع النجاسة فيستدل بالظهور على الا نتقال والخروج

وملء الفم ان يكون بحال لا يمكن ضبطه الى بتكلف لانه يخرج ظاهرا فاعتبر خارجا وقال زفر رحمه الله تعالى: قليل القيء وكثيره سواء وكذا لا يشترط السيلان عنه اعتبارا بالمخرج المعتاد ولاطلاق قوله عليه الصلاة والسلام ﴿القلس حدث﴾ ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿ليس فى القطرة والقطرتين من الدم وضوء الا ان يكون سائلا﴾ وقوله على رضى الله عنه حين عد الاحداث جملة: او دسعة تملا الفم واذا تعالضت الاخبار يحمل ما رواه الشافعي رحمه الله على القليل زما رواه زفر رحمه الله على الكثير والفرق بين المسلكين قدب يناه ولو قاء متفرقا بحيث لو جمع يملا الفم فعند ابى يوسف رحمه الله يعتبر اتحاد المجلس وعند محمد رحمه الله يعتبر اتحاد السبب وهو الغثيان ثم ما لا يكون حدثا لا يكون نجسا يروى ذلك عن ابى يوسف رحمه الله تعالى وهو الصحيح لانه ليس بنجس حكما حيث لم تنتقض به الطهارة وهذا اذا قاء مر ة او طعاما او ماء فان قاء بلغما فغير ناقض عند ابى حنيفة و محمد رحمهما الله وقال ابويوسف رحمه الله: ناقض اذا كان ملء الفم والخلاف في المرتقى من الجوف واما النازل من الراس فغير ناقض بالاتفاق لان الراس ليس بموضع النجاسة لابى يوسف رحمه الله انه نجس بالمجاورة

''وضو کو توڑنے والی چیزوں میں ہر وہ چیز شامل ہے جو سبیلین سے خارج ہو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''یا تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے''۔

(اسی طرح اس روایت میں منقول ہے۔) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: حدث کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ چیز جو سبیلین سے خارج ہو''۔

صاحب ہدایہ کہتے ہیں: لفظ ''ما'' عام ہے اس لیے یہ اُسے بھی شامل ہوگا جو عام عادت کے مطابق خارج ہوتی ہے اور اُسے بھی شامل ہوگا جو عام عادت سے ہٹ کر خارج ہو جیسے خون یا پیپ وغیرہ جب یہ جسم سے باہر نکلیں اور اُس جگہ سے تجاوز کر جائیں جہاں سے (خارج ہوئی تھی) اور جسے صاف رکھنا لازم ہے (تو یہ وضو کو توڑ دیں گی)۔ اسی طرح منہ بھر کر قے آنا بھی (وضو کو توڑ دیتا ہے)۔

امام شافعی فرماتے ہیں: سبیلین کے علاوہ جسم سے نکلنے والی کوئی بھی چیز وضو کو توڑتی نہیں ہے کیونکہ یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے قے کی تو آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ایسی جگہ کو دھونے کا حکم امرِ تعبدی ہے لہٰذا یہ وہیں تک مخصوص ہوگا جس کا شریعت نے حکم دیا ہے اور وہ چیز معتاد مخرج ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''ہر بہنے والے خون کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

[1] الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی از شیخ ابوالحسن علی بن ابوبکر الفرغانی 'کتاب الطہارۃ' فصل فی نواقض الوضو' 17/1

''جس شخص کونماز کے دوران قے آجائے' یا اُس کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ نماز ختم کرے (دوبارہ) وضو کرے اور وہیں سے نماز پڑھنا شروع کردے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا' لیکن شرط یہ ہے کہ) اس دوران اُس نے کوئی کلام نہ کیا ہو''۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نجاست کا خروج طہارت زائل ہونے پر اثر انداز ہوتا ہے اور یہ مقدار اصل کے اعتبار سے عقل (یعنی قیاس) کے مطابق ہے' جبکہ چار اعضاء پر اکتفاء کرلینا قیاس کے خلاف ہے۔ البتہ اسے لازمی طور پر متعدی کیا جائے گا۔ تاہم ایسا ہے کہ خروج کے لیے یہ بات شرط ہوگی کہ نجاست کا بہاؤ جسم کے ایسے حصے پر ہو' جسے پاک رکھنا ضروری ہو' یا قے منہ بھر کے آئی ہو' کیونکہ (زخم کا) چھلکا اُتر جانے سے نجاست اپنے محل میں ظاہر ہوتی ہے' تو اُسے نمودار کہا جائے گا' خارج نہیں کہا جائے گا' جبکہ سبیلین کا حکم اس سے مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست کا مخصوص مقام نہیں ہے' اس لیے ظہور کے ذریعہ انتقال اور خروج پر استدلال نہیں کیا جائے گا۔

منہ بھر کے قے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی ایسی حالت ہو کہ انتہائی کوشش کے ساتھ اُسے روکا جا سکے' اس حوالے سے اُس کے خارج ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ امام زفر یہ کہتے ہیں: قے تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' دونوں کا حکم یکساں ہوگا۔ اسی طرح اُن سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ (نجاست کے خروج میں) بہاؤ شرط نہیں ہوگا' اُنہوں نے اسے معتاد مخرج پر قیاس کیا ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان مطلق ہے۔ ''قلس'' (یعنی قے) وضو کو توڑ دیتی ہے۔

ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وہ بہنے والا نہ ہو''۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: جب اُنہوں نے وضو کو توڑنے والی چیزیں گنوائی تھیں تو اُن میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ وہ قے جو منہ بھر کے ہو۔

تو جب روایات میں اختلاف آجائے تو امام شافعی کی نقل کردہ روایت کو تھوڑی مقدار پر محمول کیا جائے گا اور امام زفر کی نقل کردہ روایت کو زیادہ مقدار پر محمول کیا جائے گا' ان دونوں مسلکوں کے درمیان جو فرق ہے اُسے ہم بیان کر چکے ہیں۔

اگر کوئی شخص متفرق طور پر اتنی قے کرتا ہے کہ اگر اُسے کیا جائے تو وہ منہ بھر کے قے کے برابر ہو جائے تو امام ابو یوسف کے نزدیک مجلس ایک ہونے کا اعتبار ہوگا' جبکہ امام محمد کے نزدیک سبب ایک ہونے کا اعتبار ہوگا' اور وہ سبب غثیان ہے۔ پھر جو چیز حدث نہ ہو وہ نجس بھی نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابو یوسف سے منقول ہے' اور صحیح قول یہ ہے کہ حکمی طور پر یہ نجس شمار نہیں ہوگی' جب اُس کے ذریعہ وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی صورت یوں ہوگی کہ جب کوئی شخص ایک مرتبہ کھانے سے متعلق قے کرے اور ایک مرتبہ پانی سے متعلق قے کر دے۔

اگر کوئی شخص بلغم والی قے کر دیتا ہے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک یہ ناقضِ وضو نہیں ہوگی' جبکہ امام ابو یوسف یہ

فرماتے ہیں: اگر یہ منہ بھر کے ہوتو یہ ناقضِ وضو ہوگی۔

یہ اختلاف اُس صورت میں ہے جب وہ بلغم پیٹ کی طرف سے خارج ہو لیکن اگر وہ بلغم سر کی طرف سے اُتر رہی ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ناقضِ وضو نہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ سر نجاست کا مقام نہیں ہے۔

امام ابویوسف کی دلیل یہ ہے کہ مجاورت کی وجہ سے وہ ناپاک شمار ہوگی۔

545- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى غَسْلِ مَحَاجِمِهِ. حَدِيْثٌ رَفَعَهُ ابْنُ اَبِى الْعِشْرِينَ وَوَقَفَهُ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا' آپ نے صرف اس حصے کو دھویا تھا' جہاں پر پچھنے لگوائے تھے۔

ابن ابوعشرین نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ابومغیرہ نامی راوی نے اسے اوزاعی کے حوالے سے ''موقوف'' کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مقاتل بن صالح اعور: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 289ھ میں ہوا' ان ۔ کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۱/۹)(۴۸۶۱)۔

○ مقاتل والد صالح: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۳/۶)(۸۶۰۶)۔

○ سلیمان بن داؤد بن داد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۷)(۲۵۶۷)۔

○ حمید بن ابوحمید طویل، ابوعبیدۃ بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں

۵۴۵- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۴۱/۱)' وفي الخلافيات (۲۴۲/۱)' وابن الجوزي في التحقيق (۱۳۵/۱) رقم (۲۲۲) من طريق الدارقطني' به- وضعفه البيهقي (۱۴۰/۱-۱۴۱)' قال الزيلعي في نصب الراية (۴۲/۱): (قال الدارقطني عن صالح بن مقاتل: ليس بالقوي' وابوه غير معروف' وسليمان بن داؤد مجهول)- اه- قال الحافظ في التلخيص (۲۰۲/۱): (في اسناده صالح بن مقاتل وهو ضعيف' وادعى ابن العربي: ان الدارقطني صححه' وليس كذلك' بل قال عقبه في السنن: (صالح بن مقاتل ليس بالقوي)' وذكره- ولم اجد هذا الكلام في السنن: فانظره- والله اعلم- والحديث ضعفه الالباني في (الاحاديث الضعاف) رقم (۹۶)- وسياتي الحديث مرة اخرى رقم (۵۶۹)-

کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 143ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۴)(۱۵۵۳)۔

58- باب تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ.

باب: داڑھی کا خلال کرنا

546- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ وَّاَبُو اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے (چہرے کو دھوتے ہوئے) اپنے رخساروں کو ملتے تھے اور اپنی انگلیوں کے ذریعے نیچے کی طرف سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

547- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ اَحْيَانًا وَيَتْرُكُ اَحْيَانًا .مَوْقُوفٌ وَّهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ وضو کرتے تھے تو اپنے دونوں رخساروں کو ملتے تھے اور اپنی انگلیوں کے ذریعے بعض اوقات داڑھی کا خلال کرتے تھے اور بعض اوقات خلال کو ترک کر دیتے تھے۔

یہ روایت ''موقوف'' ہے اور یہی درست ہے۔

548- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو اپنے رخساروں کو نرمی سے ملتے تھے اور انگلیوں کے ذریعے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

۵۴۸- فيه عبد الواحد بن قيس وهو صدوق له اوهام كما تقدم- وقد روى هذا من طريق الاوزاعي عن عبد الواحد بهذا الاسناد مر ... - وسياتي (۵۴۹)(۵۵۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن کثیر طویل القاری دمشقی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۴۴/۵) (۶۷۴)۔

○ یزید بن ابان رقاشی ابوعمر بصری قاص زاھد ضعیف، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 120ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷۱) (۷۰۳۱)۔

549- حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ . مِثْلَهٗ.

☆☆ قتادہ اور یزید رقاشی نے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ جب وضو کرتے تھے (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن خالد بن یزید بن مسلم بن ابوجمیل قرشی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 244ھ میں ہوا'ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۲) (۷۲۳)۔

○ اسماعیل بن عبداللہ بن سماعۃ العدوی، مولی آل عمر، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۱) (۴۶۲)۔

550- وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلًا اَيْضًا . حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ یزید رقاشی اسی کی مانند نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کا ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہونا درست ہے۔

59- باب مَا جَاءَ فِي الرُّعَافِ.

باب: نکسیر کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

551- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلاَثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَرْقَمَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَعَفَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلاَتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ لِيُعِدْ وُضُوْءَهُ وَيَسْتَقْبِلْ صَلاَتَهُ. سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ واپس جائے' خون کو دھو کر دوبارہ وضو کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔

اس روایت کا راوی سلیمان بن ارقم' متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن خالد بن فروخ بن سعید تمیمی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 229ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۹)(۵۷۱)۔

552- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا حَامِدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الضَّمْضَمِ عَنِ

۵۵۱-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۵۶)، وابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳٤) رقم (۲۱۹)- كلاهما من طريق الدارقطني به- واخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۱۶۵) رقم (۱۱۳۷٤): حدثنا محمد بنعمرو بن خالد الحراني، به- وابن عدي (۳/۲۵٤) من طرق عن محمدبن سلمة، به- وفي اسناد سليمان بن ارقم: قال الحافظ في التقريب (۱/۳۲۱): ضعيف-

قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۱/۲۵۱): (رواه الطبراني في الكبير، وفيه محمد بن مسلمة: ضعفه الناس- وقال الدارقطني: لا باس به، ولكن رواه عن ابن ارقم عن عطاء، ولا ندري من ابن ارقم!)- قلت: وابن ارقم هو سليمان ابو معاذ الانصاري البصري، ترجمه ابن عدي في الكامل (۳/۲۵۰)، وذكره له هذا الحديث- وانظر ترجمته في الميزان (۳/۲۷۹-۲۸۱)، وانظر: نصب الراية (۲/۶۲)، وقد ورد الحديث من طريق عمر بن رباح عن عبد الله بن طاوس- وسياتي عند المصنف رقم (۵۶۸)-

۵۵۲-في اسناده نعيم بن ضمضم: قال الذهبي في الميزان (۷/٤۵): (حدث عن الضحاك بحديث في الوضوء، ضعفه بعضهم)- اه- ورواية الضحاك عن ابن عباس مرسلة- قال العلائي في جامع التحصيل ص (۱۹۹-۲۰۰): (الضحاك بن مزاحم الهلالي صاحب التفسير، كان شعبة ينكر ان يكون لقي ابن عباس- وروى عن يونس بن عبيد انه قال: ما راى ابن عباس قط، وعن عبد الملك بن ميسرة انه لم يلقه، انما لقي سعيد بن جبير بالري، فاخذ عنه التفسير- وروى شعبة ايضا عن مشاش انه قال: سالت الضحاك: لقيت ابن عباس؟ قال: لا- وقال الاثرم: سمعت احمد بن حنبل يسال: الضحاك لقي ابن عباس؟ قال: ما علمت- قيل فممن سمع التفسير؟ قال: يقولون: سمعه من سعيد بن جبير- قيل له: فلقي ابن عمر؟ فقال: ابو سنان يروي شيئا ما يصح عندي- قلت: فابو نجيم كان يقول في حكيم بن ديلم عن الضحاك: سمعت ابن عمر؟ فقال احمد: ليس بشيء)- اه-

الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبَحْرُ مَاءٌ طَهُورٌ لِلْمَلَائِكَةِ إِذَا نَزَلُوا تَوَضَّئُوا وَإِذَا صَعِدُوا تَوَضَّئُوا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: سمندر کا پانی فرشتوں کے وضو کا پانی ہے جب وہ نیچے اترتے ہیں تو اس سے وضو کرتے ہیں جب وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اس سے وضو کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ثابت دہان عطار کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳/۲)(۳۰۲)۔

○ ضحاک بن مزاحم ہلالی، ابوالقاسم او ابومحمد خراسانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۳/۱)(۱۷)۔

60- باب مَا جَاءَ فِي الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے دوران قے آنے یا کھٹا ڈکار آنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

553- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْقَاسِمُ أَخُوهُ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ.

☆☆ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کی نماز کے دوران ہوا خارج ہو جائے تو وہ واپس جائے دوبارہ وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حطان رقاشی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے

۵۵۳- اخرجه ابو داؤد (۵۳/۱) كتاب الطهارة' باب من يحدث في الصلوة' الحديث (۲۰۵)' ورقم (۱۰۰۵)' ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۵۵/۲) كتاب الصلوة' باب من احدث في صلاته قبل الاحلال من التسليم' والبغوي في شرح السنة (۳۳۰/۱) رقم (۷۵۳)' قال ابو داؤد: حدثنا عثمان بن ابي شيبة به- واخرجه ابن حبان (۷/۶) رقم (۲۲۳۷) من طريق ابي خيثمة عن جرير به- واخرجه [illegible] (۴۵۹/۳) كتاب الرضاع' باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن' الحديث (۱۱۶۴)' من طريق ابي معاوية' والدارمي (۲۶۰/۱) من طريق عبد الواحد بن زياد- كلاهما عن عاصم الاحول' به- ورواه الترمذي (۴۶۰/۲) كتاب الرضاع' باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن' الحديث (۱۱۶۶)' واحمد (۸۶/۱)' من طريق وكيع عن عبد الملك بن مسلم بن سلام عن ابيه عن علي' به-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۶۶)(۵۳۲۴)۔

○ مسلم بن سلام الحنفی، ابوعبد الملک، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۸)(۶۶۷۵)۔

554- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَاءَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهِ اَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لْيَبْنِ عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ۔ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَاْنَفَ ۔

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آجائے یا کھٹا ڈکار آجائے تو وہ واپس جائے' وضو کرے اور جتنی نماز پڑھ چکا تھا' وہی سے آگے پڑھنا شروع کر دے۔ یہ اس وقت ہے جب اس نے درمیان میں کوئی کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے' اگر وہ کلام کر لے گا' تو نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات

۵۵۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۱) رقم (۲۱۴) واخرجه ابن عدي (۱/۲۹۶): حدثنا محمد بن الحسن بن قتيبة' حدثنا هشام بن عمار' حدثنا اسماعيل بن عياش' به' ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (۱/۱۴۲) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج الحدث' واخرجه ابن ماجه (۱/۳۸۵) كتاب اقامة الصلوة' باب ما جاء في البناء على الصلوة' الحديث (۱۲۲۱): حدثنا محمد بن يحيى' ثنا الهيثم بن خارجة' ثنا اسماعيل بن عياش' به بلفظ: (من اصابه قيء او رعاف او قلس او مذي' فلينصرف فليتوضا ثم ليبن على صلاته' وهو في ذلك لا يتكلم)- وفي اسناده اسماعيل بن عياش: روايته عن غير الشاميين ضعيفة' وقد تقدم الكلام عليه- قال البوصيري (۱/۳۹۹): (هذا اسناد ضعيف: لانه من رواية اسماعيل عن الحجازيين وهي ضعيفة)- اه- والحديث اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۴۶): حدثنا ابو عبد الرحمن السلمي' انا الامام ابو الوليد حسان بن محمد' انا الحسن بن سفيان' ثنا ابو الربيع' ثنا اسماعيل بهذا الاسناد عن عائشة مرفوعًا بلفظ: (من رعف او قاء' فانه يتوضا' ويبني ما لم يتكلم)- ثم قال البيهقي: (هكذا رواه اسماعيل بن عياش- وهو ممن لا تقوم به الحجة - عن ابن جريج عن عبد الله بن ابي مليكة- ورواه ايضا مرة عن ابن جريج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم' بنحو رواية الجماعة- ومرة عن ابن جريج عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وهو وهم- ورواه ايضا اسماعيل عن عباد بن كثير' وعطاء بن عجلان عن ابن ابي مليكة' واسماعيل وعباد وعطاء بن عجلان ضعفاء' وتابعه سليمان بن ارقم عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة' وسليمان بن ارقم متروك الحديث)- اه-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۴) (۴۲۲۱)۔

555- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَاءَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ اَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے تو وہ واپس جائے' اور وضو کرے' اور اپنی نماز وہیں سے پڑھے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا)' یہ اس وقت ہے جب اس نے کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ روایت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن المبارک صوری، نزیل دمشق قلانسی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۹۲) (۶۳۰۲)۔

556- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَيْنِ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

557- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ قَلَسَ اَوْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کو کھٹا ڈکار آئے یا قے آئے یا اس کی نکسیر پھوٹ پڑے (اور یہ نماز کے دوران ہو) تو وہ شخص واپس جائے' دوبارہ وضو کرے اور اپنی نماز کو مکمل کر لے۔

۵۵۵- روى البيهقي في السنن (۱/۱۴۲) عن الامام احمد' قال: (اسماعيل بن عياش ما روى عن الشاميين صحيح' وما روى عن اهل الحجاز فليس بصحيح - قال: وسالت احمد عن حديث ابن عياش عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من قاء او رعف ......) الحديث ؟ فقال: هكذا رواه ابن عياش' وانما رواه ابن جريج عن ابيه' ولم يسنده عن ابيه؛ ليس فيه ذكر عائشة)- اه - وسياتي من طرق اخرى عن ابن جريج هكذا مرسلاً - انظر: (۵۶۰)' (۵۶۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سہل بن فضیل، ابوعبداللہ کاتب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 325ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۲/۵) (۲۸۳۴)۔

○ علی بن زید بن عبداللہ ابوحسن فرائضی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۷/۱۱) (۶۳۱۵)۔

○ ربیع بن نافع، ابوتوبہ حلبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 241ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۶/۱) (۵۰)۔

558- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ وَّعَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَهُ . عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَّعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفَانِ كَذَا رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ . وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ - وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ - وَاَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ الْحُفَّاظُ يَرْوُونَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيهِ مُرْسَلاً وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''مرسل'' طور پر بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن کثیر ثقفی بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 140ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۳/۱) (۱۰۴)۔

۵۵۸- لا يصح من هذا الوجه- انظر: سنن البيهقي (۱۴۲/۱) والخلافيات (۳۴۷/۱) ونصب الراية (۳۸/۱، ۳۹) وراجع تخريج الحديث (۵۵٤)-

۵۵۹- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۴۸/۱) من طريق الدارقطني به، وانظر: الحديث السابق-

560- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ عَلَى مَا مَضَى مِنْهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ پڑے یا اسے قے آ جائے وہ واپس جائے وضو کرے اور واپس آ کر وہیں سے نماز کو آگے پورا کرے جہاں سے وہ چھوڑ کر گیا تھا (یہ حکم اس وقت تک ہے) جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حمیر بن انیس سلمی حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ... طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 200ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' ... ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۶/۲) (۱۶۳)۔

561- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ ... الأَنْصَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ... عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ ... وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَبْنِ عَلَى صَلاَتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ الَّذِي يَرْوِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشادفرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے یا ہوا خارج ہو تو وہ واپس جائے وضو کرے اور واپس آ کر اپنی نماز کو وہیں سے پڑھنا شروع کر دے (جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا) یہ اس وقت ہے جب اس نے کوئی کلام نہ کیا ہو۔

۵۶۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۴۸/۱) من طريق الدارقطني به' وفيه سليمان بن ارقم متروك؛ كما تقدم- وانظر: الحديث (۵۵۹)-

۵۶۱- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱۴۲/۱ - ۱۴۳) كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء من خروج الدم من طريق الدارقطني به-

ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا ابن جریج سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہونا درست ہے۔ تاہم ایک راوی اسماعیل بن عیاش نے اسے ابن جریج کے حوالے سے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن طیفور ابوجعفر المعروف بالطیفوری: ان کا انتقال 266ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۷۸)(۱۴۹۶)۔

○ ابراہیم بن مرزوق بن دینار الاموری بصری: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۱)(۲۷۶)۔

○ حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری مصیصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۲)(۳۲۶)۔

562- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ وَجَدَ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا اَوْ مَذْيًا اَوْ قَلَسًا فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لْيُتِمَّ عَلٰى مَا مَضٰى مَا بَقِيَ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَتَوَقَّى اَنْ يَّتَكَلَّمَ.

☆☆ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آ جائے یا کھٹا ڈکار آ جائے تو وہ وضو کرے اور جتنی نماز گزر چکی تھی' اسے آگے مکمل کر لے جو باقی رہ گئی ہے' اور اس کے ساتھ وہ اس بات سے بچے کہ وہ کسی کے ساتھ کوئی کلام کرے۔

563- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سِرَاجٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْقَلَسُ حَدَثٌ . سَوَّارٌ مَتْرُوكٌ وَّلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ زَيْدٍ غَيْرُهٗ .

☆☆ امام زید بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا ہے: کھٹا ڈکار آنے سے یا (قے آنے سے) وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۶۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۵) رقم (۲۲۱) والبيهقي في الخلافيات (۱/۱۲۱)- كلاهما من طريق الدارقطني به' وفيه (سوار) وهو متروك' تقدمت ترجمته-

اس روایت کا راوی سوار ہے' یہ متروک ہے' اور اس کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو حضرت زید کے حوالے سے نقل نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن حمزۃ، ابوعمر ضریر مولی امیر المومنین مھدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے ان کے بارے میں جرح و تعدیل سے متعلق کوئی بات نقل نہیں کی۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۰۱/۸) (۴۳۱۵)۔

○ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی (یہ امام زید ہیں جن کے حوالے سے مسند امام زید منسوب ہے): علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵) (۲۱۶۱)۔

564- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ وَّاِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِىْ بَطْنِهٖ رِزًّا اَوْ قَيْئًا اَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس ہو' اسے قے آئے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے' وہ واپس جائے (وضو کرے) اور واپس آ کر وہیں سے نماز ادا کرے' جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا' یہ اس وقت ہے جب اس نے کسی کے ساتھ کلام نہ کیا ہو۔

٥٦٤ - اخرجه البيهقي في الخلافيات (٣٦٢/١) من طريق الدارقطني به- قال البيهقي: (ورواه الثوري عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه- وعاصم بن ضمرة ليس بالقوي والحارث الاعور ضعيف)-اه-

ورواه عبد الرزاق كما في نصب الراية (٤٢/١): اخبرنا معمر عن ابي اسحاق عن عاصم عن علي نحوه- ورواه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/٢) كتاب الصلوة باب من قال: يبني من سبقه الحدث على ما مضى من صلاته من طريق شعبة: ثنا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة ان عليا رضي الله عنه- قال فذكره نحوه- ورواه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/٢) وفي الخلافيات (٣٦٢/١) من طريق اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي انه قال: (ايما رجل دخل في الصلوة فاصابه رز في بطنه او قيء او رعاف فخشي ان يحدث قبل ان يسلم الامام فليجعل يده على انفه فان كان يريد ان يعتد بما قد مضى فلا يتكلم حتى يتوضا ثم يتم ما بقي فان تكلم فليستقبل- وان كان قد تشهد وخاف ان يحدث قبل ان يسلم الامام فليسلم فقد تمت صلاته)-

قال البيهقي: (ورواه الثوري عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي ببعض معناه والحارث الاعور ضعيف وعاصم بن ضمرة غير قوي وروي من وجه ثالث عن علي رضي الله عنه- وفيه ايضا ضعف - والله اعلم - اه-

ورواية الثوري اخرجها عبدالرزاق كما في نصب الراية (٤٢/١) عنه عن ابي اسحاق عن علي - والرواية الثالثة- التي اشار اليها المصنف فهي رواية يونس بن ابي اسحاق ستاتي عند المصنف بعد هذا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن ضمرۃ سلولی، کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۲)(۳۰۸۰)۔

565- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَوَجَدَ فِي بَطْنِهِ رِزًّا اَوْ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا فَلْيَضَعْ ثَوْبَهُ عَلٰى اَنْفِهِ وَلْيَاْخُذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ فَلْيُقَدِّمْهُ .اَلْحَدِيْثَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اور اسے اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس ہو یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے یا اسے قے آ جائے تو وہ اپنی ناک پر کپڑا رکھے اور حاضرین میں سے کسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دے۔

566- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ سَالَ مِنْ اَنْفِي دَمٌ فَقَالَ اَحْدِثْ وُضُوْءًا .قَالَ الْمَحَامِلِيُّ اَحْدِثْ لِمَا حَدَثَ وُضُوْءًا.

☆☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' میری ناک سے خون بہہ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوبارہ وضو کرو۔

محاملی نامی راوی نے یہ بات واضح کی ہے' یعنی تم وضو کرو' کیونکہ وضو ٹوٹ چکا ہے۔

۵٦۵- فیه ایضا عاصم بن ضمرة وابو اسحاق وقد تقدم الکلام فیهما- ویونس ابی اسحاق: (صدوق یهم قلیلاً): کما فی التقریب للحافظ (۲/ ۳۸٤)- وانظر: الحدیث السابق (۵٦٤)-

۵٦٦- اخرجه ابن الجوزي في التحقیق (۱/ ۱۳۳) رقم (۲۱۷) من طریق الدارقطني به وروأه البزار کما في نصب الرایة (۱/ ٤۱) قال ابن الجوزي: (ولهذا لا یصح: عمرو القرشي هو ابو خالد الواسطي' کذبه احمد ویحیی' وقال وکیع: کان في جوارنا یضع الحدیث' فلما فطن له تحول الی واسط- وکذلك قال ابن راهویه وابو زرعة: کان یضع الحدیث)- اه- ورواه ابن حبان في المجروحین (۲/ ۱۰۵- ۱۰٦): اخبرناه ابن قحطبة قال: حدثنا احمد بن عبدة' قال: حدثنا حسین بن حسن' قال: حدثنا جعفر الاحمر عن یزید ابي خالد الدالاني عن ابي هاشم الرماني عن زاذان عن سلمان' قال: (رفعتند النبي صلی الله علیه وسلم ' وامرني ان احدث وضوء ا)- (ویزید ابو خالد): قال ابن حبان: (کان کثیر الخطا' فاحش الوهم' یخالف الثقات في الروایات حتی اذا سمعها المبتدی في هذه الصناعة علم انها معمولة او مقلوبة' لا یجوز الاحتجاج به اذا وافق الثقات' فکیف اذا انفرد عنهم بالمعضلات؟!)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھریم: ابن سفیان بجلی ابومحمد کوفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۱۷)(۲۶)۔

○ عمرو بن خالد قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 120ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۸۳)(۶)۔

○ ابوہاشم رمانی واسطی، ان کا نام یحییٰ بن دینار ہے: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۸۳)(۶)۔

○ زاذان، ابوعمر کندی بزاز وکینی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 82ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۳)(۱۹۸۸)۔

567- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جُوَانٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْاَحْمَرُ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ بِهٰذَا اَنَّهٗ رَعَفَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَحْدِثْ لِذٰلِكَ وُضُوْءًا . عَمْرٌو الْقُرَشِىُّ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِىُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِىُّ كَذَّابٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ان کی نکسیر پھوٹ پڑی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی وجہ سے دوبارہ وضو کرو۔

اس روایت کا راوی عمرو قرشی' عمرو بن خالد' ابوخالد واسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے: ابوخالد واسطی' کذاب ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان وراق ازدی ابواسحاق او ابوابراہیم، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 216ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ترجمہ رقم (۴۱۴)۔

568- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَعَفَ فِيْ صَلَاتِهٖ تَوَضَّاَ ثُمَّ بَنٰى عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ .عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر نماز کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نکسیر پھوٹ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے اور جتنی نماز رہ گئی تھی' وہ ادا کر لیتے۔

اس روایت کا راوی عمرو بن ریاح' متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمران بن موسیٰ فزاری ابوعمرو بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵/۲)(۷۴۴)۔

○ عمر بن رباح عبدی، بصری، ضریر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۵/۲)(۴۲۵)۔

569- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْقُرَشِيُّ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى غَسْلِ مَحَاجِمِهٖ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوانے کے بعد نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس جگہ کو دھویا' جہاں پر پچھنے لگوائے تھے۔

570- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عِيْسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قَالَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ .عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ

۵۶۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۳-۱۳۴) رقم (۲۱۸) من طريق الدارقطني به- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۵۶): اخبرنا ابو بكر بن الحارث' انا ابو محمد بن حيان' نا ابراهيم بن محمد بن الحسن' نا عبد الله بن محمد بن سعيد الحراني' نا محمد بن سليمان بن ابي داؤد' نا عمر بن رباح البصري' نا عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابن عباس' قال: (كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رعف في صلاته توضا' ثم بنى على مابقي من صلاته)-

قال ابن الجوزي: (هذا لا يصح: قال الفلاس: عمر بن رباح دجال- وقال الدارقطني: متروك- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الثقات: لا يحل كتب حديثه الا على التعجب)- وانظر: نصب الراية (۶۱/۲)' وانظر: تخريج الحديث رقم (۵۵۱)-

وَلَارَآهُ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ.

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر بہنے والے خون کے نکلنے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

اس روایت کے راوی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تمیم داری سے احادیث کا سماع نہیں کیا اور ان کی زیارت بھی نہیں کی' جبکہ اس روایت کے دو راوی یزید بن خالد' یزید بن محمد' دونوں مجہول ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن منذر سلمی، ابوموسیٰ، حمصی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲/۲)(۹۱۹)۔

○ عمر بن عبید العزیز بن مروان بن حکم بن ابوالعاص اموی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 101ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۲۴)(۴۹۷۴)۔

571- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَلَا الْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ دَمًا سَائِلًا . خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک یا دو قطرے خون ظاہر ہونے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' ہر اس وقت لازم ہوتا ہے جب خون نکل کر بہہ پڑے۔

۵۷۰- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۲٤) رقم (۲۲۰) من طريق الدارقطني' به- والبيهقي في الخلافيات (۱/ ۲٥٤- ۲٥٥): اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ' نا ابو العباس محمد بن يعقوب' نا ابو عتبة' نا بقية' نا يزيد بن خالد' به- وانظر: نصب الراية (۱/ ۳۷)-

۵۷۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲٥۷)' وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳۲)' كلاهما من طريق الدارقطني به- ومحمد بن الفضل (كذبوه): كما قال الحافظ في التقريب (۲/ ۲۰۰)' روى البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲٥۷) عن ابن معين انه سئل: ان عون بن سلام يحدث باحاديث عن محمد بن الفضل الخراساني ! فقال: كان محمد بن الفضل كذاباً- وسياتي من طريق حجاج بن نصير (۵۷۲)- وانظر: نصب الراية (۱/ ٤٤)-

قال ابن الجوزي: (قالوا: قد رواه حجاج بن نصير عن محمد بن الفضل بن عطية- قال احمد: حديثه ليس بشيء' حديثه حديث اهل الكذب- وقال يحيى: كان كذاباً- وقال الفلاس والنسائي: متروك الحديث- وقال ابن حبان: يروي الموضوعات عن الاثبات' لا يحل كتب حديثه الا على سبيل الاعتبار)- اه- وضعفه الشيباني في تخريج الاحاديث الضعاف رقم (۱۰۲)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی رزاز قرشی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح اوالتعدیل (۲۱/۳)۔

○ فضل بن عطیۃ بن عمرو بن خالد مروزی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸۳)(۵۴۴۴)۔

572- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيِّ الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ اَبُوْ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ مَّيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ دَمًا سَائِلاً . مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَّسُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک قطرہ یا دوقطرے خون ظاہر ہونے سے وضو لازم نہیں ہوتا' جب تک وہ خون بہنے نہ لگ پڑے (اس وقت تک لازم نہیں ہوتا)۔

اس روایت کے راوی عمر بن فضل بن عتبہ ضعیف ہیں اور سفیان بن ضیاء اور حجاج بن ؟؟؟ بھی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ [illegible] خواس، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 332ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات ـــ لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۱/۴)(۲۰۳۱)۔

○ سفیان بن زیاد بن آدم عقیلی ابوسعید بصری ابوبلدی مودب، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۴)(۲۴۵۵)۔

573- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ قُرِءَ عَلٰى اَحْمَدَ بْنِ مُلَاعِبٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ رَعَفَ فِىْ صَلَاتِهِ فَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيَبْنِ عَلٰى صَلَاتِهِ . اَبُوْ بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ عَبْدُ

۵۷۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۵۸/۱) وفيه حجاج بن نصير ضعيف: كما في التقريب (۱۵٤/۱) وقد تقدمت ترجمته- وانظر: الحديث السابق (۵۷۱)-

اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے وہ وضو کرے اور (وہیں سے نماز ادا کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا)۔

اس روایت کا راوی ابوبکر داہری' عبداللہ بن حکیم' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ملاعب بن حیان، ابوفضل مخرمی حافظ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 275ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶۸/۵)(۲۶۱۴)۔

○ عبداللہ بن حکیم، ابوبکر داہری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔آن کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۴۶/۹)(۵۰۷۶)۔

61- باب الْعَمَلِ فِيْ مَنْ اَحْدَثَ فِي الصَّلاةِ .

باب: جس شخص کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے' اُس کا طریقہ

574- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .

۵۷۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۵۳)، وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۳۲) رقم (۲۱٦) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن حبان في المجروحين (۲/ ۲۲): اخبرناه احمد بن يحيى بن زهير' قال: حدثنا عمر بن الخطاب السجستاني' قال ثنا حدثنا عمرو بن عون ...... فذكره بنفس الاسناد بلفظ: (اذا قاء احدكم او رعف وهو في الصلوة او احدث' فلينصرف' فليتوضأ' ثم يجيء' فليبن على ما مضى)' ومن طريق ابن حبان رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ۳٦٦) رقم (٦۰۷)- وابو بكر الداهري: هو عبد الله بن حكيم' قال الذهبي في الميزان (۴/ ۸۵- ۸٦): (قال احمد: ليس بشيء- وكذا قال ابن المديني وغيره- وقال ابن معين مرة- ليس بثقة: وكذا قال النسائي- وقال الجوزجاني: كذاب' وبعض الناس قد مشاه وقواه' فلم يلتفت اليه)- اه- والحديث ضعفه ابن الجوزي في التحقيق وفي العلل' والبيهقي في الخلافيات-

۵۷۴- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۹۱) كتاب الصلوة' باب استئذان المحدث الامام' الحديث (۱۱۱۴)' وابن ماجه (۱/ ۳۸٦) كتاب اقامة الصلوة' باب ما جاء فيمن احدث في الصلوة كيف ينصرف' الحديث (۱۲۲۲)' وابن حبان في صحيحه (٦/ ۹- ۱۰) رقم (۲۲۳۸)' (۲۲۳۹)' وابن خزيمة (۲/ ۱۰۸) رقم (۱۰۱۹)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۲۲۲)' والحاكم (۱/ ۱۸۴)' والبيهقي (۲/ ۲۵۴)' من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' وسياتي رقم (۵۷۵)' (۵۷٦)' (۵۷۸)-

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا وضوٹوٹ جائے اگر وہ نماز کی حالت میں ہو تو ناک پر ہاتھ رکھ کر واپس جائے تا کہ یہ ظاہر ہو کہ اُس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے۔

575- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُومَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيُمْسِكْ بِأَنْفِهِ وَلْيَخْرُجْ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کا نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو اُسے اپنی ناک کو پکڑ لینا چاہیے' پھر واپس چلے جانا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی: ان کے بارے میں جرح وتعدیل کے حوالے سے کچھ نقل نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷۰/۱۲) (۶۴۶۸)۔

○ حسین بن سکین بن عیسیٰ، ابومنصور بلدی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۰/۸)(۴۱۱۰)۔

576- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کسی شخص کا نماز میں وضوٹوٹ جائے' پھر اُسے اپنی ناک پکڑ لینی چاہیے اور پھر واپس چلے جانا چاہیے۔

577- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْخَلاَّلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَخَّصَ فِي دَمِ الْحُبُونِ يَعْنِي الدَّمَامِيلَ .وَكَانَ عَطَاءٌ يُصَلِّي وَهُوَ فِي ثَوْبِهِ .هَذَا بَاطِلٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَعَلَّ بَقِيَّةَ دَلَّسَهُ عَنْ رَجُلٍ ضَعِيفٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوڑے' پھنسی کے خون کے بارے میں اجازت دی ہے (اُس سے وضو نہیں کرنا پڑتا)۔

عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ لیتے تھے کہ خون اُن کے کپڑے پر لگا ہوتا تھا۔ ابن جریر سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت باطل ہے' ہوسکتا ہے؟؟؟ راوی نے کسی ضعیف راوی کے حوالے سے' اسے تدلیس کے طور نقل کیا ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن خلف بن حیان بن صدقۃ بن زیاد، ابوبکر ضبی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 306ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۲۳۶)(۲۷۲۶)۔

○ محمد بن ہارون بن حمید، ابوبکر البیع، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 312ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۵۷)(۱۴۶۳)۔

○ احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار بن عبدالملک بن ولید بن بسر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹)(۷۶)۔

578- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَاْخُذْ عَلٰى اَنْفِهٖ وَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اپنی ناک کو پکڑ لے اور پھر واپس جا کر وضو کر لے۔

579- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاٰدَمِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيهِ اَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَاءَ فَاَفْطَرَ .قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي

۵۷۹- اخرجه ابو داؤد (۲/ ۳۱۰-۳۱۱) كتاب الصوم: باب الصائم يستقي عامداً' الحديث (۲۳۸۱)' والترمذي (۱/ ۱۴۲-۱۴۳) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الوضوء من القيء والرعاف' الحديث (۸۷)' والدارمي (۱/ ۳۴۶)' واحمد (۵/ ۱۹۵' ۲۷۷-۲۷۸)' (۶/ ۴۴۹)' وابن الجارود في المنتقى رقم (۸)' والطيالسي (۹۹۳)' والحاكم (۱/ ۴۲۶)' والبيهقي (۱/ ۱۴۴) (۴/ ۲۲۰)' وفي الخلافيات (۱/ ۲۵۹)' وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۲۰) رقم (۲۱۲) من طريق معدان بن طلحة عن ابي الدرداء' قال الترمذي: (هو اصح شيء في هذا الباب)- اه-

مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کے روزہ ختم کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں' میری ملاقات دمشق کی جامعہ مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے اس بات کا تذکرہ اُن سے کیا' اُنہوں نے فرمایا کہ (ابودرداء نے سچ فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدوارث بن سعید بن ذکوان عنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۳۲)(۴۲۷۹)۔

○ حسین بن ذکوان معلم مکتب، عوذی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 145 ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۴۷)(۱۳۲۹)۔

○ یعیش بن ولید بن ہشام بن معاویۃ اموی معیطی، دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں:۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۹۲)(۷۹۰۷)۔

○ ولید بن ہشام بن معاویۃ بن ہشام بن عقبۃ بن ابومعیط اموی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۴۲)(۷۵۱۱)۔

○ معدان بن ابوطلحۃ، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۸)(۶۸۳۵)۔

580- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِى الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْدَانُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ سعدان نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ حدیث سنائی تھی' پھر انہوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی تھی۔

581- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ ابْنَ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ حَدَّثَنَا مَعْدَانُ بْنُ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ اَخْبَرَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ اِلٰى قَوْلِهٖ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ.

☆☆ معدان بن ابوطلحہ یہ بات بیان کرتے ہیں: یہ بات انہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بتائی ہے' اس کے بعد انہوں نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں اس بات کا تذکرہ ہے (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ازہر، ابوالعباس برتی قاضی، ابوحسن الدارقطنی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 280ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۶۱) (۲۴۳۱)۔

○ عبداللہ بن عمرو بن ابوحجاج تمیمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 224ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۰) (۳۵۲۲)۔

582- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَنَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيٰى بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهٗ .قَالَ ثَوْبَانُ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضُوْءَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حرب بن شداد یشکری، ابوخطاب بصری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 161ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۸) (۱۱۷۵)۔

583- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى كُلَّمَا تَوَضَّاْتُ سَالَ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا تَوَضَّاْتَ فَسَالَ مِنْ قَرْنِكَ اِلٰى قَدَمِكَ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْكَ . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جب کبھی وضو کرتا ہوں (خون) بہنے لگتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرلو پھر وہ اگر تمہاری چوٹی سے لے کر پاؤں تک بہتا رہے تو تم پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

عبداللہ بن ملک نامی راوی' یہ ضعیف ہے' یہ روایت مستند نہیں ہے۔
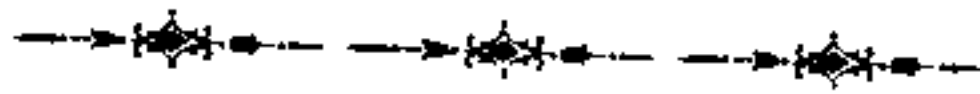
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن محمد بن سعید ابوعبداللہ بزاز المعروف بابن طبقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 328ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۹۷)(۴۱۹۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن حارث کفرثوثی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۲۶۹)۔(۴۷۴۸)۔

○ عبدالملک بن مہران، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۴۱۲)(۵۲۵۹)۔

584- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَائِمًا فِى غَيْرِ رَمَضَانَ فَاَصَابَهُ غَمٌّ اٰذَاهُ فَتَقَيَّاَ فَقَاءَ فَدَعَانِى بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَىْءِ قَالَ لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِى

۵۸۳-اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۵۷) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي' والعقيلي في الضعفاء (۳/۳۵)' والطبراني في الكبير (۱۱/۱۰۹) رقم (۱۱۲۰۲)' كلهم من طريق عبد الملك بن مهران عن عمرو بن دينار عن ابن عباس' به- قال البيهقي في الكبرٰى: (قال ابو احمد: هذا منكر لا اعلم احدا رواه عن عمرو بن دينار غير عبد الملك بن مهران- قال ابو احمد: وهو مجهول' ليس بالمعروف)- اه- قال العقيلي: (عبد الملك بن مهران صاحب مناكير' غلب على حديثه الوهم' لا يقيم شيئا من الحديث)- اه- وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲۵۲): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه عبد الملك بن مهران- قال العقيلي: (صاحب مناكير)- اه-

۵۸۴-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۵- ۱۳۶) رقم (۲۲۳) من طريق الدارقطني به' وعتبة بن السكن متروك: كما قال المصنف- انظر الميزان (۵/۳۷-۳۸)-

الْقُرْآنِ قَالَ ثُمَّ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا مَكَانُ اِفْطَارِى اَمْسِ .لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ غَيْرُ عُتْبَةَ بْنِ السَّكَنِ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہ رمضان کے علاوہ کی بات ہے' آپ کو کوئی تکلیف لاحق ہوئی' جس نے آپ کو اذیت دی' جس کی وجہ سے آپ کو قے آ گئی' پھر آپ نے قے کی' پھر وضو کے لیے مجھے بلا کر وضو کیا اور روزے کو ختم کر دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قے کرنے کے بعد وضو کرنا فرض ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تمہیں قرآن میں اس کا حکم مل جاتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن روزہ رکھا تھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ میرے گزشتہ کل کے روزہ توڑنے کی قضا ہے۔

اس روایت کو اوزاعی کے حوالے سے صرف عطیہ بن سکن نے نقل کیا ہے' یہ شخص منکر الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن ہاشم بن سعید بن سعد بن عبداللہ بن سیف بن حبیب سمسار، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال 159ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۹/۱۲)(۶۸۸۲)۔

○ عتبۃ بن سکن، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۸،۳۷/۵)(۵۴۷۷)۔

○ ہبیرۃ بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج انصاری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۷۴/۷)(۹۲۱۵)۔

○ عمرو بن مرثد، ابواسماء، الرجی، دمشقی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال عبدالملک کے عہدِ خلافت میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۸/۲)(۶۷۳)۔

62- بَابُ فِيْ مَا رُوِيَ فِيْمَنْ نَامَ قَاعِدًا وَقَائِمًا وَمُضْطَجِعًا وَمَا يَلْزَمُ مِنَ الطَّهَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: جو شخص کھڑے ہوئے' بیٹھے ہوئے یا لیٹ کر سو جائے' اُس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اس سے طہارت کا لازم ہونا

585- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ فَقَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ . تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَصِحُّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے' یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے' پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرنا اُس شخص پر لازم ہے جو لیٹ کر سوتا ہے' کیونکہ جب وہ لیٹ کر سوتا ہے' تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

اس روایت کو ابوقتادہ کے حوالے سے نقل کرنے میں ابوخالد نامی راوی منفرد ہے' یہ روایت معتبر نہیں ہے۔
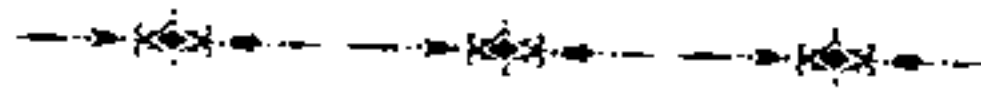
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن غیلان، ابوبکر خزاز یعرف بالسوسی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 322ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۴۵)(۲۹۶۷)۔

○ عبدالسلام بن حرب بن سلمۃ نہدی ابوبکر کوفی، :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 187ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۵)(۱۱۸۶)۔

○ ابوخالد دالانی، اسدی، کوفی، ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے۔ :علم''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۱۶)(۴)۔

۵۸۵- اخرجه احمد في مسنده (۱/۲۵٦)' وعبد بن حميد رقم (٦۵۹)' وابو داؤد (۱/۵۲) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (۲۰۲)' والترمذي (۱/۱۱۱) كتاب ابواب الطهارة' باب ما جاء في الوضوء من النوم' الحديث (۷۷)' والبيهقي (۱/۱۲۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في نوم الساجد' وابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۱۰) رقم (۱۸۱)' كلهم من طريق عبد السلام بن حرب عن يزيد الدالاني عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس' به مرفوعاً-

قال ابو داؤد: (هو حديث منكر لم يروه الا يزيد ابو خالد الدالاني عن قتادة' وروى له جماعة عن ابن عباس' ولم يذكروا شيئا من هذا... قال ابو دواد: وذكرت حديث يزيد الدالاني لاحمد بن حنبل فانتهرني: استعظاما له' وقال: ما ليزيد الدالاني يدخل على اصحاب قتادة! ولم يعبا بالحديث)- اه- ويزيد الدالاني: قال الذهبي في الميزان (۷/۲۵۴): (قال ابو حاتم: صدوق - وقال احمد: لا باس به- وقال ابن حبان: فاحش الوهم: لا يجوز الاحتجاج به- وقال ابن عدي: ابو خالد له احاديث- وروى الناس عنه عبد السلام بن حرب' وفي حديثه لين' الا انه يكتب حديثه)- اه-

○ قتادۃ بن دعامۃ بن قتادۃ سدوسی، ابوخطاب بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 110ھ کے آس پاس ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۳/۲)(۸۱)۔

توضیح مسئلہ:

نیند کے ناقض وضو ہونے کے مسئلے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رشداندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فی النوم علی ثلاثة مذاهب: فقوم راوا انه حدث فاوجبوا من قليله و كثيره الوضوء وقوم راوا انه ليس بحدث فلم يوجبوا منه الوضوء الا اذا تيقن بالحدث على مذهب من لا يعتبر الشك واذا شك على مذهب من يعتبر الشك حتى ان بعض السلف كان يوكل بنفسه اذا نام من يتفقد حاله اعنی هل يكون منه حدث ام لا ؟ وقوم فرقوا بين النوم القليل الخفيف والكثير المستثقل فاوجبوا فی الكثير المستثقل الوضوء دون القليل وعلى هذا فقهاء الامصار والجمهور .ولما كانت بعض الهيئات يعرض فيها الاستثقال من النوم اكثر من بعض و كذلك خروج الحدث اختلف الفقهاء فی ذلك فقال مالك: من نام مضطجعا او ساجدا فعليه الوضوء طويلا كان النوم او قصيرا .ومن نام جالسا فلا وضوء عليه الا ان يطول ذلك به .واختلف القول فی مذهبه فی الراكع فمرة قال حكمه حكم القائم ومرة قال حكمه حكم الساجد .واما الشافعی فقال: علی كل نائم كيفما نام الوضوء الا من نام جالسا وقال ابوحنيفة واصحابه: لا وضوء الا على من نام مضطجعا واصل اختلافهم فی هذه المسالة اختلاف الآثار الواردة فی ذلك وذلك ان ههنا احاديث يوجب ظاهرها انه ليس فی النوم وضوء اصلا كحديث ابن عباس "ان النبی صلى الله عليه وسلم دخل الی ميمونة فنام عندها حتى سمعنا غطيطه ثم صلى ولم يتوضا "وقوله عليه الصلاة والسلام "اذا نعس احدكم فی الصلاة فليرقد حتى يذهب عنه النوم فانه لعله يذهب ان يستغفر ربه فيسب نفسه "وما روى ايضا "ان اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم كانوا ينامون فی المسجد حتى تخفق رؤوسهم ثم يصلون ولا يتوضؤن "وكلها آثار ثابتة وههنا ايضا احاديث يوجب ظاهرها ان النوم حدث وابينها فی ذلك حديث صفوان بن عسال وذلك انه قال "كنا فی سفر مع النبی صلى الله عليه وسلم فامرنا ان لا ننزع خفافنا من غائط وبول ونوم ولا ننزعها الا من جنابة "فسوى بين البول والغائط والنوم صححه الترمذی . ومنها حديث ابی هريرة المتقدم وهو قوله عليه الصلاة والسلام "اذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يدخلها فی وضوئه "فان ظاهره ان النوم يوجب الوضوء قليله وكثيره وكذلك يدل ظاهر آية الوضوء عند من كان عنده المعنى فی قوله تعالى ﴿يا ايها الذين آمنوا اذا قمتم الى الصلاة﴾ ای اذا قمتم من النوم على ما روى عن زيد بن اسلم وغيره من السلف فلما تعارضت ظواهر هذه الآثار ذهب العلماء

فيها مذهبين: مذهب الترجيح ومذهب الجمع فمن ذهب مذهب الترجيح اما اسقط وجوب الوضوء من النوم اصلا على ظاهر الاحاديث التي تسقطه واما اوجبه من قليله او كثيره على ظاهر الاحاديث التي توجبه ايضا اعني على حسب ما ترجح عنده من الاحاديث الموجبة او من الاحاديث المسقطة ومن ذهب مذهب الجمع حمل الاحاديث الموجبة للوضوء منه على الكثير والمسقطة للوضوء على القليل وهو كما قلنا مذهب الجمهور والجمع اولى من الترجيح ما امكن الجمع عند اكثر الاصوليين .واما الشافعي فانما حملها على ان استثنى من هيئات النائم الجلوس فقط لانه قد صح ذلك عن الصحابة اعنى انهم كانوا ينامون جلوسا ولا يتوضؤن ويصلون .وانما اوجبه ابوحنيفة في النوم والاضطجاع فقط لان ذلك ورد في حديث مرفوع وهو انه عليه الصلاة والسلام قال "انما الوضوء على من نام مضطجعا "والرواية بذلك ثابتة عن عمر .واما مالك فلما كان النوم عنده انما ينقض الوضوء من حيث كان غالبا سبب للحدث راعى فيه ثلاثة اشياء: الاستثقال او الطول او الهيئة فلم يشترط في الهيئة التي يكون منها خروج الحدث غالبا لا الطول ولا الاستثقال واشترط ذلك في الهيئات التي لا يكون خروج الحدث منها غالبا[1]

نیند کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اوران کے تین مکاتیبِ فکر ہیں۔

بعض حضرات نے اسے حدث قرار دیا ہے اوراس کے نتیجے میں وضوکو لازم قرار دیا ہے خواہ نیند کم ہو یا زیادہ ہو۔

بعض حضرات کے نزدیک یہ حدث نہیں ہے' اس لیے انہوں نے نیند کی وجہ سے وضوکو لازم قرار نہیں دیا ماسوائے اس صورت کے جب آدمی کو وضو کے ٹوٹ جانے کا یقین ہو جائے' ان لوگوں کا بنیادی مؤقف یہ ہے: یہ لوگ مشکوک چیز کو قابل اعتبار شمار نہیں کرتے ہیں' اس کے برعکس مشکوک چیز وجولوگ قابل اعتبار شمار کرتے ہیں' ان کے نزدیک جیسے ہی (وضو کے ٹوٹ جانے) کے بارے میں شبہہ سامنے آئے گا تو اس کے نتیجے میں وضوضروری ہو جائے گا' یہاں تک کہ یہ بات منقول ہے' بعض اسلاف سوتے وقت کسی شخص کو اس بات کا نگران مقرر کر دیتے تھے' وہ ان کی نگرانی کرتا رہے کہ کہیں نیند کے دوران ان کا وضو ٹوٹ تو نہیں گیا ہے؟

بعض فقہاء کے نزدیک کم اور ہلکی نیند جبکہ درمیانی' بھاری اور بوجھل نیند کے درمیان فرق ہے' ان کے نزدیک جب نیند زیادہ اور بوجھل ہو تو اس کے نتیجے میں وضوکرنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔

جمہور فقہاء اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔

کیونکہ بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں اس بات کا امکان زیادہ ہوتا ہے' اس حالت میں نیند بھاری ہوگی جبکہ حدث (یعنی ہوا کے خروج کی وجہ سے وضوٹوٹ جانے) کا معاملہ بھی اسی طرح ہے' اس لیے فقہاء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک نے یہ فرمایا ہے: جو شخص لیٹ کر سو جائے یا سجدے کی حالت میں سو جائے اس پر وضوکرنا لازم ہوگا خواہ اس

[1] بداية المجتهد :كتاب الطهارة من الحدث الباب الرابع في نواقض الوضوء. 43/1

کی نیند طویل ہو یا مختصر ہو' البتہ جو شخص بیٹھ کر سوئے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا' صرف اس وقت لازم ہوگا جب بیٹھ کر سونے کی حالت میں اس کی نیند طویل ہو چکی ہو۔

جو شخص رکوع کی حالت میں سو جاتا ہے' اس کے بارے میں ان کے مسلک میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا حکم کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہوگا اور ایک قول کے مطابق اس کا حکم سجدے میں موجود شخص کی مانند ہوگا۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نیند کی وجہ سے سرے سے وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ وہ روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں سو گئے' یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی' پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی' آپ ﷺ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

(اس کے مقابلے میں) دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران نیند آ جائے تو اسے سو جانا چاہیے' اس وقت تک جب تک نیند کی کیفیت ختم نہ ہو جائے کیونکہ ہو سکتا ہے (نیند کی حالت میں نماز جاری رکھنے کی صورت میں) اپنی طرف سے وہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کر رہا ہو لیکن درحقیقت (نیند کے غلبے کی وجہ سے) خود کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو''۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام مسجد میں (نماز کے انتظار کے دوران) نیند کی آغوش میں چلے جایا کرتے تھے' یہاں تک کہ ان کے سر لڑھکنے لگتے تھے پھر (جب جماعت کھڑی ہوتی تھی) تو وہ ازسرنو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

یہ تمام تر روایات مستند طور پر منقول ہیں۔

اس کے مقابلے میں دوسری طرف وہ روایات منقول ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے' نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اس بارے میں سب سے واضح روایت وہ ہے' جو حضرت صفوان بن عسالؓ کے حوالے سے منقول ہے' جس کے یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی' ہم پیشاب' پاخانہ یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے کے بعد وضو کرتے ہوئے) اپنے موزے نہ اتاریں' ہم جنابت کے علاوہ اور کسی بھی حالت میں انہیں نہ اتاریں''۔

(اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے:) نبی اکرم ﷺ نے پاخانے' پیشاب اور نیند کو ایک ہی حیثیت کا مالک قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اس بارے میں دوسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول

ہے جو اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کے برتن میں اپنا ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھولے''۔
اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' نیند خواہ کم ہو یا زیادہ ہو' اس کے نتیجے میں وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔
اسی طرح وضو کے حکم کے بارے میں جو آیت ہے' اس کے یہ الفاظ ہیں:
''اے لوگو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔
اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نیند سے بیدار ہوں' جیسا کہ زید بن اسلم اور دیگر اسلاف نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔
تو جب ان آثار میں بظاہر تعارض سامنے آ گیا تو اس کے بارے میں علماء نے دو طرح کا طرزِ عمل اختیار کیا۔
بعض نے ترجیح کے طریقہ کار کو اختیار کیا اور بعض نے جمع اور تطبیق کے طریقے کو اختیار کیا۔
جن فقہاء نے ترجیح کی صورت کو اختیار کیا' انہوں نے یا تو وضو ساقط کرنے کے حوالے سے منقول روایات کے مطابق فتویٰ دیتے ہوئے نیند کی وجہ سے وضو کے وجوب کو ساقط قرار دے دیا یا پھر یہ ہے: انہوں نے کم یا زیادہ دونوں طرح کی نیند کے نتیجے میں وضو کو لازم قرار دے دیا جو کہ حدیث سے بھی بنیادی طور پر ثابت ہوتا ہے۔
یعنی اس مسلک کے لوگوں نے یا تو وجوب والی احادیث کو ترجیح دی یا وضو کے وجوب کو ساقط کرنے والی روایات کو ترجیح دی۔
لیکن جن حضرات نے جمع اور تطبیق کی صورت کو اختیار کیا ہے' انہوں نے وجوب سے متعلق روایات کو زیادہ (بھاری اور غافل کرنے والی) نیند پر محمول کیا اور وضو کو ساقط قرار دینے والی روایات کو (کم) اور (ہلکی) نیند پر محمول کیا۔
جمہور بھی اسی بات کے قائل ہیں اور علم فقہ کے ماہرین کے نزدیک ترجیح کے مقابلے میں یہاں جمع اور تطبیق کرنے کا طریقہ اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے' چونکہ جہاں تک ایسا ممکن ہو سکے (آدمی کو ایسا ہی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے)۔
امام شافعی نے ان احادیث کے مفہوم کو اس طرح متعین کیا ہے' انہوں نے بیٹھنے کے علاوہ سونے کی تمام حالتوں کو اس میں شامل کر دیا ہے' اسکی وجہ یہ ہے کہ بیٹھنے کی حالت صحابہ کرام کے طرزِ عمل سے استثنائی طور پر ثابت ہے یعنی وہ لوگ بیٹھے بٹھائے سو جایا کرتے تھے' بعد میں از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔
امام ابوحنیفہ نے اس حوالے سے صرف لیٹ کر سونے کی صورت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ایک مرفوع حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔
''وضو کرنا صرف اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے''۔
یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔
امام مالک اس بات کے قائل ہیں: نیند اس اعتبار سے ناقض وضو ہوتی ہے' عام طور پر ایسی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے'

اس لیے انہوں نے تین حوالوں سے ممانعت کی ہے: نیند کا بوجھل ہونا' اس کا طویل ہونا اور جس حالات میں انسان کو نیند آئی ہو اس کا اعتبار کرنا' یعنی وہ حالت ایسی ہونی چاہیے کہ عام طور پر اس حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہو۔

اس بارے میں امام نے نیند کے بوجھل ہونے کی شرط لگائی ہے' یہاں انہوں نیند کے طویل ہونے کی شرط عائد نہیں کی ہے' لیکن یہ شرائط ایسی حالتوں کے بارے میں ہیں جن میں عام طور پر وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

586- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِىِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ.

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آنکھ مقعد کی بندش ہے' تو جب آنکھ سو جاتی ہے' تو یہ بندش ٹوٹ جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن مساور، جوہری، ابوموسیٰ بغدادی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 245ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۰۱)(۹۱۲)۔

○ عطیۃ بن قیس کلابی او الکلاعی ابویحییٰ حمصی مقری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 110ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۴)(۴۸۸۱)۔

587- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن عمر بن خالد، اقطع قرشی عامری، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴/۱۳۱)(۵۷۰)۔

---

٥٨٦ - اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١١١) رقم (١٨٢) من طريق الدارقطني به- واخرجه احمد (٤/٩٦-٩٧)، وابو يعلى (١٣/٣٦٢) رقم (٧٣٧٢)، والطبراني في الكبير (١٩/٣٧٢-٣٧٣) رقم (٨٧٥)، والبيهقي (١/١١٨) كتاب الطهارة، باب الوضوء من النوم، من طريق ابي بكر بن ابي مريم عن عطية بن قيس، به- وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (١/٢٤٧): (رواه احمد وابو يعلى والطبراني في الكبير، وفيه ابو بكر بن ابي مريم، وهو ضعيف لاختلاطه)- اه- ويشهد له حديث علي الآتي رقم (٥٨٩)-

588- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَّابِيُّ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهٗ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بیٹھے بیٹھائے سو جائے' تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' جو شخص اپنا پہلو (زمین) پر رکھ لے' اُس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔
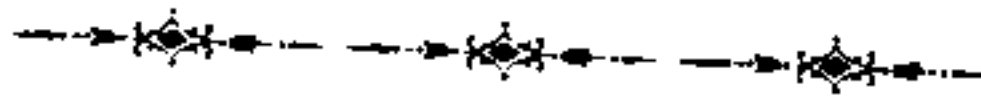
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن محمد جنابی۔ سمعانی نے ان کا تذکرہ کتاب الانساب (۸۹/۲) میں کیا ہے۔

○ یحییٰ بن بسطام، شیخ صبری قال ابوحاتم: یہ ''صدوق'' ہیں۔ وامام بخاری فرماتے ہیں: کان یذکر بالقدر، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۶۴/۷) (۹۴۷۳)۔

○ عمر بن ہارون بن یزید، ثقفی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 194ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۴/۲)(۵۲۱)۔

○ یعقوب بن عطاء بن ابورباح مکی، ضعیف، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۶/۲)(۳۸۶)۔

589- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْاَقْطَعُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوْظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ .

۵۸۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۱۱/۱) رقم (۱۸٤) من طريق الدارقطني به' واخرجه ابن عدي في الكامل (۱۳۳۱/٦)' من طريق عمر بن هارون عن يعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده' به' وعمر بن هارون متروك: كما قال الحافظ في التقريب (٦٤/۲)' وقد تابعه عليه عاصم بن عمارة عن يعقوب بن عطاء عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (ليس على من نام جالسًا وضوء حتى يضع جنبه)- رواه البيهقي في الخلافيات (۲٦۹/۱-۲۷۰) ثم قال: (هذا الحديث قد روي من اوجه عن يعقوب بن عطاء' واسناده ضعيف)- اه- قلت: في اسناده يعقوب بن عطاء بن ابي رباح' وهو ضعيف: كما قال الحافظ في التقريب (۳۷٦/۲)-

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آنکھ مقعد کی بندش ہے' جو شخص سو جائے' اُسے اچھی طرح وضو کرنا چاہیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محفوظ بن علقمۃ حضرمی ابوجناد حمصی، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۲)(۹۵۰)۔

○ عبدالرحمٰن بن عائذ ثمالی کندی حمصی، و :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۸۶)(۹۹۳)۔

63- باب اَحَادِيْثِ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلاةِ وَعِلَلِهَا.

باب: نماز کے دوران قہقہہ لگانے (سے وضو ٹوٹ جانے) کے بارے میں احادیث

ان میں موجود علتوں کا بیان

590- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اَبِي

۵۸۹- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۱۰-۱۱۱) رقم (۱۸۴)' واخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۰۲) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' حديث (۲۰۳)' وابن ماجه (۱/ ۱۶۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' حديث (۴۷۷)' والبيهقي (۱/ ۱۱۸) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم من طريق بقية عن الوضين بن عطاء عن محفوظ بن علقمة عن عبد الرحمن بن عائذ عن علي بن ابي طالب مرفوعاً- قال النووي في (المجموع) (۲/ ۱۴): حديث حسن - واعله ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۱۴) بالوضين بن عطاء' فقال: (فيه الوضين: قال السعدي: هو واهي الحديث- وقال احمد: ما كان به باس)' قال البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۶۱): (حديث علي الذي يرويه الوضين بن عطاء اثبت من حديث معاوية في هذا الباب)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۴۵): (واعل بوجهين: احدهما: ان بقية والوضين فيهما مقال: قاله المنذري' ونازعه ابن دقيق العيد فيهما' قال: وبقية قد وثقه بعضهم' وسال ابو زرعة عبد الرحمن بن ابراهيم عن الوضين بن عطاء! فقال: ثقة- وقال ابن عدي: ما ارى باحاديثه باساً- والثاني: الانقطاع' فذكر ابن ابي حاتم عن ابي زرعة في (كتاب العلل)' وفي (كتاب المراسيل) ان ابن عائذ عن علي مرسل)- اه-

۵۹۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۳۷۰- ۳۷۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن عدي في الكامل (۲/ ۲۰۲)' ومن طريقه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۱/ ۳۶۹) رقم (۶۱۳)' وفي التحقيق (۱/ ۱۴۲) رقم (۲۲۵)- قال ابن عدي: انا احمد بن زهير التستري' ثنا عبيد بن سعد الزهري' ثنا عمي' ثنا ابي عن ابن اسحاق' به- قال ابن الجوزي في العلل: (وهذا لا يصح' وابن دينار هو الحسن' وقد كذبه العلماء منهم شعبة)- اه- وقد تقدمت ترجمة (الحسن بن دينار)- وفيه ايضا عنعنة ابن اسحاق' وهو مدلس-

الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِي حُفْرَةٍ فَضَحِكْنَا مِنْهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِعَادَةِ الْوُضُوءِ كَامِلاً وَإِعَادَةِ الصَّلَاةِ مِنْ أَوَّلِهَا .

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ .الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفَانِ وَكِلَاهُمَا قَدْ أَخْطَأَ فِي هٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ .وَإِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً وَكَانَ الْحَسَنُ كَثِيرًا مَا يَرْوِيهِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَّا قَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ فَوَهَمٌ قَبِيحٌ وَإِنَّمَا رَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَوَاهُ عَنْهُ كَذٰلِكَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهُشَيْمٌ وَوُهَيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ وَقَدِ اضْطَرَبَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ فَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَقَتَادَةُ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَعْمَرٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ وَنَذْكُرُ أَحَادِيثَهُمْ بِذٰلِكَ بَعْدَ هٰذَا.

☆☆ ابوملیح اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے اس دوران ایک شخص آیا جو نابینا تھے وہ گڑھے میں گر گیا تو ہم ہنس پڑے تو اس پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دوبارہ مکمل وضو کرنے اور نئے سرے سے نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اس میں حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ دونوں راوی ضعیف ہیں انہوں نے اس کی سند میں غلطی کی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حفصہ بن سلمان کے حوالے سے ابوالعالیہ کے حوالے سے روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حسن بکثرت ''مرسل'' روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

یہاں تک حسن بن عمارہ کا اس روایت سے تعلق ہے انہوں نے خالد کے حوالے سے ابوولید کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا ہے تو یہ بہت قبیح وہم ہے۔

اس روایت کو خالد نے حفصہ بنت سرین اور ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری حماد بن سلمہ دیگر راویوں نے بھی اسی طرح اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابن اسحاق نامی راوی نے اپنی روایت میں حسن بن دینار سے منقول ہونے کے حوالے سے اضطراب نقل کیا ہے بعض

اوقات اُن کے حوالے سے ابوقتادہ کے حوالے سے ابوالملیح کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔
قتادہ نے اس روایت کو ابوالعالیہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ سعد بن ابوعروبہ معمر ابوعوانہ سعد بن بشیر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے اس کے بعد ہم اُن حضرات کی حدیث کو ذکر کریں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن محرز ابوعبداللہ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 261ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲۶/۸)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵۷/۳)۔

○ حسن بن دینار ابوسعید تمیمی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۵/۲)(۱۸۴۶)۔

○ ابوملیح بن اسامۃ بن عمیر او عامر بن حنیف بن ناجیۃ ہذلی اسمہ عامر، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۷۶/۲)(۱۲۹)۔

○ اسامۃ بن عمیر بن عامر بن اقیش ہذلی بصری والد ابی ملیح: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳/۱)(۳۶۰)۔

○ حسن بن عمارۃ بجلی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابومحمد کوفی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (ص ۲۴۰)(۱۲۷۴)۔

توضیح مسئلہ:

شیخ ابن تیمیہ تحریر کرتے ہیں:

ابن تیمیہ کا قول:

ومن ظن بابی حنیفة او غیره من ائمة المسلمین انهم یتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیره فقد اخطا علیهم وتکلم اما بظن واما بهوی فهذا ابوحنیفة یعمل بحدیث التوضی بالنبیذ فی السفر مخالفة للقیاس وبحدیث القهقهة فی الصلاة مع مخالفته للقیاس لاعتقاده صحتها وان کان ائمة الحدیث

لم یصححوهما وقد بینا هذا فی رسالة رفع الملام عن الائمة الاعلام وبینا ان احدا من ائمة الاسلام لا یخالف حدیثا صحیحا بغیر عذر بل لهم نحو من عشرین عذرا مثل ان یکون احدهم لم یبلغه الحدیث او بلغه من وجه لم یثق به او لم یعتقد دلالته علی الحکم او اعتقد ان ذلك الدلیل قد عارضه ما هو اقوی منه کالناسخ او ما یدل علی الناسخ وامثال ذلك والاعذار یکون العالم فی بعضها مصیبا فیکون له اجران ویکون فی بعضها مخطئا بعد اجتهاده فیثاب علی اجتهاده وخطؤه مغفور له لقوله تعالی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا وقد ثبت فی الصحیح ان الله استجاب هذا الدعاء وقال قد فعلت ولان العلماء ورثة الانبیاء [1]

جو شخص امام ابوحنیفہ یا مسلمانوں کے کسی بھی دوسرے امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ انہوں نے قیاس یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کے خلاف فتویٰ دیا ہوگا تو اُس شخص نے ان کے بارے میں غلط سمجھا اور یہ اُس کا گمان اور خواہشِ نفس ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں منقول حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' جو قیاس کی مخالف ہے' اسی طرح نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے (وضو ٹوٹ جانے) کی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' جو خلافِ قیاس ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ان روایات کو مستند سمجھتے ہیں' حالانکہ علمِ حدیث کا ماہرین نے ان روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے۔ہم نے یہ تمام مباحث ایک رسالہ میں تحریر کی ہیں جس کا نام ''رفع الملام عن الائمۃ الاعلام'' ہے' ہم نے یہ بات واضح کی ہے کہ اسلام کے ائمہ میں سے کسی نے بھی کسی عذر کے بغیر کسی حدیث کے خلاف فتویٰ نہیں دیا ہے' بلکہ ان حضرات کے پاس اس حوالے سے (کم وبیش) بیس مختلف طرح کے عذر ہو سکتے ہیں' جیسے اُن میں سے کسی ایک امام تک وہ روایت پہنچی ہی نہ ہو' یا کسی ایسے حوالے سے پہنچی ہو جو اُس امام کے نزدیک مستند نہ ہو' یا وہ امام یہ سمجھا ہو کہ یہ روایت اُس حکم پر دلالت نہیں کرتی ہے' یا وہ امام یہ سمجھا ہو کہ اُس دلیل کے مقابلہ میں کوئی دوسری دلیل بھی موجود ہے جو اُس سے زیادہ مضبوط ہے' یعنی وہ ناسخ ہو یا اُس امام تک اُس کے ناسخ ہونے کی دلیل پہنچ چکی ہو وغیرہ۔ جیسے کئی عذر ہیں' اور ان اعذار میں عالم شخص بعض اوقات درست ہوتا ہے' اس صورت میں اُسے دُگنا اجر ملتا ہے جبکہ بعض اوقات عالم اپنے اجتہاد کے بعد غلطی پر ہوتا ہے' اس صورت میں بھی اُسے اجتہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اُس کی غلطی بخش دی جاتی ہے' جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: (وہ لوگ یہ کہتے ہیں:)

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو تُو ہمارا مواخذہ نہ کرنا''۔

اور یہ بات مستند طور پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کو قبول کر لیا اور فرمایا: میں نے ایسا ہی کیا۔

نیز اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علماءٔ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

ابن رُشد کی وضاحت:

نماز کے دوران قہقہہ لگانے کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے

[1] مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ 294/20)

مشہور مالکی فقیہہ شیخ ابن رُشد تحریر کرتے ہیں:

شذ ابوحنيفة فاوجب الوضوء من الضحك في الصلاة لمرسل ابي العالية وهو ان قوما ضحكوا في الصلاة فامرهم النبي صلى الله عليه وسلم باعادة الوضوء والصلاة .ورد الجمهور هذا الحديث لكونه مرسلا ولمخالفته للاصول وهو ان يكون شيء ما ينقض الطهارة في الصلاة ولا ينقضها في غير الصلاة وهو مرسل صحيح[1]

''اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا مؤقف شاذ ہے کیونکہ اُنہوں نے نماز کے دوران ہنسنے کی وجہ سے وضو کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل وہ مرسل روایت ہے جو شیخ ابوالعالیہ نے نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز کے دوران ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا''۔

لیکن جمہور نے اس روایت کو قبول نہیں کیا کیونکہ یہ مرسل ہے اور یہ اصولی احکام کے برخلاف ہے' یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی عمل یا چیز نماز کے دوران موجود ہو تو وہ وضو کو توڑ دے' لیکن اگر وہ نماز سے باہر موجود ہو تو وضو کو نہ توڑے' ویسے یہ مرسل روایت صحیح ہے۔

صاحب ہدایہ کا بیان:

اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

والقهقهة في كل صلاة ذات ركوعت وسجود والقياس انها لا تنقض وهو قول الشافعي رحمه الله تعالى لانه ليس بخارج نجس ولهذا لم يكن حدثا في صلاة الجنازة وسجدة التلاوة وحارج الصلاة ولنا قوله عليه الصلاة والسلام ﴿الا من ضحط منكم قهقهة فليعد الوضوء والصلاة جميعا﴾ وبمثله يترك القياس والاثر ورد في صلاة مطلقة فيقتصر عليها والقهقهة ما يكون مسموعا له ولجيرانه والضحك ما يكون مسموعا له دون جيرانه وهو على ما قيل يفسد الصلاة دون الوضوء[2]

''ہر رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ لگا کر (ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے) قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وضو نہ ٹوٹے جیسا کہ امام شافعی کی بھی یہی رائے ہے' کیونکہ یہ باہر نکلنے والا نجس نہیں ہے' اور اسی وجہ سے یہ نمازِ جنازہ میں بھی حدث شمار نہیں ہوتا ہے اور سجدۂ تلاوت میں بھی اور نماز سے باہر بھی حدث شمار نہیں ہوتا ہے۔ ہماری دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جو بھی شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسا' وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے''۔

اور اس نوعیت کی روایت کے ذریعہ قیاس کو ترک کیا جا سکتا ہے' یہ روایت کیونکہ صرف مطلق نماز کے بارے میں منقول ہے' اس لیے یہ صرف اُسی پر موقوف ہوگی اور قہقہہ سے مراد وہ ہنسنا ہے جو آدمی خود بھی سنے اور اُس کے ساتھ کھڑا ہوا شخص بھی

[1] بدایۃ المجتہد' 48/1

[2] البدایہ شرح بدایۃ المبتدی 17/1

سن لے جبکہ ہنسنے سے مراد وہ ہنسی ہے جو آدمی خود سنے لیکن اُس کے ساتھ والا شخص نہ سن سکے' یہ ہنسی نماز کو فاسد کر دیتی ہے' البتہ یہ وضو نہیں توڑتی ہے۔

ابن ہمام کی تحقیق:

اسی کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

﴿قَوْلُهُ اِلَّا مَنْ ضَحِكَ الخ﴾ حَدِيثُ الْقَهْقَهَةِ رُوِىَ مُرْسَلًا وَمُسْنَدًا .

وَاعْتَرَفَ اَهْلُ الْحَدِيثِ بِصِحَّتِهِ مُرْسَلًا ، وَمَدَارُ الْمُرْسَلِ عَلَى اَبِى الْعَالِيَةِ وَاِنْ رَوَاهُ غَيْرُهُ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِىِّ وَاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِىِّ وَغَيْرِهِمَا .

قَالَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَاَخْرَجَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَعَنْ شَرِيكٍ عَنْ اَبِى هَاشِمٍ قَالَ: اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ، وَاَنَّهُ قَرَاَ فِى كِتَابِ ابْنِ اَخِى الزُّهْرِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ اھ .

يَعْنِى وَالْحَسَنُ يَرْوِيهِ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ ، وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ الْوَاسِطِىِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ اَبِى مَعْبَدٍ الْخُزَاعِىِّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿بَيْنَمَا هُوَ فِى الصَّلَاةِ اِذْ اَقْبَلَ اَعْمٰى يُرِيدُ الصَّلَاةَ ، فَوَقَعَ فِى زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ فَقَهْقَهُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ﴾ قِيلَ وَمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ فَهُوَ مُرْسَلٌ اَيْضًا ، وَفِيهِ نَظَرٌ ، فَاِنَّ مَعْبَدًا الَّذِى لَا صُحْبَةَ لَهُ هُوَ مَعْبَدٌ الْبَصْرِىُّ الْجُهَنِىُّ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِيهِ: اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ . وَمَعْبَدٌ هٰذَا هُوَ الْخُزَاعِىُّ كَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ بِهِ فِى مُسْنَدِ اَبِى حَنِيفَةَ وَلَا شَكَّ فِى صُحْبَتِهِ ، ذَكَرَهُ ابْنُ مَنْدَهْ وَاَبُو نُعَيْمٍ فِى الصَّحَابَةِ ، وَرَوَيَا لَهُ اَيْضًا حَدِيثَ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ ﴿لَمَّا هَاجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّا بِخِبَاءِ اُمِّ مَعْبَدٍ ، فَبَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْبَدًا وَكَانَ صَغِيرًا فَقَالَ لَهُ: اُدْعُ هٰذِهِ الشَّاةَ﴾ الْحَدِيثَ ، وَلَوْ سُلِّمَ ، فَاِذَا صَحَّ الْمُرْسَلُ ، وَهُوَ حُجَّةٌ

عِنْدَنَا لَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنَ الْقَوْلِ بِنَقْضِ الْوُضُوْءِ بِهِ ، وَاَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ مِنْ ثِقَاتِ التَّابِعِينَ .

وَاَمَّا رِوَايَتُهُ مُسْنَدًا فَعَنْ عِدَّةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِىِّ وَاَبِى هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، وَاَغْرَبُهَا طَرِيقٌ عَنْ اَنَسٍ رَوَاهَا اَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ فِى تَارِيخِ جُرْجَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاِسْمَاعِيلِىُّ حَدَّثَنِى اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شِهَابِ بْنِ طَارِقٍ الْاَصْبَهَانِىُّ ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ فُورَكٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْاَشْعَرِىُّ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِىُّ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ قَهْقَهَ فِى الصَّلَاةِ قَهْقَهَةً شَدِيدَةً فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَالصَّلَاةُ﴾ وَاَسْلَمُهَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَوَاهُ

ابْنُ عَدِیٍّ فِی الْكَامِلِ مِنْ حَدِيثِ عَطِيَّةَ بْنِ بَقِيَّةَ: حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ قَهْقَهَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ﴾ وَمَا طُعِنَ بِهِ مِنْ اَنَّ بَقِيَّةَ مُدَلِّسٌ فَكَاَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ بَعْضِ الضُّعَفَاءِ فَحَذَفَ اسْمَهُ ، دُفِعَ بِاَنَّ بَقِيَّةَ صَرَّحَ فِيهِ بِالتَّحْدِيثِ ، وَالْمُدَلِّسُ اِذَا صَرَّحَ بِالتَّحْدِيثِ وَكَانَ صَدُوقًا زَالَتْ تُهْمَةُ التَّدْلِيسِ ، وَبَقِيَّةُ مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ ﴿قَوْلُهُ وَالْاَثَرُ وَرَدَ فِی صَلَاةٍ مُطْلَقَةٍ﴾ اَمَّا الْوَارِدُ عَلٰى وَاقِعَةِ الْحَالِ فَظَاهِرٌ .

وَاَمَّا نَحْوُ حَدِيثِ بَقِيَّةَ هٰذَا فَلِانْصِرَافِ الصَّلَاةِ مُطْلَقًا اِلٰى ذَاتِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

وَهُوَ بِخِلَافِ الْقِيَاسِ فَيُقْتَصَرُ النَّقْضُ عَلَيْهَا .

وَالْمُرَادُ مَا اَصْلُهَا الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ ، فَاِنَّهُ لَوْ قَهْقَهَ فِيمَا يُصَلِّيهِ بِالْاِيمَاءِ لِعُذْرٍ اَوْ رَاكِبًا يُومِءُ بِالنَّفْلِ اَوِ الْفَرْضِ لِعُذْرٍ انْتَقَضَ ، وَكَذَا اَيْضًا لَا تَنْقُضُ قَهْقَهَةُ النَّائِمِ فِی الصَّلَاةِ وَلَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ .

وَقِيلَ تَنْقُضُ وَتُبْطِلُ .

وَعَنْ شَدَّادٍ: تَنْقُضُ وَلَا تُبْطِلُ الصَّلَاةَ وَقِيلَ عَكْسُهُ.

وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ[۱]

متن کے یہ الفاظ: ''جو شخص ہنس پڑا ہو''

قہقہہ لگانے کے بارے میں یہ حدیث مرسل طور پر اور مسند طور پر روایت کی گئی ہے۔

علمِ حدیث کے ماہرین نے بھی مرسل طور پر اس کے مستند ہونے کا اعتراف کیا ہے' کیونکہ اس مرسل کا مدار شیخ ابوالعالیہ پر ہے' اگر چہ اُن کے علاوہ دیگر حضرات جیسے حسن بصری' ابراہیم نخعی اور دوسرے حضرات نے بھی اس روایت کونقل کیا ہے' یہ بات شیخ عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کی ہے۔

اُنہوں نے اس روایت کو حماد بن زید' حفص بن سلیمان' حسن بصری' ابوالعالیہ' شریک' ابوہاشم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم نخعی کے حوالہ سے ابوالعالیہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے بھی سن رکھی ہے۔ نیز اُنہوں نے زُہری کے بھتیجے کی تحریر کے حوالہ سے' زُہری کے حوالہ سے' سلیمان بن ارقم کے حوالہ سے اور حسن بصری سے یہ روایت سن رکھی ہے۔

اُن کا مطلب یہ ہے کہ حسن بصری نے اس روایت کو شیخ ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالہ سے حضرت معبد بن ابومعبد خزاعی کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ حضرت معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص نماز میں شریک ہونے کے لیے آیا' وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو کچھ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا تھا وہ دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرے''۔

۱۔ کمال الدین ابن ہمام سیواسی' فتح القدیر شرح الہدایہ 80/1

ایک قول کے مطابق اس روایت کے راوی معبد صحابی نہیں ہیں' اس اعتبار سے یہ روایت بھی مرسل شمار ہوگی۔

تاہم یہ قول محلِ نظر ہے' کیونکہ معبد نامی جو صاحب صحابی نہیں ہیں وہ معبد بصری جُہنی ہیں' جن کے بارے میں حسن بصری نے یہ فرمایا ہے: معبد سے بچ کر رہنا' کیونکہ وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

(جبکہ مذکورہ روایت میں) معبد نامی جب صاحب کا ذکر ہے' یہ معبد خزاعی ہیں' جیسا کہ مسند ابوحنیفہ میں اس بات کی صراحت موجود ہے' ان کے صحابی ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے' شیخ ابن مندہ اور حافظ ابونعیم نے ان کا ذکر صحابہ کرام کے طبقہ میں کیا ہے۔

ان دونوں حضرات نے ان کے حوالہ سے ایک روایت بھی نقل کی ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آ رہے' تھے تو ان کا گزر سیّدہ اُم معبد کے خیمے کے پاس سے ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معبد کو بلایا جو کم سن تھے' آپ نے اُن سے فرمایا: اس بکری کو لے کر آؤ!''۔ (الحدیث)

اگر اس قول کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی جب کوئی مرسل روایت مستند طور پر منقول ہو تو ہمارے نزدیک وہ حجت شمار ہوتی ہے' اس لیے اس روایت کی بنیاد پر قہقہہ لگانے کی وجہ سے وضوٹوٹنے کا فتویٰ دینا ہمارے لیے ضروری ہے۔

شیخ ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔

جہاں تک اس روایت کے مستند ہونے کا تعلق ہے تو یہ کئی صحابہ کرام سے منقول ہے' جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت انس' حضرت جابر اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

ان میں سب سے زیادہ غریب سند اُس روایت کی ہے جو حضرت انس سے منقول ہے' جسے شیخ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف نے تاریخ جرجان میں نقل کیا ہے' وہ اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنس پڑے' اُس پر وضو کر کے (دوبارہ) نماز ادا کرنا لازم ہے''۔

اس بارے میں منقول سب سے مستند روایت وہ ہے جسے شیخ ابن عدی نے الکامل میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ہے: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑے وہ دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرے''۔

اس روایت پر یہ اعتراض کی گیا ہے کہ اس کا ایک راوی بقیہ تدلیس کرتا ہے' یعنی اُس نے اس روایت کو کسی ضعیف راوی سے سنا' لیکن آگے نقل کرتے ہوئے اُس ضعیف راوی کا نام حذف کر دیا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ بقیہ نے اس روایت کی سند میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ میرے استاد نے ہی مجھے یہ حدیث سنائی ہے (جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور اصول یہ ہے کہ) تدلیس کرنے والا راوی جب لفظ تحدیث کی صراحت کر دے تو وہ صدوق شمار ہوتا ہے اور اُس پر سے تدلیس کا الزام زائل ہو جاتا ہے اور بقیہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''یہ روایت مطلق طور پر نماز کے بارے میں منقول ہے'' اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ کسی واقعہ کے بیان کے بارے میں یہ منقول ہے اور یہ مفہوم واضح ہے' یا پھر یہ بقیہ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہوگی' اس صورت میں مطلق نماز سے مراد وہ نماز ہوگی جو رکوع اور سجدے والی ہو اور کیونکہ یہ قیاس کے خلاف ہے' اس لیے وضو ٹوٹنے کا حکم صرف اُسی نماز کے ساتھ مخصوص ہوگا (جو رکوع اور سجدے والی ہوتی ہے)۔

متن کے یہ الفاظ جس کی اصل رکوع اور سجدے ہوں' اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے جسے وہ کسی عذر کی وجہ سے اشارہ کے ذریعہ ادا کر رہا ہو' یا کوئی شخص سواری پر اشارہ کے ذریعہ نوافل ادا کر رہا ہو' یا کسی عذر کے ساتھ فرض نماز ادا کر رہا ہو تو ایسے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ البتہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جائے اور پھر قہقہہ لگائے تو اُس کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ ایک قول کے مطابق ایسے شخص کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

شداد سے یہ روایت منقول ہے کہ ایسے شخص کا وضو ٹوٹ جائے گا لیکن نماز نہیں ٹوٹے گی۔ جبکہ ایک قول اس کے برعکس منقول ہے۔ تاہم پہلی رائے درست ہے۔

591- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَآءَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَتَرَدّٰى فِىْ حُفْرَةٍ كَانَتْ فِى الْمَسْجِدِ فَضَحِكَ نَاسٌ مِّنْ خَلْفِهٖ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ . وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَصْرِيُّ - وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ - عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

☆☆ ابوالملیح اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا' یعنی جو کنواں مسجد میں موجود تھا' تو نبی کریم ﷺ کے پیچھے موجود بعض لوگ ہنس پڑے' تو نبی کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس حدیث کا راوی حسن بن دینار' متروک الحدیث ہے۔

اس روایت کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے بھی نقل کیا ہے' یہ راوی بھی متروک الحدیث ہے' انہوں نے اس روایت کو سلام نامی راوی کے حوالے سے' قتادہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۹۱- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۷۰): اخبرنا ابو بكر بن الحارث الفقيه' انا ابو احمد بن حيان الاصبهاني' نا احمد بن محمد بن الحسن' نا ابن ابي شيبة' نا محمد بن الحارث الحراني' به- فيه ايضا عنعنة ابن اسحاق' و(الحسن بن دينار) وهو متهم- وانظر: الحديث السابق' ومراجع نصب الراية (۱/۴۹-۵۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی المعروف بالمطین کوفی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات سھمی۔

○ محمد بن حارث او ابن ابوحارث لیثی بزاز حرانی، : علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 244ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۲/۲)(۱۲۱)۔

592- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الدَّانَاجُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ اَبُو الْاَحْوَصِ الْاَثْرَمُ .وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الطَّرَسُوسِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْمَى تَرَدَّى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَقَالَ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِي الْعَالِيَةِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَدَخَلَ اَعْمَى الْمَسْجِدَ فَتَرَدَّى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِي الْعَالِيَةِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَبِئْرٌ وَّسَطَ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ اَعْمَى فَوَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ نَاسٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

قَالَ اَبُوْ اُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ .قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَلَّامٍ غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ . وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ - وَهُوَ مَتْرُوْكٌ يَضَعُ الْاَحَادِيْثَ - عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خُوطٍ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز ادا کرنے والے) کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

ابواُمیہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا' وہ ایک کنویں میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کچھ لوگ ہنس پڑے۔

ابن مخلد نامی راوی نے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اور ابوالعالیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو

۵۹۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۱۲٤) من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد' قال ابن الجوزي في العلل (۱/ ۳۷۲): (رواه سلام بن ابي مطيع' فقال فيه: عن قتادة عن انس- وقال مرة: عن انس وابي العالية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي باصحابه...... فذكر الحديث)- وانظر: نصب الراية (۱/ ٤٨)-

نماز پڑھا رہے تھے' مسجد کے درمیان میں ایک کنواں تھا' ایک نابینا شخص آیا' وہ اُس میں گر گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو وہ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دایا۔

ابواُمیہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس روایت کو سلام نامی راوی سے عبدالرحمٰن نامی راوی نے نقل کیا ہے' یہ شخص متروک ہے جو احادیث وضع کرتا ہے۔

اس روایت کو داؤد بن محبر نے نقل کیا ہے' یہ شخص بھی متروک ہے' جو احادیث وضع کرتا ہے' اُس نے اس روایت کو ایوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ضعیف ہے' انہوں نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن زیاد ابوجعفر حداد یقول خطیب: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۲۱۷) (۱۹۱۱)۔

○ علی بن محمد بن عبید بن عبداللہ بن حسابابوحسن بزاز،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 330ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۷۳) (۶۴۸۰)۔

○ محمد بن نصر بن سلیمان ابوالاحوص اثرم مخرمی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۱۳) (۱۴۱۳)۔

○ محمد بن علی بن حمزۃ بن صالح ابوبکر انطاکی ابوہریرۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 323ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۷۷) (۱۰۵۱)۔

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم خزاعی ابوامیۃ طرسوسی،: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۲۰) (۵۷۳۶)۔

○ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلۃ: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۳۰۵) (۴۹۳۳)۔

○ سلام بن ابومطیع ابوسعید خزاعی ولاھم بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 164ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۲۶)(۲۷۲۶)۔

593- حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى بِنَا فَجَآءَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَوَطِءَ فِىْ خَبَالٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَصُرِعَ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَالصَّوَابُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک نابینا شخص آیا' وہ ایک گڑھے میں گر گیا اور چلّانے لگا' بعض لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس بارے میں اُس شخص کا بیان درست ہے' جس نے اُسے قتادہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن مروان بن ہشام ابواسحاق المعروف بالعتیق، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۵۲/۶)(۳۱۸۹)۔

○ داؤد بن محبر ابن قحذم ثقفی بکراوی ابوسلیمان بصری، :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 206ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۴/۱)(۳۸)۔

○ ایوب بن خوط صبری ابوامیۃ :علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۵۹۳- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۸٦/۱) من طريق الدارقطني به- في اسناده داؤد بن المحبر تقدم الكلام عليه' قال الزيلعي في نصب الراية (۴۸/۱-۴۹): (وله طريق آخر رواه ابو القاسم حمزه بن يوسف السهمي في (تاريخ جرجان)' فقال: حدثنا الامام ابو بكر احمد بن ابراهيم الاسماعيلي' حدثني ابو عمرو محمد بن عمرو بن شهاب بن طارق الاصبهاني' ثنا ابو جعفر احمد بن فورك' ثنا عبيد الله بن احمد الاشعري' ثنا عمار بن يزيد البصري' ثنا موسى ابن هلال' ثنا انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (من قهقه في الصلوة قهقهة شديدة' فعليه الوضوء والصلوة)- اه- وسياتي هذا الحديث مرسلاً' وهو الصواب' وسياتي مرفوعًا من طريق اخرى عن انس رقم (٦۰۲)-

پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۸۹)(۲۹۶)۔

594- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ اَنَّ اَعْمَى تَرَدّٰى فِىْ بِئْرٍ وَّالنَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّىْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ مِنْهُمْ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا' نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے بعض افراد اس بات پر ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یحییٰ بن جعد عبدی ابوعلی بن ابوربیع جرجانی: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 263ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۵۹۴- اخرجه عبد الرزاق (۴۷۶/۲) رقم (۳۷۶۱) ومن طريقه المصنف هنا- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۵۰-۵۱): (اما مرسل ابي العالية' فله وجهان:

احدهما: روايته عن نفسه مرسلا' وهو الصحيح - جاء ذلك من جهة قتادة' وحفصة بنت سيرين' وابي هاشم الرماني' فاما حديث ابي قتادة فمن رواية معمر' وابي عوانة' وسعيد بن ابي عروبة' وسعيد بن بشير' فحديث معمر رواه عنه عبد الرزاق في (مصنفه) عن قتادة عن ابي العالية الرياحي ان اعمى تردى في بئر' والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه' فضحك بعض من كان يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ' فامر النبي صلى الله عليه وسلم من كان ضحك منهم ان يعيد الوضوء' ويعيد الصلوة- واخرجه الدارقطني من طريق عبد الرزاق بسنده- وعبد الرزاق فمن فوقه من رجال الصحيحين- وبقية الروايات عن قتادة اخرجها الدارقطني ايضاً- واما حديث حفصة' فمن جهة خالد الحذاء' وايوب السختياني' وهشام بن حسان' ومطر الوراق' وحفص بن سليمان' اخرجها كلها الدارقطني- واما حديث ابي هاشم الرماني فمن جهة شريك ومنصور' اخرجهما الدارقطني- واخرجه ابن ابي شيبة من جهة شريك فقط- وابو داؤد رواه في مراسيله)-

الوجه الثاني: روايته مرسلا عن غيره' رواه الدارقطني من جهة خالد بن عبد الله الواسطي عن هشام بن حسان عن حفصة ابي العالية عن رجل من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي' فمر رجل في بصره سوء' فتردى في بئر' فضحك طوائف من القوم' فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان ضحك ان يعيد الوضوء والصلوة- قال الدارقطني: (هكذا رواه خالد' ولم يسم الرجل' ولا ذكر انه صحبة ام لا؟ ولم يصنع خالد شيئاً- وقد خالفه خمسة اثبات ثقات حفاظ' وقولهم اولى بالصواب)- انتهى- وللقائل ان يقول: زيادة خالد - هذا الرجل الانصاري - زيادة عدل لا يعارضها نقص من نقصها' ثم اسند الدارقطني عن عاصم' قال: قال ابن سيرين: لا تاخذوا بمراسيل الحسن' ولا ابي العالية' وما حدثتموني فلا تحدثوني عن رجلين من اهل البصرة: عن ابي العالية' والحسن؛ فانهما كانا لا يباليان عمن اخذا حديثهما' واسند عن ابن عون' قال: قال محمد بن سيرين: اربعة يصدقون من حدثهم' فلا يبالون ممن يسمعون: الحسن' وابو العالية' وحميد بن هلال' ولم يذكر الرابع' وذكره غيره' فسماه: (انس بن سيرين)- اه-

ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۲)(۳۲۵)۔

595- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّى بِاَصْحَابِهِ فَجَآءَ ضَرِيْرٌ فَتَرَدّٰى فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكَ الْقَوْمُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الَّذِيْنَ ضَحِكُوْا اَنْ يُعِيْدُوا الْوُضُوْءَ وَالصَّلاَةَ.

✿✿ ابوالعالیہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص کنویں میں گر گیا' حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن محمد بن بشر ابوعمرو بغدادی سقطی، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 356ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۶/۸۱)(۶۴)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۰۴)۔

○ بشر بن آدم ابوعبداللہ ضریر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۵۵،۵۶)(۳۵۱۵)۔

696- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

✿✿ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن احمد بن عبداللہ بن یزید ابوعمرو الدقاق المعروف با بن سماک، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۳۰۲)(۶۰۹۲)۔

○ سعید بن ابوعروبۃ مہران الیشکری (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابونضر بصری، علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۲)(۲۲۶)۔

597- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ - يَعْنِى ابْنَ اِسْحَاقَ - الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِىٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

598- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف۔

○ حسن بن عبدالعزیز بن الوزیر جروی ابوعلی مصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۷)(۲۸۷)۔

599- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سَلْمٍ - يَعْنِى ابْنَ اَبِى الذَّيَّالِ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ قَتَادَةَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ مَعْمَرٌ وَّاَبُوْ عَوَانَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيرٍ فَرَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ وَتَابَعَهُمْ عَلَيْهِ سَلْمُ بْنُ اَبِى الذَّيَّالِ عَنْ قَتَادَةَ فَاَرْسَلَهُ فَهٰؤُلَاءِ خَمْسَةُ ثِقَاتٍ رَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً وَّاَيُّوْبُ بْنُ خُوطٍ وَّدَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ كُلُّهُمْ مَتْرُوْكُوْنَ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مَنْ يَّجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِرِوَايَتِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مُخَالِفٌ فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ خَمْسَةَ ثِقَاتٍ مِّنْ اَصْحَابِ قَتَادَةَ وَاَمَّا حَدِيْثُ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ بَعِيْدٌ مِّنَ الصَّوَابِ اَيْضًا وَلَانَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ مَتْرُوْكٌ وَّالرَّاوِى لَهُ عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ اَيْضًا - وَقَدْ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّىُّ الْمَعْرُوفُ بِسَنْدَلٍ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِىِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْكَرِيمِ .

☆☆ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلم بن ابوذیال عجلان بصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۳/۱)(۳۳۲)۔

600-فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَهْقَهَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ ۔ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول کرتے ہیں: جب کوئی شخص (نماز کے دوران) قہقہہ لگا لے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن حصین بن ترجمان ابوسہل مروزی الاصل'۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۲/۴)(۵۱۰۰)۔

601-فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّرْخُمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَرْقَرَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ ۔

٦٠٠-اخرجه الخطيب في تاريخه (٣٧٩/٩): انبانا ابو سعيد الحسن بن محمد بن حسنويه' حدثنا القاضي ابو بكر محمد بن عمر الجعابي' حدثنا عبد الله بن احمد بن حسن' حدثنا علي بن حجر' حدثنا عبد العزيز بن الحصين' به- ومن طريق الخطيب اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٤٠/١) رقم (٢٣١)' وفي العلل (٣٦٨/١) رقم (٣٦٨)' ورواه ابن عدي في الكامل (١٠٢٧/٣)' ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (٣٧٩/١- ٣٨٠) من طريق عبد العزيز عن عبد الكريم' به' ايضاً- قال ابن عدي: (والبلاء في هذا الاسناد من عبد العزيز و عبد الكريم' وهما ضعيفان)- اه- قال ابن الجوزي في العلل: (وهذا لا يصح' وفيه علل: احداهن: ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة- والثانية: عبدالكريم: فقد رماه ايوب السختياني بالكذب- وقال احمد ويحيى: ليس بشيء- وقال السعدي: غير ثقة- وقال الدارقطني: متروك- والثالثة: عبد العزيز قال يحيى: ليس بعاري فلساً- وقال مسلم بن الحجاج: ذاهب الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث)- اه- وانظر-ايضاً-: نصب الراية (٤٨/١)-

٦٠١-اخرجه ابن عدي في الكامل (٧٦٢/٥)' قال: حدثنا زيد بن عبد الله بن زيد' قال: حدثنا كثير بن عبيد' قال: حدثنا بقية عن محمد الخزاعي عن الحسن عن عمران بن حصين: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل ضحك: (اعد وضوءك) - ومن طريقه اخرجه ابن الجوزي في العلل (٣٧٠/١) رقم (٦١٦)' وفي التحقيق (١٤١/١) رقم (٢٣٣)' واخرجه ايضا البيهقي في الخلافيات(٣٧٩/١)' وابن الجوزي في العلل (٣٧٠/١- ٣٧١) رقم (٦١٧)- وفي طريق المصنف عمر بن قيس' المعروف به (سندل): ضعيف' تقدمت ترجمته- قال الزيلعي في نصب الراية (٤٩/١): واخرجه البيهقي عن عبد الرحمن بن سلام عن عمر بن قيس' به- ولابن عدي فيه طريق آخر' اخرجه عن بقية عن محمد الخزاعي عن الحسن عن عمران بن الحصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل ضحك في الصلوة: (اعد وضوءك)- انتهى- قال: ومحمد الخزاعي من مجهولي مشايخ بقية- قال: ويروى عن محمد بن راشد عن الحسن' وابن راشد مجهول - انتهى-

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ إِذَا قَهْقَهَ الرَّجُلُ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .وَحَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْخٌ لِاَهْلِ الْمِصِّيصَةِ يُقَالُ لَهُ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ - وَكَانَ ضَعِيْفًا سَيِّءَ الْحَالِ فِي الْحَدِيْثِ - حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

حسن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' جو شخص قہقہہ لگائے گا' وہ دوبارہ وضو کرے گا اور نماز ادا کرے گا۔

اس حدیث کو سفیان نامی راوی نے نقل کیا ہے' جو ضعیف ہے اور علمِ حدیث میں اُن کی حالت بہت بُری ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن العلاء بن ضحاک بن مہاجر بن عبد الرحمٰن زبیدی حمصی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰)(۲۵۲)

○ عمرو بن عبید بن باب تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعثمان بصری معتزلی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۴)(۶۳۰)۔

○ عمران بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حذیفۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۴/۲۶۹)(۴۰۴۸)۔

602- حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَحْسَنُ حَالَاتِ سُفْيَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ يَّكُوْنَ وَهِمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ اِنْ لَمْ يَكُنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهٖ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ .فَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْهُمْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ وَمَوْهَبُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۶۰۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۸۲) من طريق الدارقطني به كاملاً. واخرجه - ايضاً - في الخلافيات (۱/ ۲۸۱) وابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۴۱) رقم (۲۳۲) وفي العلل (۱/ ۲۷۰) رقم (۶۱۵) من طريق ابن عدي قال: حدثنا احمد بن الحسن الصوفي قال: نا سفيان بن محمد الفزاري به - قال ابن الجوزي في العلل: (هذا لا يصح وفيه ابو معاذ واسمه: سليمان بن ارقم - قال احمد بن حنبل: ليس بشيء؛ لا يروى عنه - وقال يحيى لا يساوي فلساً - وقال النسائي وابو داؤد والدارقطني: متروك والثاني سفيان بن محمد: قال ابن عدي: كان يسرق الاحاديث ويسوي الاسانيد وفي حديثه موضوعات والبلاء في هذا الحديث منه) - اه - قلت: وسليمان بن ارقم تقدمت ترجمته وسفيان: انظر ترجمته في: الميزان (۲/ ۱۶۸) -

وَهْبٍ وَّغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِى الْاِسْنَادِ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَلَاذَكَرَ فِيْهِ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ سُلَيْمَانَ بْنَ اَرْقَمَ وَاِنْ كَانَ ابْنُ اَخِى الزُّهْرِيِّ وَابْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ قَدْ رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَهٰذِهٖ اَقَاوِيْلُ اَرْبَعَةٌ عَنِ الْحَسَنِ بَاطِلَةٌ كُلُّهَا لِاَنَّ الْحَسَنَ اِنَّمَا سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن عبد الجبار بن راشد ابوعبداللہ صوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۲/۴)(۱۷۱۹)۔

○ سفیان بن محمد بن سفیان مصیصی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۵/۹)(۴۷۶۶)۔

○ خالد بن خداش: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۲/۱)(۲۲)۔

○ موہب بن یزید بن موہب رملی ابوسعید: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۴۱۵/۸)۔

○ سلیمان بن ارقم بصری ابومعاذ، ضعیف: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۱)(۴۰۹)۔

○ حفص بن سلیمان منقری، تمیمی بصری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۶/۱)(۴۴۳)۔

○ حفصۃ بنت سیرین ام ہذیل انصاریۃ بصریۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۴/۲)(۷)۔

603- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهٖ ضُرٌّ اَوْ قَالَ اَعْمَى فَوَقَعَ فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ فَذَكَرْتُهٗ لِحَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَقَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ حَفْصَةَ فَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا

جس کی نظر کمزوری تھی (راوی کوشک ہے) کہ وہ نابینا تھا' وہ کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا حکم دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ حفص بن سلمان سے کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو حفصہ (بنت سیرین) کے حوالے سے سنائی تھی' اور درست یہ ہے' یہ روایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

604- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُوْرُ عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ الْحَسَنُ

٦٠٣-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٣٧٣)' وابن الجوزي في التحقيق (١/ ١٤٢) رقم (٢٣٨) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-قال الزيلعي في نصب الراية (١/ ٥٢-٥٣): (و علته رواية ابن اخي ابن شهاب الزهري عن عمه' قال: حدثني سليمان بن ارقم عن الحسن ان النبي صلى الله عليه وسلم امر من ضحك في الصلوة ان يعيد الوضوء والصلوة' اخرجها الدارقطني' وكذلك رواه الشافعي في (مسنده): اخبرنا الثقة- (يعني: يحيى بن حسان)- عن معمر عن ابن شهاب عن سليمان بن ارقم عن الحسن عن النبي صلى الله عليه وسلم' قال الشافعي: (ولهذا لا يقبل) : لانه مرسل' قال ابن دقيق العيد: واذا آل الامر الى توسط سليمان بن ارقم بين ابن شهاب' والحسن' وهو عندهم متروك تعلل- انتهى- ورواه محمد بن الحسن في (كتاب الآثار): اخبرنا ابو حنيفة' ثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري...... فذكره- واسند ابن عدي في (الكامل) عن علي بن المديني' قال: قال لي عبد الرحمن بن مهدي- وكان اعلم الناس بحديث القهقهة-: انه كله يدور على ابي العالية' فقلت له: ان الحسن يرويه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: حدثنا حماد بن زيد عن حفص بن سليمان' قال: انا حدثت به الحسن عن حفصة عن ابي العالية' قلت له: فقد رواه ابراهيم عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: حدثنا شريك عن ابي هاشم' قال: انا حدثت به ابراهيم عن ابي العالية' قلت له: فقد رواه الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا' فقال عبد الرحمن: قرات هذا الحديث في (كتاب ابن اخي الزهري) عن الزهري عن سليمان بن ارقم عن الحسن - انتهى- وقال البيهقي في (سننه): قال الامام احمد: ولو كان عند الزهري' او الحسن فيه حديث صحيح لما استجاز القول بخلافه- وقد صح عن قتادة عن الحسن انه كان لا يرى من الضحك في الصلوة وضوءا- وعن شعيب بن ابي حمزة' وغيره عن الزهري انه قال: من الضحك في الصلوة تعاد الصلوة ولا يعاد الوضوء- قال البيهقي: وقد روى هذا الحديث باسانيد موصولة' الا انها ضعيفة' وقد بينت احاديثها في (الخلافيات)- انتهى- وقال ابن عدي في (الكامل): وقد روى هذا الحديث الحسن البصري' وقتادة' وابراهيم النخعي' والزهري مرسلا - وقد اختلف على كل واحد منهم موصولا ومرسلا - ومدار الكل يرجع الى ابي العالية والحديث له' وبه يعرف؛ ومن اجله تكلم الناس فيه' ولكن سائر احاديثه مستقيمة صالحة- انتهى- وقال الحاكم في (كتاب مناقب الشافعي): قال الشافعي: اخبار ابي العالية الرياحي رياح- قال: وهو انما اراد بذلك حديث القهقهة فقط؛ فانه يرويه مرة عن محمد بن سيرين' ومرة عن حفصة بنت سيرين' ومرة يرسله' فيقول: عن رجل- وابو العالية- واسمه: (رفيع)- من ثقات التابعين' المجمع على عدالتهم- انتهى- وقال البيهقي في (كتاب المعرفة): وقول الشافعي: اخبار الرياحي رياح' يريد به ما يرسله' فاما ما يوصله فهو فيه حجة- انتهى- وقال ابن عدي في (الكامل) في ترجمة الحسن بن زياد: بعد ان نقل عن ابن معين انه قال فيه: كذوب ليس بشيء' ونقل عن آخرين انهم رموه بحب الشباب' وله حكايات تدل على ذلك' ثم اسند الى الشافعي انه ناظر الحسن بن زياد يوماً' فقال له: ما تقول في رجل قذف محصنا في الصلوة؟ قال: تبطل صلاته' قال: فوضوءه؟ قال: وضوءه على حاله' قال: فلو ضحك في الصلوة؟ قال: تبطل صلاته ووضوءه' فقال الشافعي: فيكون الضحك في الصلوة اسوا حالا من قذف المحصن؛ فافحمه- انتهى- اه-

٦٠٤-اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/ ٣٩٢- ٣٩٤)' وفي المعرفة (١/ ٢٤٤-٢٤٥) رقم (٢٢١)' وابن الجوزي في التحقيق (١/ ١٤٨) من طريق الدارقطني' به- وانظرا الحديث السابق (٦٠٣)-

مُرْسَلاً فَقَالَ حَدَّثَنِیْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِیِّ قَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ مُرْسَلاً فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ قَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ مُرْسَلاً فَقَالَ قَرَاْتُهُ فِیْ كِتَابِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔
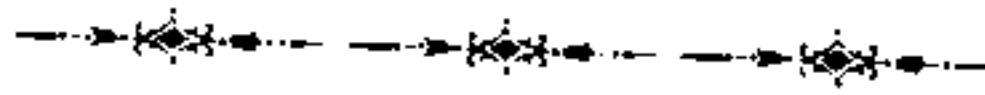
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح بن عبدالرحمٰن ابوعلی صفارنحوی صاحب مبرد: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکراحمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۶)(۳۳۴۴)۔

○ اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درھم ابواسحاق ازدی۔ قال خطیب فی تاریخہ (۲۸۴/۶): کان اسماعیل فاضلا عالما متقنا فقیھا علی مذھب مالک بن انس، شرح مذھبہ والخصہ واحتج لہ، وصنف المسند وکتبا عدۃ فی علوم القرآن) اھ۔

○ علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح سعدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن ابن مدینی بصری،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹/۲)(۳۶۸)۔

605- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کو یہ حکم دیا تھا: وہ دوبارہ نماز ادا کریں اور دوبارہ وضو کریں۔

606- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْبَرِيْعِیُّ بِالْمِصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِیُّ قَالَ قَرَاْتُ فِیْ صَحِيْفَةٍ عِنْدَ اٰلِ اَبِیْ عَتِيْقٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّیْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِیْ بِـ ٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

٦٠٥–اخرجه البيهقي في الخلافيات (٣٩٠/١) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وفي اسناده سليمان بن ارقم متروك الحديث: كما تقدم مراراً- وانظر: الحديث (٦٠٣)-

٦٠٦–في اسناده (محمد بن عمر الواقدي) و(سليمان بن ارقم) وكلاهما متروك وقد تقدمت ترجمتهما- وانظر: الحديث (٦٠٣) (٦٠٥)-

☆☆ حسن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

607- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً بِمُخَالَفَةِ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنِيْ مَوْهَبُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا اور کنویں میں گر گیا' بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

608- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ حسن بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

609- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ مِثْلَ قَوْلِ مَوْهَبِ بْنِ يَزِيْدَ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

☆☆ حسن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

610- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَا وُضُوْءَ فِي الْقَهْقَهَةِ وَالضَّحِكِ. فَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ

۶۰۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۴۲) رقم (۲۳۸) من طريق الدارقطني به- وانظر: الحديث (۶۰۲)-

۶۰۸- احمد بن عبد الرحمٰن ولقب معروف ب (بحشل): قال الحافظ في التقريب (۱/۱۹): (صدوق تغير بآخرة) - اه- وترجمته في الميزان (۱/۲۵۲)- وانظر: الحديث السابق-

۶۰۹- انظر: رقم (۶۰۲)' (۶۰۶)' (۶۰۷)' (۶۰۸)-

۶۱۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۹۱)' قال: اخبرنا عبد الله عن ابي عبد الله عن ابي الوليد القرشي عن الوليد بن مسلم عن شعيب بن ابي حمزة وعبد الرحمٰن بن نمر انهما سمعا ابن شهاب يقول: (من الضحك يعيد الصلوٰة' ولا يعيد الوضوء)- وروى ايضًا قال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو بكر بن اسحاق الفقيه' انا عبد الله بن محمد' نا محمد بن يحيى' نا عبد الرزاق عن معمر' قال: سالت الزهري عن ذلك' فقال: ليس في الضحك وضوء- قال البيهقي: (لو كان الحديث صحيحًا عند الزهري لما استجاز ان يقول بخلافه)- اه- و قول الدارقطني: (وروى هذا الحديث ابو حنيفة عن منصور...... الخ) رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۲۸۴) قال: واخبرنا ابو عبد الرحمٰن السلمي' انا ابو الحسن علي بن عمر الحافظ' قال..... فذكر هذا الكلام بنصه-

الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَحِيْحًا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ لَمَا اَفْتٰى بِخِلَافِهِ وَضِدِّهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهِمَ فِيْهِ اَبُوْ حَنِيفَةَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَّاِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مَعْبَدٍ وَّمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهٗ وَيُقَالُ اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِيْنَ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ وَّهُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّهُمَا اَحْفَظُ مِنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ لِلْاِسْنَادِ۔

☆☆ زہری فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) قہقہہ لگانے یا ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

زہری نے حسن کے حوالے سے جو نبی اکرم ﷺ سے جو نقل کیا ہے اگر وہ زہری کے نزدیک درست ہوتی تو وہ اس کے برخلاف اور اس کے متضاد فتویٰ نہ دیتے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

اسی طرح ہشام نامی راوی نے حسن کے حوالے سے اس روایت کو ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جسے ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ معبد جوہنی سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے' تاہم اس میں راوی کو وہم ہوا ہے' کیونکہ یہ روایت منصور کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے معبد سے منقول ہے۔ معبد نامی راوی یہ صحابی نہیں ہے' ایک قول کے مطابق یہ تابعین میں سے سب سے پہلے فرد تھے جنہوں نے تقدیر کے بارے میں بحث کرنے کا آغاز کیا تھا' یہی روایت دیگر اسناد میں بھی منقول ہے۔
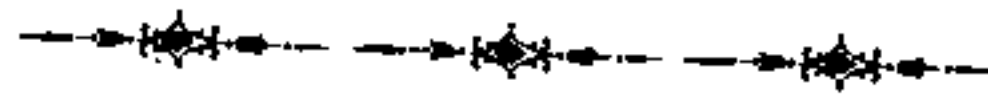
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر بن مطر ابوبکر وراق، وھو اخو خطاب بن بشر: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹۰/۲)(۴۸۱)۔

○ محمد بن صباح بن سفیان جرجرائی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۱/۲)(۳۱۷)۔

○ منصور بن زاذان واسطی ابومغیرۃ ثقفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۵/۲)(۱۳۸۰)۔

○ معبد بن خالد جہنی، صحابی احد من حمل الویۃ جھینۃ یوم الفتح: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۱/۲)(۱۲۴۹)۔

○ غیلان بن جامع بن اشعث بکاری، ابوعبداللہ کوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۶/۲)(۲۶)۔

611- فَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا مَكِّىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَّعْبَدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِى الصَّلاَةِ اِذْ اَقْبَلَ اَعْمَى يُرِيْدُ الصَّلاَةَ فَوَقَعَ فِىْ زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَهْقَهُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلاَةَ.

☆☆ معبد' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' ایک نابینا شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا' تو کچھ لوگ ہنس پڑے' یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگایا' جب آپ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے بھی قہقہہ لگایا ہے' تو وہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر ابویعقوب فارسی الفس (اور ایک قول کے مطابق:) الدارقطنی: اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی المدائن،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۳/۶)(۲۳۱۶)۔

○ مکی بن ابراہیم بن بشری تمیمی البلخی ابوسکن،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۳/۲)(۱۳۵۶)۔

612- وَاَمَّا حَدِيْثُ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ بِمُخَالَفَةِ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِىُّ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْوَاسِطِيِّ - وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ - عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مَّعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ الْغَدَاةَ فَجَاءَ رَجُلٌ اَعْمَى وَقَرِيْبٌ مِّنْ مُّصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِئْرٌ عَلٰى رَاْسِهَا جُلَّةٌ فَجَاءَ الْاَعْمَى يَمْشِىْ حَتّٰى وَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِى الصَّلاَةِ فَقَالَ

٦١١ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٤٤) رقم (٢٢٩) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- واخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٢)، وابن الجوزي في العلل المتناهية (١/٢٧١) رقم (٦١٨) من طريق ابن عدي، قال: نا ابن صاعد، قال: حدثنا شعيب بن ايوب عن ابي يحيى الحماني عن ابي حنيفة عن منصور بن زاذان عن الحسن عن معبد عن النبي صلى الله عليه وسلم بينما هو في الصلوة: اذ اقبل اعمى يريد الصلوة، فوقع في بئر، فضحك بعض القوم حتى قهقه، فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلوة- قال ابن الجوزي: (قال ابن عدي: اخطا ابو حنيفة في اسناده لزيادة معبد، والاصل عن الحسن مرسلاً- وقال ابن صاعد: ويقال: ان الحسن سمع هذا الحديث من حفص بن سليمان المنقري عن حفصة بنت سيرين عن ابي العالية عن النبي صلى الله عليه وسلم) وانظر - ايضا -: نصب الراية (١/٥١)-

٦١٢ اخرجه البيهقي في الخلافيات (١/٢٨٤) من طريق الدارقطني، به-

النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ مَا قَضَی الصَّلاۃَ مَنْ ضَحِکَ مِنْکُمْ فَلْیُعِدِ الْوُضُوْءَ وَلْیُعِدِ الصَّلاۃَ .

☆☆ معبد جہنی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اسی دوران ایک نابینا شخص آیا' نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ کے قریب ایک کنواں تھا' جس پر ایک ٹوکرہ رکھا ہوا تھا' وہ نابینا شخص چلتا ہوا وہاں آیا اور گڑھے میں گر گیا' تو بعض لوگ ہنس پڑے' حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کرنے کے بعد فرمایا: تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا ہے' وہ (دوبارہ) وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جعفر زہیری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۸۲/۳)۔

○ یحییٰ بن یعلی بن حارث محاربی کوفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۰/۲)(۲۰۶)۔

613- وَاَمَّا حَدِیْثُ هُشَیْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ بِمُخَالَفَةِ رِوَایَةِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِیْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَعَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ وَخَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ یُصَلِّیْ فَمَرَّ رَجُلٌ فِیْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ عَلٰی بِئْرٍ عَلَیْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِیْهَا فَضَحِكَ مَنْ كَانَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ضَحِكَ فَلْیُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ . لَفْظُ زِیَادِ بْنِ اَیُّوْبَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی' کنویں (گڑھے) کے پاس سے گزرا جس پر ٹوکرا پڑا ہوا تھا اور وہ گڑھے میں گر گیا' نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی اور ارشاد فرمایا: جو تم میں سے ہنسا ہے' وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

یہ الفاظ زیاد بن ایوب نامی راوی کے ہیں۔

614- وَحَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَتَرَدّٰی فِیْهَا فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَهٗ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ وَهٰذَا هُوَ الصَّحِیْحُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ وَقَوْلُ الْحَسَنِ

٦١٣-اخرجه البيهقي في الخلافيات (٢٨٤/١-٢٨٥) من طريق الدارقطني' به- وانظر: الحديث (٥٩٤)-

بْنِ عُمَارَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عَنْ اَبِيهِ خَطَأٌ قَبِيحٌ وَّقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَّحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ كَذٰلِكَ.

☆☆ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' اس کے بعد حدیث حسب سابق بیان کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص اس گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کچھ لوگ ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا' اس کے بعد حدیث حسب سابق بیان کی ہے۔

یہ روایت مستند ہے جو خالد کے حوالے سے' حفصہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

حسن نامی محدث کا یہ کہنا ہے: یہ خالد کے حوالے سے' ابوالملیح کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے منقول ہے' یہ انتہائی صریح غلطی ہے۔ اسی روات کو بعض دیگر راویوں نے خالد کے حوالے سے' حفصہ کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال سنہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۱)(۴۳۵)۔

615- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ - وَهِيَ حَفْصَةُ - عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ فَضَحِكُوا مِنْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا اس کی نظر کمزور تھی' وہ گڑھے میں گر گیا' اُس پر لوگ ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا: جو لوگ ہنس پڑے ہیں وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عمرو بن جراح ازدی، ابوالعباس غزی،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۸)(۶۱۱)۔

616- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَقَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ بِهٰذَا .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

617- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَابْنُ عَائِشَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِه فَجَآءَ اَعْمٰى فَوَطِءَ عَلٰى خَصَفَةٍ عَلٰى رَاْسِ بِئْرٍ فَتَرَدّٰى فِى الْبِئْرِ فَضَحِكَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدٍ وَّاَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' اس نے اپنا پاؤں ٹوکرے پر رکھ دیا' جو کنویں کے سر پر رکھا ہوا تو وہ اس کنویں میں گر گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے لوگ ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے بعض ہنسنے والوں کو حکم دیا: وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

618- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَخَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِاَصْحَابِه وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِى الْبِئْرِ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا صَلّٰى اَمَرَ كُلَّ مَنْ كَانَ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' حاضرین میں ایک نابینا شخص تھا' جو کنویں میں گر گیا تو اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اور ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی نزیل نیشاپور یہ "صدوق" ہیں۔ صاحب حدیث یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'

(۲/۳۷)(۳۴۵)۔

○ سہل بن بکار بن بشر الدارمی بصری ابوبشر المکفوف، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۵)(۵۴۸)۔

619-حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

620-حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَطَرٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَمَرَّ عَلَى بِئْرٍ قَدْ غُشِّيَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ فِيهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' جس کی نظر کمزور تھی' وہ گڑھے کے پاس سے گزرا' جس پر کوئی چیز رکھی ہوئی تھی تو وہ گڑھے میں گر گیا' تو بعض لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے منقول ہے۔

621-حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ عَلَى بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَأَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلاً .حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ وَغَيْرُهُمْ فَاتَّفَقُوا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ

٦٢٠- في اسناده مطر بن طهمان الوراق، قال الحافظ في التقريب (٢/٢٥٢): (صدوق كثير الخطأ وحديثه عن عطاء ضعيف)- اه- وانظر: السابق-

٦٢١- تقدم حديث حفصة عن ابي العالية مرارًا-

رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ وَلَاذَكَرَ اَلَهُ صُحْبَةٌ اَمْ لَا وَلَمْ يَصْنَعْ خَالِدٌ شَيْئًا وَقَدْ خَالَفَهُ خَمْسَةٌ اَثْبَاتٌ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ وَّقَوْلُهُمْ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز ادا کرا رہے تھے اس دوران ایک شخص آیا جو گڑھے میں گر گیا تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کرنے والوں میں سے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔
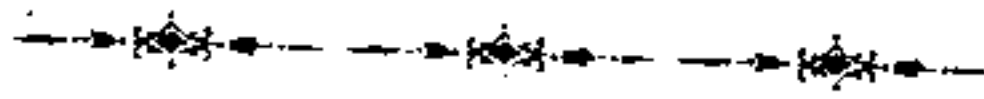
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید طحان واسطی مزنی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۱۵)(۴۸)۔

622- فَاَمَّا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ فَحَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ فِيْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ فَتَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنَ الْقَوْمِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ۔

☆☆ ابوالعالیہ ایک انصاری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نماز ادا کرا رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی وہ گڑھے میں گر گیا تو حاضرین میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔
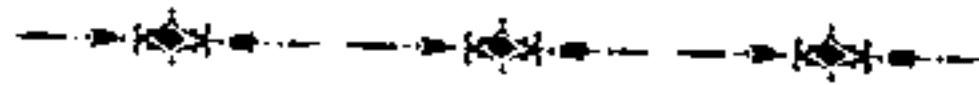
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن علی بن زید صائغ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سوالات سہمی۔

623- وَاَمَّا حَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَنْ تَابَعَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ خَالِدٍ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوْءَ۔

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ نماز پڑھنے اور وضو کرنے کا حکم دیا تھا۔

٦٢٢- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٤٣) رقم (٢٣٧) من طريق الدارقطني به- وانظر: نصب الراية (١/٥١)-

624 - وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَمَرَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا جس کی نظر کمزور تھی' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' وہ شخص گڑھے میں گر گیا جو گڑھا مسجد میں موجود تھا' تو کچھ لوگ ہنس پڑے' آپ ﷺ نے نماز ختم کی اور ہنسنے والوں کو حکم دیا: وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبداللہ بن یونس بن عبداللہ بن قیس کوفی تمیمی یربوعی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۱)(۴۷)۔

625 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

---

626 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

---

627 - وَرَوَاهُ أَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَعْمَى وَقَعَ فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ

٦٢٧- ابو هاشم الرماني' اسمه: يحيى بن دينار- وقيل: ابن الاسود' وقيل: ابن نافع- ثقة: كما قال الحافظ في التقريب (٢/ ٤٨٢)- وقد سبق الكلام عليه رقم (٥٩٤)-

خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والوں کو دوبارہ وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔
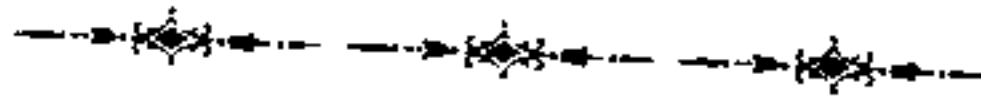
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ہاشم الرمانی واسطی اسمہ یحییٰ بن دینار ابن اسود؛ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۳/۲)۔

628- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ فِيْمَا اَرٰى عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ اَوْ بَعْضَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَكَانَ فِى الْمَسْجِدِ بِئْرٌ وَكَانَ رَجُلٌ فِىْ بَصَرِهٖ ضُرٌّ فَوَقَعَ فِيْهَا فَضَحِكَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مِمَّ ضَحِكْتُمْ . فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے یا شام کی نماز پڑھا رہے تھے' مسجد میں گڑھا تھا' ایک شخص جس کی نظر کمزور تھی وہ گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی اور لوگوں سے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے وجہ بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنسا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

629- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ ضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ .

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِىُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ وَقَالَ اَبُوْ هِشَامٍ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ شَرِيْكٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ اَعْمٰى وَقَعَ فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِمَّنْ كَانَ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ

٦٣٠-في اسناده (ابو هاشم الرفاعي) (و شريك بن عبد الله القاضي) كلاهما تقدمت ترجمته' والاول ليس بالقوي' والثاني صدوق يخطئ كثيرا- وانظر الكلام على الحديث (٥٩٤)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُعِيْدُوا الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆★ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص گڑھے میں گر گیا تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہنسنے والے دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

631- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الصَّلَاةِ وَفِى الْمَسْجِدِ بِئْرٌ عَلَيْهَا جُلَّةٌ فَجَاءَ اَعْمٰى فَسَقَطَ فِيْهَا فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَاَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے' مسجد میں ایک گڑھا تھا' ایک شخص آیا جو نابینا تھا تو کچھ لوگ ہنس پڑے' تو آپ ﷺ نے حکم دیا' ہنسنے والے دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں۔

632- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ وَالنَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الصَّلَاةِ فَعَثَرَ فَتَرَدّٰى فِىْ بِئْرٍ فَضَحِكُوْا فَاَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ اَنْ يُعِيْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ.

☆☆ ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے' وہ شخص پھسلا اور گڑھے میں گر گیا' تو لوگ ہنس پڑے' نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا: جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

633- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِىٍّ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ مُرْسَلًا. فَقَالَ حَدَّثَنِىْ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ قَالَ اَنَا حَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ. رَجَعَ حَدِيْثُ اِبْرَاهِيْمَ هٰذَا الَّذِىْ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِى الْعَالِيَةِ لِاَنَّ اَبَا هَاشِمٍ ذَكَرَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ بِهٖ عَنْهُ. قَالَ اَبُو الْحَسَنِ فَرَجَعَتْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا الَّتِىْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِىْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى اَبِى الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِىِّ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اَرْسَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يُسَمِّ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ رَجُلًا سَمِعَهٗ مِنْهُ عَنْهُ. وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَكَانَ عَالِمًا بِاَبِى الْعَالِيَةِ وَبِالْحَسَنِ فَقَالَ لَا

۶۳۲-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۲۹۱/۱): اخبرناه ابو سعد الماليني' انا ابو احمد ابن عدي' نا ابن صاعد' نا ابو هشام الرفاعي' نا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابراهيم: (ان قوما ضحكوا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة؛ فامرهم ان يعيدوا الوضوء والصلوة)' قال ابو احمد - يعني: ابن عدي -: (وهذا الحديث انما ارسله ابراهيم عن نفسه' فاما الحديث فهو عن ابي العالية' وذكر عن ابي هاشم الواسطي قال: انا حدثت ابراهيم عن ابي العالية)- اه- ثم روى عن ابن معين قال: (مرسلات ابراهيم صحيحة الا حديث تاجر البحرين' وحديث الضحك في الصلوة- ثم قال: وبلغني عن الثوري انه كان ينكر ان يكون الاعمش سمع من ابراهيم حديث الضحك في الصلوة)- اه- وانظر نصب الراية (۵۱/۱ - ۵۲)-

تَاْخُذُوا بِمَرَاسِيلِ الْحَسَنِ وَلَا اَبِي الْعَالِيَةِ فَاِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ اَخَذَا .

☆☆ یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' جبکہ ایک اور سند کے حوالے سے' ابراہیم کے حوالے سے' ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل ہوئی ہے۔ جبکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔ محمد بن سیرین' جو ابوالعالیہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ واقف تھے' وہ یہ فرماتے تھے: ابوالعالیہ کی نقل کردہ ''مرسل'' روایت کو قبول نہ کیا کرو' کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ انہوں نے اس روایت کو کس سے لیا ہے؟

634- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا وَذَكَرَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ مَا حَدَّثْتَنِي فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنِ فَاِنَّهُمَا كَانَا لَا يُبَالِيَانِ عَمَّنْ اَخَذَا حَدِيثَهُمَا .

☆☆ عاصم بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھ سے یہ کہا: تم نے جو حدیث سنانی ہے وہ سناؤ! لیکن بصرہ سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث نہ سنانا: ابوالعالیہ اور حسن' کیونکہ یہ دونوں اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ انہوں نے اپنی حدیث کو کس سے حاصل کیا ہے۔

635- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ اَرْبَعَةٌ يُصَدِّقُونَ مَنْ حَدَّثَهُمْ وَلَا يُبَالُونَ مِمَّنْ يَسْمَعُونَ الْحَدِيثَ الْحَسَنُ وَاَبُو الْعَالِيَةِ وَحُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ وَدَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ .وَهٰذَا حَدِيثٌ رُوِيَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَهُ وَذَكَرَ عِلَّتَهُ .

☆☆ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: چار افراد ایسے ہیں جو ہر اُس شخص کی تصدیق کرتے ہیں جو اُن کو حدیث سنا دیتا ہے اور یہ لوگ اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ انہوں نے کس سے حدیث کو لیا ہے؟ حسن بصری' ابوالعالیہ' حمید بن ہلال' داؤد بن ابوہند۔

یہ روایت اعمش کے حوالے سے' ابوسفیان کے حوالے سے' جابر سے منقول ہے' انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کی علت کو بھی ذکر کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن ابراہیم بن داؤد بن یزید بن روزبۃ ابوشیبۃ بغدادی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ

۶۳۴- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-

۶۳۵- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/ ۲۹۵): اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ، اخبرني ابو سعيد احمد بن محمد بن عمرو الاحمسي بالكوفة، نا الحسين بن حميد بن الربيع، نا عثمان ابن محمد، نا ابن ادريس عن شعبة عن عبد الله بن صبيح عن محمد بن سيرين، قال: (ثلاثة يصدقون من حدثهم: انس، وابو العالية، والحسن)-

بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۷۸/۸)(۴۴۸۰)۔

636- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ ۔

قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ فَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ عَنْ جَابِرٍ خِلَافُهٗ قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ضَعِيْفٌ وَيُكْنٰى بِاَبِیْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيِّ وَابْنُهٗ ضَعِيْفٌ اَيْضًا وَقَدْ وَهِمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِیْ مَوْضِعَيْنِ اَحَدُهُمَا فِیْ رَفْعِهٖ اِيَّاهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالْآخَرُ فِیْ لَفْظِهٖ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ مِّنْ قَوْلِهٖ مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ ۔ كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنِ الْاَعْمَشِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الرُّفَعَاءِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَوَكِيْعٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ وَغَيْرُهُمْ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ۔

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑا تھا' وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

شیخ ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔

حضرت جابر سے مستند طور پر اس کے برخلاف منقول ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: یزید بن سنان نامی راوی ہے' اس کی کنیت ابوفروہ ہادی ہے' اس کا بیٹا بھی ضعیف ہے' اسے اس حدیث میں دو مقام پر وہم ہوا ہے۔ ایک یہ کہ اس نے حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک منقول روایت کیا ہے جبکہ دوسرا وہم اس کے الفاظ کے بارے میں ہے۔ صحیح یہ ہے: یہ روایت ابوسفیان کے حوالے سے' حضرت جابر کے قول کے طور پر منقول ہے: انہوں نے یہ فرمایا ہے: جو شخص نماز میں ہنس پڑے' وہ البتہ نماز دوبارہ دُہرائے گا' وضو دُہرانا ضروری نہیں۔

اعمش اور دیگر ثقہ راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے' جبکہ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ہانی نیشاپوری الامام حافظ القدوۃ العابد ابواسحاق الارغیانی فقیہ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۶۳۶ اخرجه ابن الجوزي في العلل المتناهية (۳۶۸/۱) رقم (۶۱۱) من طريق الدارقطني قال: نا ابو بكر النيسابوري به- وللحديث طرق اخرى ستاتي عند المصنف- وانظر نصب الراية (۴۹/۱)' وتخريج الاحاديث الضعاف للغساني ص (۸۲) رقم (۱۰۹)-

ہو: ''سیر اعلام النبلاء'' از حافظ شمس الدین ذہبی (۱۳/۱۷)، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۰۴)۔

○ عمر بن علی بن عطاء بن مقدم وکان یدلس شدیداً: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۱)(۴۹۱)۔

637- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِيُّ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

638- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابر فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

639- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُعِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے (تو اُنہوں نے فرمایا:) وہ نماز دوبارہ پڑھے گا' البتہ اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

640- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ .

وَذَكَرَهُ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فِي الَّذِيْ يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيْدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں ہنس پڑے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا' البتہ اُس پر وضو لازم نہیں ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نماز کے دوران ہنسنے والوں کے لیے یہ فرمایا ہے: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' البتہ وضو کرنا اُس پر لازم نہیں۔

۶۳۷-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) من طريق الدارقطني' به' وقد رواه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۴۸) رقم (۲۲۶) من طريق الدارقطني: حدثنا عبد الباقي بن نافع به- وسياتي رقم (۶۴۷)- وللحديث طرق اخرى موقوفًا عند الدارقطني-

۶۳۸-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) من طريق الدارقطني' وصححه البيهقي-

۶۳۹-رواه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۷) من طريق ابراهيم بن عبد الله العبسي' نا وكيع عن الاعمش ..... فذكره-

۶۴۰-عزاه الالباني في الارواء (۲/۱۱۵) الى ابن ابي شيبة (۱/۱۵۴/۲): نا ابو معاوية عن الاعمش به- وانظر نصب الراية (۱/۴۹)-

641- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ فِى الصَّلَاةِ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ.

★☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے تو وہ نماز کو دُہرائے گا' البتہ اُس پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن اسماعیل طالقانی ابویعقوب نزیل بغداد، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ۱/۵۶)(۳۸۳)۔

642- حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ حَدَّثَنَا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الضَّحِكِ فِى الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے نماز کے دوران ہنسنے کے بارے میں یہ دریافت کیا گیا تو فرمایا: وہ شخص دوبارہ نماز ادا کرے گا' البتہ اُس کے لیے (وضو) کرنا لازم نہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نہشل بن دارم ابواسحاق درامی، حدث عن علی بن حرب طائی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳/۴۲۵)(۷۳۰۱)۔

○ ورد بن عبداللہ تمیمی ابومحمد طبری، نزیل المدائن، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۳۰)(۲۸)۔

○ محمد بن طلحۃ بن مصرف یامی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۳)(۳۳۷)۔

643- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۶۴۲- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۸): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ' انا ابو بكر محمد بن عبد الله بن عتاب العبدي ببغداد' نا يحيى بن ابي طالب' انا بكر بن بكار' ان ابراهيم ابن عثمان قاضي واسط' انا يزيد ابو خالد عن ابي سفيان عن جابر' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (الكلام ينقض الصلوة ولا ينقض الوضوء)- وسياتي من طرقه اخرى عند المصنف عن يزيد عن ابي سفيان-

شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ فِی الضَّحِكِ فِی الصَّلَاةِ لَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةُ الْوُضُوْءِ .وَعَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهٗ.

★★ ابوسفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نماز کے دوران ہنسنے والے کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے' وہ شخص دوبارہ نماز ادا کرے' لیکن دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ شعبی سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ولید بن عبدالمجید قرشی بسری بصری یلقت حمدان : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۶/۲)(۷۹۲)۔

644 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ سَمِعَ اَبَا سُفْيَانَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ ضَحِكَ فِی الصَّلَاةِ وُضُوْءٌ .وَعَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَهٗ.

★★ ابوسفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلمان بن توبۃ نہروانی، (اور ایک قول کے مطابق:) سلیمان، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۲/۱)(۴۱۷)۔

○ مثنی بن معاذ بن معاذ عنبری اخو عبیداللہ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۰)(۶۵۱۵)۔

○ معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان عنبری، ابومثنی بصری قاضی، : ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۵۲)(۶۷۸۷)۔

645 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِی الضَّحِكِ وُضُوْءٌ .وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ اَبِیْ خَالِدٍ وَّعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ

۶۴۵-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۳۶۹/۱) من طريق الدارقطني' به بهذا الاسناد- وانظر الحديث رقم (۶۴۳)-

سَمِعَا الشَّعْبِيَّ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضولازم نہیں ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

646- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَّزِيْدَ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوْءٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے وضولازم نہیں ہوتا (یعنی وضونہیں ٹوٹتا)۔

647- وَرَوَاهُ اَبُوْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَنْ يَّزِيْدَ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الضَّحِكُ يَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَلَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہنسنا نماز کو توڑ دیتا ہے' وضو کو نہیں توڑتا۔
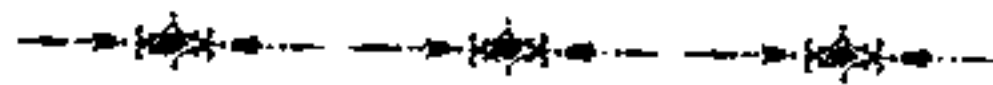
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن بشر بن مروان ابوعبداللہ صیرفی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۹۰)(۴۸۲)۔

648- خَالَفَهُ اِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُوْلٍ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ لَفْظِهِ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ يَّزِيْدَ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْكَلَامُ يَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَلَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

☆☆ اس کے برعکس ایک اور روایت بھی موجود ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (نماز کے دوران) کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے' وضو کو نہیں توڑتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن بہلول بن حسان بن سنان ابوجعفر تنوخی،: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ

۶۴۶- علقه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) بعد الحديث السابق فقال: (و كذلك رواه ابن جريج عن يزيد بن ابي خالد)- اه- وانظر الحديث (۶۴۳)، (۶۴۵)-

۶۴۷- اخرجه ابو الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۸) رقم (۲۲۶) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- ورواه البيهقي في الخلافيات (۱/۳۶۹) قال: اخبرناه محمد بن عبد الله الضبي' نا عبد الباقي بن قانع' به-

۶۴۸- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۳۹) رقم (۲۲۹) من طريق الدارقطني' بهذا الاسناد-

بغداد' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰/۴-۳۴)(۱۶۳۵)۔

649- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَابْنُ عَآئِشَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لاَ يَرٰى عَلَى الَّذِىْ يَضْحَكُ فِى الصَّلاَةِ وُضُوْءًا.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کے نزدیک نماز کے دوران ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔
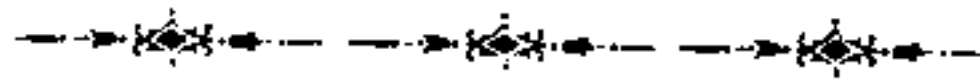
راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب المعلم ابومحمد بصری وھو حبیب بن ابوقریبۃ: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۲/۱)(۱۴۱)۔

650- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لاَ يَقْطَعُ التَّبَسُّمُ الصَّلاَةَ حَتّٰى يُقَرْقِرَ .رَفَعَهُ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسکرادینا نماز کونہیں توڑتا' جب تک آدمی قہقہہ نہ لگائے (نماز نہیں ٹوٹتی)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ''مرفوع'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

651- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا ضَحِكَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلاَةِ فَعَلَيْهِ اِعَادَةُ الصَّلاَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے تو اس پر دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

٦٤٩-اخرجه البيهقي في الخلافيات (٣٦٩/١) من طريق الدارقطني' به-

٦٥٠-اخرجه الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين رقم (٩٠٧، ٩٠٨)' وفي الصغير (٨٥/٢)' والبيهقي في الكبرى (٢٥١/٢) كتاب الصلوة' باب من تبسم في صلاته او ضحك فيها' من طريق سفيان عن ابي الزبير عن جابر' قال: (التبسم لا يقطع الصلوة' ولكن القرقرة)- وقد رواه من طريق ثابت بن محمد عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر مرفوعاً- الطبراني في الاوسط كما في مجمع البحرين رقم (٩٠٧)' وفي الصغير (٨٤/٢)' وابن عدي في الكامل (٩٦/٢)' والبيهقي في السنن (٢٥١/٢)' والخطيب في تاريخه (٢٤٥/١١)' وابو نعيم في تاريخ اصبهان (٨٦/١) بلفظ: (لا يقطع الصلوة الكشر لكن يقطعها القرقرة)- اه-

٦٥١-اخرجه البيهقي في الخلافيات (٣٦٩/١) من طريق الدارقطني به- والمسيب بن رافع وان كان (ثقة): كما قال الحافظ في التقريب (٢٥٠/٢)' الا انه لم يسمع من ابن مسعود: قال العلائي في جامع التحصيل (ص٢٨٠): (المسيب بن رافع: قال احمد بن حنبل: لم يسمع من عبد الله بن مسعود شيئاً)- اه- وفي المراسيل لابن ابي حاتم (٧٧٠): (سمعت ابي يقول: المسيب بن رافع عن ابن مسعود مرسل)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن ولید بن خالد ابوولید کندی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۰/۷)(۳۵۱۹)۔

○ مسیب بن رافع اسدی کاہلی ابوالعلاء کوفی اعمی: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۵۰/۲)(۱۱۳۹)۔

652- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ وَفْدٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ اَعْوَرُ فَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فَرَكَعُوْا فَنَكَصُوا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَتَرَدّٰى الْاَعْوَرُ فِيْ بِئْرٍ .قَالَ الْاَحْنَفُ فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَتَرَدّٰى فِيهَا فَمَا مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا ضَحِكَ غَيْرِىْ وَغَيْرَ اَبِىْ مُوْسٰى فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ قَالَ مَا بَالُ هٰؤُلاَءِ قَالُوْا فُلاَنٌ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَاَمَرَهُمْ فَاَعَادُوا الصَّلاَةَ.

☆☆ حمید بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ہمراہ روانہ ہوئے اس وفد میں عبدالقیس قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک نابینا شخص بھی تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے' سب لوگ رکوع میں گئے' انہوں نے اپنے سر جھکائے' ان کی پشت پر موجود نابینا شخص کنویں میں گر گیا۔

احنف نامی راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نے اُس کی آواز سنی کہ وہ کنویں میں گر گیا ہے' تو حاضرین میں سے میرے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص ہنس پڑا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی اور دریافت کیا: ان لوگوں کو کیا ہوا تھا؟ اُن لوگوں نے بتایا: فلاں شخص گڑھے میں گر گیا تھا' تو حضرت ابوموسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کریں۔

○ سلیمان بن مغیرۃ قیسی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) بصری ابوسعید: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۰/۱)(۴۹۷)۔

653- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى بِاَصْحَابِهٖ فَرَاَوْا شَيْئًا فَضَحِكُوْا مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَيْثُ انْصَرَفَ مِنْ صَلاَتِهٖ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلاَةَ .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا رہے تھے' ان ساتھیوں

۶۵۲- في اسناده انقطاع؛ فهلال لم يسمع من ابي موسى- والحديث اخرجه الطبراني في الكبير كما في نصب الراية (۴۷/۱): حدثنا احمد بن زهير التستري' ثنا محمد بن عبد الملك الدقيقي' ثنا محمد بن ابي نعيم الواسطي' ثنا مهدي بن ميمون' ثنا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن ابي العالية عن ابي موسى مرفوعاً' نحوه- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۵۱/۱): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه محمد بن عبد الملك الدقيقي ولم ار من ترجمه' وبقية رجاله موثقون)- اه- وعلى هامش النسخة: (قلت: قد ترجمه المزي في التهذيب' وهو ثقة لا طعن فيه' وعلة الحديث انما هي الانقطاع؛ فان راويه لم يسمعه من ابي موسى)- اه-

نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس پر وہ ہنس پڑے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

654- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فَرَاَوْا شَيْئًا فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوسٰى حَيْثُ انْصَرَفَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لوگوں نے کوئی ایسی چیز دیکھی جس پر حضرت ابوموسیٰ کی اقتداء میں بعض لوگ ہنس پڑے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنس پڑا تھا وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔

655- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الزِّمِّيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَتَبَسَّمَ فِى الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ . قَالَ فَقَالَ اِنَّهُ مَرَّ بِىْ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى جَنَاحَيْهِ غُبَارٌ فَضَحِكَ اِلَىَّ فَتَبَسَّمْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَاجِعٌ مِّنْ طَلَبِ الْقَوْمِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے آپ نے نماز کے دوران تبسم فرمایا جب آپ نے نماز ختم کی تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران تبسم فرمایا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے میکائیل گزرے ان کے پروں پر غبار تھا وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے تو میں انہیں دیکھ کر مسکرایا وہ (دشمن) کی ایک قوم کا پیچھا کر کے واپس آ رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ثابت جزری ابواحمد ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) یہ ''صدوق'' ہیں۔ ربما اخطاء: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۱) (۴۷۳۰)۔

○ محمد بن حاتم بن سلیمان زمی مودب خراسانی نزیل عسکر: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۶۵۵-اخرجه ابو يعلى في مسنده (٤٩/٤) رقم (٢٠٦٠): حدثنا عمرو الناقد' حدثنا علي ابن ثابت به' ومن طريقه اخرجه ابن عدي في الكامل (٩٥/٧) في ترجمة وازع بن نافع' ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٨٣/٦-٨٤)' وقال: (رواه ابو يعلى' وفيه الوازع بن نافع' وهو متروك)- اه- ورواه الطبراني في الاوسط (٩٩/٨) رقم (٧١٩٩): حدثنا محمد بن سعيد بن جابان النيسابوري' قال: حدثنا محمد بن مهران الجمال الرازي' قال: حدثنا علي بن ثابت الجزري' به- قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٨٥/٢): (رواه الطبراني في الاوسط' وفيه الوازع ابن نافع وهو ضعيف)- اه- ورواه في الكبير (١٨٨/٢) رقم (١٧٦٧) بسنده الى علي بنثابت الجزري عن الوازع بن نافع عن ابي سلمة عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' قال: (مربي جبريل' وانا اصلي فضحك الي فتبسمت)- قال الهيثمي (٨٥/٢): (رواه الطبراني في الكبير' وفيه الوازع' وهو ضعيف)- اه-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۱/۲)(۱۱۳)۔

656- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَادَاءُ اَخْبَرَنَا صُبْحُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الضَّاحِكُ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُلْتَفِتُ وَالْمُفَرْقِعُ اَصَابِعَهُ بِمَنْزِلَةٍ.

☆☆ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران ہنسنے والا ادھر اُدھر دیکھنے والا اور اپنی انگلیاں چٹخانے والا ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔

657- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي اَبِي مُنَاوَلَةً عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ اِعَادَةُ وُضُوءٍ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ حِينَ ضَحِكُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران ہنس پڑے' اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' یہ حکم ان لوگوں کے لیے تھا جو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن معاذ بن انس جہنی نزیل مصر: علم ''اسماء الرجال'' کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ( ) طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۷)(۵۶۸)۔

○ مسیّب بن شریک ابوسعد تمیمی شقری: ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳/۱۳۷)(۷۱۲۳)۔

۶۵۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۲۸/۱) رقم (۲۲۷) من طريق الدارقطني به' ورواه احمد (۴۳۹/۳) عن حسن عن ابن لهيعة به- ورواه البيهقي في السنن (۲۸۹/۲) كتاب الصلوة' باب كراهية تفقيع الاصابع في الصلوة' وفي الخلافيات (۳۶۷/۱) قال: اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ' اخبرني احمد بن اسحاق' انا عبيد بن عبد الواحد' انا ابن ابي مريم' انا الليث بن سعد عن زبان بن فائد به- قال البيهقي في الخلافيات: (قال الحاكم ابو عبد الله- رحمه الله- : هذا حديث مصري حسن المخرج' رواته ثقات: هكذا قال الحاكم- وزبان بن فائد قد ضعفه يحيى بن معين)- اه- وقال في السنن: (معاذ هو ابن انس الجهني' وزبان بن فائد غير قوي)- اه- وقال الحافظ في التقريب (۲۵۷/۱): (ضعيف الحديث' مع صلاحه وعبادته)- اه-

۶۵۷- تقدم موقوفا ايضا من طرق عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر' به-